اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ؕ

☆☆☆☆☆

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

☆☆☆☆☆

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمٖ

☆☆☆☆☆

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

☆☆☆☆☆

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

نام کتاب : فیوضاتِ جامویہ
بااجازت : حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف : ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی
تعداد :
کمپوزر :
ناشر :

☆...... ملنے کا پتہ ......☆

کارخانہ حاجی خورشید احمد فیصل کالونی پاکپتن شریف
موبائل نمبر: 0300-6943446
0333-6946806

انتساب

☆ اپنے والد محمد رمضان اور والدہ حمیدہ بی بی کے نام جنہوں نے ہمیشہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں جانے کا موقع دیا۔

☆ اپنی پیاری بیٹی حوا بتول اور اس کی والدہ کے نام جن کی رفاقت میرے لیے باعث برکت ثابت ہوئی۔

☆ اپنے تمام اساتذہ، دوستوں اور پیر بھائیوں کے نام اور ہر اُس انسان کے نام جس کا معمولی سا بھی تعاون میرے دینی معاملات میں میرے ساتھ رہا۔

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

اظہارِ تشکر

اللہ رب العزت کا شکر گزار کہ اس نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں پیدا فرمایا پھر اپنے اولیاء کرام کی محبت دل میں پیدا فرمائی اور اُن کی نسبت سے ہر کامیابی عطا فرمائی۔

☆☆☆☆☆

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے شکر گزار جنہوں نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اس کتاب کی تحریر کا حکم صادر فرمایا اور حضرت جام شاہد نصیر باروی صاحب اور ان کے بیٹوں جام مدنی صاحب اور جام مکی صاحب اور ان کے اہلِ خانہ کے شکر گزار ہیں کہ ان کی دعاؤں سے یہ کام تکمیل کو پہنچا اور اپنے تمام پیر بھائی اور دوستوں کے شکر گزار کہ جن کی محبت اور تعاون سے یہ سعادت نصیب ہوئی۔

الحمد للہ ربّ العالمین٥

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

﴿فہرستِ مضامین﴾

مجالس ﴿99﴾

مجلس نمبر (۲۳) صفحہ نمبر (382)

☆ ایامِ جوانی میں خواہشات کا غلبہ ☆ اولیاء اللہ کے لیے اللہ کا انعام ☆ حضرت شاہ بہلولؒ اور خلیفہ ہارون الرشید کا واقعہ ☆ ایک بزرگ کی حجاج بن یوسف کے حق میں دعا ☆ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروئیؒ کے راہِ حق کے متعلق ارشادات ☆ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ☆ حضرت باروسائیںؒ کا قول ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل کی قبولیت کے متعلق ارشاد ☆ منزلِ حق اور اس کی راہ میں رکاوٹیں ☆ حضرت خواجہ غلام حسن سواگؒ کی شیخ کے حال پر مہربانی ☆ حضرت غلام حسن سواگؒ کی کرامت پر بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل۔

مجلس نمبر (۲۴) صفحہ نمبر (388)

☆ زندگی کا مقصد ☆ روزِ قیامت نعمتوں کے متعلق سوال ☆ انسان اللہ کے حکم کا پابند ہے ☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس دور کی برائیوں پر آنسو ☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے محبتِ رسول ﷺ کے لیے ارشاد ☆ صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہلِ بیت عظام کی محبت میں ارشاد ☆ دینِ اسلام پر زندگی گزارنے کے متعلق ارشادات ☆ مرنے کے بعد انسان کے تین دوست ☆ ایک شخص کی توبہ کا واقعہ ☆ حضرت بشر حافیؒ کے واقعات ☆ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک بدمعاش ☆ حضرت بشر حافیؒ کی عظمت ☆ ☆ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات۔

مجلس نمبر (۲۵) صفحہ نمبر (394)

☆ زندگی کے امتحانات ☆ محمد رسول اللہ ﷺ زندگی ہے ☆ برصغیر میں اسلام ☆ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ
☆ مسلمانوں کو نقصان ☆ بیمار سوچ معاشرے میں تبدیلی نہیں لا سکتی۔

مجلس نمبر(۲۶) صفحہ نمبر(397)

☆ وضو کے فرض اور اہمیت کے متعلق ارشادات ☆ حضرت خواجہ غلام حسن سواگؒ کا واقعہ
☆ حضرت خواجہ غلام حسن سواگؒ اور ایک چور کا واقعہ ☆ حضرت خواجہ غلام حسن سواگؒ اور
اُن کا لانگری ☆ حضرت شیخ ؒ کے خواجہ غلام حسن سواگؒ کے متعلق ارشادات
☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ارشادات ☆ گستاخِ رسول ﷺ کی محبت سے پرہیز
☆ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کا مزارِ بسطامیؒ سے فیض ☆ حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ
کا دا تا صاحبؒ کے مزار سے فیض ☆ نورالدین زنگیؒ کا واقعہ ☆ علمِ غیب کے متعلق ارشادات

مجلس نمبر(۲۷) صفحہ نمبر(403)

☆ محبتِ الٰہی کے متعلق ارشاد ☆ حضرت امام زین العابدینؒ اور اثرِ دعا ☆ حضرت
امام زین العابدین کی نماز ☆ سلسلہ عالیہ کے ایک بزرگ کا واقعہ، شیخ ؒ کا حضرت باروسائیںؒ
کی خدمت میں حاضری کا طریقہ ☆ حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ ☆ اللہ والوں کی گفتگو کی تاثیر۔

مجلس نمبر(۲۸) صفحہ نمبر(406)

☆ ایک نابینا شخص اور شیخ ؒ ☆ کوڈو فقیر کا تذکرہ ☆ حضرت شیخ ؒ کے حق میں دعائے خیر
☆ دعا خود بخود دل سے نکلتی ہے ☆ حضرت باروسائیںؒ کی حسرت ☆ شیخ ؒ کی والدہ کی دعا
☆ حضرت پیر سواگؒ کا دعا کی قبولیت کے متعلق ارشاد۔

مجلس نمبر (۲۹) صفحہ نمبر (410)

مجلس نمبر (۳۰) صفحہ نمبر (415)

مجلس نمبر (۳۱) صفحہ نمبر (419)

مجلس نمبر (۳۲) صفحہ نمبر (425)

مجلس نمبر(۴۳) صفحہ نمبر(428)

☆ شیخ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین کے احوال پر خوش اور تنزلی پر غمزدہ ہوتا ہے ☆ غزوہ میں زخمی اور پیاسے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا بے مثال ایثار ☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور ایک یہودی ☆ پارسا ئیں رحمتہ اللہ علیہ کی غیرت ☆ مصنف کی تحریر و تقریر پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا اظہار محبت اور دعائیں۔

مجلس نمبر(۴۴) صفحہ نمبر(431)

☆ اللہ کی خاطر ملاقات میں نجات ☆ مرشد کی محبت بڑی شے ہے ☆ حضرت ابو مرثدؓ کا سبق آموز واقعہ ☆ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا واقعہ ☆ جب کرم ہوتا ہے تو حالات بدل جاتے ہیں

مجلس نمبر(۴۵) صفحہ نمبر(434)

☆ بوقتِ بیعت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی ہر مرید کو نصیحت ☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد از وصال عظیم فیصلے ☆ لوگوں کے سوالوں کا جواب کیوں ضروری؟ ☆ فرقہ واریت کے جوابات ☆ ایک عاشقِ رسول ﷺ کا واقعہ ☆ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آنسو اور ایمان افروز گفتگو ☆ حضور ﷺ کا نام شفاء ہے۔

مجلس نمبر(۴۶) صفحہ نمبر(439)

☆ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا دریا پر سیر کرنے جانا ☆ پیر بھائی کی شکایت کے متعلق ارشاد ☆ مرشد کامل کا مرید کی دستگیری کرنا ☆ مومن کی دنیا۔

مجلس نمبر(۴۷) صفحہ نمبر(442)

☆ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی بچوں کے ساتھ دلچسپ گفتگو ☆ اذان کا جواب ☆ نماز کے متعلق ارشاد ☆ پانچ نمازوں کی برکت ☆ مرشد کی محبت میں کلام۔

مجلس نمبر(۲۹) صفحہ نمبر(476)

☆ اللہ کے بندے اور ان کے معاملات کا بیان ☆ عقیدہ کی درستگی کے متعلق ارشادات ☆ اللہ والوں پر انعام و کرام کی بارش ☆ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ان کے پیاروں سے مضبوط نسبت کی نصیحت ☆ دنیا کی زیب و زینت کی بجائے بابرکت مقامات کی تصاویر باعث برکت ہیں ☆ حضرت عمرؓ کی عید ☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور ان کی بیٹیوں کا واقعہ ☆ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ☆ اللہ والوں اور دنیا والوں کی عید میں فرق ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ☆ والدین کے اولاد پر احسانات

﴿107﴾ ☆------ حصہ تعویذات ------☆

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ

﴿ حرفِ آغاز ﴾

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس کے دستِ اقدس میں سلطنتِ کائنات کا نظام ہے اُس کی اس مہربانی پر شکر گزار ہوں کہ اُس نے اپنے ادنیٰ سے بندہ کو اپنے پیارے بندوں کے ذکر کی توفیق بخشی اور کئی برس اُن کی یادوں میں تحریر کے دوران رہنے کا موقع عطا فرمایا حالات و واقعات اور انسان کی اپنی ضرورتیں خواہشیں انسان کو قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے پر مجبور کرتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی جو وہ اپنے بندوں سے محبت رکھنے والوں کے شاملِ حال رکھتا ہے اس کے طفیل ہی نیک کام انجام کو پہنچتے ہیں اور صدقہ جاریہ بنتے ہیں سچائی کی راہ، سچے لوگوں سے نسبت زندگی کی مضبوط بنیادیں ہیں جنہیں وہ سچائی عطا فرماتا ہے پھر ان کے حالات جیسے بھی ہوں اُن کو نظر کرم سے حقیقت تک پہنچا ہی دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عنایت کے طفیل 2 اکتوبر 1991ء میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اُن کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہلِ بیت عظام و اولیاء کاملین کے حالات و واقعات بیان کرنے سے دین کی لگن اور محبت میں اضافہ ہوا جو روز بروز بڑھتا چلا گیا انہوں نے اس کتاب **فیوضاتِ جامویہ** اور اس کے علاوہ بھی کتابوں کی بشارت دی کہ تم تحریر کرو گے اور لوگ اس میں دلچسپی لیں گے تمہاری کتابیں پُر اثر تحریر ہوں گی چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظرِ عنایت کی بدولت آج یہ کام اپنے انجام کو پہنچ گیا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویہ کے مشائخ عظام کے

حالات وواقعات کے ساتھ ساتھ میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات وملفوظات کو مجالس کی صورت میں قلم بند کیا اور ساتھ ساتھ جو موضوع چاہا الگ سے لکھ دیا تا کہ ضرورت مند استفادہ کر سکیں انہوں نے کتاب کے معاملہ میں مجھے آزاد رکھا اور فرمایا کسی پیر بھائی دوست کے محتاج نہیں بننا جو میری باتوں میں سمجھ آئے لکھنا جو نہ سمجھ آئے انتظار کرنا اور کوئی واقعہ یا عبارت دل کھلے لکھنا دل نہ کھلے نہ لکھنا میں نے کتاب کی تحریر کے دوران کافی سفر کیے لیکن خاطر خواہ مواد نہ مل سکا اور اگر کسی سے ملا بھی تو اس میں سوائے چند ایک باتوں کے مجھے سمجھ نہ آئی شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا لوگ کتابوں میں نام درج کرانے کے چکر میں بہت ساری باتوں میں غلط بیانی کر جاتے ہیں لہٰذا روایت قابلِ اعتبار ہونی چاہیے اور اس شخص کو جو بیان کرے وہ دنیا وآخرت میں ذمہ دار ہو باقی میں نے جو تم سے باتیں کیں تمہیں بلا بلا کر پاس بٹھلایا اور واقعات سنائے یہ فیوضاتِ جامویہ تمہارا نصیب ہے اور تمہیں حق ہے اسے آزادی سے جس طرح چاہو تحریر کرو جو تمہاری سمجھ میں آئے اور مجھے قوی امید ہے کہ تم سے اللہ تعالیٰ بہتر طریقہ سے ہی لکھوائے گا

الحمدللہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کتاب کی بشارت دی تھی پوری ہوگئی بار بار انہوں نے فرمایا تمہیں مکۃ المکرمہ، مدینہ منورہ کے سفر نصیب ہوں گے اور اب تک تقریباً بیس سے زائد مرتبہ کی سعادت نصیب ہو چکی ہے اور کتاب کا کافی حصہ مکۃ المکرمہ میں کوہِ صفاء پر اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں تحریر کرتا رہا اس کتاب میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے طالبانِ طریقت کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے ایسے ایسے انمول ارشادات ہیں کہ بھولے بھٹکے لوگ اس سے راہِ ہدایت پائیں گے اور جو متوسط الحال لوگ ہیں وہ اپنی کامیابیوں میں مزید اضافہ کر سکیں گے۔

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ رسمی پیری مریدی کے خلاف تھے اور پسند نہیں فرماتے تھے کہ مریدوں پر بوجھ بنا جائے آئے دن لوگوں کے گھروں میں جایا جائے فرمایا کرتے فقیر وہ ہے جو اللہ کے سوا نہ کسی کے دیدار کا خواہشمند ہو اور نہ اللہ کے سوا کسی کا محتاج ہو مخلوق میں سے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں آنا چاہے وہ آئے اور جو فیض اُن کے نصیب کا فقیر کے پاس ہے وہ اُن کا ہی نصیب ہے ایک مرتبہ اُن سے عرض کیا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ جب مریدوں کے پاس جایا نہیں کریں گے تو سلسلہ کیسے چلے گا فرمایا سلسلہ رکھنے والی چیز کا نام نہیں ہے مجھے یہی خوشی ہوگی کہ جتنے لوگ بیعت ہو چکے اللہ تعالیٰ سب کو نوازے اور اپنی رحمتِ خاص فرمائے میں اپنے ہر مرید کے لیے دعائیں کرتا ہوں توجہ دیتا ہوں تا کہ جو ذمہ داری میری ہے پوری کروں جو مرید کی ذمہ داری ہے وہ پوری کریں زندگی بار بار نہیں ملتی جو کرنا ہے اسی زندگی میں کرنا ہے لہٰذا ہر آدمی اپنی اپنی جگہ جواب دہ ہے اس لیے فرض شناس بن کر زندگی بسر کرنی چاہیے تا کہ انسان کا اپنا ضمیر مطمئن رہے دوسروں کی اصلاح کے چکر میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لینا حماقت ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مدد فرمائے اور کافروں بدمذہبوں کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین! میں نے اپنی زندگی میں جو بولا دل سے الگ نہیں بولا بلکہ جو میرے دل میں تھا وہی میری زبان پر تھا میں نے کامیابی کی ہر قسم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں پائی اور دوسرا نہ کوئی راستہ ہے نہ کوئی منزل یہی میں انسانیت سے کہتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں ہی کامیابیاں جمع ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے اہلِ ایمان کو کامیابی نصیب فرمائے میرے تمام پیر بھائیوں، دوستوں، تعلق داروں اور مسلمان بھائیوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اسے

قبول فرمائے اور جو میرے پیر بھائی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جانتے ہیں وہ مل جل کر مزید کتابیں لکھ سکتے ہیں جو عنایت میرے حصہ میں تھی وہ میں نے پالی۔

اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے اور میرے سب احباب کے لیے دنیا و آخرت میں نجات کا باعث بنائے۔ آمین!

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

21 مئی 2011ء بمقام کوہِ صفا بیت الحرم مکۃ المکرمہ

حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا کتاب پر اظہارِ مسرّت

جب فیوضاتِ جامویہ اپنی تکمیل کو پہنچی تو اس رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچا ہوں مزار شریف کے بالکل سامنے ایک چھپر اور اس کے باہر چارپائی پر کھدر کا سفید لباس پہنے سر پر پگڑی باندھے حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ اپنے مبارک ہاتھ سے سر کو ٹیک دیئے اُسی طرف دیکھ رہے تھے جس طرف سے میں آرہا تھا میں اُنہیں دیکھ کر سمجھا کہ یہ تو وصال فرما چکے ہیں اِدھر اُدھر میں نے دیکھا ہی تھا تو انہوں نے فرمایا ڈاکٹر صاحب جلدی آؤ میں تمہارے انتظار میں ہوں مجھے اپنے قریب قدموں والی جانب بٹھایا اور فرمایا سنا ہے کتابیں لکھ رہے ہو اور میں نے تمہاری تقریر کی بھی شہرت سنی ہے کہ اچھا بولتے ہو میں نے عرض کیا آپ کی نظر کرم ہے انہوں نے فرمایا پہلے حمد بیان کرو جو لفظ کے ساتھ لفظ ملا کر بولتے ہو جسے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شروع میں لکھا میں نے بولا بے شک وہ ہمارا خالق ہم مخلوق، وہ رازق ہم مرزاق، وہ قہار ہم مقہور، وہ جبار ہم مجبور، وہ مختار ہم معذور، وہ غالب ہم مغلوب، ہم طالب وہ مطلوب، وہ مصور ہم تصویر، وہ مالک ہم فقیر، پھر میرے ہاتھ سے روحانی جواہرات لی اس کے بعد فیوضاتِ جامویہ بس پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حالت غیر ہوگئی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور لفظ جامویہ کو چومنے لگے پھر میرے کندھے کو اشکبار حالت میں تھپتھپایا اور فرمایا ”میں مدتوں سے ترس رہا تھا کوئی میرے جام صاحب بچے کا ذکر لکھے تم نے میرے دل کو بہت خوش کردیا میں تم پر بہت راضی ہوں واہ ڈاکٹر صاحب واہ اس کے بعد مغرب کی اذان ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مزار کی طرف کتاب لے کر چلے اور اپنے مزار شریف کے دروازہ پر جا کر واپس دیکھ کر مسکرائے اور مزار شریف میں تشریف لے گئے اسی دوران ایک طرف

سے خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ تعالیٰ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا آؤ نماز ادا کریں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کا کتاب کو خراجِ تحسین

میں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر کتاب کا مسودہ لے کر پہنچا ہوں انہوں نے فرمایا کتاب لائے ہو شیخ رحمتہ اللہ علیہ بڑی اچھی صحت میں سر پر سفید رنگ کا عمامہ باندھے خوبصورت بوسکی رنگ کی قمیض اور سفید تہبند میں تھے۔ میں نے عرض کیا حضور والا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات وملفوظات تحریر کر کے لایا ہوں اور ساتھ مشائخ عظام کا تذکرہ۔ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے تمام کاغذات لے لیے اور ایک ایک صفحہ کر کے پڑھنے لگے یہاں تک کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سے صفحات ٹٹولے اور مسکرا کر فرمایا شاباش بہت اچھا لکھا ہے جو پڑھے گا بہتری پائے گا حاسد کا خدا حافظ ہے پھر مسکرا کر فرمایا میرا مطلب جو طریقت کو نہیں مانتا اُسے کیا خبر۔

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

اولیاءاللہ کا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو خراجِ تحسین

حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہٗ عالی

حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہٗ عالی نے پیرومرشد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے دونوں نواسوں کو ہم چند احباب کی موجودگی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نانا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کو ولایت اور فقیری عطا فرمائی تم سب پر بھی فرض ہے کہ تم ان کے راستے پر چلو اور ان کے مریدین پر شفقت کرو تا کہ یہ سلسلہ جاری وساری رہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ضائع نہ ہو۔

6 دسمبر 2004ء بمقام آستانہ عالیہ باروشریف

﴿حضرت خواجہ محمد حسن باروی مدظلہٗ عالی﴾

حضرت خواجہ محمد حسن باروی مدظلہٗ عالی کے ساتھ جب میری مسجد نبوی شریف میں ملاقات ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے حالات وواقعات کے بیان کے دوران آپ نے فرمایا حضرت شیخ جام محمد ظفراللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ ہم پیر بھائیوں میں وہ منفرد مقام رکھتے تھے کہ اگر وہ اپنی انگلی کاٹتے اور اس سے جو بھی لہو کا قطرہ گرتا اس سے زمین پر نقش بارو رحمتہ اللہ علیہ لکھا جاتا بے شک وہ اپنے مرشد کے ایک سچے تابعدار اور منظورِ نظر تھے اللہ کروٹ کروٹ ان کے درجات بلند فرمائے۔

6 رمضان المبارک بمطابق 2006ء

بمقام مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

﴿حضرت سیّد خورشید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

سجادہ نشین پیر جگی شریف

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت جام شاہد نصیر صاحب کے پاس تعزیت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے دعا کے بعد فرمایا کہ بے شک جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ تھے اور ابدال میں سے تھے ہمارے لیے بھی یہ سعادت ہے کہ ہم یہاں دعا کے لیے حاضر ہوئے اللہ ہمیں بھی اس کی برکتیں عطا فرمائے گا۔

25 جون 1999ء بمقام آستانہ عالیہ جامویہ کوٹ سلطان

سیّد مہتاب شاہ صاحب وچن شریف جھنگ

آپ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد تشریف لائے تو آپ نے حضرت جام شاہد نصیر صاحب مدظلہٗ عالی سے (اس وقت میں جام صاحب کے ساتھ اکیلا موجود تھا) انتہائی غم کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ حضرت شیخ جام محمد ظفراللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ ہستی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سچائی میں ایک منفرد اور باکمال ہستی تھے اللہ تعالیٰ نے ولایت کا اعلیٰ منصب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا۔

جولائی 1999ء بمقام آستانہ عالیہ جامویہ کوٹ سلطان

حضرت پیر سیّد دلدار حسین شاہ قادری مدظلہٗ عالی
آف راولپنڈی

آپ کچھ عرصہ پاکپتن شریف میں بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لائے ہوئے تھے اس دوران حاجی خورشید صاحب کے گھر میں تشریف لاتے تھے جب آپ جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے ملے تو آپ نے فرمایا یہ سچے عاشق رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور آلِ رسول و اولادِ علی کے سچے محب ہیں اور یہ سعادت منفرد لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے اس حال میں کامل ہوں اور ہمیشہ اس پر قائم رہیں انہوں نے فرمایا ان کی صورت و سیرت میں ولایت کے آثار نمایاں ہیں اور جو لوگ ان کے دامن سے وابستہ ہیں ہمیشہ خیر و برکت سے ان کی جھولیاں بھرتی رہیں گی انہوں نے فرمایا میں ایسے بہت سارے لوگوں کو جانتا ہوں جو جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہیں ان کی پیشانیوں پر نقش اللہ واضح محسوس ہوتا ہے جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے اور خدا کا رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی یاد آتا ہے حاجی خورشید صاحب جیسے لوگ جن

کے ہاتھ تجدید بیعت کریں اور خودان کو 114 خلافتیں اور دستاریں پہلے سے ہی ملی ہوں اور جن کے گھر سے کوئی بھوکا کھانا کھائے بغیر نہ جائے اور بغیر مرید کیے سینکڑوں لوگوں کی دستگیری کرنے والا ان کو اپنا شیخ تصور کرتا ہے تو پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ یونہی تو نہیں پھرتے یہ مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبتیں دور کرنے والے اور حقداروں کے حق ادا کرنے والے ہیں مجھے خوشی ہے کہ میں ایک ایسے کامل انسان سے ملا (حضرت پیر دلدار حسین قادری بڑی بلند پایہ ہستی کے مالک ہیں خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق ہے نسل درنسل ان کا سلسلہ چل رہا ہے پاکستان کے بڑے بڑے علماء فقہاء اولیاء اپنے مشکل معاملات میں ان کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ اپنے آپ کو ظاہر نہیں فرماتے مگر ڈھونڈنے والے تو خدا کو بھی ڈھونڈ لیتے ہیں)۔

1991ء سے 3 مارچ 1993ء تک مختلف موقعوں پر

ان کا خراجِ تحسین بمقام پاکپتن شریف

خواجہ محمد غلام یسین صاحب مدظلہٗ عالی

آپ ہمیشہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ پر مہربان رہے ان کے حال کی صفائی پر اوران کی اعلیٰ صفات پر ہمیشہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کوخراجِ تحسین پیش کیا اور ہمارے حال پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے صدقے ان کی شفقت ومہربانی ہروقت رہتی ہے اور ہمیشہ حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اوران کی گفتگو واضح کرتی ہے کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے مرشد کی بارگاہ میں مقبول اور کامل ولی تھے۔

دیگر اہلِ محبت کا خراجِ تحسین

عبدالرحمن صاحب رہائشی مدینہ منورہ آپ کو 1994ء تک 44 حج کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس وقت آپ کو 48 برس مدینہ شریف میں رہتے ہوئے ہو گئے تھے میں مسجد نبوی شریف میں تسبیح کر رہا تھا کہ یہ میرے پاس آئے اور آ کر فرمانے لگے بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے کسی بچے کے مرید ہو میں نے حیرانگی میں انہیں دیکھا اور کہا ہاں میں جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مرید ہوں ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگے کہ آج جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی یاد آ رہی ہے وہ اللہ کے ولی اور بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے پیارے خلیفہ ہیں اور دکھ درد کے ماروں کے ساتھ ان کا ہمیشہ تعاون رہتا ہے پھر انہوں نے کہا کہ میں ایک مشکل میں ہوں آؤ تم میرے ساتھ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دعا کرو میرا ایمان ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بچوں کو نظر انداز نہیں فرمائیں گے۔

26 جنوری 1994ء بمقام مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

صاحبزادہ خواجہ محمد عاشق باروی صاحب: انہوں نے فرمایا کہ جب میں پیدا ہوا تو میرے گھر والوں نے فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک اور جام صاحب پیدا ہو گئے ہیں یعنی اس قدر حضرت بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے گھر والوں کی نظر شفقت اور دعا جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے شاملِ حال تھی پھر کیوں نہ وہ زمانے میں منفرد اور بلند مقام پاتے جب اپنے مرشد اور ان کے خاندان کے لوگوں میں ان کا یہ مقام تھا۔

جولائی 2004ء بمقام پاکپتن شریف

حاجی خورشید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ پاکپتن کے بہترین لوگوں میں آپ کا شمار بڑے سخی تھے پاکستان بننے سے لے کر آج تک دنیا جہان کے اولیاء کرام ان کے گھر آئے جب انہوں نے جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا بے شک آج ایک بہت بڑا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر آیا ہے اور ان کو روحانی معاملہ کوئی رکاوٹ تھی جو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر عنایت سے دور ہوگئی اور انہوں نے پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور اس کے بعد دو مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت کے لیے گئے ان کے یہ سفر 1951ء کے بعد ہوئے حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اگست 1995ء میں وصال فرمایا اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

2 اکتوبر 1991ء

بمقام کارخانہ حاجی خورشید احمد پاکپتن

تقریظ

کسی تصنیف کے بارے میں عمدہ اور بہتر رائے کا اظہار کرنا، تبصرہ کرنا، قیاس آرائی، خیال آرائی کرنا جو عموماً کتاب کے شروع میں لکھی جاتی ہے یہی خواہ کی جولانی طبع سلطنتِ قلب ونظر میں جو فرمودات وارشادات، ملفوظات، فیوضاتِ جامویہ میں ہیں ان میں تسامحات ہیں اِن لفظوں میں کس قدر مخفیہ توانائیاں ہیں کہ جس نے اہلِ قلم، اہلِ علم، تشنگانِ علم وادب کے لیے خوش روانی، حسن بیانی، خوشی وشادمانی، بالیدگی، روحانی نوزائیدگی سے کثیر المقاصد حصول کے لیے زینہ مزین کیا ہے اور غنچۂ دل کھلنے کی امید قوی ہوئی ہے انہوں نے کم سے کم الفاظ میں تراکیب کے زیادہ سے زیادہ پہلو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے لسانیات کے ایسے ماہر ہیں کوئی قبیلہ، کوئی مجلس، کوئی حلقہ ان کی گرفت سے باہر نہیں جہاں تک علم وفضیلت کا تعلق ہے صاحب افکار جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی جن کی بیس سالہ مسلسل پیہم شبانہ روز گرانقدر مساعی کا نتیجہ ہے الفاظ اور لفظی تراکیب کا احاطہ کیا ہے۔

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر طریقت رہبر شریعت اعلیٰ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی قدس سرہ العزیز متاع عزیز فیوضاتِ جامویہ ان کی قلم کو بربار سے افکارِ عالیہ کے رنگا رنگ پھولوں کی نکہت ہمارے مشام دل وروح کو معطر کر رہی ہے جنہوں نے مسلسل بیس سالہ حضرت جام علیہ رحمت کے فرمودات وارشادات میں قوت گویائی اور افکارِ نو کو اپنے منفرد ادبی رنگ سے اِس بوستانِ علم کے حسن ودیدہ زیبی میں نکھار اور سنگھار پیدا کیا ہے صاحب نفیس رقم جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی ان کی بیس سالہ پیہم ارادت جدوجہد تصانیف مصرعہ مصداق کے مترادف نصرت الملک بہادر مجھے بتا کہ

"مجھے بتا کہ مجھے تجھ سے اتنی ارادت ہے تو کس بات سے ہے"

ہنگامی بنیادوں پر لگاتار سات ہزار تین سو ایام پر منحصر ارادتِ قلم کے تسلسل نے ملفوظاتِ فیوضاتِ جامویہ کی توضیحات شرح کھل کر بیان کی ہے لفظ کی اپنی توانائی کے باعث وسعت ضرور پیدا ہوئی ہے یہ الفاظ اپنی اساسی یادآوری کے باعث شجر اللفظ میں شگوفے اور کونپلیں، بزم و نازک نوخیزی کوشوں شاخوں میں ٹہنیاں بنتی چلی جاتی ہیں جو علم شجر کی گہری چھاؤں سے متصف ہے بڑی حد تک شائستہ اور شستہ پیرایہ اظہار ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے علمی بصیرت کے اعتبار سے معنویت میں پیوند لگائے گئے ہیں یہ نو بیانہ پیوند کاریوں کو حتی الامکان حد تک ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے عمدہ گفتگو، خوش بیانی خداداد صلاحیت ہے یہ طریق کار اگرچہ بڑی محنت، جاں فشانی اور وقعتِ نظر کا متقاضی ہے اگرچہ کتب بڑے طمطراق کروفر بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ شائع ہوتی ہیں ان دعوؤں سے یہ امید بندھی تھی کہ ان سے طالبانِ حق اور تمام سلاسل کے مرید و متوسلین و اہلِ علم و ادب کی ضروریات بڑی حد تک پوری ہو سکیں گی یہ ایک فضلی کام ہے اس میں ذہنی آنچ کی بہت ہی کم گنجائش ہے قلم کو ید جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی جنگی تحریک و امانت اِس تصنیف کا خاص سبب ہے یہ نکتہ نظر ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتب رنگا رنگ رنگ برنگ حاشیوں سے مزین کثیر التعداد کتب کتب خانوں کی لگاوٹ، سجاوٹ، بناوٹ تو بن سکتی ہے لیکن یہ امر ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے بلا خوف و تردید کہا جا سکتا ہے اس پُر تاثیر تصنیف قلم کو ید معرکہ قرطاسِ ادب سے موسوم نہ کیا جائے تو معدودے چند شخصیات، صاحبِ استطاعت احباب کی حوصلہ شکنی ہے اردو میں جدید الفاظ مصطلحات رواج پذیر ہو چکے ہیں جو نسبتاً زیادہ مقبول اور کثیر الاستعمال میں ہیں تا کہ حقیقتِ حال واضح ہو سکے اور اس میں اجنبیت کی بُو تک نہ رہے الفاظِ دیگر کو

کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے صاحبِ نفیس رقم جناب ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی صاحب ان کا تعارف وتقارب زبان وادب کے اکابر اور مشاہرین میں ہونا چاہیے اِن تبصروں کا محرک یہ مرکزی خیال رہا ہے کہ جب تک زبان پر پوری قدرت نہ ہو اُس وقت تک کوئی شخص نہ عظیم شاعر بن سکتا ہے اور نہ بڑا ادیب مگر علمی مسائل میں یہ روش ان کی حق پسندی کی دلیل ہے اِن کی طبیعت زبان کی صحت ونزاکت سے خاص مناسبت رکھتی ہے اِن کی تقریریں، اِن کی تحریریں بڑی متوازن ہوتی ہیں لفظوں کا صحیح طور پر برتنے کا طریقہ اور سلیقہ اِنہیں ہی آتا ہے، اِنہیں خاص عبور حاصل ہے اِنہیں فطری ذوق اور ذہانت وقابلیت کی بدولت مسلسل بیس سالہ تگ وتازشبانہ روز کدوکاش کے سہارے چراغِ راہ کی منزل سے گزرنا پڑتا ہے خصوصیات کی طرف اشارہ کیے بغیر اگر میں سرسری طور پر چشم پوشی کر جاؤں تو یہ صاحبِ تصنیف کی محنت وتحقیق قارئین ذوق طلب کے ساتھ ناانصافی ہی نہیں بلکہ ایک ظلم ہوگا۔

ھدیہ تقریظ: ملک محمد اظہر فرقان ککے زئی لاہور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

حمد سبحانہ وتعالیٰ

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب سے بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے بے شک وہی ہمارا حقیقی معبود خالق مالک اور بادشاہ ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے وہ برائیوں سے پاک ہے وہ سب کا نگہبان ہے سب سے بلند بڑائی اور بزرگی والا ہے وہ سب کی تصویریں بنانے والا اور ان میں جان ڈالنے والا ہے وہ سب کو قابو کرنے والا سب کو عطا کرنے والا سب کا مشکل کشا درگزر و پردہ پوشی فرمانے والا سب سے وسیع علم رکھنے والا سب پر نظر رکھنے والا سب کو سننے والا خواہ وہ دل میں ہو یا زبان پر ہر ایک کے واقعہ سے واقف وہ حاکم مطلق بھی سب پر لطف و کرم فرمانے والا بڑا بردبار بھی بڑا بزرگ بھی بڑا قدردان بھی بلند و بالا بھی باخبر اور آگاہ بھی سب کا محافظ بھی وسعت عطا کرنے والا بھی حکمتوں والا بھی ہر جگہ حاضر و ناضر بھی برحق بھی برقرار رہنے والا بھی بڑا کارساز بڑی طاقت والا بڑا مددگار دوست تعریف کے لائق بڑی محبت فرمانے والا سب کو زندہ کرنے والا سب کو مارنے والا لیکن خود ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والا تن تنہا بے نیاز قدرت والا اور پوری قدرت والا سب سے بلند تر ملکوں کا مالک عظمت و جلال والا عدل و انصاف والا بے نیاز و غنی سراپا نور سیدھا راستہ دکھانے والا اس پر چلانے والا تمام نفع نقصان اسی کی جانب سے بے مثال چیزوں کا موجب کسی کے مشورہ کا محتاج نہ ہی کسی کی طاقت اس پر غلبہ پا سکتی ہے جس کو چاہے عزت و دولت حسن و جوانی اقتدار و شہرت علم و حکمت فہم و فراست رشد و ہدایت ایمان و عرفان قوت و

طاقت عطا فرمائے بے شک سب اسی کے محتاج اسی کے طلبگار اسی کے بندے اسی کی طرف رجوع کرنے والے نہ کوئی دوست اسے فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ کوئی دشمن اسے نقصان پہنچا سکتا ہے جس نے اس کے سامنے عجز وانکساری سے سر جھکا دیا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اس کے سامنے اکڑنے کی کوشش کی تباہ و برباد ہو گیا اور جہنم اس کا نصیب بن گیا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں"

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھِلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا ہے
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پر خار با دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُربے بہا دیئے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ

سیرتِ مبارکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، خاتم النبیین، حبیبِ کبریا، محمد مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ، شہ کون ومکاں، وجہ تخلیقِ جہاں، رہبروں کے پیشوا، دردمندوں کی دوا، چشمۂ صدق وصفاء، مہبط وحیٔ خدا، عرش کے مسند نشیں، بزمِ خلوت کے مکین، زندگی کے مدعا، آمنہ کے لال، مدنی تاجدار، انبیاء کے سردار، آقائے نامدار، امت کے غم خوار حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کائنات کی ساری رونقیں، برکتیں، عظمتیں، رفعتیں، درجات ومقامات، زمین وزماں، مکین ومکاں، چنیں وچناں، سارے جہاں، لوح وقلم، جن وبشر، شجر وحجر، شمس وقمر، شام وسحر، دشت ودیر، دریا وسمندر، باغ وبہار، پھول وگلزار، اجر وثمر، ادھر ادھر، کدھر جدھر، کہانی، افسانے، سازترانے، شمع پروانے، داستان وزباں، یہاں وہاں، کہاں جہاں، این آں، عرش وفرش، حور وغلمان، ملائکہ انبیاء کرام علیہم السلام، سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک کا صدقہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور پیدا فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر پیغمبر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبریں دیں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے ان کی عمر وصال کے وقت پچیس برس بتائی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے دودھ

پلایا چند روز ابولہب کی آزاد کردہ کنیز ثوبیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا اس کے بعد یہ سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے حصہ میں آئی جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی گود میں آئے اُن کے گھر میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عنایات نے ڈیرہ ڈال لیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن میں بکریاں بھی چراتے رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھ برس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا ابواء کے مقام پر وصال ہوگیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت حضرت عبدالمطلب نے کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ برس ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے وصال فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس رکھ لیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بارہ برس ہوئی تو ابو طالب کے ہمراہ ملک شام کا سفر کیا راستہ میں ایک عیسائی راہب سے ملاقات ہوئی تو اس نے ابو طالب سے کہا کہ یہ لڑکا پیغمبر ہوگا نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیاں اس میں موجود ہیں اُس نے کہا کہ اس کو شام نہ لے جاؤ ورنہ یہودی اِن کو پہچان لیں گے تو انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے سارے مکۃ المکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور دیانت داری کے چرچے تھے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیانتداری وصداقت کے پیشِ نظر مالِ تجارت دے کر شام بھیجا تو اُن کی سوچ سے بھی زیادہ نفع پر مال فروخت کر کے واپس لوٹے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت، صداقت اور اعلیٰ اخلاق کا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر گہرا اثر ہوا اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی خواہش کی (اس وقت اُن کی عمر چالیس برس اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پچیس برس تھی)۔ جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمالیا اُن کے بطن سے دو بیٹے حضرت قاسم رضی اللہ

عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور چار صاجزادیاں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 35 برس ہوئی تو قریش نے ازسرِ نو بیت اللہ کی تعمیر کی جس میں تمام قبائل نے حصہ لیا لیکن جب حجرِ اسود کے نصب کرنے کا وقت آیا تو ہر قبیلہ اپنی اپنی فضیلت کا اظہار کرنے لگا جس کی وجہ سے بات جھگڑے کے قریب پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا پیارا فیصلہ کیا کہ یہ سب متفق ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ ایک چادر پھیلا دو اُس پر حجرِ اسود رکھ دو اور ہر قبیلہ کا سردار چادر کا ایک ایک کونہ پکڑ لے سرداروں نے چادر اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود کو اُس کے مقام پر نصب فرمادیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی سال سے عادت مبارکہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر سے باہر ایک پہاڑ پر واقع غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت میں مشغول رہتے (حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانا لے کر آتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں سلام بھی بھیجا اور جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت بھی دی) دورانِ عبادت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو خواب دیکھنے لگے جن کی تعبیر سچ ثابت ہوتی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے جو سورۃ علق کی پہلی چند آیات تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا بدن مبارک پسینے سے شرابور ہو گیا اسی حالت میں گھر پہنچ کر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مجھ کو اڑھا دو مجھ اڑھا دو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑا اڑھا دیا کچھ طبیعت سنبھلی تو سارا معاملہ اُن سے بیان فرمادیا پھر اس کے بعد دعوتِ

اسلام کے متعلق وحی آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوہِ صفاء پر جلوہ افروز ہو کر اہلِ مکہ کو پیغام حق دیا جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے سوا کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ نہ دیا پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے پھر یہ سلسلہ ترقی کرتا گیا اور عرب کی بہت سی مقبول شخصیتیں دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں لیکن دعوت و تبلیغ کے اعلان کے بعد بے حد اذیتیں اور تکلیفیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر ایمان والوں کو دی گئیں مکہ میں جینا دوبھر کر دیا گیا مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تبلیغ سے منع کیا اور طرح طرح کے لالچ دینا چاہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قریش کی جس لڑکی سے چاہیں شادی کر لیں جس قبیلہ کی حکمرانی چاہیں لے لیں جتنا مال و دولت چاہیں دے دیا جائے گا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواب میں فرمایا تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی رکھ دو اور کہو کہ تبلیغ سے باز آ جاؤں تو ہرگز ایسا نہ کروں گا ہر دکھ ہر مصیبت کو برداشت کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عزم و استقلال میں ذرا بھی جنبش نہ آئی جب مشرکینِ مکہ کے ظلم و ستم حد سے تجاوز کر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کچھ مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا حبشہ میں جب مشرکینِ مکہ پیچھے پہنچ گئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے اسلام کا موقف بڑے اعلیٰ اور حکیمانہ انداز میں بیان کیا کہ نجاشی پر اس کا گہرا اثر ہوا اُس نے تمام مسلمانوں کو حبشہ میں امن و امان کی یقین دہانی کرا دی ایک عرصہ یہ لوگ وہاں رہے پھر اعلانِ نبوت کے ساتویں برس حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مشرکینِ مکہ نے تمام معاملات میں بائیکاٹ کر دیا جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شعب ابی طالب میں محصور رہے مشرکینِ مکہ نے خاندانِ بنوہاشم کے ساتھ اس قدر بغض

وعناد کا مظاہرہ کیا کہ کھانے پینے کی ہر چیز بند کر دی اور صلح کے لیے یہ شرط عائد کر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہمارے حوالے کر دو تا کہ ہم انہیں قتل کریں ورنہ تم سے ہمارا ہر تعلق منقطع ہے یہ معاہدہ انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازہ پر آویزاں کر دیا ابو طالب مجبوراً شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے یہیں کچھ اور مسلمانوں نے بھی پناہ لی تین سال سخت مصائب و آلام برداشت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اہلِ مکہ کے درمیان اختلاف پیدا کروا دیا ایک گروہ معاہدہ ختم کرنے پر تُل گیا جب اجلاس ہوا تو ابو طالب نے اس میں شرکت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں خبر دی کہ معاہدہ کو دیمک چاٹ گئی اِس میں اللہ کے نام کے سوا ہر چیز مٹ گئی ہے جب مطعم بن عدی معاہدہ نامہ اتار کر لائے تو ایسا ہی تھا چنانچہ سب نے مل کر اس ظالمانہ معاہدہ کو ختم کر دیا اس کے کچھ عرصہ بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک 49 یا 50 برس ہوئی تو ابو طالب وفات پا گئے پھر چند دن بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا ان دونوں کی وفات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گہرا صدمہ و رنج ہوا کفارِ مکہ نے ابو طالب کے انتقال کے بعد ظلم و ستم میں اور زیادتی کی انتہا کر دی لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اشاعتِ اسلام کا سلسلہ جاری و ساری رکھا

ایک روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ اسلام قبول کر لیں لیکن وہاں کے لوگ مکہ والوں سے بڑھ کر شریر اور ظالم نکلے انہوں نے طرح طرح کی باتیں الگ کہیں اور ساتھ شریر لڑکوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پتھر برسانے کو کہا انہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر شدید پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا چہرہ انور سے خون پاؤں مبارک تک آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک باغ میں جا کر پناہ لی ہجرت سے ایک

سال اور کچھ ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معراج شریف کروادیا زمین وزماں کی ہر شے کے ساتھ ساتھ جنت ودوزخ اور اپنے دیدارِ اقدس سے بھی نوازا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو امت کے لیے نماز کا تحفہ عطا کیا گیا سارے انبیاء نے بیت المقدس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واپس تشریف لائے تو اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو کفارِ مکہ خصوصا ابوجہل نے طرح طرح کی باتیں کیں اور لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنے کی کوششیں کیں لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے سچے غلاموں کے ہوتے ہوئے کفارِ مکہ کی ہر سازش ناکام ہوگئی پھر کفار نے اپنے دروازے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بند کردیئے یعنی یہ فیصلہ کیا کہ جو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آتا دیکھے اپنا راستہ بدل لے مکہ کی گلیاں آباد ہونے کے باوجود سنسان دکھائی دینے لگیں آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم آگیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر سے نکلے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو اپنے بستر پر لٹایا تاکہ سب کو امانتیں دے دیں کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا لیکن فضل خداوندی سے ان کی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گھر سے نکلتے وقت نہ دیکھ سکیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غارِ ثور میں پناہ لی اس کے باہر مکڑی نے جالا بنا دیا کبوتری نے انڈے دے دیئے کفار اسی خیال میں کہ اگر کوئی اس غار میں گیا ہوتا تو ضرور جالا پھٹا ہوتا سفر کے دوران مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی عمر کے ترپنویں برس میں مدینہ شریف پہنچ گئے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے طفیل کافی لوگ اسلام قبول کر چکے تھے ہر گھر کی یہی آرزو تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے گھر قیام فرمائیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

اپنی اونٹنی کی مہاریں کھلی چھوڑ دیں اور فرمایا جہاں میری اونٹنی رک گئی وہیں میرا قیام ہوگا چنانچہ اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس جا کر بیٹھ گئی وہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر مدینہ شریف میں بڑی خوشی اور محبت کا اظہار کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہہ دل سے خراجِ تحسین پیش کیا گیا (خیال رہے کہ مدینہ شریف کے نواح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے قیام فرمایا اور مسجدِ قبا تعمیر فرمائی اور جمعہ کے دن وہاں سے چلے راستے میں نمازِ جمعہ کا وقت ہوگیا تو وہاں ایک سو سے زائد اصحاب رضوان اللہ اجمعین کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا جمعہ ادا فرمایا وہاں آج کل مسجد جمعہ موجود ہے وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے ہر ایک نے یہی عرض کیا یہ گھر یہ مال ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ اونٹنی کے بیٹھنے پر چھوڑ دیا) مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سہل اور سہیل نامی جوانوں سے جگہ خریدی گئی اذان کا آغاز ہوا، نماز کی پوری رکعتیں ادا کی جانے لگیں (کیونکہ مکہ میں کفار کے ظلم وستم کی وجہ سے نماز کی پوری رکعتیں ادا کرنا اور اذان دینا مشکل تھا) ازواجِ مطہرات کے حجروں کی تعمیر، اصحابِ صفہ کے چبوترہ کی تعمیر ہوئی بھائی چارہ قائم کیا گیا دو ہجری میں بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو دوبارہ قبلہ قرار دیا گیا اسی سال روزے فرض ہوئے یعنی پورا ماہِ رمضان روزے رکھنے کا حکم صادر ہوا غزوہ بدر اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہلِ ایمان کو فتح ونصرت نصیب ہوئی صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو اُن کی اس مخلصانہ جد وجہد پر عظمت وبزرگی عطا کر دی گئی اور اہلِ ایمان میں اعلیٰ مقام انہی کو عطا کیا گیا اس غزوہ میں آسمان سے فرشتے اترے اور اہلِ ایمان کے ساتھ مل کر دشمنانِ دین سے لڑے ابوجہل، عتبہ وشیبہ اور امیہ بن خلف جیسے گستاخ واصلِ جہنم

ہوئے ابوجہل کی ہلاکت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میری امت کا فرعون تھا اس جنگ میں چودہ مسلمان شہید ہوئے اور ستر کافر واصلِ جہنم ہوئے اسی سال حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی شادی مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے انجام پائی۔

۳ ہجری میں غزوہ احد ہوا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے (اور احد کا پہاڑ اس غم میں رویا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احد کا پہاڑ مجھ سے اور میں اس سے پیار کرتا ہوں یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے) چند مسلمانوں کی معمولی غلطی پر فتح شکست میں بدل گئی کافی جانی و مالی نقصان مسلمانوں کو اٹھانا پڑا اس جنگ میں تقریباً ستر مسلمان شہید ہوئے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے جبکہ صرف بائیس مشرکین ہلاک ہوئے اس سال حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس دنیا میں تشریف لائے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا اسی سال مشرکہ عورت سے نکاح منسوخ کر دیا گیا۔

۴ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا امام حسین علیہ السلام اسی سال دنیا میں تشریف لائے اور اسی سال شراب حرام قرار دی گئی۔

۵ ہجری میں یہودیوں کا مسلمانوں کے عروج کو دیکھ کر جلنا اور مکہ مکرمہ والوں سے سازباز کرنا اس کے نتیجہ میں غزوہ ذات الرقاع و دومۃ الجندل، غزوہ بنی مصطلق ہوئے غزوہ خندق یا احزاب بھی اسی سال ہوا اس غزوہ میں مسلمانوں پر بڑے فاقے آئے

بڑی مفلسی اور تنگدستی میں مسلمانوں نے اس غزوہ میں شمولیت کی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں پردہ کی حرمت، تیمم اور دینی امور کے متعلق آیات کا نزول ہوا مدینہ منورہ میں اسی سال زلزلہ بھی آیا۔

۶ ہجری: اس سال بیعتِ رضوان ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اس سال بہت سے بادشاہوں کو دعوتِ اسلام کے خطوط لکھے گئے اور شاہِ حبشہ نے اسلام قبول کرلیا شاہِ روم نے عوام کے ڈر سے اسلام قبول نہ کیا جبکہ ایران کے بادشاہ کسریٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پھاڑ دیا اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی وہ اپنی گستاخی کے جرم میں انجام کو پہنچ گیا اس سال حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔

۷ ہجری میں غزوہ خیبر ہوا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں اسی سال صلح حدیبیہ کی شرائط پر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے ہمراہ عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا اور تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کے بعد واپس تشریف لائے۔

۸ ہجری میں فتح مکہ ہوئی کعبہ بتوں سے خالی کردیا گیا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کا لقب عطا کیا گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی چھت پر اذان اسی سال دی اسی سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۹ ہجری میں غزوہ تبوک ہوا حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا دائرہ اسلام میں داخل ہوئے مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیرِ حج بن کر تین سو مسلمانوں کے ہمراہ بیت اللہ شریف گئے اسی سال کعبہ میں مشرکین کا داخل ہونا حرام قرار دیا گیا شاہِ حبشہ کا اسی سال انتقال ہوا۔

۱۰ ہجری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وصال فرمایا سورج گرہن لگا نمازِ کسوف ادا فرمائی گئی حجۃ الوداع ادا کیا گیا میدانِ عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا "اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ آدم علیہ السلام ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تم اپنے غلاموں پر شفقت برتنا جو خود کھاؤ وہی انہیں دو، جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ جاہلیت کی تمام رسمیں ختم کر دی گئیں ہیں اور جاہلیت کے تمام خون میں نے معاف کر دیئے ہیں سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں جاہلیت کے تمام سود بھی معاف کر دیئے گئے ہیں سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سُودوں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ تمہارا خون، تمہارا مال تم میں ایک دوسرے پر تا قیامت اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارا یہ مہینہ، تمہارا شہر محترم ہے عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو اُن کو اللہ نے تمہارے لیے حلال بنایا ہے اُن کو بھی چاہیے وہ تمہارے سوا کسی اور کو قریب نہ آنے دیں

یعنی اپنی عزت کی حفاظت کریں زنا نہ کریں تم پر اُن کا حق ہے کہ تم اُن کی آرائش کا خیال رکھو انہیں سخت سزا نہ دو میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر ان کو مضبوطی سے پکڑلو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے وہ قرآن اور میری سنت ہے"۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حاضرین سے فرمایا تم سے اگر میری نسبت پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے سب نے جواب میں عرض کیا ہم کہہ دیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کا پیغام پہنچادیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا اللھم اشھد (اے اللہ تو گواہ رہنا)۔

عین خطبہ کے دوران یہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ۔ "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی رحمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کر لیا"۔

۱۱ ہجری: جہادِ روم کے لیے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لشکر کی روانگی کا حکم صادر فرمایا ابھی اس لشکر کی روانگی نہ ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طبیعت مبارکہ علیل ہوگئی ۲۸ صفر کو جنت البقیع (قبرستان) میں تشریف لے گئے دعائے مغفرت فرمائی واپس تشریف لائے تو سر مبارک میں ہلکا ہلکا درد ہونا شروع ہو گیا پھر بخار ہو گیا روایت کے مطابق تقریباً بارہ یوم طبیعت علیل رہی لیکن اس کے باوجود نماز ادا فرمانے تشریف لاتے رہے آخری نماز جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھائی وہ مغرب کی نماز تھی عشاء کے وقت طبیعت کافی علیل ہوگئی صحابہ رضوان اللہ اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے حکم صادر فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چند نمازیں پڑھائیں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور حضرت عباس

رضی اللہ عنہ کے کندھوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے نماز کے دوران ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امامت فرمائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تکبیر پر لوگ ارکانِ نماز ادا فرماتے رہے۔

۱۲ ربیع الاول پیر کے دن گیارہ ہجری میں تریسٹھ برس کی عمر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وصال فرمایا وصال سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرہ کو اپنے وصال مبارک کی خبر دی وہ رونے لگ گئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے دوسرے کان میں فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی اس پر وہ خوش ہو گئیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سر مبارک تھا آخری وقت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مسواک چبا کر دی جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا اسی وجہ سے مسواک کرنے کی اہمیت میں اور اضافہ ہو گیا کہ آخری وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسواک کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن وحسین رضوان اللہ اجمعین، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا، ازواجِ مطہرات، خاندان والوں اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین پر گہرے رنج والم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہر کوئی دیوانہ اور بے گانہ ہو گیا زمین اور آسمان پر غم کا عالم طاری ہو گیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد پوری مخلوق میں افضل بشر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں نے دنیا میں سب کے احسانوں کا بدلہ اتار دیا لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احسانوں کا بدلہ خدا دے گا" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن میری امت کے ہر فرد پر عام تجلی ہوگی لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر خاص تجلی ہوگی" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مجھ پر سب سے زیادہ مال صَرف کرنے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا تمام صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے زیادہ حصہ نصیب ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی اس بات کو پسند نہ فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسا عمل کریں جو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کے خلاف ہو آپ رضی اللہ عنہ کی اسی عظمت و بزرگی کے پیشِ نظر آپ رضی اللہ عنہ کو صدیق اور عتیق کے القاب عطا ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے اخلاق کا کمال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی امامت کا اعزاز بخشا آپ رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر غارِ ثور میں سانپ نے ڈس لیا اسی ٹانگ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹانگ کو نہ ہلایا صبر اور ضبط کا مظاہرہ کیا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں خلل نہ پڑ جائے آپ رضی اللہ عنہ نے وصال سے قبل وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ روضۂ اقدس کے سامنے رکھ دینا اگر روضۂ اقدس کا

دروازہ خود بخود کھل جائے تو روضہ کے اندر دفنا دینا ورنہ عام قبرستان میں مجھے دفن کر دینا جب آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ روضۂ اقدس کے سامنے رکھا گیا تو روضۂ اقدس کا دروازہ نہ صرف خود بخود کھل گیا بلکہ تمام اصحاب رضوان اللہ اجمعین نے اس آواز کو بھی سنا کہ "حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ"۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

فرمایا پاک ہے میرا پروردگار جس نے اپنی مخلوق کے لیے سوائے عجز کے کوئی راستہ نہیں بتایا جب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے خلافت کی بیعت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا **بخدا** مجھے امارت کی نہ پہلے خواہش تھی نہ اب ہے نہ کبھی رات کے وقت میرے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا نہ دن کے وقت اس کی آرزو اس سے مجھے کوئی دلی لگاؤ نہیں میں نے ظاہر و باطن میں کبھی اللہ سے اس کے لیے دعا نہیں کی اور نہ ہی امارت میں میرے لیے کوئی راحت ہے دنیا کے ساتھ مشغول ہونا جاہل کا بد لیکن عالم کا بدتر ہے عبادت و ریاضت میں سستی عام لوگوں کی بد لیکن عالم اور طالب علموں کے لیے بدتر ہے تکبر کرنا امیروں کے لیے بد ہے لیکن محتاجوں کا بدتر ہے گناہ جوان سے بد لیکن بوڑھے سے بدتر ہے بخشش امیر سے خوب لیکن محتاج سے خوب تر ہے توبہ بوڑھے سے خوب لیکن جوان سے خوب تر ہے تُو دنیا بنانے کے چکر میں ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنی زبان کی نوک بار بار پکڑا کرتے اور فرمایا کرتے اس نے مجھے بہت جگہ پر پھنسایا اسی لیے فرمایا کہ مصیبت کی بنیاد انسان کی گفتگو ہے فرمایا کوئی نیکی کسی وجہ سے نہ ہو سکے تو اسے دوبارہ کرنے کی کوشش کرو جب اسے کر لو تو پھر آگے بڑھنے کی کوشش کرو وہ علماء جو امراء کے پاس جاتے ہیں اللہ کے دشمن ہیں جو امراء علماء کے پاس جاتے ہیں وہ اللہ کے دوست

ہیں آپ رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے اے اللہ مجھ پر دنیا فراخ کر اور مجھے اس سے خالی رکھ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے دنیا اور اس کے اسباب سے دل لگانا عقل مندی نہیں حماقت ہے جو شخص فنا ہونے والی چیز سے دل لگائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے حجاب میں آجائے گا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فقر، اضطراری پر فقر اختیاری کو ترجیح دی ہے اور تمام مشائخ عظام اسی نظریہ پر کاربند ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں تسلیم کا مقام اختیار کیا تو اسے آخر تک نبھایا۔ تجرید و تمکین، فقر کی محبت اور ترکِ جاہ و ریاست میں سب صوفیاء کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کی پیروی کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ جہاں عام مسلمانوں کے پیشواء و امام ہیں وہاں بالخصوص صوفیاء کرام کے بھی طریقت میں راہنما و قائد ہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نسبت آپ رضی اللہ عنہ ہی سے ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق فارس سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد آتش پرست تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو شروع ہی سے مذہب سے دلی لگاؤ تھا۔ آتش پرستی کے دور میں آپ رضی اللہ عنہ بہت سخت مجاہدات کرتے تھے۔ اور ہمہ وقت روحانی شخصیات کی تلاش اور ان کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ آتش پرستی کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یہودیت اور پھر اس کے بعد عیسائیت مذہب کو اختیار کیا۔ ان دنوں عیسائیت مذہب کا سرچشمہ ملک شام تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام پہنچے اور وہاں عیسائیوں کے مذہبی پیشوا بشپ سے ملاقات کی اور اسے بتایا کہ مجھے تمہارا مذہب بہت پسند آیا ہے۔ لہٰذا مجھے اس کی تعلیمات دو چنانچہ وہاں رہ کر آپ رضی اللہ عنہ عیسائی علماء کی خدمت میں علم حاصل کرتے رہے اور فرمانبرداری کا ثبوت بھی دیتے رہے جب عیسائیوں کے اس بزرگ عالم کے انتقال کا وقت قریب آگیا تو اس نے کہا کہ اب میں تو اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں اور مجھے کوئی ایسا شخص دکھائی نہیں دے رہا جس کی صحبت اختیار کرنے کے متعلق تمہیں کہوں لیکن میں تجھے ایک مشورہ دیتا ہوں کہ اب وہ وقت قریب ہے جب انبیاء کے امام و پیشوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہونے والا ہے جو دین ابراھیمی کو زندہ کرے گا تو انہیں تلاش کر، جب ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی بشارت پاؤ تو فوراً ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پہ بیعت کر لینا چنانچہ اس عالم کے مرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ جنگلوں، ریگستانوں، بیابانوں میں اس ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں پھرتے رہے۔ ایک روز آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات عرب تاجروں سے ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی خبر کسی سے مل چکی تھی۔ ان عرب تاجروں کے قافلہ میں آپ رضی اللہ عنہ شامل ہوئے تا کہ

عرب پہنچ جائیں لیکن وہ دھوکے باز نکلے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک یہودی عثمان بن سہیل کے ہاتھ بیچ ڈالا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ شریف پہنچے تو ہجرت کے پہلے ہی سال آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ہجرت کے پانچویں سال آپ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے غلامی سے آزادی نصیب ہوئی۔ آزادی کے بعد غزوہ خندق پیش آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خندق کھدوائی۔ آپ رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے سلمان میرے اہل بیت سے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ ان ہستیوں میں سے ہیں جن کی جنت مشتاق ہے جن کو خدا دوست رکھتا ہے اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی دوستی کا ارشاد فرماتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا فرماتے ہیں۔ سلمان رضی اللہ عنہ علم و حکمت میں لقمان کے برابر ہیں کیونکہ انہیں قرآن پاک کے علاوہ دیگر مذاہب کی معلومات بھی حاصل تھیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل فرمایا کہ سلمان رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کرو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو تورات و انجیل کا علم بھی حاصل تھا۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ انتہائی سادہ زندگی بسر فرماتے تھے ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنی خاندانی حشمت پر فخر کر رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگو میں تو ایک نطفے سے پیدا ہوا ہوں جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا تو پانچ ہزار درہم کا وظیفہ (سالانہ) مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سارا مال راہ خدا میں تقسیم فرما دیتے تھے اور فقط ایک چادر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جو آدھی اوپر لے لیتے اور آدھی زمین پر بچھا لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں سادگی اور شرافت اتنی تھی کہ

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کے سادہ کپڑوں کی وجہ سے بازار میں گزرتے ہوئے ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو مزدور سمجھ کر اپنا سامان پکڑا دیا اور کہا کہ اسے میرے گھر پہنچا دو جب اسے راستے میں معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو رز ہیں اس نے معافی چاہی اور اپنا سامان خود اٹھانا چاہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تو سامان تمہارے گھر پہنچا کر ہی آؤں گا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کچھ مُشک پانی میں ڈال کر اپنے اردگرد چھڑکا اور احباب کو خود سے دور کر دیا جب وہ قریب ہوئے تو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ وصال فرما چکے ہیں کہا جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی گئی۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کوئی کمزور شخص تمہاری بے عزتی کرے تو اسے بخش دو کیونکہ بہادروں کا کام معاف کرنا ہے۔ فرمایا حیران ہوں اس شخص پر جو دنیا کی طلب میں مصروف ہے اور موت اسے طلب کر رہی ہے اور تعجب ہے اس ہنسنے والے پر جو اس بات کی طرف متوجہ نہیں کہ اللہ بھی اس سے راضی ہے یا ناخوش۔ فرمایا انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا گناہ ہے۔

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق

آپ رضی اللہ عنہ کا نام قاسم اور کنیت ابومحمد ہے عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں شاہ فارس کی تین لڑکیاں مال غنیمت میں آئیں ان کی قیمت ٹھہرائی گئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں خرید لیا ان تینوں کا بالترتیب امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے بطن سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمر کی زوجہ کے بطن سے حضرت سالم رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے بطن سے حضرت قاسم پیدا ہوئے۔ حضرت قاسم اسی اعتبار سے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی ہیں آپ سایہ پدری سے چھوٹی عمر میں محروم ہو گئے آپ کی تربیت و پرورش حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کی آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہت پیار کرتی تھیں ان کی تربیت نے آپ رضی اللہ عنہ کو علم و عرفان کا مجسمہ بنا دیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضوان اللہ اجمعین سے بھی تربیت پائی یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک ممتاز محدث بھی تھے حضرت یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ ہمیں مدینہ منورہ میں کوئی بھی کثیر الحدیث میں ایسا نظر نہیں آتا جسے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پر فوقیت دیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ امر خلافت میرے ہاتھ ہوتا تو میں اسے قاسم رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیتا بے شک آپ رضی اللہ عنہ جلیل القدر فقیہہ اور عالی مرتبہ متقی اور پرہیزگار تھے ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے عالم ہیں یا حضرت سالم رضی اللہ عنہ بڑے عالم ہیں فرمایا یہ بات انہی سے پوچھنا آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام قدید میں ۱۰۸ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام جعفر لقب صادق ہے آپ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے وہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام فروہ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ام فروہ کی ماں حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوہری اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے یعنی ایک ولادت ظاہری دوم ولادت باطنی آپ رضی اللہ عنہ کی سیادت وامامت پر سب کا اتفاق ہے آپ رضی اللہ عنہ تابعین میں سے ہیں آپ رضی اللہ عنہ انتہائی بلند حال اور صحیح معنوں میں وارث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مشائخ طریقت رحمتہ اللہ علیہم کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہ اپنے حقائق وارشادات کی وجہ سے بہت ممتاز حیثیت رکھتے ہیں بعض لوگ ان کی فقہ پر چلنے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ان کے نظریات کی تقلید سے روگرداں ہیں اللہ ان کو ہدایت دے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت وشان سے انہیں آشنا کرے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے غلاموں میں تشریف فرما تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آؤ ہم سب مل کر عہد کریں اور اس بات پر ایک دوسرے سے پکا وعدہ کریں کہ جو قیامت کے دن نجات پا جائے وہ باقی سب کی شفاعت کرے گا غلاموں نے عرض کیا حضرت آپ رضی اللہ عنہ آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے جد امجد ساری دنیا کے شفیع ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ کو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میں اپنے اعمال پر نادم و شرمندہ ہوں میں اپنے جدِ امجد سے کس طرح قیامت کے دن نظریں ملاؤں گا حالانکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک عرصہ تک آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ بتاؤ دانش مند کون ہے؟ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو بھلائی اور برائی میں امتیاز کر سکے آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یہ امتیاز تو جانور بھی کر لیتے ہیں کہ جب کوئی انہیں ایذا نہیں پہنچاتا انھیں کھانے کے لیے دیتا ہے تو وہ اس کے وفادار بن جاتے ہیں اور جو انہیں تکلیف دیتا ہے اس کو کاٹ کھاتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضرت پھر آپ رضی اللہ عنہ ہی بتایئے کہ دانش مند کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دانش مند وہ ہے جو دو بھلائیوں میں بہتر بھلائی اختیار کرے اور دو برائیوں میں کم برائی پر عمل کرے۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے وہ ماسوی اللہ سے منہ موڑ لیتا ہے فرمایا کہ عبادت توبہ کے بغیر درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم رکھا ہے۔ جب تو گناہ کرے تو معافی مانگ کیونکہ گناہ مردوں کے گلے میں ان کی پیدائش سے پہلے ڈالے جاتے ہیں ان پر اصرار کرنا کمال درجہ کی ہلاکت ہے۔ فرمایا حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ جو تیرے دل کے اندر ہے اس کو ایک کھلے طباق میں رکھ کر بازار میں گشت لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو اس طرح آشکار کرنے میں تجھے شرم آئے

فرمایا اچھا کام تین باتوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

☆ جب تم اس کو کرو تو اپنے نزدیک چھوٹا سمجھو۔ ☆

☆ اس کو چھپاؤ۔ ☆

☆ اس میں جلدی کرو۔ ☆

فرمایا مصیبت میں آرام کی تلاش مصیبت کو ترقی دیتی ہے فرمایا توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل فرمایا علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں جب تک دولت مندوں کے دروازوں پر نہ جائیں فرمایا جو شخص اپنی قسمت کے حصہ پر قناعت کرتا ہے وہ مستغنی رہتا ہے جو دوسروں کے مال کی طرف نظر اٹھاتا ہے وہ فقیر مرتا ہے جو اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے جو علماء سے ملتا جلتا ہے وہ معزز ہو جاتا ہے جو زبان قابو میں نہیں رکھتا پشیمانی کا سامنا کرتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ جلیل القدر اولیاء کرام میں سے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ریاضت ومجاہدات سے اللہ کا قرب حاصل کیا حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اولیاء کرام میں ایسے ہی ہیں جیسے جبرائیل امین فرشتوں میں ہیں حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض ملحدین نے الحادو گمراہی کی سند کے لیے ان کی طرف بہت سی غلط باتیں منسوب کر دی ہیں حالانکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ شروع ہی سے عبادت و ریاضت ومجاہدات کی طرف لگ گئے تھے حضرت ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پورے عالم کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اوصاف سے پُر دیکھتا ہوں اس کے باوجود آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مراتب کو کوئی نہیں جانتا حضرت ابو علی جرجانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بایزید رحمتہ اللہ علیہ کا مقام حاصل کرنا چاہے اسے بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی طرح مجاہدہ نفس کرنا چاہیے تب وہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کو سمجھے گا کسی نے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ سخت سے سخت مجاہدہ کونسا ہے جو آپ نے راہ خدا میں کیا ہے؟ فرمایا اس کا جواب ممکن نہیں پوچھا گیا آسان سے آسان بتا دیجیے فرمایا ہاں اسے بتائے دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے نفس کو کسی اطاعت کی طرف بلایا تو اس نے میرا کہنا نہ مانا اس پر میں نے اسے ایک سال پیاسا رکھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے استغراق کا عالم یہ تھا کہ ایک خادم بیس سال آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ ہر روز اس کو بلاتے اور اس کا نام پوچھتے ایک دن اس نے عرض کیا حضرت بیس سال سے لگاتار میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ہوں پھر بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ ہر روز میرا نام پوچھتے رہے فرمایا میں تم سے مذاق نہ کرتا تھا کیونکہ جب اس کا نام دل میں آیا تو پھر تمام نام بھول

گئے اس لیے ہر روز تجھ سے تیرا نام پوچھتا اور بھول جاتا کہا جاتا ہے کہ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مراتب میں اضافہ ہونے لگا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کا کلام ذہنوں سے بالاتر ہو گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سات بار بسطام سے نکالا گیا جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شہر سے نکالنے کی وجہ پوچھی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اس شہر کے سب سے برے انسان ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا جس شہر کا سب سے برا انسان بایزید ہے وہ شہر سب سے اچھا ہے بیان کیا جاتا ہے جب آپ رحمتہ اللہ علیہ حج کے لیے روانہ ہوئے تو بارہ سال میں مکہ پہنچے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہ دنیا کے بادشاہوں کا در نہیں کہ ایک دم وہاں پہنچ سکیں آپ رحمتہ اللہ علیہ سکر کو صحو پر ترجیح دیتے ہیں یعنی فنائیت فی الذات کی محویت اور استغراق کو جابااللہ کی ہوشیاری سے بہتر مقام فرماتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحو پر تمکین و اعتدال آدمی کی صفات ہیں اور حجاب اکبر ہیں حق سے لیکن سکر و محبت آدمی کے کسب کی چیز نہیں ہے بلکہ فضل ربی ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام حالت صحو (ہوشیاری میں تھے) ایک فعل آپ علیہ السلام سے سرزد ہوا تو حق تعالیٰ نے اسے آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا اور فرمایا و قتل داؤد جالوت لیکن ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت سکر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فعل سرزد ہوا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ کسی نے دروازے پر دستک دی پوچھا کون؟ آواز آئی بایزید ہیں؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا گھر میں اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کے ہاتھ کہلا بھیجا اے بایزید! تم رات کو آرام سے سوتے ہو قافلہ چلا گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا مرد کامل وہ ہے جو رات کو سو

جائے اور صبح قافلہ اترنے سے پہلے خود منزل پر پہنچ جائے ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ جواب سن کر بہت روئے اور فرمانے لگے کہ مبارک ہو کہ ہم اس مرتبے پر نہیں پہنچ کہا جاتا ہے کچھ لوگ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش کے لیے عرض کرنے لگے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور فرمایا کہ جاؤ اپنی زمینوں اور نالیوں کو درست کرلو ابھی بارش ہوگی اس کے بعد بارش ایک دن اور ایک رات ہوتی رہی۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

☆ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کو رحمتیں دیں کہ ان کے سبب وہ اللہ کی طرف رجوع کرے۔

☆ فرمایا وہ خدا کے بہت قریب ہے جو خوش اخلاق اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والا ہو۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے غوث اور تمام اہل طریقت و حقیقت کے پیشوا تھے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش سے کافی عرصہ پہلے ہوا وہ جب بھی خرقان سے گزرتے تو ٹھہر جاتے اس طرح سانس لیتے جیسے کوئی کچھ سونگھتا ہو مریدین سوال کرتے حضرت کیا سونگھ رہے ہیں تو جواب دیتے یہاں ایک مردِ خدا پیدا ہوگا اس کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہوگی وہ مجھ سے تین باتوں میں منفرد ہوگا اہل وعیال کا بوجھ اٹھانے میں، کھیتی باڑی کرنے میں اور پودے لگانے میں چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولایت و مرتبہ کا اقرار حضرت ابو القاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ نے اس انداز میں کیا کہ میں جب خرقان میں داخل ہوا تو ایسے لگا جیسے میں اپنی ولایت سے معزول ہوگیا ہوں ابتداء میں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ عشاء کی نماز خرقان میں ادا فرما کر بسطام چلے جاتے اور حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر پہنچ کر یوں دعا فرماتے اے اللہ جو مراتب تو نے بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو عطا فرمائے وہ ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ کو بھی عطا فرما اس کے بعد عشاء کے وضو سے فجر کی نماز خرقان آکر ادا فرماتے 12 برس آپ کا یہی معمول رہا اس دوران کبھی آپ نے واپسی پر حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف پیٹھ نہ کی اس کے بعد مزار شریف سے آواز آئی اے ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ اب تیرے بیٹھنے کا وقت آگیا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں عرض کیا میں ان پڑھ ہوں علوم شریعت سے بالکل ناواقف ہوں اس پر آواز آئی تم نے جو طلب کیا عطا کیا جاتا ہے سورۃ فاتحہ شروع کیجیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سورۃ

فاتحہ شروع کی اور خرقان پہنچنے تک قرآن ختم کر لیا۔ یعنی آپ رحمتہ اللہ علیہ پر ظاہری و باطنی علوم منکشف ہو گئے۔ روایت ہے کہ سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ نے سومنات کا مندر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے جبہ مبارک کے وسیلہ سے فتح کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل وصیت فرمائی میری قبر تیس گز گہری کھودنا تا کہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی قبر سے اونچی نہ ہو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے جو ہماری قبر پر آئے اور میرے مزار کے پتھر پر ہاتھ رکھ کر دعا مانگے تو وہ قبول ہوگی بے شمار لوگوں نے ایسا کیا تو ان کی دعا کو شرف قبولیت ملا۔

☆☆☆ ارشادات ☆☆☆

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے عالم اور عابد جہاں میں بہت ہیں تجھے صبح سے شام تک ایسا ہونا چاہیے جیسا خدا پسند کرے اور شام سے صبح تک ایسا ہونا چاہیے جیسا خدا پسند کرے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا فناء و بقا پر کلام کرنے کا حق کس کا ہے؟ فرمایا اس شخص کا جو ایک تار سے آسمان سے لٹکا ہو ایسی ہوا چلے کہ درختوں، عمارتوں اور پہاڑوں کو اکھیڑ دے لیکن اس شخص کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے فرمایا "سب سے بہتر چیز وہ دل جس میں خدا کی یاد ہو" فرمایا "تم ہرگز اس شخص کے پاس نہ بیٹھو جسے تم کہو خدا اور وہ کہے کچھ اور"۔

حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی بن عبداللہ کنیت ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ کو فیض باطنی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال بہت قوی تھا ساری خلقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گرویدہ تھی۔حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ایک ایسی مشکل پیش آئی جس کا حل میرے لیے ممکن نہ تھا میں ان کی خدمت میں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسجد کے صحن میں موجود ستون سے میری مشکل کا حال بیان فرمارہے تھے میں نے عرض کیا حضرت میری یہی مشکل تھی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بن پوچھے حل کردی اس پر حضرت ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹے اللہ تعالیٰ نے ابھی اس ستون کو بولنے کی طاقت بخشی تو اس نے یہی سوال مجھ سے کیا ایک مرتبہ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ ایک تخت پر تشریف فرما تھے سامنے درویش کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ایک کے دل میں خیال گزرا کہ ان دونوں بزرگوں میں سے کس کا درجہ بلند ہے؟ اس پر شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کی طرف دیکھ کر فرمایا جو دو بادشاہوں کو بیک وقت ایک تخت پر بیٹھا دیکھنا چاہے وہ دیکھ لے اس بزرگ نے دونوں کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں سے پردہ اٹھادیا اس درویش پر حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی بات کی تصدیق ہوگئی اس کے بعد دوبارہ اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حق تعالیٰ کے ملک میں ان دونوں سے بڑا بزرگ بھی ہے اس پر حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس مختصر دنیا میں ایک چھوٹا سا ملک ہے جس میں ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ جیسے ستر ہزار آتے اور ستر ہزار جاتے ہیں۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تو ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھ کہ تو سراسر وہ ہو جائے یا وہ سراسر تو ہو جائے یا دونوں حق تعالیٰ میں گم ہو جائیں کہ نہ تو رہے نہ وہ۔

حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام فضل بن محمد ہے اور کنیت ابوعلی ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں شروع جوانی میں نیشاپور میں علم کی طلب میں لگا رہتا تھا میں نے سنا کہ آج ادھر حضرت ابوالخیر شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں اور وعظ کہتے ہیں میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ ان کو ملوں چنانچہ جب میں نے ان کو دیکھا ان کے حسن و جمال پر جیسے ہی میری نظر پڑی میں ان کا عاشق ہو گیا میرے دل میں بزرگان دین کی محبت اور زیادہ بڑھ گئی ایک مرتبہ میں مدرسہ کے حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرا دل چاہنے لگا کہ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ سے ملا جائے چنانچہ میں وہاں سے نکلا چوک میں پہنچا تو دیکھا کہ بہت سے لوگوں کے ساتھ حضرت ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ جا رہے ہیں میں بھی بے خود ہو کر ان کے پیچھے ہو گیا چلتے چلتے وہ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں انہیں پہنچنا تھا سماع کی محفل تھی میں بھی ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا یہ وہ مقام تھا جہاں شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ کی نظر مجھ پر نہیں پڑ سکتی تھی۔سماع میں آپ رحمتہ اللہ علیہ پر وجد طاری ہو گیا کپڑے پھٹ گئے جب سماع سے فارغ ہوئے تو شیخ نے جامہ اتارا اور کھلے حصہ کو پھاڑنے لگے شیخ نے ایک آستین چاقو سے جدا کر دی پھر آواز دی اے ابوعلی طوسی تم کہاں ہو؟ میں نے جواب نہ دیا میں نے دل میں کہا کہ وہ مجھ کو نہ دیکھتے ہیں نہ جانتے ہیں شاید شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے

مریدوں میں سے کوئی ابو علی طوسی ہوگا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے دوبارہ پکارا پھر بھی میں نے کوئی جواب نہ دیا تیسری بار پکارا لوگ کہنے لگے شاید تم کو پکارتے ہیں آخر میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے چاقو اور آستین مجھے عنایت کی اور فرمایا کہ تم ہم کو اس آستین اور چاقو کی طرح ہو میں نے وہ جامہ نہایت عزت سے لے لیا پھر میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں مسلسل حاضر ہوتا رہا مجھے بہت سے ظاہری باطنی فیوض شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر حاصل ہوتے رہے اور بہت سے حالات وارد ہوئے جب شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ نیشاپور چلے گئے تو میں حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا جو حال وارد ہوتا ان سے کہہ دیتا انہوں نے مجھے فرمایا اے لڑکے جاؤ تحصیل علم میں مشغول ہو جاؤ چنانچہ تین سال تک تحصیل علم میں مشغول رہا اس دوران وہ حالات وواردات بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قلم دوات میں ڈال کر نکالا تو وہ سفید نکلا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ ابوالقاسم کی خدمت میں عرض کیا امام موصوف نے فرمایا جب علم نے تجھ سے ہاتھ اٹھالیا تو تو بھی علم سے ہاتھ اٹھالے اور ریاضت میں مشغول ہو جا چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ مدرسہ سے خانقاہ میں آگئے اور استاد ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے لگے ایک روز امام ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ تنہا حمام میں نہانے گئے ہوئے تھے۔ حضرت ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اٹھا اور چند ڈول پانی کے حمام میں ڈال دیئے تا کہ حضرت امام غسل فرمالیں جب وہ باہر تشریف لائے تو فرمایا وہ کون تھا جس نے حمام میں پانی گرایا میں نے دل میں سوچا کہ شاید میں نے بیوقوفی کی اس لیے خاموش رہا عرض کیا یا حضرت میں نے ایسا کیا تو انہوں نے فرمایا اے ابو علی رحمتہ اللہ علیہ جو ابوالقاسم نے ستر سال میں پایا وہ تو نے پانی کے ایک ہی ڈول میں پالیا حضرت ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ

علیہ فرماتے ہیں میں ایک عرصہ تک حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا پھر اس کے بعد مجھ پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی جس کا اظہار میں نے حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں کیا تو انہوں نے فرمایا اے ابوعلی رحمتہ اللہ علیہ میری رسائی اس سے اوپر نہیں اور نہ ہی اس سے اوپر والی راہ مجھے معلوم ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ مجھے ایسا پیر چاہیے جو مجھے اس مقام سے آگے لے جائے میری وہ حالت بڑھتی جارہی تھی میں نے سنا کہ ایک بزرگ حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جو کشف سے ہی دلوں کے حال جان لیتے ہیں چنانچہ میں ان کے شہر میں پہنچا میں چونکہ ان کی رہائش سے واقف نہ تھا کسی سے معلوم کرنے سے ان کا پتہ مل گیا میں ان کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین کی ایک جماعت میں تشریف فرما ہیں اور اپنا سر جھکائے بیٹھے ہیں انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا اے ابوعلی رحمتہ اللہ علیہ آؤ کیا حال ہے؟ میں نے سلام عرض کیا انہوں نے فرمایا بیٹھ جاؤ پھر میں نے اپنے واقعات وحالات بیان کیے تو انہوں نے فرمایا تمھاری ابتداء مبارک ہو ابھی درجہ تک نہیں پہنچے اگر تربیت پاؤ گے تو مرتبہ پر بھی پہنچ جاؤ گے میں نے دل میں خیال کیا یہی میرا پیر ہے میں یہیں ٹھہر گیا اور یہاں طرح طرح کے مجاہدے کیے اور ریاضت کرتا رہا جو حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے گئے انہوں نے مجھ پر خصوصی توجہ فرمائی اور اپنے فرزند کو میرے تابع کر دیا ایک روز حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ ادھر آئے ہوئے تھے انہوں نے مجھے فرمایا بہت جلد یہ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ تمہیں طوطی کی طرح بولنا سکھلا دیں گے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ نے میرے لیے مجلس مقرر کر دی اور بہت سی اسرار کی باتیں مجھ پر کھل گئیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا واعظ پرتاثیر ہوتا جس کی بدولت آپ رحمتہ اللہ

علیہ کو بہت مقبولیت حاصل تھی جو کچھ نذرانہ ملتا اسے خیرات کر دیتے اپنے مریدین کی تربیت بڑے اعلیٰ طریقہ سے فرماتے حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید اور تربیت یافتہ ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 477ھ میں وصال فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک 70 سال تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک طوس میں ہے۔

خواجہ ابو یعقوب ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ عارف ربانی اور بڑے صاحب احوال بزرگ تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ مہربانیاں تھیں آپ رحمتہ اللہ علیہ پانچویں صدی کے غوث اور مجدد تھے ساٹھ سال سے زائد عرصہ سجادہ نشینی کے مسند پر فائز رہے کہا جاتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت میں یگانہ مشائخ تھے خراسان میں مریدین کی تربیت آپ رحمتہ اللہ علیہ پر ختم تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ اٹھارہ برس کی عمر میں بغداد تشریف لائے اور وہاں ابو اسحاق شیرازی کی صحبت اختیار کی وہ باوجود چھوٹی عمر کے آپ کو اپنے شاگردوں میں اول نمبر پر بٹھایا کرتے کہا جاتا ہے بغداد، اصفہان اور سمرقند میں مختلف علماء فقہاء سے علم حاصل کیا پھر اس کے بعد سب کچھ ترک کر کے عبادت وریاضت مجاہدہ کا طریقہ اختیار کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ عبداللہ اور شیخ حسن سمنانی کی صحبت بھی اختیار کی لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصوف میں نسبت حضرت ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی کی جسے وہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ میں جب تحصیل علم کے لیے بغداد پہنچا تو میں نے سنا کہ ایک بزرگ ہمدان سے آیا ہے جسے ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ قطب ہیں وہ ایک مسافر خانے میں قیام پذیر ہیں میں وہاں گیا لیکن شرف دیدار نہ ہوا دریافت کرنے پر

معلوم ہوا کہ وہ سرداب میں ہیں چنانچہ میں سرداب گیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کھڑے ہو گئے مجھے اپنے پاس بٹھایا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے میرے تمام حالات مجھ سے ذکر کر دیے اور فرمایا میں تم میں ایک ایسا پودا دیکھ رہا ہوں جو عنقریب بہت بڑا درخت بنے گا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت سے بے شمار کرامت کا ظہور ہوا ایک مرتبہ دو فقیہہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں دوران واعظ آئے اور کہنے لگے چپ ہو جاؤ تم بدعتی ہو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تم چپ رہو زندہ نہ رہو وہ دونوں وہیں مر گئے ایک مرتبہ ایک عورت جس کے لڑکے کو فرنگی قید کر کے لے گئے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے دعا کرانے آئی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا صبر کر اس نے کہا صبر نہیں ہوتا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے یوں دعا فرمائی اللہ اس کے لڑکے کی بیڑیاں توڑ دے اس کا غم دور کر دے پھر فرمایا اے عورت جا تو لڑکے کو گھر پائے گی جب وہ گھر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ اس کا بیٹا گھر میں موجود ہے اس نے لڑکے سے پوچھا تو کیسے آ گیا اس نے کہا میں ابھی قسطنطنیہ میں تھا میرے پاؤں میں بیڑیاں تھیں نگہبان مجھ پر مقرر تھے اتنے میں ایک بزرگ آئے جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھے اٹھایا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے مجھے یہاں پہنچا دیا۔

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ کے پیر سبق حضرت خضر علیہ السلام اور پیر صحبت و خرقہ حضرت ابو یعقوب ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں آپ کا نام عبدالخالق اور لقب خواجۂ جہاں ہے۔کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے استاد حضرت مولانا صدرالدین رحمتہ اللہ علیہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سورۃ اعراف کی ایک آیت جس کا ترجمہ یہ ہے "تم لوگ اپنے رب کو عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارتے رہو" کی تفسیر پڑھا رہے تھے اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا وہ کونسا طریقہ ہے جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؟ کیونکہ اعلانیہ ذکر سے غیر شخص واقف ہو جاتا ہے اور دل سے ذکر کرو تو شیطان انسان کے لہو میں گردش کرتا ہے وہ واقف ہو جاتا ہے اس پر حضرت صدرالدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ علم لدنی ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اگر کوئی ولی اللہ مل جائے تو وہ سکھا سکتا ہے اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ اولیاء اللہ کی تلاش میں نکل پڑے ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ جمعہ کے دن ایک باغ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک بزرگ آ نکلے آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے تو اس بزرگ نے فرمایا اے جوان تم میں بزرگی کے آثار پاتا ہوں اس لیے میں تمہیں ایک سبق بتاتا ہوں تا کہ تم پر اسرار کھل جائیں حوض میں اتر کر پانی میں غوطہ لگاؤ اور دل سے کہو لا الـــہ الا اللـــہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد اس بزرگ نے فرمایا میں خضر علیہ السلام ہوں اور تم کو اپنی فرزندی میں لیتا ہوں اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ پر بہت عجیب و غریب اسرار کھلتے گئے اس کے کچھ عرصہ بعد ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ بغداد تشریف لائے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کی خدمت میں پہنچ کر ان کے مرید ہو گئے ایک مرتبہ ایک درویش کو یہ کہتے سنا کہ اگر خدا مجھے جنت اور دوزخ میں انتخاب کی اجازت

دے تو میں دوزخ انتخاب کروں گا اس لیے کہ میں نے ہمیشہ نفس کی مخالفت کی ہے اور جنت نفس کی مراد ہے اس لیے جنت میں نہیں جاؤں گا اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بندے کو اختیار سے کیا کام مالک جہاں بھیجے چلا جائے جہاں ٹھہرائے ٹھہر جائے بندگی اسی کا نام ہے نہ کہ وہ جو کہ تم کہہ رہے ہو اس پر اس نے کہا کہ کیا سالک پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے فرمایا اگر سالک فنائے نفس کو نہ پہنچا ہو تو غصہ کے وقت شیطان اس پر غلبہ پاتا ہے لیکن جو اس مقام سے گزر جائے تو اسے غصہ نہیں آتا بلکہ غیرت آتی ہے اور جہاں غیرت ہو وہاں سے شیطان دوڑ جاتا ہے ایسی صفت اس بندے میں ہوتی ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں سنت ہو وہ آٹھ کلمات جن پر طریقہ نقشبندیہ کی بنیاد ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے مقرر کردہ ہیں۔

☆ ہوش در دم یعنی خیال رکھنا کہ کوئی سانس اللہ کی یاد سے غافل نہ رہے

☆ نظر بر قدم یعنی چلنے پھرنے میں نظر قدم پر رکھے تا کہ سوائے اللہ کی حضوری کے کوئی اور خیال نہ رہے۔

☆ سفر در وطن یعنی بری عادتوں سے صفات ملکوتی کی طرف ترقی حاصل کرے۔

☆ خلوت در انجمن یعنی ذکر کا خیال ایسا پختہ ہو جائے کہ خواہ کیسی ہی مجلس میں کیوں نہ ہو دل اللہ کی یاد اور حضوری میں رہے۔

☆ یاد کرد یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے۔

☆ باز گشت یعنی ذاکر خیال و تصور سے نفی اثبات کو طاق عدد کی رعایت کے ساتھ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ زبان خیال سے کہے اے اللہ میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا مطلوب ہے پس مجھ کو اپنی محبت و معرفت عطا فرما۔

☆ نگہداشت یعنی سالک وساوس نفسانی اور خطرات کو دور کرتا رہے اور دل کو

اللہ کے ذکر میں اور حضوری میں مستغرق رکھے۔

☆ یادداشت یعنی اللہ تعالیٰ کی حضوری میں دوام آگاہی حاصل ہو جائے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولایت اس حد کو پہنچ گئی کہ ایک نماز کے لیے خانہ کعبہ جاتے اور واپس بھی آجاتے۔

حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام عارف ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ علاقہ ریوگر کے رہنے والے تھے جو بخارہ سے اٹھارہ میل پر واقع ہے اور غجدوان سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ پر حضرت خالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ تھی ان کے وصال کے بعد ان کے خلیفہ حضرت احمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ ان کی جگہ مسند ارشاد پر بیٹھے جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے سب کچھ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا روایت ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف کے موضوع پر ایک رسالہ عارف نامہ لکھا۔

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام محمود ہے انجیر فغنہ کے مقام پر پیدا ہوئے جو شہر بخارہ سے 9 میل پر واقع ہے یہ بخارہ کے قصبہ وابکنہ یا امکنہ کا ایک گاؤں ہے وہاں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اقامت اختیار کی اور گل کاری کا پیشہ اختیار کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ کے مرید و خلفاء میں سے ہیں انہوں نے وقت اخیر آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ سے بڑی مخلوق فیض یاب ہوئی ذکر اعلانیہ کسی مصلحت کے تحت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شروع کیا جو حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ تک جاری رہا پھر حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر خفی شروع کیا حضرت عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک درویش نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا تو ان سے عرض کیا مشائخ رحمتہ اللہ علیہم میں کون بلند مقام ہے جس کی میں صحبت اختیار کروں تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا حضرت محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کرو اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ خود حضرت عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جن کو حضرت خضر علیہ السلام نے اشارہ دیا ایک مرتبہ حضرت عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ حلقہ بنائے سلوک میں مصروف تھے کہ سفید مرغ ہوا میں اڑتا ہوا اوپر سے گزرا اور فصیح زبان میں بولا اے علی مردانہ رہو اس کلمہ کو سنتے ہی اہل مجلس پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب کچھ ہوش آیا تو مریدین نے عرض کیا حضرت یہ کون ہے؟ فرمایا یہ میرے مرشد کی روح تھی اس وقت خواجہ کبیر الاولیاء جو اس دار فانی سے رخصتی فرما رہے ہیں ان کے پاس جاتے ہوئے گزر رہے ہیں حضرت کبیر الاولیاء نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ اپنے دوستوں میں سے (اخیری وقت) کسی کو بھیج تا کہ اس کی برکت سے ایمان سلامت لے جاؤں چنانچہ ان کا خاتمہ بالخیر ہو گیا اور حضرت محمود

انجیر رحمتہ اللہ علیہ جو حضرت عزیز علی رحمتہ اللہ علیہ پر خاص مہربان تھے اس راہ سے گزرتے ہوئے توجہ فرما گئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 17 ربیع الاول ۱۵ ۷ھ کو وصال فرمایا۔

حضرت خواجہ عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا لقب عزیزاں ہے آپ کا وطن رامیتن ہے جو بخارا سے دو کوس پر واقع ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے بلند حال تھے سالک آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ایک ہی صحبت سے حقیقت کو پہنچ جاتا اور حضور قلب کر کے واپس آتا ایک مرتبہ کچھ علماء آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے دوران گفتگو کہا کہ علماء پوست ہیں اور فقراء مغز اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مغز ہمیشہ پوست کی حمایت میں رہتا ہے۔ کسی نے سوال کیا بالغ شریعت کون اور بالغ طریقت کون آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بالغ شریعت وہ جس سے منی نکلے اور بالغ طریقت وہ جو منی یعنی خودی سے نکل جائے یہ سن کر سائل نے عاجزی سے سر زمین پر رکھ دیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا زمین پر سر رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو چیز سر میں ہے یعنی خودی اس کو زمین پر رکھ دے ایک مرتبہ اشارہ غیبی سے آپ رحمتہ اللہ علیہ بخارا سے خوارزم آئے تو ایک خادم کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا کہ فقیر تمہاری رضا مندی سے تمہارے شہر میں رہنا چاہتا ہے اجازت ہے تو آ جاتے ہیں ورنہ واپس چلے جاتے ہیں اس خادم نے بادشاہ کی خدمت میں جب یہ پیغام پہنچایا تو دربار میں بیٹھے سب لوگ ہنس دیے اور کہنے لگے یہ لوگ کتنے سادہ طبیعت ہیں اس کے بعد مذاق میں ایک تحریری اجازت نامہ لکھ دیا حضرت عزیز علی رحمتہ اللہ علیہ

روزانہ صبح کے وقت مزدوروں کی تلاش میں گھر سے نکلتے اور چند مزدور تلاش کر کے ساتھ لے آتے فرماتے وضو کرو اور نماز ادا کرو اور شام تک ہمارے پاس بیٹھو اور ذکر خدا کرو شام کو آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں مزدوری دیتے اور رخصت کر دیتے اور ایک ہی دن کی صحبت کا اثر ان پر ایسا ہوتا کہ حاضر خدمت ہوئے بغیر انہیں چین نہ آتا جب بہت زیادہ مخلوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گرویدہ ہوگئی تو بادشاہ کو فکر لاحق ہوئی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہر سے نکل جانے کو کہا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اجازت نامہ اسے دکھا دیا اور فرمایا تمہاری اجازت سے ہی تو ہم یہاں ٹھہرے ہیں اب اگر آپ عہد توڑتے ہیں تو آپ کی مرضی اس پر بادشاہ شرمندہ ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوگیا کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بازار میں دیکھ کر طعنہ مارا کہ عزیز علی بازاری ہے یہ سوت کی خرید و فروخت کے لیے بازار پھرتا رہتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یار عزیز ان حق تعالیٰ کو زاری بہت پسند ہے پس عزیز رحمۃ اللہ علیہ بازاری کیوں نہ بنے خیال رہے کہ حضرت عزیز علی رحمۃ اللہ علیہ خوارزم کے بازار میں تشریف لے جاتے شام کو سوت بیچنے والوں سے سارا سوت خرید لاتے اور پھر ایک طرف مراقب ہو کر بیٹھ جاتے تو اس سوت سے خودبخود چالیس گز کا باس (یہ کپڑے کی ایک قسم ہے) خودبخود بُن جاتا اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نساج پڑ گیا تھا اس کپڑے کا فروخت کرنے پر جو نفع ملتا اس میں سے ایک حصہ علماء پر ایک فقراء پر اور تیسرا حصہ اہل وعیال پر خرچ فرماتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے مرد خدا وہ ہے جس کو کاروبار دنیا خدا کی یاد سے غافل نہ کر سکے فرمایا خدا سے خدا کے سوا کچھ نہ مانگو فرمایا سالک کو چاہیے کہ اپنے نیک عمل کو نہ کیا ہوا تصور کرے اور خود کو قصوروار جانے۔

حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام محمد لقب بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ سماس میں پیدا ہوئے جو رامیتن سے ایک کوس اور بخارا سے تو میل کے فاصلہ پر ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامات گزرے ہیں جب حضرت عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کا وقت آیا تو انہوں نے انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا اور اپنے تمام مریدین کو ان کی تابعداری کا حکم دیا جب حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کو تین دن کی عمر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہم نے اسے اپنی فرزندی میں قبول کیا یہ اپنے وقت کا پیشوا بنے گا حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اٹھارہ برس کی عمر میں تھا کہ میرے ماں باپ کو میرے نکاح کی فکر ہوئی انہوں نے مجھے قصر عارفاں میں خواجہ محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ کو بلانے بھیجا تاکہ ان کے قدم کی برکت سے یہ کام بخوبی انجام پا جائے۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی پہلی کرامت میں نے یہ دیکھی کہ پہلی رات ان کی توجہ کے صدقے طبیعت میں بڑا درد پیدا ہوا میں رات کے پچھلے پہر اٹھا مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کیے پھر سجدہ میں سر رکھ کر دعا و گریہ میں مصروف ہو گیا اسی اثناء میں میری زبان سے نکلا اے اللہ مجھے بلا کا بوجھ اٹھانے کی قوت عطا فرما اور اپنی محبت کا بوجھ اٹھانے کی طاقت بخش صبح ہوئی تو میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے میرے رات کے معاملہ میں آگاہ اس طرح فرمایا کہ یوں دعا نہیں کرتے بلکہ اے فرزند یوں کہنا چاہیے کہ اے اللہ اپنے بندے کو اپنے فضل و کرم سے اس پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہے پھر اگر کبھی بندے پر مصیبت آ بھی جاتی ہے تو وہ اپنے فضل سے بندے کو

برداشت کی قوت بھی عطا فرماتا ہے اور اس کی حکمت بھی اس پر ظاہر کر دیتا ہے اپنے اختیار سے بلا طلب کرنا دشوار ہے گستاخی نہیں کرنا چاہیے۔ حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے دس جمادی الثانی ۵۵ے ھ میں وصال فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک موضع سماس میں ہے۔

حضرت خواجہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ صحیح النسب سید ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نسب حضرت امام علی رضا رحمتہ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ بستی سوہار میں پیدا ہوئے جو بخارا سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ پہلوانی کرتے تھے ایک دن اکھاڑے میں کشتی کرنے میں مصروف تھے کہ حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ کا گزر ادھر سے ہوا وہ اکھاڑے کے قریب ٹھہر گئے اور بغور ان کی طرف دیکھنے لگے ان کے اصحاب نے عرض کیا حضرت اتنے غور سے ادھر کیوں دیکھ رہے ہیں تو جواب میں حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اس اکھاڑے میں ایک مرد خدا ہے جس کی بدولت بے شمار لوگ معرفت حق حاصل کریں گے میں چاہتا ہوں اسے شکار کروں اسی اثناء میں حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کی نظر بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ پر پڑی تو وہ ان کے گرویدہ ہو کر رہ گئے حضرت بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ کی توجہ و تصرف نے ایسا کام دکھایا اسی وقت ان کے ساتھ چل دیے وہ انہیں اپنے گھر لے گئے اور خصوصی توجہ سے اپنی فرزندی میں لے کر تربیت فرمائی حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ بیس برس تک بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے حضرت بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بخارا کی جامعہ

مسجد میں جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے کچھ اصحاب کے ہمراہ تشریف لے جارہے تھے ایک کسان اپنے کھیت میں کام میں مصروف تھا اس کے غلام نے اس سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو اس کسان نے کہا یہ مفت خورے ہیں حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے نور باطن سے اس کی بات کو جان لیا اور فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لیے دل میں بداعتقادی نہ رکھو انہیں حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو ورنہ دنیا سے ذلیل ورسوا جاؤ گے حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کے ان الفاظ پر آپ کے تمام اصحاب حیران رہ گئے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ یہ الفاظ کن کے لیے فرمارہے ہیں جب آپ رحمتہ اللہ علیہ جمعہ پڑھ کر واپس آرہے تھے تو دیکھا کہ اس شخص کے گردہ میں شدید درد ہو رہا ہے وہ بالکل قریب المرگ ہے اس شخص کو اٹھا کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے قریب لایا گیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھ کر فرمایا اس نے کارگر تیر کھایا ہے اس کا علاج نہیں ہو سکتا اسے واپس لے جاؤ اس کا کام تمام ہو چکا ہے جب اسے اٹھا کر گھر لے جایا گیا تو اس نے دم توڑ دیا کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کچھ اصحاب کی جماعت حضرت جگردوں اتا رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کے لیے جارہی تھی اچانک راستے میں شیران کے سامنے آگیا وہ حیران رہ گئے حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور شیر کو گردن سے پکڑ کر راہ سے ہٹا دیا تمام حضرات گزر گئے کچھ عرصہ کے بعد جب وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا حضرت یہ کیا معاملہ تھا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جو خدا سے ڈرتا ہے مخلوق اس سے ڈرتی ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے آٹھ جمادی الاول ۷۷۲ھ کو وصال فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف سوخار میں ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا میرے بعد حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی مطابعت کرنا اس پر لوگوں نے عرض کیا حضرت انہوں نے ذکر اعلانیہ میں

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تابعداری نہیں کی پھر بھی انہیں کی تابعداری کریں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا یہ حکمت الٰہی ہے اس میں ان کا کوئی اختیار نہیں۔

حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا شمار اکابر اولیاء کرام میں ہوتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے صاحب تصرف بزرگ تھے بے شمار کرامات کا ظہور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت سے ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ تھوڑی سی توجہ سے سالک کو سفلی مقام سے علوی مقامات تک پہنچا دیتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی تربیت میں وافر حصہ حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ذکر خفی کی تلقین فرمائی اطاعت خدا اور متابعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم صادر فرمایا کہا جاتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی فرزندی میں لے لیا لیکن تربیت کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے خلیفہ حضرت سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کیا کہا جاتا ہے حضرت محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ سے حضرت سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ تک ذکر خفی کی بجائے اعلانیہ ذکر ہوتا تھا لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت اعلانیہ ذکر کی طرف نہ آتی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر خفی ہی کیا اور اسی کی تلقین آگے فرمائی ایک روز حضرت سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مریدین کے اجتماع میں فرمایا مجھے حضرت بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ بہاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ کی تربیت اس طرح کرنا جس طرح میں نے بھرپور توجہ سے تمہاری کی ہے خیال رکھنا کسی قسم کی کمی نہ رہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی طرف دیکھ کر فرمایا میں نے حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ

علیہ کی بات کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا حضرت سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اب دنیا بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی ولایت کا سورج طلوع ہوتے دیکھے گی پھر نعمت خلافت سے نوازا اور رخصت فرمایا حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کو اس کے علاوہ بھی بہت سے اولیاء کرام سے ظاہری و باطنی علوم حاصل کرنے کا موقع ملا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مقام و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر صرف چار برس تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ کا بیان ہے کہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے ہماری ایک گائے جو حاملہ تھی کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ سفید ماتھے والے بچھڑے کو جنم دے گی چنانچہ حمل کے پورے ایام ہونے کے بعد گائے نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق ہی بچھڑے کو جنم دیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اس تصرف و کمال کو دیکھ کر سب حیران رہ گئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عبادت و ریاضت اور زہد بہت کیا اولیاء کرام میں ایسی مثال بہت کم ملتی ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عجز و انکساری کا عالم یہ تھا کہ کبھی خود کو مخلوق کی ادنیٰ سی چیز سے بھی افضل نہ جانا کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ زخمی جانور کو دیکھتے تو اس کی مرہم پٹی کر دیتے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم کے ہر ہر حکم کے مطابق عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے حقائق و معرفت میں بلند مقام عطا فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ کے مقام پر پہنچا تو وہاں پر دو مرتبہ میری زبان سے بھی وہی نعرہ نکلنے لگا لیکن متابعت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے صدقہ سے اس مقام سے آگے گزر گیا اور پھر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پاک نصیب ہوئی چنانچہ میں نے اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پاک کو ہی مقدم جانا اور باقی مقام انہیں کے وسیلہ سے ہی پائے اور پھر مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جس مقام سے بلند

کوئی مقام نہ تھا یہاں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حقیقت مجھ پر آشکار کر دی یہ وہ مقام تھا جس کو پائے بغیر چین قرار دوستان خدا کو نصیب نہیں ہوتا۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درویشی ورثہ میں ملی ہے یا محنت سے حاصل کی ہے تو جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایک جذبہ ہے جذبات حق میں سے جس کی بدولت میں فیض یاب ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ ذکر اعلانیہ سماع اور خلوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ میں ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے مقبول بحق ہونا ظاہر و باطن میں حق کے ساتھ مشغول رہنا اپنے باطن سے آشنا ہونا اور باقی ساری دنیا سے بیگانہ رہنا اس سے بہتر طریقہ دنیا بھر میں نہیں ہے فرمایا ہمارا طریقہ صحبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہے خلوت اور گوشہ نشینی نہیں کیونکہ خلوت اور گوشہ نشینی میں شہرت ہے اور شہرت آفت ہے فرمایا ہماری جمعیت میں اور جمعیت صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی بشرطیکہ ہر شخص اپنے نفس کی نفی کرے فرمایا اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقتداء صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے بڑھ کر کسی اور بات میں نفع عظیم نہیں فرمایا سالک جب لا الٰہ کہتا ہے تو اس میں الٰہ نفس کی نفی اور الا اللہ میں اثبات حق ہے۔یعنی فنا فی اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد فاتبعونی ۔یعنی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے فرمایا ذکر کا مقصد یہ ہے کہ کلمہ توحید کی حقیقت تک رسائی ہو اور حقیقت کلمہ توحید یہ ہے کہ ماسوائی کی بالکل نفی کر دی جائے فرمایا سر توحید تک پہنچنا آسان ہے لیکن سر معرفت تک رسائی مشکل ہے فرمایا

ہمارے طریقہ کا دارومدار تین باتوں پر ہے اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ساری زندگی ثابت قدم رہنا اور دوسرا دوام آگاہی اور تیسرا عبادت جس کا ان تین باتوں میں سے ایک میں بھی خلل پڑ جائے تو وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے کیونکہ ہم عزت کے بعد ذلت اور حضوری کے بعد دوری سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں فرمایا ذکر کی تعلیم کسی کامل سے مکمل ہونی چاہیے تا کہ بہتر نتائج برآمد ہوں کیونکہ تیر اگر بادشاہ کے ترکش سے لیا جائے تو شایان حمایت ہوتا ہے فرمایا جس کسی نے ہمارا جوتا بھی سیدھا کیا ہم اس کی شفاعت کریں گے تو شمع کی طرح بن تو شمع کی طرح نہ بن شمع کی طرح بن کا مطلب دوسروں کو روشنی پہنچا شمع کی طرح نہ بن کا مطلب کہ تو اپنے تئیں تاریکی میں نہ رکھ کسی نے سوال کیا کہ کوئی علم منطق پڑھے تو کس نیت سے فرمایا حق و باطل میں امتیاز کی نیت سے فرمایا مرید سے احوال کا ظاہر ہونا شیخ کی کرامت ہے فرمایا ہم طفیلی ہیں دو سو آدمی تھے جنہوں نے طلب کے کوچے میں قدم رکھا مگر خدا کا فضل مجھ پر ہوا کسی نے کہا کوئی کرامت دکھائیں فرمایا ہماری کرامت ظاہر ہے باوجود اتنے گناہوں کے ہم روئے زمین پر چل رہے ہیں۔

حضرت علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے داماد اور خلیفہ اول ہیں حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بہت سے طالبوں کی تربیت پر لگا دیا تھا حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ آپ کے متعلق فرمایا کرتے کہ علاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کو تصور شیخ میں ایسا کمال حاصل تھا کہ مرض الموت میں بھی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ

علیہ کو موجود دیکھتے ان سے باتیں کرتے اور سنتے تھے ۷۰۶ھ میں رجب کی ۲ تاریخ کو وفات پائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک قصبہ چغانیاں میں ہے۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خاموشی تین صفتوں سے خالی نہیں ہونی چاہیے خطرات کی نگہداشت یا دل کے ذکر کا مطالعہ جو کویا ہو گیا ہو یا ان حالات و واقعات کا مشاہدہ جو دل پر گزرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحبت سنت موکدہ ہے اولیاء کی صحبت میں ہر روز یا ہر دوسرے روز جاؤ ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھو اگر مرشد کا در ظاہری طور پر دور ہو تو پھر ہر مہینے یا پھر دو مہینے کے بعد ضرور حاضری دو اور اپنے ظاہری و باطنی معاملات شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کر دو اور اپنے گھر میں ایسی جگہ بناؤ جہاں روزانہ بیٹھ کر ان کی طرف متوجہ ہو سکو۔

حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چرخی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے ہے لیکن چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تکمیل حضرت علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ انہی کے خلیفہ کہلائے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بخارا سے سفر کی اجازت دی تو اشارۃً حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت کا حکم دیا تھا جب حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تو میں ضلع کش سے بدخشاں چلا گیا تھا اسی دوران مجھے چغانیاں سے ایک خط ملا علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر میں اشارۃً

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے متابعت والے فرمان کا ذکر تھا اس خط کے بعد میں چنانیاں حضرت علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چند سال ان کی صحبت سے فیض یاب ہوتا رہا۔ حضرت علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی یوں تو سب پر لطف ومہربانیاں تھیں لیکن یہ فقیر ان کی خصوصی کرم نوازیوں کا مرکز رہا جب ان کا وصال ہوا تو پھر ان کے فرمان کی روشنی میں کہ انہوں نے جو دولت مجھے عطا کی ہے اسے لوگوں تک پہنچانا جو مجلس میں ہوں انہیں وعظ و خطاب کے ذریعے جو دور ہوں انہیں مکتوبات خط وکتابت کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں خود کو اس قابل تو نہ سمجھتا تھا لیکن ان کے فرمان کو حکمت سے خالی نہ سمجھا اسی بات کے پیش نظر طریقہ کی تبلیغ واشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔

بے شک آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بڑے رکن تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم تفسیر اور دوسرے علوم دینیہ میں تصانیف تحریر فرمائیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی کی مشہور تصنیف بھی ہے جس کا قلمی نسخہ بعض لوگوں کے پاس موجود ہے ماہ صفر میں ۸۵۱ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک موضع ہلفتو جو واقع حصار علاقہ ماوراءالنہر میں ہے۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ کو حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ قیامت کے دن میں کس عمل کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قرب حاصل کروں تو انہوں نے فرمایا شریعت پر عمل کرنے سے۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اسم عبد اللہ ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ ماہ رمضان ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۹۵ھ میں وصال فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے مجدد تھے اس دور کا بادشاہ بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض یاب ہوا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ میں داخل ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت خواجہ علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ سے اور تکمیل سلوک خواجہ چرخی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی آپ رحمتہ اللہ علیہ سے بہت کرامات اور تصرفات کا ظہور رہا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات طالبان طریقت کے لیے راہ نجات ہیں۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبادت سے مراد یہ ہے کہ مرید اوامر پر عمل کریں اور نواہی سے پرہیز کریں عبودیت سے مراد حق سبحانہ کی جناب وجہ واقبال ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہماری زبان دل کا آئینہ ہے اور دل روح کا آئینہ ہے اور روح حقیقت انسانیت کا آئینہ ہے اور حقیقت انسانی حق تعالیٰ کا آئینہ ہے حقائق غیبیہ غیب ذات سے دور دراز فاصلے طے کر کے زبان پر آتے ہیں اور یہاں صورت لفظی قبول کر کے مستعدان حقائق کے کانوں میں پہنچتے ہیں فرمایا ہم اگر شیخی کرتے تو جہاں میں کسی شیخ کا کوئی مرید نہ ہوتا لیکن ہمارے ذمہ اور کام ہے اور وہ شریعت کو رواج دینا اور مذہب کی تائید کرنا اسی لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ بادشاہوں کی صحبت میں جایا کرتے اور اپنے تصرف سے انہیں مطیع کرتے اور ان کے ذریعے شریعت کو رواج دیتے تھے۔

مولانا محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ یعقوب چرخی کے نواسہ ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے اس سلسلہ کے سلوک اسباق میں مشغول ہو گئے تھے جب خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سنی تو حصار سے ثمر قند روانہ ہوئے اور ثمر قند میں پہنچ کر محلّہ وانسرا میں اتر کر صاف ستھری پوشاک پہن کر حضرت خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی تیاری کرنے لگے کیونکہ وہاں سے حضرت خواجہ کا مسکن تین کوس دور تھا ادھر خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف معلوم ہو گیا کہ مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ ہماری ملاقات کو آ رہے ہیں چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لیے گھر سے نکلے مریدین بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے مریدین نہ جانتے تھے کہ ہم حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہاں جا رہے ہیں حضرت عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ جب وہاں پہنچے جہاں مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ ٹھہرے ہوئے تھے تو مولانا کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ دوڑے چلے آئے قدموں پر بوسہ لیا اور خلوت میں اپنے احوال بیان کیے حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بیعت کر کے وہیں درجہ تکمیل تک پہنچا دیا اور خلافت عطا فرما کر رخصت کر دیا یہ دیکھ کر حضرت کے کئی مریدین بہت حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ پہلی ہی ملاقات میں خلافت و اجازت فرما دی حالانکہ ہم برسوں سے خدمت میں مشغول ہیں تو جواب میں حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میاں مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ چراغ تیل بتی تیار کر کے لایا تھا فقط روشن کرنے کی ضرورت تھی وہ ہم نے کر دیا اس سے حضرت مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مولانا درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا زاہد وخشی رحمتہ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بیعت کے پندرہ سال قبل ہی زہد وعبادت میں مشغول رہا کرتے تھے اور تجرید وتفرید کی حالت میں مست و بے خود ہو کر جنگل ویرانوں میں گزر بسر کرتے تھے ایک روز بھوک کی شدت سے آسمان کی طرف منہ اٹھایا تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے فرمایا اگر صبر وقناعت مطلوب ہے تو مولانا زاہد رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤ تم کو صبر وقناعت عطا کر دی جائے گی چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ مولانا زاہد وخشی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو درجہ تکمیل تک پہنچایا ان کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ اعظم اور سجادہ نشین بنے روایت ہے کہ شیخ حسین خوارزمی اپنے زمانے کے شیخ تھے ان کی عادت تھی کہ جس جگہ جاتے وہاں کے مشائخ رحمتہ اللہ علیہم کی نسبت سلب کر لیتے ایک مرتبہ ان کا گزر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شہر سے ہوا تو وہاں آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کی صحبت میں بیٹھنے گئے حضرت حسین خوارزمی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت سلب کرنے کی کوشش کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اندر ہی اندر ان کی نسبت کو سلب کر لیا جب حسین خوارزمی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو خالی پایا تو پریشان ہوئے پھر نہایت عاجزی سے درخواست کی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے توبہ کرو کہ آئندہ ایسی حرکت کسی سے نہ کرو گے انہوں نے وعدہ کیا تو پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ فرما کر انہیں رخصت کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ۹۷۰ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت مولانا خواجگی املکنگی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اسم مبارک خواجگی ہے جس کے لفظی معنی منسوب بہ خواجہ ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری و باطنی تربیت آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ نے کی موضع امکینہ میں رہا کرتے جو بخارا کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اسی گاؤں کی نسبت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو املکنگی بولتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ ذکر بالجہر سے پرہیز فرماتے اور حضرت شاہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے اصل طریقہ پر کاربند تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ تیس برس مسند خلافت پر متمکن رہے مہمانوں کی خدمت خود کرتے ان کا کھانا خود لاتے ان کی ہر طرح سے اعانت خود فرماتے حالانکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کافی بزرگ ہو چکے تھے کہا جاتا ہے ایک رات آپ رحمتہ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے بہت سے خادم آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے ایک خادم کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا خادم کو خیال آیا کہ حضرت اگر مجھے جوتا عنایت فرما دیں تو کیا ہی اچھا ہوتا لیکن حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اس خادم کے خیال سے بذریعہ کشف آگاہ ہو گئے اور فرمایا اے جوان جب تک کانٹا نہ چبھے پھول ہاتھ نہیں آتا ایک مرتبہ تین طالب علم مختلف ارادوں کی نیت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے دو کی حاجتیں کھانے پینے سے تھیں وہ پوری ہو گئیں اور تیسرے کی حاجت ناجائز تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میاں درویشوں کو جو کمالات عطا ہوئے ہیں وہ صرف اتباع شریعت کی بناء پر ہوئے اسی لیے وہ غیر شرعی حاجتوں کی طرف نہ خود رجوع کرتے اور نہ ہی کسی کی مدد کرتے ہیں فرمایا درویشوں کے پاس امر مباح کی نیت سے بھی نہیں آنا چاہیے کیونکہ بسا اوقات وہ ایسے کاموں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور آنے والے بداعتقاد ہو جاتے

ہیں اوران کی صحبت سے محروم رہتے ہیں فرمایا درویشوں کے پاس خالص رجوع الی اللہ کے لیے آنا چاہیے تا کہ فیض باطنی سے کچھ حصہ نصیب ہو۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت خواجگی امکنگی سے خلافت ہے کہا جاتا ہے کہ بچپن ہی سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیشانی پر بزرگی کے اثرات موجود تھے۔عبادت وریاضت میں مشغول رہتے۔علوم ظاہری سے زیادہ درویشی کا شوق طبیعت پر غالب تھا اس لیے بہت سے بزرگان سے ملاقات کی ان سے فیض پایا آپ رحمتہ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے تو یہاں سارا دن درویشوں فقیروں کی تلاش میں رہتے ان سے ملاقات کے شوق میں گلی گلی پھرتے ویرانوں پہاڑوں میں جاتے ایک مرتبہ ایک قبرستان کے قریب ایک عجیب مجذوب جو صاحب حال تھا آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے پیچھے پیچھے پھرنے لگے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ کر گالیاں دیتا پتھر اٹھا کر مارتا لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ پھر بھی اس کے پیچھے رہتے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ کر بھاگ جاتا پھر بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صدق دل کے پیش نظر ایک دن اس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے قریب بلایا اور خصوصی توجہ اور دعاؤں سے نوازا جس سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بے حد فوائد حاصل ہوئے کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ نماز کے دوران مسجد میں ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سینے سے ہیبت ناک آواز ظاہر ہونے لگی امام کے سلام پھیرتے ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ تیزی سے مسجد سے باہر آئے اور تین آدمیوں کے ہمراہ گھر میں ہی نماز ادا کرنے لگے بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دوران نماز آپ رحمتہ اللہ علیہ کا رخ قبلہ کی طرف بھی ہے اور نمازیوں کی طرف بھی ہے یہ حال دیکھ کر نمازیوں پر غشی طاری

ہو جاتی روایت ہے کہ ایک خراسانی جوان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر اس نیت سے مجاور رہتا کہ اسے اس بات کی خبر ہو جائے کہ اس دور میں کامل ہستی کون ہے تا کہ یہ اس کی بیعت کر لے جب حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ دِلّی جلوہ گر ہوئے تو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے اس جوان کو انہیں باطن میں دکھایا گیا اور فرمایا گیا کہ نقشبندیہ سلسلہ کے اس بزرگ کی خدمت لازم پکڑو وہ جوان انہیں ڈھونڈتا ہوا جب پہنچا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ساری بات بیان کر دی لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میاں کسی اور کے متعلق اشارہ کیا ہوگا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسے واپس لوٹا دیا وہ دوبارہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر آیا رات کو سویا تو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جسے تم مل کر آئے ہو وہی تمہارے مرشد ہیں اگلے روز وہ جوان خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت سے سرفراز ہو گیا کہا جاتا ہے ایک مرتبہ لاہور میں قحط پڑ گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے آگے کھانا رکھا جاتا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے جاؤ فلاں غریب کو دے آؤ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ایک طرف لوگ بھوکے ہوں اور میں کھاؤں چنانچہ کئی دن روحانی قوت پر ہی گزارا کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جمادی الثانی کی 25 تاریخ کو وصال فرمایا وصال سے قبل ایک شخص کی زبان سے نکلا یا الہ العالمین تو غلبہ شوق سے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں سے محبت الٰہی میں آنسو بہنے لگے اس کے بعد اللہ اللہ کا ورد کرتے ہوئے وصال فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق آپ رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر بلند چبوترہ بنایا گیا گنبد نہیں ہے اگر کوئی موسم گرما میں بھی حاضری دے تو سخت گرمی کے باوجود وہاں پاؤں کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆ ارشادات ☆☆☆☆

فرمایا ہمارے طریقہ میں تین باتوں پر عمل ہے اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رہنا دوام آگاہی اور عبادت اگر ان تینوں میں سے کسی ایک چیز میں بھی فتور آ جائے تو ہمارے

طریقہ سے خارج ہے ہم عزت کے بعد ذلت اور قبول کے بعد رد سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام مبارک احمد ہے سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد عبدالاحد نے ایام جوانی میں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی اور ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت طلب کی تو اس پر انہوں نے فرمایا علم شریعت حاصل کرو کیونکہ اس کے بغیر درویشی بے معنی ہے اس پر حضرت عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت نہ پا سکوں اس پر حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے نہ پاؤ تو میرے فرزند رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ سے جو کچھ ہو حاصل کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا دوران تعلیم ہی حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے وصال فرمایا اور بعد تکمیل علم آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ سے تربیت پائی اور سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ کی خلافت آپ رحمتہ اللہ علیہ کو عطا ہوئی جو تحریری صورت میں تھی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو انتساب باطنی سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ سے قادریہ میں حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ سے اور خاندان سہروردیہ کی خلافت حضرت یعقوب کشمیری رحمتہ اللہ علیہ اور چشتیہ کی اجازت آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد حضرت عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ سے ہے بچپن میں آپ رحمتہ اللہ علیہ علیل ہو گئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد آپ کو شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے انہوں نے اپنی زبان ان کے منہ میں ڈال دی جسے کافی دیر

چوستے رہے پھر اس کے بعد حضرت شاہ کمال رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا گھبراؤ نہیں تمہارا بیٹا احمد رحمتہ اللہ علیہ بڑی عمر والا ہوگا اور ایک عالم اور عارف بنے گا اس کی توجہ سے میرے تیرے جیسے کئی پیدا ہوں گے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں مدینہ منورہ جانے کا بہت شوق تھا لیکن اپنے والد کے بڑھاپے کی وجہ سے اس ارادے کو ملتوی کیے رکھا جب ان کا وصال ہوا تو سفر حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب دہلی پہنچے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دوست حسن کشمیری نے کہا کہ یہاں ایک بڑے صاحب تصرف بزرگ حضرت باقی باللہ رہتے ہیں چلو ان کی زیارت کرتے چلیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت پر چونکہ نقشبندیہ سلسلہ کی نسبت غالب تھی اس لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ اصول تھا کہ وہ کسی کو بذات خود سلسلہ میں داخل ہونے کی تلقین نہ فرماتے لیکن جیسے ہی ان کی نظر حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ پر پڑی انہوں نے اپنا اصول توڑتے ہوئے فرمایا تم بڑے سفر پر چلے ہو ذرا تھوڑے دن یہاں درویشوں کی صحبت میں بیٹھو حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان دل و جان سے قبول فرمایا اور ایک ہفتہ قیام کے لیے دہلی رکنے کا فیصلہ کیا ابھی دوسرا دن ہی گزرا تھا کہ طبیعت پر حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت غالب آگئی اور طریقہ میں داخل ہو گئے حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے قلب جاری کر دیا ترقیات وعروجات آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت میں دکھائی دینے لگے ایک روز حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خلوت میں یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب میرے مرشد حضرت خواجگی امکنگی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے ہندوستان میں سلسلہ کی اشاعت کا حکم دیا تو اس وقت میں نے خود کو اس قابل نہ جانا چنانچہ انہوں نے مجھے استخارہ کا حکم دیا میں نے

استخارہ کے بعد دیکھا کہ ایک طوطی شاخ پر بیٹھا ہے میں نے دل میں سوچا کہ وہ طوطی اڑ کر میرے ہاتھ پر بیٹھ جائے تو میرے لیے اس سفر میں بہت کامیابیاں ہوں گی اس خیال کے بعد طوطی میرے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا میں نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا تو اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی دوسرے روز میں نے یہ واقعہ حضرت امکنگی رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ طوطی ہندوستان کا جانور ہے اور ہندوستان میں ہی تمہارے لیے برکتیں رکھ دی گئی ہیں وہاں ایک بزرگ پیدا ہوگا جس سے ایک جہاں روشنی پائے گا تم بھی اس سے بہرہ ور ہو گے اس کے بعد حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت امکنگی رحمتہ اللہ علیہ کا اشارہ تمہاری طرف تھا جب میں سرہند پہنچا تو مجھے خواب میں بتایا گیا کہ تم قطب کے پڑوس اترے ہو اور اس کی حالت بھی بتائی گئی میں نے صبح اٹھ کر سب خانقاہوں میں اس قطب کو تلاش کیا مگر نہ پایا کسی کا نہ حلیہ ایسا تھا اور نہ ہی قطب کے آثار اس کی پیشانی پر تھے اس کے بعد میں نے خیال کیا ہو سکتا ہے اس شہر کے کسی بھی فرد میں قطبیت کی قابلیت ہو ہو سکتا ہے آثار بعد میں ظاہر ہوں میں دہلی چلا آیا اور اب جب تمہیں دیکھا تو سارے اثرات تم میں موجود ہیں اسکے بعد حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ سے درجہ کمال کو پہنچا دیا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے متعلق خود ہی فرماتے ہیں کہ نبوت کے علاوہ ایک ولی کو جو مقامات عطا ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیے۔ ایک مرتبہ ایک حافظ قرآن پاک فرش پر بیٹھ کر پڑھ رہا تھا جس جانب آپ رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے تھے وہ جگہ بظاہر تھوڑی سی اونچی دکھائی دیتی تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فوراً نیچے سے چٹائی نکال دی اور حافظ سے قدرے نیچے ہو کر بیٹھ گئے ایک مرتبہ ایک سوداگر کی نیل کی بوری چوری ہو گئی اس سوداگر نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے رشتہ داروں میں سے ایک جوان پر چوری کا الزام لگایا جو ڈر

کے مارے شہر سے بھاگ گیا سرہند کے کوتوال نے جب یہ سنا تو اس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو طلب کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تمام دوست احباب نسبت داروں کو کسی نہ کسی کام بھیج دیا اور خود اس کوتوال کے پاس پہنچ گئے اس نے انتہائی گستاخانہ انداز میں سخت باتیں کیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نرمی سے جواب دیا اچانک ادھر سے مولانا ظاہر بدخشی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے آئے انہوں نے کوتوال کو ڈانٹا اور فرمایا جانتے نہیں ہو تم کس سے باتیں کر رہے ہو کوتوال نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو چھوڑ دیا اس بے ادبی کو زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ کوتوال کی اس علاقے کے کروری کے ساتھ بڑی لڑائی ہوئی کوتوال اپنے بیٹوں رشتہ داروں سمیت ایک بالا خانہ پر چڑھ گیا جو بارود سے پر تھا اچانک اس بارود کو آگ لگ گئی جس نے کوتوال اور اس کے ساتھیوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

فرمایا کرامات کی زیادتی سے ولایت میں افضلیت کی طرف اشارہ نہیں کیونکہ بعض ولی ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن مرتبہ میں بلند ہوتے ہیں فرمایا سالک دو حال سے خالی نہیں ہیں مرید یا مراد اگر مراد ہے تو خوبی ہے ان کے لیے کشش و محبت کے طریق سے ان کو کھینچ کر لے جائیں گے اور اعلیٰ مطلب تک پہنچا دیں گے جو ادب درکار ہوگا وساطت سے یا بلا وساطت ان کو سکھا دیا جائے گا اگر کوئی لغزش ہوگی تو آگاہ کریں گے اس پر گرفت نہ ہوگی مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عنایات ان کے حال کی کفیل ہیں اگر مرید ہے تو بذریعہ سبب یا بے سبب ان کا کام بغیر کامل و اکمل کے دشوار ہے ان کے لیے ایسا پیر ہو جو جذبہ وسلوک کی دولت سے مالا مال ہو اور فناء و بقا کی سعادت سے بہرہ ور ہو یعنی ہر کمال اسے عطا ہو اس کا کلام دوا نظر شفاء مردہ دل اس کی توجہ سے زندہ ہوں اگر ایسا پیر نہ ملے تو سالک مجذوب بھی غنیمت ہے ناقصوں کی تربیت اس سے بھی ہوتی ہے اس کی وساطت سے فنا و بقا

کی دولت کو پہنچ جاتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ ۱۴ شوال بروز جمعہ ۹۷۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ کو وصال فرمایا مزار شریف سرہند میں ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وصال سے قبل اس جگہ کی نشاندہی فرمادی تھی کہ یہاں میرے قلب کے انوار چمکتے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں ان کی ولادت پر انہوں نے فرمایا محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت ہمارے لیے مبارک ثابت ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ۱۰ شوال ۱۰۰۷ھ کو پیدا ہوئے پیدائش کے چند ماہ بعد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت کی دولت ہاتھ آئی مادرزاد ولی تھے لیکن حصول علم کا حکم حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے دیا ۱۶ برس کی عمر میں تمام ظاہری علوم سے فارغ ہو گئے کہا جاتا ہے کہ ۱۴ برس کی عمر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ میرے بدن سے ایک نور نکلا ہے جس سے تمام عالم منور ہو گیا ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ نور مثل آفتاب کے ہے یعنی اگر وہ غروب ہو جائے تو سارے عالم میں اندھیرا ہو جائے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ان کے اس جواب میں فرمایا تم قطب وقت ہو اور ایک جہاں تم سے مستفیض ہو گا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فرامین و اشارات بڑے عجیب وغریب اور بلند ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت منبع کمالات ہے کہا جاتا ہے کہ ایک جوگی جادو سے آگ باندھ دیتا تھا اور لوگوں کو اس شعبدہ سے حیران کر دیتا جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سی آگ روشن کر کے یٰنار کونی بردًا وّ سلامًا علیٰ ابراھیم پڑھ کر دم کر دیا اور ایک شخص کو فرمایا کہ اس میں بیٹھ کر ذکر کرو چنانچہ وہ آگ میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول ہو گیا تو وہ آگ اس کے لیے گلزار ہو گئی۔ روایت ہے کہ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ امامت فرماتے تو آپ رحمتہ اللہ

علیہ کے پیچھے نمازیوں کی سو صف بھی ہو جاتی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی قرأت پہلی صف والوں کو جتنی سنائی دیتی اتنی ہی آخری صف والوں کو سنائی دیتی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ فلاں رافضی صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی شان میں گستاخی کرتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ اس وقت خربوزہ کھا رہے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خربوزہ پر چھری پھیرتے ہوئے فرمایا لو ہم نے اسے ذبح کر دیا اسی روز وہ رافضی مر گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بڑی اشاعت فرمائی فرمایا ہمارے سلسلہ میں درجہ کمال کو پہنچنے کا دارومدار اپنے شیخ کے ساتھ رابطہ محبت پر موقوف ہے طالب صادق اس محبت کی بدولت اپنے باطن میں فیوضات وبرکات کی دولت پاتا ہے۔

حضرت خواجہ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ معصوم رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ہیں زہد وتقویٰ اور اتباع شریعت میں بے مثل تھے جوانی کی عمر میں ہی سلسلہ عالیہ کے تمام سلوک و اسباب اپنے والد کی توجہ سے مکمل کیے جب اورنگ زیب عالمگیر نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ کو بھیجا جب آپ رحمتہ اللہ علیہ دہلی پہنچے تو سلطان نے بڑے پر تپاک انداز میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا استقبال کیا اور بڑے اعزاز واکرام سے ان کو شہر لایا گیا جب آپ رحمتہ اللہ علیہ قلعہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں دو ہاتھیوں کی مورتیاں تھیں جن پر فیلبان سوار تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جب تک یہ دو مورتیاں نہ توڑی جائیں میں قلعہ میں نہیں جاؤں گا چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل میں بادشاہ نے وہ مورتیاں اور فیلبان تڑوا دیے اگلے دن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قلعہ میں موجود گانے والوں بے ریش ناچنے والے لڑکوں اور اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دینے کا حکم

صادر فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل کی گئی ایک دن بادشاہ نے ایک باغ کی سیر کی درخواست کی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قبول فرمائی جب باغ میں پہنچے دیکھا تو سونے کی مچھلیاں ہیں ان کی آنکھوں میں بڑے بڑے جواہرات ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ان کو توڑنے کا حکم صادر فرمایا ملازمین نے ذرا تامل کیا تو بادشاہ نے حکم دیا توڑ دیا جائے مختصر یہ کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سی بدعتوں کا خاتمہ کر دیا۔روایت ہے کہ ایک شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اسے جزام (کوڑھ) کا مرض تھا اس نے دعا کی التجا کی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دعا فرمائی تو اس کا مرض دور ہو گیا کہا جاتا ہے کہ ایک شخص کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باتوں میں غرور دکھائی دیا تو اس نے عزم کیا کہ آئندہ ان کی خدمت میں نہیں آؤں گا رات سویا تو خواب دیکھا کہ کوتوال اسے پکڑ کر لے گیا اور ڈنڈے مارتا رہا اور کہتا ہے کہ تو وہ ہے جس نے حضرت سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ کے لیے ایسا خیال کیا تجھے خبر نہیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و مقرب ہیں صبح جب آنکھ کھلی تو اپنے عمل سے توبہ کی اور آ کر بیعت ہو گیا حضرت خواجہ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آدھی رات کے وقت حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتے اور فیوضات و برکات سے اپنا دامن بھرتے ۱۹ جمادی الاول ۱۰۹۵ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت حافظ محمد محسن رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت کی اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے حضرت خواجہ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ سے بھی مدارج طے کیے اور بے شمار لوگوں کو راہ حق کا مسافر بنایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف کشمیر میں ہے۔

حضرت سید نور محمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ

آپ نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کی اور سلوک طے کیا کچھ سال حافظ حضرت محمد محسن رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی رہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت پر استغراق غالب رہتا پندرہ برس نماز کے سوا افاقہ نہ ہوا نماز کی ادائیگی کے بعد استغراق طبیعت پر غالب آجاتا اتباع شریعت اور زہد وتقویٰ سے بھرپور زندگی بسر فرمائی بہت کم کھاتے پیتے تھے کبھی شدید بھوک لگتی تو پھر کھاتے اپنے مریدین کی بڑے اعلیٰ طریقے سے تربیت فرماتے ان کو ان کی لغزشوں سے آگاہ کرتے ایک مرتبہ ایک مرید آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ گھر سے چلا تو اس کی نظر کسی نامحرم پر پڑ گئی تھی اسے دیکھ کر فرمایا تم میں ظلمت زنا معلوم ہوتی ہے شاید کسی نامحرم پر نظر کی ہے اس کے بعد اس کے حال پر خصوصی توجہ فرمائی کوئی شخص جو ذکر بھی کر کے آتا آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمادیتے تم نے فلاں ذکر کیا ہے اسکے اثرات تمہارے چہرے پر عیاں ہیں ایک مرتبہ بادشاہ نے پوچھا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر کتنی ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اتنی ہے جتنی اپنے مرشد کی خدمت میں بسر کی باقی سب کاٹنے ہی کاٹنے ہیں کہا جاتا ہے دو عورتیں طریقہ میں داخل ہونے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آئیں تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نور فراست سے فرمایا پہلے تم اپنے عقیدہ بد سے توبہ کرو وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اس کمال سے تائب ہو گئیں روایت ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مخلص نفسانی خواہش کا مرتکب ہوا وہ عورت کے قریب جانے لگا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صورت مثالی حاضر ہو کر درمیان میں حائل ہو گئی وہ عورت مارے خوف کے دور جا چھپی اور وہ مخلص تائب ہو گیا اور مارے ندامت کے مدت تک خدمت میں حاضر نہ ہوا۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے ۱۱ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک ۱۱۱۱ھ یا ۱۱۱۳ھ کو پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بادشاہ کے ہاں صاحب منصب تھے اور سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے بادشاہ کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کی خبر ملی تو اس نے کہا کہ بیٹا باپ کی جان ہوتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام مرزا جان تھا بس اس نے ان کا نام جان جاناں رکھ دیا اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ کسی کو بغیر استخارہ کے بیعت نہ کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی زیارت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو اور قلب کی طرف متوجہ ہو جاؤ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تھوڑی دیر میں ہی میرے تمام لطائف جاری کر دیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس توجہ اور مہربانی پر میں بہت خوش ہوا دوبارہ خدمت میں حاضر ہو کر سلوک طے کیا فرمایا ایک روز میں نے آئینہ دیکھا تو میری صورت حضرت محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی شکل ہو چکی تھی چار سال میں انہوں نے ولایت علیاء تک پہنچا دیا پھر خلافت معہ خرقہ عنایت فرمائی اور ساتھ نصیحت فرمائی عقیدہ اہل سنت رکھنا بدعت سے پرہیز کرنا اور سنت پر عمل کرنا ایک مرتبہ نواب نظام الملک ۳۰۰۰۰ روپے بطور نذرانہ لایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول نہ فرمایا تو اس نے عرض کیا راہ خدا میں بانٹ دیں اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں تمہارا خانساماں نہیں ہوں یہاں سے تقسیم کرنا شروع کرو تمہارے گھر تک خود بخود ختم ہو جائیں گے روایت ہے کہ ایک امیر شخص آموں کا ہدیہ خدمت میں لایا تو قبول کرنے سے انکار کر دیا اس نے

بہت اصرار کیا آخر دو آم رکھ لیے اور فرمانے لگے دل ان کو بھی قبول نہیں کر رہا اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضرت فلاں امیر شخص میرے باغ سے زبردستی آم اٹھا لایا ہے اس پر آپ نے فرمایا نا عاقبت اندیش لوگ حرام سے فقیر کا باطن سیاہ کرنا چاہتے ہیں ایک شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کے باطنی کمالات کا منکر تھا ایک قبر کو اپنے یار کی قبر بتا کر کہنے لگا بتایئے میرے دوست کا کیا حال ہے تھوڑی دیر توقف کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جھوٹ نہ بول یہ تو ایک عورت کی قبر ہے ایک مرتبہ ایک فاحشہ عورت کی قبر پر مراقبہ کیا دیکھا تو وہ آگ کے شعلوں میں جل رہی ہے آگ کے شعلے اسے بلندی تک لے جاتے ہیں پھر وہ نیچے گرتی ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کلمہ گو تھی تو ہو سکتا ہے کہ ہماری دعا سے بخشی جائے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کلمہ طیب کے ختم کا ثواب بخشا تو پھر مراقبہ کر کے دیکھا تو اللہ نے اسے بخش دیا ایک مولوی غلام محی الدین نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے رخصتی کی اجازت چاہی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں تمہاری راہ میں ایک دیوار دیکھتا ہوں ہو سکتا ہے تم واپس آ جاؤ چنانچہ ایسا ہی ہوا کچھ دن بعد وہ راستے سے ہی واپس آ گیا فرمایا ایک مرتبہ زادِ راہ کے بغیر سفر شروع کر دیا اللہ نے بیگانوں سے خدمت کا کام لیا ایک مقام پر شدید بارش شروع ہو گئی سردی بہت تھی میں نے دعا کی اے اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو بارش سے محفوظ رکھ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہم خشک منزل تک پہنچ گئے یعنی ہمارے اوپر بارش نہ پڑی روایت ہے کہ محرم کو آپ کے دروازے پر تین نامعلوم افراد نے دستک دی خادم نے دروازہ کھولا تینوں آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملے اور کہا کہ مرزا جان جاناں تم ہو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں اس پر ایک نے طمانچہ کی گولی ماری جو دل کے قریب لگی ناتوانی کی وجہ سے گر گئے لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے جراح کو بلایا اسی دوران وزیر شاہی کو پتہ چلا تو اس نے ایک فوجی جراح بھیجا

اور کہا کہ قاتلوں کا ابھی پتہ نہیں چلا جیسے ہی پتہ چلا سزا دی جائے گی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر زندگی ہے تو پہلے والے جراح کے ذریعے بڑھ جائے گی اگر نہیں تو اس جراح کی ضرورت نہیں اور قاتلوں کو ہم نے معاف کر دیا اگر معلوم بھی ہو جائے۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

فرمایا نفس کی مخالفت جس قدر ہو سکے اچھی ہے لیکن نہ اس قدر کر کہ تنگ آ جائے اور اطاعت میں خوشی اور شوق نہ رہے کبھی کبھی اس کے ساتھ غم خواری بھی کرنی چاہیے کیونکہ مومن کے نفس کی رضا باعث ثواب ہے فرمایا ایک مرتبہ ہمارے نفس نے خواہش کی جو ہمیں کھانا کھلائے جو مقصود ہو اس کا پورا ہو جائے اتفاقاً اس وقت کوئی موجود نہ تھا کہ اسے کہا جاتا یہی خواہش ایک بار پھر ظاہر ہوئی اس وقت ایک شخص حاضر خدمت تھا اسے میں نے حکم دیا وہ کھانا لے آیا اس کی ایک مشکل تھی جو حل ہو گئی۔

حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی اولاد سے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد قادریہ سلسلہ میں بیعت تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل حضرت علی کرم اللہ وجہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا اپنے بیٹے کا نام علی رکھنا چنانچہ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام علی رکھا گیا جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جوانی کی عمر میں قدم رکھا تو ادب کی وجہ سے اپنا نام غلام علی رکھ دیا اس نام سے مشہور ہو گئے آپ کا نام عبداللہ بحکم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا گیا بائیس برس کی عمر میں حضرت مرزا جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی آرزو کی تو انہوں نے فرمایا جہاں ذوق وشوق ہو وہاں بیعت ہو جانا چاہیے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا میرا شوق یہیں ہے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت کر لیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عظیم اور بلند مراتب پانے کے باوجود عجز وانکساری کا دامن نہ چھوڑا ایک مرتبہ ایک کتا گھر آیا تو اسے دیکھ کر فرمانے لگے الٰہی میں کون ہوں جو تیرے دوستوں کو وسیلہ بناؤں تو اس مخلوق کے وسیلہ سے رحم فرما اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا جو بھی طالب آتا آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے وسیلہ سے اللہ سے مانگتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کسی کی غیبت سننا پسند نہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے اس سے بچو ایک مرتبہ ایک شخص نے بادشاہ کی غیبت کی اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ روزہ سے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا افسوس روزہ جاتا رہا کسی نے عرض کیا حضرت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کون سی غیبت کی تو جواب میں فرمایا حدیث پاک کی روشنی میں سننے اور بولنے والا دونوں ہی برابر ہیں ایک مرتبہ آتش دوزخ کے خوف سے بہت روئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا

فرمایا ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا نام عبداللہ ہے ایک عورت اپنے بیٹے کے ساتھ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی حضرت میرا بیٹا فوج میں نوکر تھا اب نوکری چھوڑ کر ملنگ فقیروں میں بیٹھتا ہے اور بھنگ وغیرہ پیتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس عورت سے فرمایا بیٹھ جاوہ بیٹھ گئی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس عورت اور اس کے بیٹے دونوں پر توجہ فرمائی اور لطائف جاری کر دیے وہ لڑکا بالکل سیدھی راہ پر آگیا۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

فرمایا آدمی چار قسم کے ہیں نامرد، مرد، جواں مرد اور فرد۔ دنیا کا طالب نامرد ہے عقبیٰ کا طالب مرد ہے عقبیٰ اور مولا کا طالب جواں مرد اور مولا کا طالب فرد ہے فرمایا تین کتابیں بے نظیر ہیں قرآن پاک، بخاری شریف اور مثنوی شریف فرمایا بھوکا رہنے کی رات درویشوں کی شب معراج ہے۔

حضرت خواجہ شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اوائل عمر لکھنؤ جانے کا اتفاق ہوا ہم ایک مقام پر ٹھہرے راستے میں ہم نے ایک درویش کو دیکھا جو برہنہ تھا مجھے دیکھ کر ستر کر لیا لوگوں نے اس سے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا جواب میں کہا کہ اس جوان کو ایک اعلیٰ منصب عطا ہونے والا ہے دس برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز بڑی پیاری تھی سننے والوں پر بہت اثر کرتی اہل عرب نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت قرآن کی تعریف کی اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علوم شریعت وقت کے جید علماء سے حاصل کیے پھر مرشد کی تلاش کا شوق پیدا ہوا رام پور میں ایک مرتبہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی تھی ان سے ملنے کی آرزو بھی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو خط لکھا اور اپنی خدا طلبی کا اظہار فرمایا اس پر انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا اس دور میں شاہ غلام علی سے بہتر کوئی نہیں چنانچہ آپ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی تمام سلوک ابتداء سے انتہا تک نقشبندیہ مجددیہ کے طے کیے پندرہ برس مرشد کی خدمت کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ خانقاہ میں کچھ لوگوں نے جھگڑا کیا رات کو ایک شخص نے خواب دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سے فرما رہے ہیں کہ فلاں فلاں شخص کو خانقاہ سے نکال دو اسی دوران اس شخص کی آنکھ کھل گئی وہ گھبرا گیا کہ شاید میرا نام نہ لے لیا ہو وہ باہر نکلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تہجد کے لیے وضو بنا رہے تھے اسے دیکھتے ہی فرمایا تم کیوں گھبراتے ہو تمہارا نام تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں لیا صبح کے وقت حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام لوگوں کو جن کا رات نام بتایا گیا تھا خانقاہ سے نکال دیا۔

حضرت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ ربیع الثانی میں رام پور میں پیدا ہوئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دس برس کی عمر میں حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کی اپنے والد کے ہمراہ زیارت کی اور بیعت ہوئے انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حال پر خصوصی توجہ فرمائی بالکل اسی طرح تربیت فرمائی جیسے باپ اپنے بیٹے کی تربیت کرتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف اور حدیث کی کتابیں اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء فقہاء سے پڑھیں اپنے والد کے بعد مسند ارشاد پر بیٹھے پھر دہلی سے بمعہ اہل وعیال ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مقیم ہو گئے اور اس شہر میں سلسلہ کی اشاعت فرمائی پھر اسی شہر میں ربیع الاول میں وصال فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے قریب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا۔

حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ قندھار کے علاقہ میں پیدا ہوئے بچپن سے کمالات آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت سے ظاہر ہونے لگے طالب علمی کے زمانہ کی بات خود ہی بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت بابا ولی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دینے جارہے تھے کہ راستے میں ایک درویش ملا اس نے ہر ایک کے لیے اشارہ فرمایا جب میری باری آئی تو فرمانے لگے کہ یہ اولیاء اللہ سے ہوگا اور زمانہ اس سے فیض پائے گا تحصیل علم کے بعد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کی پھر وہاں سے حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کا شوق دل میں لے کر غزنی و کابل کے راستہ پشاور پہنچا وہاں حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کی خبر ملی بہت دکھ ہوا وہاں سے کابل واپس آ گیا اور ایک مسجد میں تدریس کا عمل شروع کر دیا ایک دفعہ میرے سینہ میں شدید درد ہوا اس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا لوگ کہتے ہیں کہ میں ۱۳ دن بے ہوش رہا پھر اس کے بعد مجھ پر غلبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہا میں شب و روز روتا رہتا عجیب سی حالت ہو گئی ایک روز حضرت عبدالقادر اقی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا شیخ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ کے پاس چلے جاؤ وہ حضرت غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں میں ہندوستان کی طرف روانہ ہوا جہاں کوئی بھی بزرگ ملتا دعا کراتا جب بمبئی پہنچا تو ایک شخص کی زبانی سنا کہ شاہ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ حج بیت اللہ شریف کے لیے جارہے ہیں اور بمبئی تھوڑے دنوں کے لیے رکے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ فوراً ان کی خدمت میں پہنچے اور بیعت کی انہوں نے خصوصی توجہ فرمائی اور چند دن میں ہی ولائت صغریٰ تک پہنچا دیا لیکن ابھی طلب کی خواہش کم نہ ہوئی تھی کہ انہوں نے ارشاد فرمایا میں فریضہ حج کے لیے جارہا ہوں واپسی تک یہیں رہو یا دہلی میرے فرزند کے پاس چلے جاؤ میں نے دہلی

جانے کا فیصلہ کیا جب حضرت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو ان کو دیکھتے ہی دل نے قرار پکڑا کچھ عرصہ کے بعد حضرت شاہ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ کا حج سے واپسی پر شہر ٹونک میں وصال ہو گیا سخت دکھ ہوا پھر شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ تجدید بیعت کی ایک سال کے کچھ عرصہ اوپر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا پھر انہوں نے اجازت فرمائی جب حضرت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ نے ہجرت مدینہ کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خانقاہ کا نگران مقرر کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے موسیٰ زئی شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) میں وصال فرمایا۔

خواجہ محمد عثمان رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اور مرید ہیں بوقت وصال حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے بہت سے خلیفہ تھے لیکن انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنا قائم مقام بنایا اور مسند ارشاد پر بٹھایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار موسیٰ زئی میں مرشد کے مزار کے سایہ میں ہے۔

حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عثمان کے فرزند ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ مادرزادولی تھے صرف سترہ برس کی عمر میں علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد ۷ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ بروز پیر نماز فجر کے بعد خرقہ خلافت پہنا اپنے والد کی جگہ مسند ارشاد پر فائز ہوئے اور بے شمار لوگوں کی تربیت فرمائی آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف موسیٰ زئی میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے روایت ہے کہ حضرت خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ سمیت تین ہستیوں کو خلافت سے نوازا جن میں حضرت سید لعل شاہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سید امیر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے تو حضرت خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے سواگ روتے کیوں ہو تو جواب میں عرض کیا حضرت یہ دونوں حضرات تو سید زادے ہیں اور میں جٹ ہوں اس پر حضرت خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے اندر ایک ایسا وصف اللہ نے رکھا ہے جس کی بدولت بے شمار لوگ ہدایت کی دولت پائیں گے پھر زمانے نے دیکھا کہ بے شمار غیر مسلموں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی توجہ اور تربیت سے اسلام کی دولت اور بھولے بھٹکے لوگوں نے منزل کی راہ پائی کہا جاتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ انگلی کا اشارہ جس شخص کی طرف کرتے وہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرنے لگتا غیر مسلم آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ کر راہ بدل لیتے کہ کہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی توجہ سے مسلمان نہ ہو جائیں آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ لاہور تشریف لائے تو وہاں ایک جوان پر توجہ فرمائی تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اس کا بھائی تھانیدار تھا اس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کروا دیا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسے جبراً مسلمان کیا ہے اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ جوش میں آ گئے اور فرمایا اس کو تو میں نے جبراً مسلمان کیا ہے انگلی کا اشارہ اس تھانیدار کی طرف کرتے ہوئے فرمایا تم کو کس نے مسلمان کیا ہے اسی وقت اس کی زبان سے بھی کلمہ جاری ہو گیا۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں میانوالی کی عدالت میں

پیشی کے دوران تین ججوں کی طرف اشارہ کیا تو وائرہ اسلام میں داخل ہو گئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دین اسلام کی سربلندی کے لیے اور احکام شریعت کی اشاعت کے دوران طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ایک مرتبہ ایک مقدمے کے دوران آپ رحمتہ اللہ علیہ کو جیل میں بھی قید رہنا پڑا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جتنا وقت بھی جیل میں گزارا دین کی خدمت کا کام وہاں بھی انجام دیتے رہے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی جس انداز سے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ترویج و اشاعت کی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت فقیر باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ حضرت گل حسن رحمتہ اللہ علیہ مرشد آبادی حضرت خواجہ عبدالغفور بابا جی رحمتہ اللہ علیہ حضرت سلطان علی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے علاوہ بے شمار نامور ہستیاں تربیت اور توجہ سے پیدا کیں۔

☆☆☆ارشادات☆☆☆

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب مشکلات اور تنگیاں حد سے بڑھ جائیں تو درود شریف کا وردان سے نجات دلاتا ہے فرمایا جو صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا دشمن ہے تمہاری ان سے دوستی مناسب نہیں فرمایا دعا کرتے وقت تین بار شروع میں اور تین بار آخر میں درود شریف پڑھو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کرتا تو جواب میں فرماتے معراج شریف کی رات کونسی شے ہے جو ان سے پوشیدہ رہی۔

حضرت خواجہ غلام محمد ثانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت خواجہ فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ہیں سلوک اور مراقبات حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ سے طے کیے حضرت خواجہ سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر دستار باندھتے ہوئے فرمایا میں نے اپنے تمام مریدین کو تمہارے اور تمہیں خدا کے سپرد کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ لوگوں کو بیعت نہیں کرتے تھے اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک خط لکھا جس میں انہیں خصوصی تاکید فرمائی کہ سلسلہ کی اشاعت کرو جو دولت ہاتھ آئی ہے اپنے تک محدود نہ رکھو بلکہ بانٹو آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑی دل فریب اور بارعب شخصیت کے مالک تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بے شمار لوگ تائب ہوئے پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ہی تعمیر کرایا اور ساتھ مسجد کی بھی توسیع فرمائی۔

حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ

حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ بندگان خدا میں ایک ایسی منفرد اور کامل شخصیت ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ طالبان کی طریقت کی تربیت اور رہنمائی میں بسر ہوا ان کی زندگی کے حالات پڑھ کر بے شمار آنکھیں وجد میں اشک بہانے لگتی ہیں ایک طرف بچپن میں علم حاصل کرنے کا شوق تو دوسری طرف غربت کی زنجیروں نے قدموں کو اس راہ کی طرف گامزن ہونے سے جکڑ رکھا ہے معمولی اجرت پر کسی کی بکریاں چراتے اس سے یا تو پیٹ بھرا جائے اور یا پھر یہ سب چھوڑ کر علم حاصل کیا جائے لیکن تنگی پریشانی اور مصیبتیں راہ حق کے مسافروں کو ان کے عزائم سے روک نہیں سکتیں۔ گھر کے قریب تحصیل علم کا مرکز نہ تھا گھر سے دور جانے میں رکاوٹیں بہت تھیں لیکن اللہ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ علم فاسقوں اور فاجروں کو نہیں دیتا بلکہ اپنے دوستوں کو دیتا ہے علم کی جستجو میں کبھی ادھر کبھی ادھر آتے جاتے رہے جب بستی ودھے والی میں قرآن پاک ناظرہ پڑھ رہے تھے تو اس دوران بڑی آرزوؤں سے ایک جوڑا جوتے کا خریدا جب رات کو سوئے تو اچانک سیلاب آیا اور وہ جوتے بہا کر لے گیا ایک مدت مویشیوں کا چارہ وغیرہ گرمی سردی میں ننگے پاؤں لاتے رہے زبان پر کبھی شکوہ نہ لائے صبر وقناعت کا یہ تسلسل ۸۰ برس جاری رہا دن کے وقت گندم کے دانے بھون کر اور رات کے وقت ساگ ابال کر کھا لیتے کئی بار فاقہ بھی ہو جاتا تو کسی کے در پر مانگنے نہ جاتے فرمایا کرتے مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے رب کے سوا کسی سے مانگوں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت کی دولت ہاتھ آئی تو اس کی بدولت درجہ کمال کو پہنچ گئے ان کی بے پناہ الطاف و مہربانیاں دامن گیر ہوئیں سلوک و اسباق اور مراقبات اور اشارات کی منازل طے کرنے کے بعد خلافت و اجازت سے نواز دیے گئے ان کی

خدمت میں شب و روز مشغول رہ کر حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان کہ جو مخدوم ہونا چاہے وہ خدمت کرے کے مصداق بن گئے اپنے مرشد کے وصال کے بعد ان کی اولاد کی خدمت سے منہ نہ پھیرا کبھی ان میں سے کوئی خفا ہو جاتا تو آنکھوں سے اشک بہاتے رہتے اور بارگاہ رب العزت میں دعائیں کرتے مرشد کے صاحبزادگان میں سے کوئی بلاتا تو بڑھاپے میں بھی گھٹنوں کے بل چل کر جاتے ان سے پیار و محبت اور عجز و انکساری سے گفتگو فرماتے ایک مرتبہ انہیں نذرانہ پیش کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا آپ پہلے بھی بہت خدمت کرتے رہتے ہیں اس کی کیا ضرورت ہے؟ تو جواب میں فرمایا یہ سب مال بھی آپ کا اور میں بھی آپ کا کہا جاتا ہے خلافت کے بعد چپ چاپ اپنے آبائی گاؤں موضع تاجہ شالی میں عبادت و ریاضت اور مراقبات میں مشغول ہو گئے ایک شخص حاجی امیر محمد جس کا تعلق کوٹ سلطان سے تھا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصی کشش نے اس کے دل پر گہرے اثرات مرتب کیے تو اس نے بیعت کی استدعا کی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسے جواب میں فرمایا میں اس قابل کہاں کہ کسی کو مرید کروں اس نے بہت کوشش کی لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے توجہ نہ فرمائی وہ آستانہ عالیہ پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ پہنچ گیا اور سجادہ نشین حضرت غلام محمد ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میں حضرت پیر بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کا مرید ہونا چاہتا ہوں لیکن انہوں نے مجھے بیعت نہیں کیا اسی وقت خواجہ غلام محمد ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مکتوب لکھا جس میں تحریر تھا اگر یہ شخص کسی بدعقیدہ کی صحبت میں چلا جاتا تو اس کے ذمہ دار آپ رحمتہ اللہ علیہ ہوتے جو دولت آپ کو عطا کی گئی ہے اس کا آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حق دار سمجھ کر دی گئی ہے اس کو مخلوق میں بانٹیے پس اس کے بعد حاجی امیر محمد کو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت فرمالیا اس کے بعد

کوئی ادھر سے کوئی ادھر سے فیض پانے کے لیے آنے لگے اور موضع ناجہ شمالی انوار روحانیت کا مرکز دکھائی دینے لگا آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے زہد وتقویٰ اتباع شریعت اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت سے مالا مال تھے وقت کے بڑے بڑے علماء فقہاء نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت سے بے شمار فوائد پائے دین اسلام کی سربلندی کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے جہاں کہیں دین میں شرانگیزی پھیلانے والوں کے متعلق سنتے تو وہاں فوراً پہنچتے اور احکام شریعت کے مطابق اس کا رد فرماتے عقائد اہل سنت وجماعت پر قائم رہنے کی تبلیغ فرماتے شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرنے والوں کی صحبت سے بچنے کا حکم صادر فرماتے داڑھی کی تلقین فرماتے نماز کی تاکید کرتے ذکرِ خدا میں مشغول رہنے کی تلقین فرماتے سالکین کو ارشاد فرمایا کرتے سلوک تسلسل کے ساتھ کرو تا کہ تمہارے قلوب اس کے عادی بن جائیں اس کی مثال یوں دی کہ ایک عورت چولہے پر ہنڈیا چڑھادے اور ٹھیک طرح سے آگ جلائے گی تو سالن پک جائے گا لیکن اگر وہ کبھی آگ جلائے اور کبھی نہ جلائے تو اس سے نہ سالن پکے گا اور نہ ہی ذائقہ بنے گا پس اسی طرح سالک کبھی سلوک کرے کبھی نہ کرے تو قلب میں تاثیر پیدا ہونا مشکل ہے فرمایا شیطان مرید پر مختلف طریقوں سے حملے کرتا ہے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ ضرورت کیا تھی پیر کے ہاتھ بیعت کی تا کہ مرید بیعت توڑ دے دوسری بار اس وقت جب سالک تسبیح کرتا ہے تو اسے مایوس کرنے کے لیے وساوس پیدا کرتا ہے کہ کیا ضرورت ہے تسبیح کرنے کی کوئی مشاہدات تو ہو نہیں رہے لیکن جب سالک ان خیالات کی بھی پرواہ نہیں کرتا تو آخری منزل پر اسے مغرور بنا تا ہے کہ اب تو بہت کچھ ہو گیا ہے لیکن اللہ کا فضل شاملِ حال ہو تو کچھ نہیں بگڑتا فرمایا دنیا کی فانی چیزوں سے نفرت میں آخرت کی بھلائی ہے کیونکہ دنیا کی محبت ذلت کا ٹھکانہ

ہے فرمایا دنیا زہریلا سانپ ہے جس کے گھر گھس جائے سب افراد کو ڈس لیتا ہے پس ضرورت کی چیزوں پر قناعت میں ہی آخرت میں چھٹکارا ہے اگر ایسا نہیں تو پھر جان لو کہ دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ ہے فرمایا شکر اور صبر کا دامن نہ چھوڑ اس میں بھلائی ہے بے نمازی نہ بنو کیونکہ نماز نہ پڑھنے سے آدمی نحوست میں گرفتار ہو جاتا ہے فرمایا بیداری قلب چاہتے ہو تو تہجد کی نماز ادا کرو قبرستان سے گزرو تو فاتحہ خوانی کرو بد عقیدہ لوگوں کی صحبت سے بچو اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں سے بے شمار لوگوں کی تنگیاں پریشانیاں اور بیماریاں دور کیں آستانے پر لنگر جاری و ساری ہے دکھی لوگ آپ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر دولت دین و دنیا سے اپنا دامن بھر کر لے جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ فقیر محمد مد ظلہ تعالیٰ

آپ پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں اور آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین ہیں بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا فقیر محمد مادرزاد ولی ہے آپ مد ظلہ تعالیٰ علم و عمل سخاوت و ایثار اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ ہیں آپ مد ظلہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا فرمایا آپ بڑی سادہ اور پر کشش شخصیت کے مالک ہیں اہل اللہ کا قول ہے کہ ولی وہ ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آئے یقیناً آپ مد ظلہ تعالیٰ کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے آپ کے چہرہ پر ولایت کے آثار نمایاں ہیں آپ مد ظلہ تعالیٰ فرماتے ہیں مرید اگر ہر روز تسبیح کرتا ہے تو اس کا رابطہ پیر کے ساتھ ہے فرمایا دل میں درد ہو تو آنکھ بھی روتی ہے فرمایا دین کی خدمت کے لیے ضروری نہیں کہ جیب روپوں سے بھری ہو بلکہ تیرا کام گھر سے نکلنا ہے اگلا کام خدا کا ہے فرمایا ادب میں سب کچھ ہے فرمایا دین من گھڑت باتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا نام ہے فرمایا

ایک سچے مرید کی علامت یہ ہے کہ جو پیر اس کو حکم دے اس پر عمل کرے اگر وہ تسلیم نہیں کرتا تو اس کا پیر سے کوئی رابطہ نہیں فرمایا بہت سارے لوگ اپنے عقیدہ کی حفاظت نہیں کرتے حالانکہ عقیدہ ہی سب کچھ ہے جس کا عقیدہ درست اس کا دین درست جس کا دین درست وہی آخرت میں فلاح پانے والا ہے فرمایا پیر کا کام مرید کی تربیت کرنا بھی ہے نہ کہ فقط اپنی تعظیم کروانا فرمایا محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑا خزانہ ہے اور یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو جس قدر کسی سے محبت کرتا ہے اتنا ہی اس کے طریقہ میں ڈھلتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ بے دینی سے بچائے آج کل دنیا بڑے جادو ٹونے اور بے ڈھنگے طریقوں پر عمل پیرا ہے لوگ نماز روزے اور دیگر احکام کو چھوڑ رہے ہیں اللہ رحم کرے (یہاں حضرت خواجہ صاحب مدظلہٗ تعالیٰ اشکبار ہو گئے) اور بے دینی سے بچائے ایک روز مسجد میں بعد نمازِ عصر پاس بٹھا کر ارشاد فرمایا بیٹا دین کی خدمت کرو اپنے مرشد کے راستہ پر چلو مرشد کی نظر ہر وقت مرید کے حال پر ہوتی ہے دوسرے پیر بھائیوں یا اولادوں رشتہ داروں کی طرف مت دیکھو بلکہ اپنا فرض پورا کرو وہ بہتر جانتا ہے کس سے کب اور کیا خدمت لینا ہے جب پیدا کرتے وقت وہ نہیں پوچھتا کہ کیسا پیدا کرنا ہے اور کس قوم میں پیدا کرنا ہے تو استعمال کرتے وقت بھی نہیں پوچھے گا فرمایا اپنی صبح شام اللہ کی یاد میں بسر کرو آخرت میں یہی کام آنے والی چیزیں ہیں دنیا کا مال دنیا کی چیزیں سب یہیں رہ جاتی ہیں مدینہ منورہ میں ایک شخص زمزم گلاس میں لا کر عرض کرنے لگا حضرت صاحب اس پر دم کردیں جواب میں فرمایا آبِ زمزم پہ بھی دم ہوتا ہے یونہی اس کو گلاس لوٹا کر فرمایا بابا یہ پانی تو ہر طرح سے کامل شفاء ہے پھر فرمایا شریعت کی ترغیب ہر وقت دیتے رہو تاکہ بھولے بھٹکے لوگ حق کی طرف آتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ مدظلہٗ تعالیٰ کی عمر دراز فرمائے

اور تندرستی وصحت عطا فرمائے بے شک آپ ایک عظیم شخصیت ہیں اور بلند اوصاف کے مالک ہیں اور دین اسلام کے ایک سچے سپاہی ہیں اور اولیاء کرام کے باکمال سفیر ہیں۔

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا سلسلہ اہلِ زمین کے لیے رُکا نہیں چل رہا ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وجودِ اطہر کی برکت سے اس نے ہر دور میں زمین پر اپنے بندے بھیجے جو راہِ حق کی طرف انسانیت کو بلاتے رہے زمین اپنے اندر باہر جانے کتنی نعمتوں کے خزانے چھپائے اور ظاہر کیے ہوئے ہے آسمانوں پر جانے کتنے دلفریب نظارے ظاہر اور غائب ہوتے رہتے ہیں جنگل کو دیکھ کر انسانوں کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خطرناک ہے اس میں درندے ہیں اور درندوں کو بولنے کا موقع دیا جائے تو وہ شہروں پر ایسا ہی اعتراض کریں ہم دریا کو دیکھ کر اس کے پانی سے خوفزدہ ہوں گے مگر دریائی مخلوق خشکی کو اپنی موت سمجھتی ہے غرضیکہ ویرانہ ہو یا پہاڑ، جنگل ہو یا دریا، شہر ہو یا گاؤں، راستے ہوں یا منزل، بادل ہوں یا آسمان، زمین ہو یا سمندر ہر شے اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اُس کے حکم سے نظام چل رہا ہے کتنی عجیب وغریب اور بڑی بڑی مخلوق بھی اس نے پیدا فرمائی مگر سب میں عزت اس نے انسانیت کو دی اگر فرشتوں کو آسمانوں پر رکھا انسانوں کے اعمال اور معاملات کے لیے پیدا فرمایا انہیں نوری مخلوق بنایا گناہوں سے پاک پیدا فرمایا انسان فرشتے کے مقدر پر ناز کرے تو فرشتے اس مسلمان کے مقدر پر ناز کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دامنِ پاک سے وابستہ فرمایا ساری انسانیت میں منفرد اور اعلیٰ مقام انسانوں کے لیے ایمان کی دولت

ہے جس کے پاس ایمان نہیں اس کے پاس کچھ نہیں جس طرح زمین پر بہت سے خزانے ظاہر ہیں بہت سے خزانے ہم ہل چلا کر بیج بو کر پانی لگا کر حاصل کرتے ہیں بہت سے تلاش پر اور بہت محنت، دماغی صلاحیت اور کارکردگی سے ضرورتوں کے لیے حاصل کرتے ہیں اسی طرح اس کے بہت سارے بندے ظاہر بھی ہیں اور پوشیدہ بھی ہیں کچھ ڈھونڈنے سے کچھ کے قریب بیٹھنے سے سننے سے اتنا کچھ نصیب ہو جاتا ہے کہ سب کچھ ہی نصیب ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کا مخلوق پر رحم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے کہ جن کی امت کے حصہ میں اس نے عزت و رفعت کی انتہا لکھ دی اور توبہ کے دروازے آخری دم تک کھول دیئے تاکہ پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گناہ گار اُمت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے نجات پالے آسمانوں کی چمک دمک ہر دور میں چاند ستارے اور سورج کی چمک دمک سے اس نے برقرار رکھی اور زمین کو بھی روشنی ان کے صدقہ سے بانٹ رہا ہے آسمان کو اس نے کبھی روشن ستاروں سے خالی نہیں ہونے دیا اسی طرح زمین پر اس نے ہدایت کے روزِ اول سے چراغ روشن فرمائے زمین کے مقدر پر آسمان کی روشنیاں تو کیا آسمان کی ساری مخلوق ناز کرنے لگی اور روشن چراغ کی غلامی کی عرضیاں خالقِ کائنات کے سامنے پیش کرنے لگی اس مالک اور خالق نے زمین پر اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر ساری خدائی کو ان کا گرویدہ بنا دیا اور ہر اس بندے کو اس نے بھیک دی جس نے درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جا کر بھیک مانگی اُن کے حال پر ایسی عطا ہوئی کہ عطا کی بھی حد ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد مبارک سے پہلے ہم صرف انبیاء کرام کے تذکرے سنتے تھے کہ فلاں بستی قصبے قوم میں فلاں نبی علیہ السلام تشریف لائے زمین پر ان کے مزارات کی خبر ہمیں ملتی رہی لیکن مہربان خدا نے جب مہربانی کا نزول اپنے پیارے حبیب علیہ

الصلوٰۃ والسلام پر فرمایا تو اُن کے دامن سے وابستہ لوگوں کے وجود کو معطر و بابرکت اور اُن کی قبروں کو ہدایت کا نشان بنادیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد سے پہلے مقدس مقامات ہوتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کے بعد معزز و مقدس بندے ہوگئے پھر وہ جس مقام پر ہوتے وہ مقام بھی اُن کے طفیل بابرکت و مقدس ہوجاتا جیسے جنت البقیع کا قبرستان، جنت المعلی کا قبرستان بغداد شہر کے تصور پر حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نجف اشرف کے تصور پر امام پاک حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہٗ کربلا کے تصور پر حضرت امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام، لاہور کے تصور پر حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ، اجمیر کے تصور پر حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اور پاکپتن کے تصور پر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ لیکن خدا تعالیٰ کے ان بندوں کی نسبت سے شہروں کی برتری اور عزت میں فرق آگیا بغداد شریف، نجف اشرف، کربلائے معلّٰی، پاکپتن شریف، اُچ شریف، ملتان شریف غرضیکہ ہر شہر پہلے کوئی ظاہری وقعت نہیں رکھتا تھا مگر خدا تعالیٰ کے بندوں کی آمد سے اُسے اعزاز و کرام ہے۔ یہ سب اُس عزت والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے سے سب کو ملا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ساری عزتوں کو جوڑ دیا اور اُن کی عزت کا صدقہ سب کو عزت بانٹی دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لپٹنے والوں کی عزت دائمی (ہمیشہ رہنے والی) ہے ہم حاتم طائی کی خیرات اور سخاوت کے قصے سُنتے ہیں مگر آج حاتم طائی کا کوئی نوازا ہوا نہیں ملتا حضرت لقمان علیہ السلام کی حکمت کے متعلق پڑھتے ہیں مگر اُن کا فیض یافتہ نہیں ملتا لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض کی برکت کہ خلفائے راشدین اور سارے صحابہ رضوان اللہ اجمعین ہمارے امام ہیں اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہم

سب ایمان والے درود بھیجتے ہیں پھر ان کے بعد پھر ان کے بعد پھر ان کے بعد حتیٰ کہ آج کے دور تک فیض کا سلسلہ چل رہا ہے بھیک مانگنے والوں کی قطاریں صبح و شام لگی ہوئی ہیں جھولیاں بھر رہی ہیں فیض تقسیم ہو رہا ہے چمگادڑ سورج کی روشنی سے بھاگ کر سورج کو مٹا نہیں سکتا سورج کی روشنی فوائد حاصل کرنے والوں تک پہنچ رہی ہے منکروں پہ بھی پہنچ رہی ہے اس لیے کہ اُسے خدا تعالیٰ نے روشن فرمایا ہے جس شمع رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے خود روشن فرمایا انہیں نور بنایا ہدایت کا مرکز بنایا آدمیت کے لیے فخر بنایا باعثِ نجات انسانیت بنایا وہ کیسے پسند فرمائے گا کہ فیض کا کوئی اور راستہ اختیار کرنے والوں کو بھیک دے اُسے گوارا نہیں اُسے نیکی پسند ہے نیکی دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ لوگوں کی قبول ہوتی ہے جس نے محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالیا اُس نے خدا تعالیٰ کو پالیا وہ ولی اللہ ہے خدا تعالیٰ کا دوست ہے جو خدا کا دوست ہے اُسے کوئی غم نہیں کوئی خوف نہیں اُسے وہ موت نہیں جو موت تمام لوگوں کو آتی ہے اُس کی موت بھی حیات ہے اور ایسی حیات ہے کہ زندگی میں تو وہ کئی تقاضوں کا پابند ہوتا ہے مگر بعد از وصال وہ کسی چیز کا پابند نہیں خدا بھی اس کا خدائی طاقتیں بھی اُس کی اور فیض بھی اُس کا، زمانے میں نام بھی اُس کا، زمانہ بھی اُس کا، وہ وقت کا بیٹا اور وقت اُس کا وقت پہلے اپنی مرضی کرتا رہا پھر وقت وہ کرتا ہے جو وقت کا بیٹا چاہتا ہے زمین اُسے اپنی محبت بھری آغوش میں لیے ہوئے ہوتی ہے اور فرشتے اس کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والوں کو خبردار کر رہا ہوتا ہے کہ انہیں مردہ نہیں کہنا جو میرے راستہ میں شہید ہوئے یہ زندہ ہیں یہ مردہ نہیں ہیں ولی اللہ شہیدِ محبت ہے شہیدِ محبت کے کیا کہنے نہ زمانے اُن کے نقوش مٹنے دیتے ہیں نہ زمین اُن کے تلوؤں کے نشان نہ ہوا فضا اُن کے لفظوں کی خوشبو کو چھپنے دیتی

ہے سورج ہر روز چمکتا ہے چاند ہر روز دمکتا ہے ستارے ہر روز جھلملاتے ہیں مگر ولی اللہ کے نام کی روشنی نہ اُجالوں کی محتاج نہ اندھیروں سے چھپائی جاسکتی ہے بالکل اسی طرح کہ جس طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہزار برس کے بعد بھی اُمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دلوں میں زندہ، اُن کے علم میں زندہ، اُن کے اعمال میں زندہ، کبھی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ بن کر کبھی شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ بن کر کبھی خواجہ دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ بن کر کبھی خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ بن کر کبھی پیر سواگ رحمتہ اللہ بن کر کبھی حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ بن کر تو کبھی ان سب کا محب حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ بن کر۔

یکم جنوری 1931ء بروز پیر کے دن آمنہ بی بی کے بطن سے جام گل محمد رحمتہ اللہ علیہ کے گھر میں انسانیت کی خدمت کے لیے اولیاء اللہ کا سفیر بن کر اہلِ محبت کی زینت بن کر طالب حق کے لیے مجسمۂ ہدایت بن کر آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اولادِ علی کرم اللہ وجہٗ کا محب بن کر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا سچا تابعدار بن کر اور گناہ گاروں کے اُجڑے چمن میں بہار بن کر دُکھ درد کے ماروں کے لیے پیار بن کر تشریف لائے اُن کے بدن مبارک پر کئی بار ہلکی ہلکی برسات محسوس ہوتی تو دادی اماں اپنی بہو سے فرماتیں دوڑو میرا بیٹا بھیگ نہ جائے مگر جب وہ قریب آتیں تو وہ بارش نہیں بلکہ رحمت کی نورانی برسات ہوتی تھی جو خدا تعالیٰ کے بندوں پر بچپن ہی میں پڑتی ہے تاکہ گردشِ زمانہ انہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے سکے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے لیے بھی سچے لوگوں کا ہی ہمیشہ انتخاب فرمایا اور انہیں اپنے دور کے لیے بھی سچے لوگوں کی خدمتِ اقدس میں ہی بیٹھنے کا موقع عطا فرمایا تاکہ سچائی کی راہ پہ چلنے والوں کو سچائی کی حدود میں رکھ کر سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تابعداری

کے آداب سکھلا دیئے جائیں اور زمانہ میں بھولے بھٹکے لوگوں کو ان کے دم سے ہدایت کی راہ نصیب ہوتی رہے دوری حضوری میں زہر تریاق میں خزاں بہار میں جہالت حکمت میں بغاوت تابعداری میں نفرت اُلفت میں تاریکی نور میں بیماری شفاء میں اور بربادی عطا میں بدلتی رہے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالٰی کے اُن برگزیدہ اور دلفریب بندوں میں سے تھے جنہوں نے دنیا میں رہ کر ایک منفرد اور انمول انداز میں زندگی کی حقیقی منزلوں کو طے کر کے طالبانِ طریقت کے لیے ایسی عظیم مثالیں چھوڑیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہ انہوں نے ابتدائی زندگی دنیا کی آرائشوں میں زیب و زینت میں بسر کی جب اُن کی والدہ محترمہ حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے تشریف لے جانے لگیں تو انہوں نے دنیوی تحفوں کی فرمائش کی تو والدہ نے فرمایا میں تو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواہش مند ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نیک بخت خاتون تھیں درود وسلام کے نذرانے صبح وشام بھیجتی رہتی تھیں نمازِ تہجد کبھی قضا نہ کی زندگی بھر اس پر قائم رہیں جب درِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنا دامن سنہری جالیوں کے سامنے روضۂ اقدس پر پھیلا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ماں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درِ اقدس پر اپنے جوان بیٹے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کی بھیک مانگنے آئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا درِ اقدس وہ درِ اقدس ہے جہاں تاجدار بھی گدا بن کر آتے ہیں جہاں اونچ نیچ نہیں ہے مانگنے والے کی ذات اوقات نسل نہیں دیکھی جاتی یہاں تو صرف فریادی کی فریاد سنی جاتی ہے یہاں بہت سارے لوگوں کو سوال سے پہلے ہی عطا کر دیا جاتا ہے بن مانگے جھولیاں بھر دی جاتی ہیں یہ وہ درِ اقدس ہے جہاں مانگنے والوں کی جھولیاں چھوٹی پڑ جاتی ہیں اور جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے در سے بھیک مل جاتی ہے انہیں اس

دنیا میں تو کیا آخرت میں بھی کمی نہیں رہتی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کے خواب میں آکرانہیں فرمایا میں نے تمہارے بیٹے ظفر اللہ صاحب کو قبول فرمالیا وہ میرا سچا محب اور طلبگار رہوگا میری محبت میں ساری زندگی بسر کرے گا میرا ایک سچا طالب تمہارے شہر میں آئے گا بس اُسے کہنا اس کی غلامی میں آجائے ہدایت کے سارے راستے اُن کی نسبت سے کھل جائیں گے کوئی کمی نہیں رہے گی چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ اس خواب کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خواب میں آئیں اور انہوں نے قبولیت کی بشارت دی خواب کے چند دن بعد حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کوٹ سلطان تشریف لائے اور حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی زیارت کی پھر احترام وادب کے پیشِ نظر پیدل سفر طے فرما کر فتح پور کے قریب آستانہ عالیہ بارو شریف پر پہنچ کر بیعت کی۔(نوٹ:ملتان سے میانوالی براستہ مظفر گڑھ چوک اعظم جاتے ہوئے فتح پور سے 6 کلو میٹر قبل ایک سٹاپ وکیل والا آتا ہے وہاں سے دائیں طرف باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف راستہ جاتا ہے)۔تھوڑے عرصہ میں ہی منزلِ سلوک طے کرانے کے بعد اجازت وخلافت سے نواز دیا گیا مگر حیاتِ مرشد میں کسی کو بیعت نہ فرمایا اصرار پر اتنا ارشاد فرمایا کہ ذرہ سورج کے سامنے روشنی کا دعویٰ نہیں کرسکتا حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ نے خاص اپنی استعمال شدہ دستار عنایت فرمائی بیعت سے وصال تک 46 برس تک نہ تہجد قضاء کی نہ مرشد کا دیا ہوا سبق قضاء کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں جو بشارت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کو ملی وہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی تربیت کی بدولت تکمیل کو پہنچ گئی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو بار بار مکتہ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر نصیب ہوتے رہے انیس سے

پچیس مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو یہ سفر مبارک کرنے کی سعادت ملی مکینِ گنبدِ خضریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم کی بارش ایسی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حال پر ہوئی کہ دونوں جہان بھلا کے رکھ دیئے پھر یہ کرم فیض بن کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اخلاق وعادات پر ایسا برسا کہ امتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہر لمحہ ہمدردی پیار ومحبت سے کلام فرمایا بھولے بھٹکے لوگوں کو اللہ کی اطاعت وبندگی کی طرف نرمی سے بلایا وہ لوگ جن کا کوئی والی وارث نہ ہوتا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے در پر انہیں عزت ملتی ان کی خالی جھولیاں بھرتیں زمانے کے گناہ گار توبہ کا سلیقہ سیکھتے اپنے ٹوٹے بندھن اپنے خالق ومالک سے جوڑتے اس پرفتن دور جس میں ہر قدم پر دین کے قاتل اپنے ہی لوگوں میں موجود ہیں سویر نگری کو اندھیر نگری میں بدلنے کی سازشیں دین اسلام کے دشمن شب وروز کرتے ہی رہتے ہیں نت نئے منصوبوں نت نئے روپ اور بھیس بدل کر قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں کبھی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور خلفائے ثلاثہ کے درمیان من گھڑت اختلافی مسائل کو ہوا دینے کی کوششیں کرنے والے کبھی اہلِ طریقت کی عظمت وبزرگی کا انکار کبھی شرعی مسائل میں ردوبدل کی جستجو کبھی مسلمان کو مسلمان سے جدا کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں اس دور میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اہلِ ایمان کی طبیعتوں میں ان کے سینوں میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چراغ روشن فرمائے انہیں پُرخلوص انداز میں وقت دیا اُن کی خدمت کی انہیں غفلت سے بیدار کیا حقیقتِ حال سے آگاہ فرمایا بے شمار لوگ راہِ حق سے فرار اختیار کرنے کی بجائے راہِ حق کے سچے مسافر بن گئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صبح وشام اسی کام میں بسر ہوئی بے چینی اور بے قراری کا احساس کسی دنیوی نعمت پر نہ ہوتا بلکہ بے چینی اور بے قراری جب بھی محسوس کی تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کی دین سے دوری پر کی یہی وجہ

ہے کہ جو کچھ اللہ تعالٰی نے عطا فرمایا اسے اللہ ہی کے راستہ میں تقسیم فرمایا اور جو کچھ بھی علم حاصل کیا اُسے اُمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں صَرف کیا یہی وجہ ہے کہ جب محبت الٰہی پر کلام فرماتے ٹپکنے والے اشکِ ندامت کی برسات اپنی آنکھوں میں دیکھتے دل دنیا سے بیزار دیکھتے قرآنِ پاک کی نماز کے دوران قرأت فرماتے تو بہت ہی پیارے انداز میں ادائیگی فرماتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آواز بڑی پیاری تھی انتہائی دلفریب لب ولہجہ تھا۔ بس دل چاہتا تھا کہ نماز کی رکعتیں اور لمبی ہو جاتیں آپ کا وجود تھر تھر کانپ رہا ہوتا آیت میں احکام اور معنی کے اعتبار سے آواز میں تغیر و تبدل ہوتا جاتا چہرے پہ نماز کے بعد ایک عجیب نورانیت اور تابانی ہوتی آنکھوں میں کثرت سے آنسو ہوتے جن سے داڑھی مبارک بھیگی ہوتی کبھی کبھی نماز کے بعد کچھ گفتگو نہ فرماتے اور کبھی کبھی فرمایا کرتے نماز میں وجود کی اللہ تعالٰی کی محبت میں نفی ہو جانی چاہیے یا اللہ تعالٰی کو دیکھو یا پھر محسوس کرو کہ اللہ تعالٰی دیکھ رہا ہے فرشتے سلام کے بعد کہتے ہیں اے بندے! تجھے خبر ہوتی تو کس کے ساتھ محوِ کلام تھا تو نماز کے بعد سلام ہی نہ پھیرتا حکم یہی ہے تم نماز میں گویا اللہ تعالٰی سے چپکے چپکے باتیں کرتے ہو۔

اے لوگو! خواہشوں کے بت توڑ دو اللہ اور اپنے درمیان کسی چیز کو نہ آنے دو وہ بڑا بے نیاز ہے رحم فرمانے والا ہے اپنے بندوں کی حیثیت اور طبیعت کے مطابق اُن پر بوجھ ڈالتا ہے انہیں نوازتا ہے اُن کے دکھ درد مٹاتا ہے کوئی اس کی طرف بڑھے وہ بھی بڑھتا ہے ایک قدم کے مقابلہ میں دس قدم ذرا سوچو! اللہ تعالٰی سے بڑا محب کون؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے بندے اس کی محبت میں آگ میں گرائے گئے اس نے انہیں آگ ہی میں نواز دیا گلزار بنایا آگ کو اور رحمتوں کی بارش فرمائی اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلنے کا وقت آیا تو اس نے جنت سے دنبہ بھیج کر اپنی رحمت سے

نوازا حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات کے لیے کشتی بنانے کا فن سکھایا پھر اُن کی کشتی کو بچایا حضرت صالح علیہ السلام کی دعا پر پتھر سے اونٹنی کو نکالا حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں سنبھالا جیل میں نوازا، زلیخہ کے الزام سے ایک شیر خوار بچے سے کلام کرا کے بچایا پھر مصر کے تخت پر بٹھایا حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھا حضرت ایوب علیہ السلام کی کفالت فرمائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلندیوں پر اُٹھایا غرضیکہ کس کس کے حال پر رحمت نہیں ہوئی وہ ستر ماؤں سے زیادہ اپنے بندے سے پیار فرماتا ہے میرا اللہ مخلوق پر بڑا مہربان ہے شب و روز اللہ تعالیٰ کی محبت کے متعلق ارشادات فرماتے رہتے پھر عقیدہ کی درستگی کے لیے شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انتہائی مؤدبانہ اور ایمان افروز گفتگو فرماتے کہ دل سفرِ مدینہ اور زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بے چین ہو جایا کرتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ایسے رنگ میں بیان فرماتے کہ نا سمجھ آدمی بھی فیض پاتا اور زندگی میں کچھ نہ کچھ تبدیلی کا خواہشمند رہتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد سے محبت، اُن کی خدمت میں بیٹھنا حکم کی پیروی، مرشد کے دیئے ہوئے سلوک و اسباق کی اہمیت بزرگانِ دین سے سچی محبت و نسبت اور صالحین کرام اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، اہلِ بیت عظام، انبیاء کرام کا ہمیشہ ادب و احترام سے ذکر کرنے کی تلقین فرمائی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واضح حقیقت نصیب ہوئی کہ جس طرح آنکھوں کو بینائی کی، کانوں کو سماعت کی، زبان کو قوت گویائی کی، دل کو دھڑکن کی، لبوں کو مسکراہٹ کی، دماغ کو عقل کی، جسم کو جان کی، زندگی کو سانس کی، فصلوں کو پانی بیج کی ضرورت ہے اسی طرح انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ضرورت ہے زمین اللہ تعالیٰ کے بندوں سے کبھی خالی نہیں ہو سکتی زمین کے خالی ہونے کا مقصد زمین کی موت زمانے میں قیامت اور قیامت اُس دن

آئے گی جس دن اللہ تعالیٰ کے بندوں سے زمین خالی ہوگی حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں وہ زمین پر آئے زمین آباد ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے اُن کے جانے کے بعد زمین و آسمان ہر شے فنا ہو جائے گی حقیقتِ حال سامنے ہے کہ ابھی حضرت امام مہدی علیہ السلام نہیں آئے اس لیے زمین پر نظام قائم ہے اب حضرت امام مہدی علیہ السلام نہیں آئے تو اس کا مطلب زمین پر اُن کی خبر دینے والے موجود ہیں خبر کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کو عطا فرمایا ہے جو لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں برائی سے روکتے ہیں اس سے زمین پر اللہ کے بندوں کی موجودگی ثابت ہے اور انشاء اللہ رہے گی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عقائد میں درستگی کے لیے شب و روز خدمات اور ہر اعتبار سے ترویج و اشاعت کی کوششیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور دل ہر دور میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی محبت میں دھڑکتے رہیں گے مہکتی کلیوں کی طرح آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مسکراتا چہرہ گلاب کے پھولوں کی طرح جو خوشبو سماج میں بکھیرتا رہا ہے اُسے آج بھی فضا نے ہوا نے محبت بھرے قلوب نے اپنے اپنے من میں سنبھال رکھا ہے یہ خوشبو جہاں میں پھیلے گی اور فیض کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا بالکل اسی طرح کہ جس طرح ایک مسافر دورانِ سفر درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں تلے بیٹھ کر سکون پاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر کے آرام کی برکتیں اُسے اگلا سفر جلد از جلد ختم کرنے میں مدد دیتی ہیں بالکل اسی طرح راہِ حق کا مسافر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کی برکتوں سے اپنی زندگی کی حقیقی خوشیوں سے فیضیاب ہوتے رہیں گے اور من کی مرادیں پاتے رہیں گے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی صحرا میں بارانِ رحمت کی اُمید، اندھیری رات میں سورج کی اُبھرتی کرن اور دن کے اُجالوں کامیابیوں کا سامان، ہدایت سے دور بھٹکنے والوں کے لیے

منزلِ مقصود، دکھ درد کے ماروں کے لیے وجہ سکون واطمینان آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کلام
کی سادگی محبت بھرے قلوب کو جنم دیتی رہے گی راہِ حق کے مسافروں کو آپ رحمتہ اللہ
علیہ کے عقائد کی درستگی کے لیے مرتب کردہ اصول انہیں راہِ حق سے فرار نہیں ہونے
دیں گے وقت ولی اللہ کو اپنا بیٹا بنا کر پالتا ہے زمانہ جتنے مرضی رنگ بدل لے رہن سہن
کے انداز بدل لے نت نئی ایجادات سے نظامِ زندگی میں جو بھی ردوبدل کر دے مگر وقت
اپنے بیٹے کے اقوال وافعال کی حفاظت کرتا ہے دوسروں کی زندگی سنوارنے کے لیے
اپنی اولاد میں اضافے کے لیے مدد کرتا رہتا ہے وقت محافظ بن کر نیک لوگوں کا محب بن
کر ہمیشہ ولی اللہ کے ساتھ رہتا ہے ولی اللہ کی زندگی کا زندگی میں بھی اور بعد از وصال
بھی آفتابِ قسمت اُسی طرح جگمگاتا رہتا ہے ولی اللہ کی زندگی کی قسمت میں کبھی شام
نہیں ولی اللہ خدا تعالیٰ کے سوا ہر شے سے بے نیاز ہے اسی لیے وہ بے نیاز ذات اپنی
تخلیق کی ہر شے کو ان کے تابع کر دیتی ہے ہر صبح ہر دوپہر ہر شام ہر رات ان کے مقام
ان کی عظمت کی گواہی دیتی ہے کیونکہ ولی اللہ ہر صبح کو قرآن کی تلاوت کا تحفہ دیتا ہے
ہر دوپہر ہر شام ہر رات کو خدا تعالیٰ کی یاد اور بندگی کے پُر خلوص نذرانے دیتا ہے اشکِ
محبت دیتا ہے یہ صبحیں، یہ شامیں، یہ راتیں ان سے وفا کرتی ہیں اور کہتی ہیں یہی وہ
لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں مرنے نہیں دیا ہمیں زندہ رکھا یہ صبح اور شام حقیقتِ حال کو
پا کر ایک حقیقت بن جاتی ہیں اور جنہوں نے انہیں ستایا ہوتا ہے اُن کے لیے عبرت کا
نشان بن جاتی ہیں آج جتنی بڑی ہستیاں ہیں اُن کے ولادت و وصال کے دن تاریخیں
موجود ہیں صدیاں گزر گئیں دن اور رات کے ساتھ وقت اور پہر گواہ ہیں فلاں بندہ دنیا
میں آیا تھا دنیا کی ہر شے جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے
ان سب تسبیح بیان کرنے والوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عظمت بخشی اِن کا امام بھی

انسان کو بنایا اس لیے ہر شے جو تسبیح کرتی ہے وہ ان کی گواہ بن جاتی ہے خدا تعالیٰ کے دوست کی ہر شے دوست ہے خدا تعالیٰ کے دشمن کی ہر شے دشمن ہے حضرت آدم علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے لگے بیج بہترین پھل والے درخت ہیں اور جنھیں ابلیس نے چھو دیا وہ کانٹے ہیں دریائے نیل حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ماننے والوں کو پہچانتا ہے اور درمیان سے پھٹ کر گزرنے دیتا ہے اور منکرِ خدا فرعون اور اس کے ساتھیوں کو دبوچ لیتا ہے اپنی لہروں میں بہا لے جاتا ہے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہچانتی ہے اُن کے لیے گلزار بن جاتی ہے مچھر خدا تعالیٰ کے منکر نمرود اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر کر کے ہلاک کرتے ہیں مگر مومنوں کو کچھ نہیں کہتے ایک بے جان چھری جانتی ہے کہ وہ اس گردن پر جو نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باپ ہے تیز دھاری ہو کر بھی نہیں چلتی غرضیکہ خدا تعالیٰ کے بندوں کو ہر شے پہچانتی ہے حضرت آدم علیہ السلام نے جہاں جہاں قدم رکھا برکتوں سے زمین کو بھر دیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدھر جدھر سے گزرتے ہر شے اُن پر درود وسلام پڑھتی اور خدا تعالیٰ کے بندے جس نگر سے جس بستی سے گزرے انہوں نے یادِ حق کے وہاں چراغ روشن کر دیئے بنجر زمینوں کو پیدوار کے لائق کر دیا بادل بارش چاند ستارے سورج آسمان سب اُن کی عظمت کے گواہ ہو گئے روشنیوں اور رحمتوں کی برکت سمیٹے یہ ظاہر ہوتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں اگر غور کرو تو یہ سب بندگانِ خدا سے روشنی پاتے ہیں دیدار کرتے ہیں ان کی روشنیاں ان کی مسکراہٹ ہیں ان پر گہن بندگانِ خدا کے منکروں پر احتجاج ہے اے دوست جاگ بندگانِ خدا روپوش ہو رہے ہیں۔

آپڑھتے ہیں عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبت بھرا کلام جو اس نے

میرے لیے چھوڑا تیرے لیے چھوڑا ابر اس کے لیے چھوڑا جو ڈھونڈ رہا ہے جاننے کے

لیے بے چین ہے جو تلاش میں ہے یہ سب کچھ انہیں کے لیے چھوڑا گیا خدا کے بندے
کا تحفہ ہے احسان ہے اس کی محبت ہے بر اس بندے کے ساتھ جو اس خالق و مالک سے
محبت کر رہا ہے کرنا چاہتا ہے یا کبھی کرے گا ذہنوں پر دستک ہو گئی اب کھڑکی یا دروازہ
کھول کر دیکھنے کی ضرورت ہے تیری امیدوں کو روشن کرنے والی صبح کی کرنیں دستک
دے رہی ہیں زندگی کو مہکانے والی کلیوں اور پھولوں سے زندگی کا مرباد جہاں آباد کریں
ایک پھول سے گلستان بنائیں ایک بیج سے درخت لگائیں ایک آنسو سے عرش کو ہلائیں
ایک آہ سے دلوں کو جگائیں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ بندۂ خدا محبِ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بندگانِ خدا کا سچا سفیر مخلوقِ خدا کا ایک عظیم خدمت گار اپنی
زندگی اے حق کے مسافر تیرے نام کر گیا تجھے پیغام دے گیا آسمان جانیں کتنی مدتوں
کے بعد ایسے لوگوں کو ڈھونڈتا ہے کیونکہ طالبِ حق حق کی آغوش میں تربیت پاتا ہے
آسمان نہیں رحمت کے سائے تلے پلتا ہے ہوا فضا بہار سے نہیں دیدارِ مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم سے زندہ رہتا ہے ایک لمحہ کی دوری اُس کی موت اسی لیے تو سورج ٹھنڈی
کرنوں سے طلوع ہوتا ہے اس امید پر کہ خدا تعالیٰ کے بندے کی زیارت شاید ہو جائے
مگر کچھ نہیں ملتا دوپہر کو تپتا ہے روتا ہے پھر ڈھلتا ہی چلا جاتا ہے سرخ پڑ جاتا ہے آہوں
سسکیوں سے غروب ہو جاتا ہے دوپہر کو اس کا شدید تپنا اُس کی نا امیدی کو ظاہر کرتا ہے
اس کا واویلا ہے اُسے دوستانِ خدا نظر نہیں آتے اور شام کو اُس کی سرخی اُس کی ہجر کی
آہیں ہیں کئی بار اُسے بھی زیارت ہوتی ہے پھر شرما کر کبھی بادلوں میں چھپتا ہے بارش
میں نظارے کرتا ہے بے خود ہو جاتا ہے اپنا وجود کھو دیتا ہے دن ہوتا ہے مگر چھپ
جاتا ہے حالت وجد میں حالتِ محبت میں بے خود ہو کر سب کی نظروں سے اوجھل ہو کر
فکرِ خداوندی میں سجدے میں گر جاتا ہے پھر ایک دم نئی آب و تاب کے ساتھ جلوہ

گر ہوتا ہے اسی طرح چاند بھی اپنی روشنیوں میں تغیر و تبدل کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کبھی چھپتا ہے رات کے اندھیروں میں اپنی ٹھنڈی اور مدھم روشنی کے ساتھ آداب کی تمام شرائط قبول کر کے قیام کرنے والوں تہجد کے وقت آنسو بہانے والوں کی زیارت کرتا ہے کبھی اُن کی محبت میں مٹ جاتا ہے کبھی دیدار کے جلوے لوٹ کر ایسا مست و بے خود ہو جاتا ہے کہ ساری خدائی کے سامنے چودھویں کا چاند بن کر ابھرتا ہے اور محبت کرنے والوں کی محبت میں وسیلہ بن جاتا ہے اور پھر چہرے کی مثال چودھویں کے چاند سے دی جاتی ہے اس لیے کہ اس نے بھی وہ چہرہ دیکھ لیا ہوتا ہے جو محبتِ الٰہی میں پُرنور ہے اُس چہرے کی زیارت کا فیض چاند بانٹ رہا ہوتا ہے ستارے چمکتے ہیں آسمانوں پر راستہ دکھاتے ہیں زمین والوں کو جب چھپتے ہیں تو سمجھو موسم خراب ہے یہ ان کی ناراضگی ہے اہلِ زمین سے سمجھاتے ہیں دیکھو ہم نہیں تو تم بھی اب راستہ کہاں سے تلاش کرو گے بندگانِ خدا کے ہو کر رہو اُن کی سنو باقی سب کی چھوڑ دو سب کچھ اُن کے پاس محبوب بھی محبوب کی یاد بھی اور محبوب کا دیا ہوا سب کچھ بھی پھر دن بھر نظر نہیں آتے یہ اشارہ دیتے ہیں اللہ کے بندے تمہاری نظروں سے صرف اوجھل ہیں تلاش کرو مل جائیں گے ایک ملے گا پھر کئی مل جائیں گے بالکل اُسی طرح جس طرح دن میں ایک ستارہ نظر آجاتا ہے پھر شام کو کئی ستارے نظروں کے سامنے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ پھر باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ، پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ خواجہ دوست محمد رحمتہ اللہ علیہ خواجہ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ خواجہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ مرزا مظہر جانِ جاناں رحمتہ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ خواجہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ خواجہ ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ حضرت

ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کچھ تیرا آسمان تیرے جہان تیرا لوح وقلم تیرے زمین تیری جو کچھ زمین وآسمان کے درمیان ہے وہ تیرا اگر تُو بندہ خدا کا ہے خدا کو ڈھونڈنے جب بھی نکلیں گے بندے تک ہی پہنچیں گے پھر بندگانِ خدا کی جماعت پھر ان پر اللہ کا ہاتھ آراہِ حق کے مسافر حق کو ڈھونڈیں اس کے بندوں کی محبت میں ان کے محبت بھرے کلام میں۔

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا بچپن

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے عادات وخصائل بچپن میں دوسرے لڑکوں کی طرح نہیں تھے صاف ستھرا لباس پہننا، سر کے بال وغیرہ اچھے طریقے سے سلجھائے رکھنا، سیر وسیاحت میں مشغول رہنا بیس برس کی عمر تک خصوصی توجہ سے کرتے رہے بری صحبتوں اور ماحول سے محفوظ رہے بچپن میں ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نانی اماں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو چارپائی پر لٹا کر گھر کے کام کاج میں مشغول ہوگئیں انہوں نے گھر کے برآمدہ میں کام کاج کے دوران آپ رحمتہ اللہ علیہ پر نظر ڈالی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ پر بارش ہو رہی تھی وہ دوڑیں کہ کہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ بھیگ نہ جائیں جب انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اٹھایا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ خشک تھے بارش کا کہیں نام ونشان نہ تھا (یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکرم کی برسات تھی) شیخ رحمتہ اللہ علیہ دل لگا کر تعلیم حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ بہاولپور کے عباسیہ ہائی سکول میں بحیثیت ایک استاد

کے سرکاری ملازمت اختیار کرلی سخاوت وایثار کی عادت بچپن سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کا خاصہ تھی کئی بار ساری تنخواہ بانٹ دیا کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ڈانٹ ڈپٹ کیا کرتے کہ اصول اور ضابطے سے چلو میانہ روی اختیار کیا کرو حضرت جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اپنی طبیعت میں اصول پرستی کے بہت پابند تھے وہ اپنی تنخواہ یا آمدنی کو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے یعنی ایک حصہ اپنے گھر والوں کی ضروریات کا، ایک حصہ غریبوں کا، ایک حصہ حاجت مند بچوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے رکھتے، ایک حصہ اپنے پیرو مرشد حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ کی طرف جانے کے دوران اپنے ساتھ اگر احباب وغیرہ ہوتے تو ان پر اور باقی لنگر شریف کی خدمت پر صرف کردیتے) شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز خود ہی ارشاد فرمایا کہ بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے میری اسی عادت پر کئی بار مجھے پیٹا بھی مگر میری عادت اس دن سے لے کر آج تک وہی ہے پاس جو کچھ بھی آیا ہے اسے راہ خدا میں خیرات کردیا اگلے پہر کی کبھی مجھے فکر نہ ہوئی اور جب اگلا پہر آیا بھی تو اللہ پاک نے اس نیک عادت پر مجھے محروم نہ کیا۔

خاندانِ ولائت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نام آمنہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا اور والد کا نام حضرت جام گل محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نہایت نیک اور زاہدہ عابدہ خاتون تھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت کرتیں ہر وقت تسبیح ان کے ہاتھ میں رہتی اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتی رہتیں یادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے کئی بار رسول کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت انہیں نصیب ہوئی آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر زندگی زندگی نہیں ہے اپنی عمر کے ابتدائی ایام سے لے کر تا دم وصال صوم وصلوٰۃ کی پابند رہیں اور شب بیداری کرتی رہیں یعنی فرضی نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی نمازِ تہجد بھی قضا نہ کی پیرومرشد رحمتہ اللہ علیہ کی تربیت میں ان رحمتہ اللہ علیہ کا بڑا ہاتھ ہے۔

حضرت جام گل محمد رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ پیرومرشد حضرت جام ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے والد ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ چالیس برس ملتان کے ریلوے اسٹیشن کے سامنے ایک جامع مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے نیک اور صالح انسان تھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بچی محبت تھی مزارات پر حاضری اکثر اوقات دیتے رہتے قادریہ سلسلہ میں بیعت تھے اوراد ووظائف پر خصوصی توجہ دیتے حضرت غوثِ اعظم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سید عبدالوہاب شاہ دائرہ دین پناہ رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی کرم نوازیاں ان کے شاملِ حال تھیں اور ان کے فیض باطنی سے مالا مال تھے بڑی پرہیزگاری کی زندگی بسر کی اور لقمۂ حلال خواہ کم بھی ہوتا اس پر اکتفا کرتے فرمایا کرتے رزقِ حلال کے بغیر عبادت میں لذتِ حقیقی نصیب نہیں ہوتی عمر کے آخری چند سال گوشۂ نشینی اختیار کرلی اور شب وروز ذکر ومراقبات میں مشغول رہتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔

حضرت جام گوہر دین رحمتہ اللہ علیہ

اور

حضرت جام لال بیگ رحمتہ اللہ علیہ

پیرومرشد حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے دادا بڑے نیک اور پارسا انسان تھے کہا جاتا ہے کہ حضرت جام گوہر دین رحمتہ اللہ علیہ اوران کے والد حضرت جام لال بیگ رحمتہ اللہ علیہ دونوں نے ہی بہت عبادت و ریاضت کی اوران کی دعاؤں کے صدقہ سے ہی پیرومرشد رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان پر اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرم نوازیاں ہوئیں حضرت جام گوہر دین نے بہت زیادہ زہد کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وجد طاری ہو جاتا اس عالم میں ویرانوں میں نکل جاتے اور بھوکے پیاسے محوِ حیرت رہتے اور بے ہوش ہو جاتے گھر والے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اسی حالت میں اٹھا لاتے اور روئی پانی میں بھگو کر اس کے چند قطرات آپ رحمتہ اللہ علیہ کے منہ میں ڈالے جاتے تو کچھ ہوش آ جاتا چلنے پھرنے کے قابل ہوتے تو پھر ویرانوں میں نکل جاتے اپنی زندگی کے روز و شب اللہ کی یاد میں بسر کر دیئے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے انسان وہی اچھا جو ذکرِ خدا میں مشغول رہے ان کے والد جام لال بیگ رحمتہ اللہ علیہ جو مرشد کامل حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے پردادا ہیں انہیں اویسی سلسلہ سے فیضِ باطنی تھا اور حضرت سید عبدالوہاب شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں خلافت سے نوازا بہت سے اولیاءِ کرام رحمتہ اللہ علیہم سے انہیں خصوصی فیض ملا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پیپل کے ایک درخت پر سرکنڈوں وغیرہ سے ایک مصلّٰی بنایا ہوا تھا اور جب سب لوگ سو جاتے یہ اس پر بیٹھ کر اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت جام غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ

پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کے سسر حضرت جام غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ بھی بڑے پرہیز گار انسان تھے وہ اپنے علاقے کے ذیل دار تھے کھاتے پیتے گھرانے کے چشم و چراغ ہونے کے باوجود عبادت و ریاضت سے غافل نہ تھے میٹرک کے امتحان میں لیہ کے علاقہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی اس کے بعد ایک بنک میں ملازمت اختیار کی تو پہلے ہی روز سودی کاروبار کی وجہ سے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا گھر آ کر زمینوں پر کاشتکاری شروع کر دی سات برس کی عمر میں نماز باقاعدگی سے شروع کی اور تادم وصال صوم وصلوٰۃ کے پابند رہے بڑے خوددار اور غیرت مند انسان تھے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے جب کبھی ٹھنڈا پانی پینے کو مل جاتا کہ کہا کرتے ٹھنڈا پانی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اسے پیتے ہی دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے۔

حضرت جام نور محمد رحمتہ اللہ علیہ

پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حضرت جام نور محمد رحمتہ اللہ علیہ زہد و تقویٰ اور غیرت ایمانی میں اپنی مثال آپ تھے جوانی کی عمر میں ہی عبادت کا شوق طبیعت پر غالب تھا بڑے ایماندار انسان تھے چھوٹی عمر میں ہی چلہ کشیاں شروع کر دیں اس کے نتیجے میں طبیعت پر محویت و استغراق اس قدر غالب ہوا کہ گلیوں اور بازاروں میں کاغذ اٹھاتے پھرتے کوئی سوجھ بوجھ نہ رہی یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ رحمتہ اللہ علیہ ملتانی میں کسی ادارے میں ملازمت کرتے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ حضرت شاہ رکنِ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئیں اور عرض کیا حضرت میرا بیٹا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شہر میں اس طرح دیوانہ ہو جائے دل نہیں مانتا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی

ہمارے خاندان کے بزرگوں پر بڑی کرم نوازیاں ہیں مگر میں تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولائت کو تب مانوں جب آپ رحمتہ اللہ علیہ میرا بیٹا جیسے صحت مند آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شہر میں آیا تھا اس سے بھی بہتر حالت میں لوٹا دیں اس دعا کے چند ہی دن بعد حضرت جام نور محمد رحمتہ اللہ علیہ کو چھینک آئی اور اس میں خون کے لوتھڑے باہر گرے اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ تندرست ہو گئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نماز معکوس بھی ادا فرمایا کرتے تھے (خیال رہے کہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ یہ نماز کنوئیں میں الٹا لٹک کر ادا فرمایا کرتے تھے اس کے علاوہ بھی بہت سے اولیاء اللہ نے یہ نماز ادا کی روایت میں آتا ہے کہ یہ نماز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ادا فرمائی تھی) شریعت کے خلاف کوئی بات کسی سے نہ سنتے جو کہتے دوسرے کے منہ پر کہتے پیٹھ پیچھے بات نہ کرتے حق بات علی الاعلان کیا کرتے لوگ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ان عادات وخصائل کی وجہ سے اُن کو کامل مرد کہا کرتے زیارت حرمین شریفین سے اپنی والدہ کے ہمراہ مشرف ہوئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ابتداء میں کسی کی بیعت نہ کی تھی پیر ومرشد رحمتہ اللہ علیہ انہیں حضرت پیر محمد عبد اللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے پاس لے کر گئے تو انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا جام ظفر اللہ رحمتہ اللہ علیہ کہاں چھپائے رکھا انہیں یہ تو مردِ کامل ہے اس کے بعد باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں خلافت واجازت سے نواز دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم شروع سے ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شاملِ حال تھا تادم وصال حق پر قائم رہے اور ہمیشہ رزق حلال سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی کفالت فرمائی اور زندگی کو یونہی ضائع نہیں ہونے دیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا ثمر آپ کے بیٹے حضرت جام شاہد نصیر باروی صاحب کی صورت عطا فرمایا جنہیں پیر ومرشد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کی اکلوتی بیٹی کا شوہر ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے اور آستانہ عالیہ جامویہ کی زیب وزینت کا شرف

بھی آپ کو حاصل ہے ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت جام شاہد نصیر باروی صاحب کے حالات وواقعات یہاں درج کیے جائیں تاکہ سبھی مستفیض ہوں۔

حضرت جام شاہد نصیر باروی مدظلہ تعالیٰ

پیر طریقت رہبر شریعت محب اولیاء کرام عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جام شاہد نصیر باروی صاحب مدظلہ عالی اپنے عادات وخصائل میں منفرد اور بے مثال شخصیت کے مالک ہیں آپ کا حال بہت قوی اور عادات نیک ہیں جب سے آستانہ عالیہ کی خدمت کی ذمہ داری سنبھالی سب کو محوِ حیرت میں مبتلا کر دیا آپ کے اوصاف سے واضح پتہ چلتا ہے کہ آپ بغیر فساد اور الجھن کے امن کے ساتھ سلسلہ عالیہ کی ترویج واشاعت کے قائل ہیں اور بہت سے ٹوٹے دلوں کو آپ کی تربیت سے قرار ملا ابتدائی زندگی بظاہر دنیا داری میں گزاری لیکن اب کئی برسوں سے اولیاء کرام کی مہربانیوں کا مرکز بنے ہوئے ہیں بڑی سلیقہ مندی اور تحمل مزاجی سے حالات کا جائزہ رکھتے ہیں اور محسوس کروائے بغیر نتیجے تک پہنچتے ہیں آپ کی شفقت اور مہربانیوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ یونہی قائم رکھے اور آپ کی روحانی توجہ اور ترقی آفتاب کی طرح چمکتی رہے آپ پیرومرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور داماد ہیں حضرت جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں یکم اپریل 1958ء میں پیدا ہوئے اپنے باپ اور حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ 1967ء کو 9 برس کی عمر میں حضرت پیر محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ان کے پاس خربوزہ پڑا تھا جو انہوں نے انہیں کھانے کے لیے دیا جب ان کی عمر گیارہ برس ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ

علیہ نے حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ سے انہیں بیعت کے متعلق عرض کیا حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ چھوٹی عمر کے لڑکوں کو بیعت نہیں فرماتے تھے لیکن شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے نسبت کی بدولت یہ منفرد سعادت انہیں نصیب ہوئی جس روز حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک ہوا اس روز یہ کہتے ہیں میرے دل میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق پیدا ہوا میں سائیکل پر سوار ہو کر کوٹ سلطان سے آستانہ عالیہ کی طرف چل پڑا جب وہاں پہنچا تو حیران رہ گیا کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا اس کے بعد پھر اعلان وغیرہ کرانے اور اطلاعات دینے کے لیے مختلف مقامات پر گئے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ سعادتِ حج بھی نصیب ہوئی شیخ رحمتہ اللہ علیہ ان کے ساتھ بڑی محبت فرماتے تھے ان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں فرمایا گاڑی نکالو انہوں نے عرض کیا کہاں جانا ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا دائرہ دین پناہ جانا ہے ٹریکٹر خریدنے یہ خوشی سے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ چل پڑے جب دائرہ دین پناہ پہنچے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا چوک منڈا چلو یہ وہاں سے چوک منڈا پہنچے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے پھر فرمایا چوک اعظم چلتے ہیں چوک اعظم شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ پہنچے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا چلو مرشد کریم رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ پر بھی حاضری دیتے چلیں جب شیخ رحمتہ اللہ علیہ آستانہ پر پہنچے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ان کو خبر ہوئے بغیر تمام روپے اپنے مرشد بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ کی تعمیر کے لیے پیش کر دیے جب واپس پلٹے تو یہ فرماتے ہیں میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا اب کہاں جانا ہے انہوں نے فرمایا واپس گھر میں نے عرض کیا ٹریکٹر فرمایا اس کے پیسے میں نے اپنے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کی تعمیر کے لیے پیش کر دیے ہیں آپ فرماتے ہیں جب ہم واپس گھر آ گئے تو چند

روز بعد ٹریکٹر کا بھی بندوبست ہوگیا آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں لاہور داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا تو وہاں ایک بزرگ نے مجھے قریب بلاکر فرمایا جام صاحب کو میرا سلام دینا میں حیران تھا کہ یہ بزرگ مجھے جانتے نہیں پھر انہوں نے مجھے کیسے پہچان لیا کہ میں جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے گھر سے آیا ہوں جب میں واپس آیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے بلاکر فرمایا سناؤ داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کا کیسی رونق تھی وہاں کوئی ملا تو نہیں تھا میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا دیئے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ وصال سے قبل کچھ عرصہ بہت زیادہ علیل بھی رہے انہوں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی بہت زیادہ خدمت فرمائی حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہٗ عالی کی طرف سے انہیں اجازت وخلافت ہے حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ نے انہی کے ہاتھ تجدید بیعت کی تھی 23 اپریل بروز سوموار 2001ء کو جب حضرت خواجہ فقیر محمد مظلہٗ تعالیٰ ڈیرہ غازی خاں سے واپس عصر کے بعد آستانہ عالیہ جامویہ پر پہنچے تو انہوں نے ان سے عرض کیا حضرت ہماری مسجد کے حافظ صاحب کو بیعت فرمالیں تو انہوں نے جواب میں فرمایا اب تم خود بیعت کیا کرو اس وقت میں اور میرے ساتھ ایک پیر بھائی کلیم اللہ صاحب اور بہت سے احباب بھی موجود تھے آپ کے ہاتھ بہت سارے لوگ بیعت ہورہے ہیں اور فیض سے جھولیاں بھر رہے ہیں آپ فرماتے ہیں میں کوئی ایسا راستہ اختیار نہیں کرسکتا جو مجھ پر یا کسی پر بوجھ بنے میرے پاس جس نے آنا ہے اللہ کے لیے آئے اور اپنے رشتے کو اللہ ہی کے لیے رکھے فرمایا بہت سارے لوگوں کی حالت ہمارے سامنے ہوتی ہے مگر ہم اس کے سفر اور حاضری کو دیکھ کر کچھ نہیں کہتے اس لیے کہ تھکے ماندے آدمی کو مایوس نہیں کرنا چاہیے آپ فرماتے ہیں میرا عقیدہ ہے جو سید ھے

راستے پر چلتا ہے اس کی حالت خود بتاتی ہے اور جو ٹیڑھے راستے پر چلتا ہے اس کی حالت بھی خود بتاتی ہے اس لیے مجھے کسی سے کچھ بھی کہنے کی حاجت نہیں آپ فرماتے ہیں ہمارے بڑے بزرگ ہمارے لیے اچھا کریں گے تو ہم اچھا کر سکتے ہیں ورنہ ہم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے فرمایا کامیابی انہی بزرگوں کی نظر عنایت پر ہے ایک مرتبہ بارہ ربیع الاول کی صبح شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر قدموں والی جانب ہاتھ رکھ کر کتنی دیر روتے رہے اور پھر جلوس میں جا کر شریک ہوئے اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت ان کے شاملِ حال فرمائے اور طریقت کے منفرد طور طریقے انہیں نصیب ہوں اپنے بچوں کو ہمیشہ اچھے اعمال کی تلقین فرماتے ہیں کبھی کسی غفلت پر حمایت نہیں فرماتے ہمیشہ فرماتے ہیں کہ زندگی کی کامیابی کامیاب لوگوں کے رستے پر چل کر ہی نصیب ہوتی ہے تمام مریدین کو سلوک کی تلقین فرماتے ہیں اور خیر و برکت ان کے دامن سے لپٹی ہوئی نظر آتی ہے بے شک آپ کی شخصیت سادگی میں قیامت کی ادا رکھتی ہے آپ کے دل میں اتحادِ امت اور اہلِ سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کا بہت شوق ہے اکثر اوقات اس سلسلہ میں مجالس کے انعقاد میں سرگرم عمل نظر آنے لگے ہیں آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے جس وقت چاہتا ہے اپنے بندے کو اپنے دین کی خدمت کے لیے چن لیتا ہے اس نے ہر بندے کے لیے ہدایت کا وقت مقرر کر رکھا ہے یہ وقت اس وقت سے پہلے نہیں آتا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی تعمیر اور مسجد کی توسیع کا بہت جذبہ و شوق رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ان نیک ارادوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش کے مطابق سلسلہ عالیہ کی اشاعت کی توفیق بخشے ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سرخرو کرے۔ آمین!

حضرت جام شاہد نصیر باروی صاحب کو اللہ پاک نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا

ہے آپ کے بچوں کے دادا جام نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور نانا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ کی بیٹی کی شادی حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہٗ عالی کے بیٹے خواجہ مجید صاحب مدظلہٗ عالی سے انجام پائی اور خواجہ فقیر محمد مدظلہٗ عالی کی بیٹی کی شادی جام شاہد نصیر باروی مدظلہٗ عالی کے صاحبزادہ محمد عبداللہ مدنی صاحب سے طے پائی اور آپ کے دوسرے بیٹے صاحبزادہ عطا سط رحمٰن مکی صاحب کی شادی جام غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ کی نواسی اور پیر ومرشد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ نسبتی جناب جام ریاض حسین صاحب کی بیٹی سے طے پائی دونوں بھائی ماشاءاللہ اپنے والد محترم کے ساتھ جہاں تک خدمت کا فریضہ ہے انجام دے رہے ہیں بڑی پیاری گفتگو فرماتے ہیں اور اپنے اچھے عادات وخصائل سے دوسروں کو متاثر فرماتے ہیں اور کوشش میں ہیں کہ جہاں تک ہوسکے اپنی زندگی اپنے باپ کے ساتھ مل کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقۂ مبارکہ پر چلتے ہوئے دین اسلام کی ترویج واشاعت میں بسر ہو ہر دور میں اللہ پاک ان کی راہنمائی فرمائے اور زمانے کے غیر ضروری کاموں سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور دلوں کی بنجر زمینیں ان کے نظرِ عنایت کے طفیل شاداب ہوتی رہیں اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا سینہ اور ان کے والدین کے دلوں کو ان سے ہمیشہ ٹھنڈک پہنچے زیارتِ حرمین شریفین سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی مشرف ہوئے اور بعد میں بھی سعادت حاصل ہوئی ان کی والدہ محترمہ اللہ تعالیٰ ان کی قسمت کے ستارہ کو ہمیشہ روشن رکھے ان سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی محبت تھی اور سلسلہ عالیہ کی عورتوں کے حوالہ سے ساری خدمت یہی انجام دیتی ہیں آپ بہت نیک سیرت اپنے بابا کے نقشِ قدم پر اور اپنے شوہر اور اولاد کے لیے شب وروز دعاؤں میں مشغول رہتی ہیں طریقت میں خاص سوجھ بوجھ رکھتی ہیں اور گھر گھر پیغام حق پہنچاتی ہیں زندگی بہترین اصولوں کے مطابق

بسر فرما رہی ہیں عورتوں کے لیے اس پُرفتن دور میں اللہ تعالیٰ کا انعام ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کے طفیل جانے کتنے گھروں کو آباد کیے ہوئے ہے اور اپنے بابا جان رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے شوہر جام شاہد نصیر باروی مدظلہٗ عالی کے مریدین کے لیے دعائیں فرماتی ہیں اور اس کی برکتیں ہم اپنی زندگی میں محسوس کرتے ہیں آپ اپنی والدہ محترمہ کی خدمت فرماتی ہیں اور ان سے بھی شب و روز سب کے لیے دعائیں کراتی ہیں اللہ تعالیٰ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان کو عزت و شان ہمیشہ عطا فرمائے اور یہ گھر طالبانِ حق کے لیے ہمیشہ روحانیت کا مرکز رہے اور سب پر رحمت کی برسات ہوتی رہے آمین!

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت کا واقعہ

جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ آپ کو خواب میں ملیں تو اس کے چند روز بعد حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کوٹ سلطان کسی عقیدت مند کے گھر تشریف لائے آپ رحمتہ اللہ علیہ اسی خواب کے پیشِ نظر انہیں دیکھنے گئے جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظریں ان کے چہرہ پر پڑیں تو دل سے ان کے معتقد ہو گئے اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پیر باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر جا کر بیعت کر لی بیعت کے وقت ایک بات عرض کی کہ حضرت میرا سارا خاندان سلسلہ قادریہ میں بیعت ہے اکیلا نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت ہو رہا ہوں خصوصی توجہ فرمائیے گا بندہ محروم نعمت نہ رہے اس پر فقیر بارو رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا انشاءاللہ قادریہ سلسلہ کا فیض بھی ملے گا اور نقشبندیہ سلسلہ کے کمالات بھی عطا ہوں گے بلکہ ہر سلسلہ کی عنایات ہوں گی۔

خواب میں پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت

جس روز آپ رحمتہ اللہ علیہ بیعت ہوئے اسی رات آپ کو پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا جام ظفر اللہ بچپن میں میں نے ہی تمہیں اپنی فرزندی میں لیا تھا اور فقیر بارو رحمتہ اللہ علیہ کو بھی میں نے ہی تمہارے پاس بھیجا ہے۔

تکمیلِ سلوک و اجازتِ خلافت

پیر بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ نے حسبِ وعدہ بیعت کے فوراً بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، حسنیہ، بارویہ کے سلوک و اسباق و مراقبات طے کرانا شروع کیے اور تقریباً آٹھ برس کے بعد اپنی استعمال شدہ دستار آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سر پر باندھ کر فرمایا لو میاں ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

زیارتِ حرمین شریفین

1966ء میں پہلی بار آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سعادتِ حج کے لیے درخواست جمع کرائی تو قرعہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام نہ نکلا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت بے چین سی ہوگئی دل ہی دل میں پریشان ہوئے اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ لاہور میں تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور اپنی عرضی پیش کی۔

ایک اللہ والی بڑھیا سے ملاقات

جس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے داتا دربار مراقبہ کیا اس کے بعد اٹھ کر باہر آئے تو ایک میلے کچیلے لباس والی بڑھیا سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات ہوئی اس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے کہا جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ عرفات میں ملیں گے اس کے جواب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا عرفات میں کیسے ملیں گے قرعہ میں تو نام نہیں آیا اس نے پھر کہا جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ عرفات میں ملیں گے جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ عرفات میں ملیں گے انشاء اللہ اس کے بعد وہ ایک طرف چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد نظروں سے اوجھل ہوگئی آپ رحمتہ اللہ علیہ جب گھر واپس آئے تو کراچی سے اطلاع آئی کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ فوراً کراچی چلے آئیں جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کراچی پہنچے تو وہاں پر بحری جہاز کی خصوصی نشستوں میں سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دوست احباب کو سیٹیں مل گئیں جب آپ رحمتہ اللہ علیہ عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں پہنچے تو اچانک وہ بڑھیا ظاہر ہوئی اور کہنے لگی میرا سلام قبول کر لیجیے جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس کے بعد فوراً غائب ہوگئی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھیوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں خاموشی کا حکم دیا۔ جس روز آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا اس روز اس عورت کو ریلوے اسٹیشن کے قریب دیکھا گیا ایک ساتھی جب اس کی طرف گئے تو وہ غائب ہوگئی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان ہیں

ایک روز بیت الحرم میں عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا چلو غارِ حرا چلتے ہیں ان میں سے کچھ نے نہ جانے پر اصرار کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا چلو چلتے ہیں آج غارِ حرا پر جانے کے لیے دل بے چین ہورہا ہے جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا تو ساتھیوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ خدانخواستہ وضو ٹوٹ گیا تو اوپر تو پانی بھی نہیں ملے گا اور ویسے بھی بیت الحرم میں نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کا ہے یعنی دوستوں میں مختلف چہ مگوئیاں ہونے لگیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تمہیں خوشی نہیں کہ تم وہ مقام دیکھنے کے لیے چلے ہو جہاں اللہ تعالیٰ کا مقرب فرشتہ پہلی بار وحی لے کر آیا جہاں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ برس ذکرِ خدا کیا اور جہاں تک اجر کا تعلق ہے تو میں بیت الحرم میں نماز کا کب انکاری ہوں جیسے بیت الحرم میں بار بار نہیں آیا جاسکتا ویسے ہی یہاں کونسا روز روز آیا جاسکتا ہے پس تم گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ سارے بندوبست کرے گا (مکہ میں چونکہ سال بھر گرمی رہتی ہے اسی لیے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے شاید عصر کے وقت کا انتخاب کیا) جب آپ رحمتہ اللہ علیہ غارِ حرا تک پہنچے تو تھوڑا سا اندھیرا ہو گیا ساتھیوں کو پیاس نے بے چین کیا تو دیکھا کہ ایک شخص بڑی تیزی سے غارِ حرا کی طرف پہاڑ پر چڑھتا آرہا ہے تھوڑی ہی دیر میں وہ شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچ گیا اس کے پاس روشنی کے لیے (لالٹین) اور آبِ زم زم کا گیلن تھا اور ایک بڑا برتن جسے اس نے اپنے کندھوں کے درمیان کمر کے قریب باندھ رکھا تھا کھول کر پیش کیا اس میں گوشت پلاؤ تھا اس شخص نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے آکر عرض کیا حضرت یہ سب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کے مہمان ہیں اس کے بعد وہ برتن لیے بغیر ہی چلا گیا۔

زیارتِ مکینِ گنبدِ خضریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ پہنچے تو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صلوٰۃ والسلام پیش کرنے حاضر ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پر استغراق طاری ہوگیا یعنی ہر روز عشاء کی نماز کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دو ساتھی تھام کر وہاں سے مقام رہائش تک لاتے جب آخری دن آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دینے کے دوران اس قدر بے چین اور اشک بار ہوئے کہ ایسے لگا جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرواز کر جائے گی چوکھٹ درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سر رکھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں رہا نہ جائے گا اپنے اس غلام کو یہیں رکھ لیجیے اس کے بعد بہت روئے اور روتے روتے بے ہوش ہوگئے اسی دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی انہوں نے ارشاد فرمایا جام ظفر اللہ! اس وقت یہاں سے چلے جاؤ تمہیں بار بار یہاں آنے کی سعادت نصیب ہوتی رہے گی اور ساتھ تم میرا میلاد شریف ہر پیر کی شب کرایا کرنا مجھے اپنے قریب پایا کرو گے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت سنبھل گئی (حضرت پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو نفلی حج کرنے کی اجازت نہیں دیا کرتے تھے) لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1966ء سے 1979 تک مسلسل تیرہ سال حج ادا کیے حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دفعہ کسی نے کہا دوسروں کو تو نفلی حج کی اجازت نہیں دیتے اور جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو روکتے نہیں ہیں اس پر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے روکوں ان کو تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بلاتے ہیں غلام کو آقا بلائے اور غلام کیوں نہ دوڑتا ہوا جائے۔

پیر کے دن کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اہمیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ یکم جنوری بروز پیر کو پیدا ہوئے اور پیر کے دن ہی پیر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی پیر کے دن ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انہوں نے خلافت واجازت سے نوازا اور اپنی استعمال شدہ دستار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سجائی اور پیر کے دن ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت ہوئی اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میلاد شریف کا حکم صادر فرمایا۔

میلاد شریف

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف ہر پیر کے دن منایا کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن تشریف لائے تو پاکپتن کے تمام مشہور ومعروف نعت خواں خصوصاً شہباز قمر فریدی، محمد صدیق غازی، غلام مرسلین، سعید شاہ جوان دنوں طالبعلم بھی تھے (شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان سے سکول میں تفریح کے وقت نعت سن لیا کرتے تھے) دیگر نعت خواں حضرات بھی تقریباً ڈیڑھ سال کارخانہ حاجی خورشید میں آتے رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ شریف جاتے تو وہاں کے لوگوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور ومعروف تھے میلاد شریف کے حوالے سے 1966 سے لے کر 1979 تک اور اس کے بعد پھر چند بار اس مقدس سفر پر گئے ہر بار میلاد شریف وہاں منعقد کرایا بڑے بڑے علماء وفقہا اور مشائخ عظام اس میں شرکت کرتے رہے میلاد شریف کی برکات کے متعلق فیوضات جامویہ کی دوسری مجلس میں ہے۔

مزارات سے فیض

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ بزرگان دین کے وصال کے بعد ان کے مزارات سے فیض بڑھ جانے کے قائل تھے فرمایا کرتے نہ ماننے والوں کو کیا کہوں اتنی بڑی ہستیوں کو فیض یاب ہوتا دیکھ کر بھی پردہ میں رہے تو اللہ کی رحمت سے محرومی والا معاملہ ہے اور تو کچھ نہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنا جنازہ پیش کرنے کا حکم، روضہ اقدس سے آواز کا آنا کہ حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ اور مزار کا دروازہ خود بخود کھلنا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے سو سال سے بھی زیادہ عرصہ بعد پیدا ہو کر ان کے مزار سے فیض پانا، حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کا بھی حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی قبر سے فیض لینا پھر حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا داتا صاحب کے مزار پر فیض یاب ہونا، حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کا بھی یہیں سے فیض یاب ہونا (خود حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے روضہ اقدس پر جب وہ بے ہوشی کی حالت میں تھے تو فرمایا میرا میلاد شریف پیر کے دن کرایا کرنا)۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبتِ طریقت

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت واجازت تھی انہوں نے وہی نعمت جو سلسلہ وار انہیں عطا ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کو چہار سلاسل میں بیعت کی اجازت تھی چہار سلاسل کا شجرہ شریف فیوضاتِ بارویہ میں نظم ونثر کی صورت تحریر ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے کئی بار ارشا فرمایا کہ مجھے چاروں سلاسل میں بیعت کرنے کی اجازت ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی زیادہ تعداد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ہے کچھ لوگوں کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھی بیعت فرمایا جن میں میرے بڑے بھائی محمد اکرام صاحب اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز جام ایوب صاحب شامل ہیں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بیعت فرمایا ہو مجھے علم نہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ عقیدت ومحبت تھی سب سلاسل کی عظمت اور نسبت کے قائل تھے لیکن سلوک کے معاملہ میں ایک ہی سلسلہ عالیہ کے اسباق ایک وقت میں جاری رکھنے کے اصول پر کاربند تھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی نسبت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پر غالب تھی سلسلہ عالیہ قادریہ میں چونکہ پہلے سارا خاندان بیعت تھا سلسلہ سہروردیہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کو خاص نسبت باطن حاصل رہی خصوصاً حضرت بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ رکنِ عالم رحمۃ اللہ علیہ، جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ، جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ، سیّد عبدالوہاب دین پناہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت دین پناہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو باطن میں اجازت

وخلافت سے نوازا حضرت قل احمد نوری حضوری رحمتہ اللہ علیہ کی بھی خاص نظر عنایت آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شامل حال تھی قادریہ سلسلہ میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے باطن میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اجازت سے نوازا اور ظاہر میں سیّد پیر سراج مدظلہٗ تعالیٰ نے اجازت سے نوازا یہ خود آپ رحمتہ اللہ علیہ کے گھر آئے تھے اور اجازت سے نوازا تھا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے باطن میں حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا ہم آپ کے جام کو کیا نہیں دیتے جو یہ ہمارے پاس زیادہ دیر نہیں رہتے جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی تو انہیں یہ عرض کیا تھا کہ میرا سارا خاندان قادریہ سلسلہ میں بیعت ہے میں اکیلا نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت ہو رہا ہوں خصوصی شفقت فرمایئے گا حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہر سلسلہ کی نعمت عطا ہوگی ان شاءاللہ چنانچہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ پر تمام سلاسل کے اولیاء کی خصوصی شفقت رہی اور فرمایا کرتے تقریباً چودہ ہستیوں سے مجھے اجازت حاصل ہے اپنے تمام اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم کی مہربانی کو حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی نظر عنایت تصور فرماتے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی اور حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر بڑی محبت سے فرمایا کرتے وصال سے چند روز قبل فرمایا کہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے رات مجھ سے قیامت کے دن مدد کا وعدہ فرمایا ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے اس فرمان سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نقشبندیہ اور قادریہ دونوں میں ہی لوگوں کو بیعت فرمایا دوسرے سلاسل میں بیعت کی روایت نہیں ملتی۔

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک

شیخ رحمتہ اللہ علیہ چونکہ اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم کے خاندان سے ہی اپنا تعلق ارشاد فرمایا کرتے تھے اور عملی زندگی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے عادات واطوار میں صوفیانہ جھلک نمایاں رہی شرعی معاملات میں مسلک اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کے فتاویٰ جات کے تحت فیصلہ صادر فرمایا کرتے اور اسی مسلک کے مطابق تبلیغ فرمایا کرتے یہی مشائخ نقشبند رحمتہ اللہ علیہم کا شعار رہا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے اللہ تعالیٰ مجھے ہزار زندگی بھی عطا کرے تو میرا ایک سانس بھی اہل سنت سے جدائی میں نہ گزرے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد صحابہ رضوان اللہ اجمعین، اہل بیعت رضوان اللہ اجمعین، تابعین رضوان اللہ اجمعین، اتبع تابعین رضوان اللہ اجمعین کے نقش قدم پر واحد یہی مسلک ہے جو اللہ کے احکامات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت وفضیلت کا اقرار زبان ودل سے کرتے ہوئے ہر صاحب فضیلت کی فضیلت کو تسلیم کرتے ہیں سارے اولیاء اللہ کا یہی مسلک رہا اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ مسلک عطا فرمایا ہمارے مشائخ نقشبند رحمتہ اللہ علیہم کی عملی زندگی میں جگہ جگہ اس مسلک کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تلقین ہے اور اس مسلک سے جدائی میں ذلت ورسوائی ہے۔

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے عادات واطوار

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے عادات واطوار میں اپنے پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم کا انداز نمایاں رہا جس بات پر امت رسول ﷺ کے علماء کرام کا شروع سے لے کر آج تک اتفاق چلا آرہا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو بلاتوقف نا صرف تسلیم کیا بلکہ اس کی تائید میں اپنے مریدین ومتوسلین کو تبلیغ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں بعد نماز جنازہ دعا فرض نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا قبرستان میں مرنے والے کو دفن کرنے کے بعد دعا، ختم قل ساتویں یا دسویں کا ختم، ختم چہلم، نماز تراویح باجماعت کے 20 رکعتیں ادا کرنا، محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد وجلوس میں شرکت کو باعث برکت سمجھنا، مزارات سے فیض ملنے پر یقین، اولیاء کرام کے ہاتھ بیعت کرنا ضروری، صلوٰۃ و سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ سے دعا کرنا، مکۃ المکرمہ، مدینہ منورہ اور اولیاء کرام کے مزارات سے آنے والی چیزوں کو متبرک سمجھنا، قوالی چشتیہ سلسلہ میں جائز ہونے کی صورت میں خاموشی اختیار رکھتے تھے لیکن اسے غیر شرعی رنگ دینے کے سخت خلاف تھے اور اشعار میں خلاف شرع الفاظ کے اظہار کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور اس کا ذمہ دار نہ صرف سننے والوں کو بلکہ لکھنے والوں کو ان گناہ گاروں کا امام تصور کرتے تھے اوپر جو کچھ تحریر کیا گیا ان سب پر امتِ رسول ﷺ کا اجماع ہے پس آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کے شرعی طور جائز ہونے کے قائل تھے اور اجر وثواب کا ذریعہ سمجھتے تھے ان کو فرض واجب کی حیثیت نہیں دیتے تھے بلکہ فرماتے تھے چونکہ اہل سنت کا شعار بن چکا ہے لہٰذا ہم اس کے پابند ہیں کیونکہ ایسا نہ کرنے سے ہوسکتا ہے کچھ نادان اور ضعیف اعتقاد لوگ غلط مطلب اخذ کرلیں۔

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا اندازِ تبلیغ

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ ہر ایک کو اس کے ماحول کے مطابق تبلیغ فرماتے کہ اس کو اس ماحول میں شریعت پر کیسے عمل کرنا ہے اسے اس کے متعلق آگاہ فرمایا کرتے، مسلک اہل سنت وجماعت پر قائم رہنا اس کو نہ چھوڑنا اس طریقہ کے بغیر زندگی میں نحوست ہی نحوست ہے، مرشد کی محبت کو لازم پکڑو بدن کو شریعت دل کو طریقت اور روح کو حقیقت سے آشنائی مرشد کی محبت سے عطا ہو جائے گی، مرشد رابطے کی عینک ہے تو حید و رسالت اور ولایت کے اسرار اسی عینک سے تم پر ظاہر ہوں گے جس کی آنکھوں سے یہ عینک اتر گئی وہ آنکھوں کے باوجود اندھا ہے، قرآن پاک کی تلاوت نماز کی باقاعدگی اللہ سے محبت، درود وسلام کی زیادتی رسول کریم ﷺ سے مضبوط ترین نسبت کی دلیل اور پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم کا تذکرہ روحانیت میں اضافہ کا باعث ہے فیض کا ذریعہ ہے اور زندگی کا خزانہ ہے اپنے اعمال میں شریعت کی حدود کو قائم رکھو ورنہ تم کچھ بھی نہ کر پاؤ گے کبھی عزیز ترین رشتہ داروں یا دوستوں میں سے کوئی عقیدہ میں کمزوری ظاہر کر بیٹھتا تو چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا اسے جب تک سمجھا نہ لیتے چین سے نہ بیٹھتے کسی کی داڑھی نہ ہوتی یا بہت چھوٹی ہوتی تو پیار و محبت سے قائل فرما لیتے کوئی قائل نہ ہوتا تو جبر نہ کرتے اور نہ ہی اس سے نفرت فرماتے بلکہ فرمایا کرتے پیغام دینا میرا کام تھا عطا کرنا خدا کا کام ہے میں نے دستک دے دی اب جس نے جھولی بھرنا ہے دروازہ کھول لے۔

شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا اندازِ گفتگو

آپ رحمتہ اللہ علیہ بچوں، جوانوں، بوڑھوں کے ساتھ ان کی طبیعت کے مطابق گفتگو فرماتے ان کی عمر کے مطابق کلام فرماتے بچے کے ساتھ بچوں جیسا، جوانوں کے ساتھ جوانوں جیسا اور بوڑھوں کے ساتھ بوڑھوں جیسا رنگ اپنا لیتے مدرسہ کے ننھے منھے بچوں کے ساتھ ان کی تفریح کے دوران شیخ رحمتہ اللہ علیہ ان کا دل بہلاتے ان کے کھیل کود کو دیکھ کر خوش ہوتے جوانوں کی طبیعت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا بڑے دلفریب انداز میں رنگ بھر دیتے گفتگو کے دوران داڑھی مبارک آنسوؤں سے بھیگ جایا کرتی بدن کا ایک ایک عضو کانپ رہا ہوتا بزرگوں سے دعا کی استدعا کرتے سب کا حال دریافت فرمایا کرتے اس کے علاقہ اس کے کام کاج اور اس کے علاقہ کے لوگوں کے متعلق ان سے گفتگو فرماتے اور ارشاد فرمایا کرتے ان سے اس طرح نہ پوچھوں تو ان بے چاروں کا دل کیسے بہلے گا کیونکہ سادہ لوح لوگوں کو سلوک کی کیا سمجھ بس پانچ وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں ماہِ رمضان میں روزہ رکھ لیتے ہیں یہی کافی ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ شریعت کی خلاف ورزی پر معتقدین اور مریدین کا سخت الفاظ میں مواخذہ فرماتے ڈانٹ ڈپٹ کے بعد ایسے لگتا جیسے خفا ہو گئے پھر نرم گوئی سے کام لیتے فرماتے میرے بچو! دنیا کی زندگی عارضی ہے اس میں شریعت پر عمل کرو اور شریعت کو رواج دو شیطانی نفسانی قوتوں سے مقابلہ کرتے رہو ایک دن غالب آجاؤ گے پھر صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اولیاء کرام کے واقعات بیان فرمانا شروع کر دیتے جس سے احوال کی درستگی ہو جاتی۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خوراک

شیخ رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ پسند اس چیز کو فرماتے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسند فرمائی جب صحت ٹھیک ٹھاک تھی تو ایک دو مرتبہ میرے سامنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے کھانے کے ساتھ کچے پیاز کاٹ کر سلاد کی صورت میں رکھے گئے تو نماز کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے نہ کھائے اور فرمایا کہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ بات ناپسند ہے کہ کوئی یہ چیز کھا کر مسجد میں آئے اس کے علاوہ کھانے میں جو چیز آگے آجاتی اسے ناپسند نہ فرماتے بلکہ جتنا کھانا کھالیتے آخری چند سال بہت کم غذا کھائی وصال سے چالیس یوم قبل مجھ سے ایک لقمہ منہ میں ڈالنے کو فرمایا میں نے لقمہ منہ میں ڈالا تو تھوڑا چبا کر نکال دیا اور فرمایا ایک عرصہ کے بعد ایک لقمہ منہ میں ڈالا تھا وہ بھی نہ کھایا گیا کئی کئی دن بغیر کھائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ چارپائی پر آرام فرماتے رہتے اس دوران اپنے مرشد باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کے کھانے پینے کے متعلق ارشاد فرماتے رہتے کہ وہ آخری عمر میں اتنا کم کھاتے تھے کہ کئی بار ایک لقمہ کئی بار وہ بھی نہ کھاتے۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی میں بہت اچھا لباس بھی پہنا اور بہت سادہ بھی۔ یعنی کئی بار بہت مہنگا کپڑا زیب تن فرمایا ہوتا اور کئی بار کپڑوں کو پیوند لگے بھی دیکھے گئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ عمامہ باندھا کرتے تھے کوئی مخصوص رنگ نشان نہ بنا بلکہ کئی رنگوں میں عمامہ شریف باندھا کرتے جب چارپائی پر تشریف فرما ہوتے تو اکیلی ٹوپی بھی پہن رکھتے لیکن زیادہ تر پگڑی میں ہی دیکھا گیا سفید رنگ کی پگڑی اور اس کے اوپر سفید رنگ کا کپڑا اوڑھ لیا کرتے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اس کپڑا اوڑھنے سے نظر بہکتی نہیں۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف کا وقت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تسبیح کا وقت پچالیس برس نماز تہجد کے بعد رہا ہے باقی دن بھر جب کہیں بھی تشریف فرما ہوتے تسبیح لوگوں میں بیٹھ کر بھی کرتے اپنے مریدین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سلوک طے کرنے کے متعلق تہجد کے وقت کو زیادہ حیثیت دیتے ورنہ جس کو جس وقت یہ نعمت نصیب ہو سکے کرنے کی اجازت تھی۔

خدمت مرشد کی برکتیں

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے مرشد زمانے کا عزت دار آدمی ہے۔ایک مرید کے لیے سعادت کی وہ گھڑیاں عظیم ہیں جو اس نے اپنے مرشد کی خدمت میں گزاریں حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اپنے مرشد حضرت محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کرا رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ جب دنیا کے تمام کاموں کا تعلق قسمت و تقدیر سے ہے تو لوگ مرید بن کر اپنے مرشد کی غلامی کیوں اختیار کر لیتے ہیں؟ وہ آزادی پر غلامی کو ترجیح کیوں دیتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خیال پر حضرت حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جو تمہارے دل میں ہے مجھے خبر ہو گئی اچھی طرح جان لو کہ ہر حکم کے لیے ایک سبب ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک طالب صادق کے سر پر عزت و بزرگی کا تاج رکھنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اپنے کسی مقبول و مقرب بندے کی خدمت میں لگا دیتا ہے آخر کار یہی خدمت اسکی عزت و بزرگی کا باعث بن جاتی ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بیس برس اپنے مرشد کی خدمت میں

گزار دیے اور سفر وحضر میں ان کا بستر اٹھاتے بچھاتے ہر حکم بجا لاتے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے جو کچھ بھی ملا اللہ کے بندوں کی خدمت سے ملا۔ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جو مخدوم ہونا چاہے وہ اپنے مرشد کی خدمت کرے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس برس اپنے مرشد کی خدمت کی حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت کے بعد اپنی ساری زندگی مرشد کی خدمت اور ان کے آستانے کی خدمت میں صرف فرمائی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی اولاد کی اولاد کو بھی عرض کیا کہ میں بھی آپ کا میرا سب کچھ آپ کا ڈاکٹر اشرف ناز ش (راقم) نے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے چند عرسوں پر حاضری دی تو خواجہ فقیر محمد مدظلہ تعالیٰ کو حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کی جگہ پر عرس پر انتظامات کے سلسلہ میں خدمات انجام دیتے دیکھا آپ مدظلہ تعالیٰ وہاں سے اس وقت گھر واپس تشریف لاتے کہ جب تک صفائی بھی مکمل نہ ہو جاتی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنا سب کچھ صرف فرما دیا۔ عرس کے دنوں میں آپ رحمتہ اللہ علیہ سر پر بوری لاد کر بھی دیگر خدمات کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے جو روپیہ تنخواہ وغیرہ میں ملتا اس سے لوگوں کو باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بہت سارے واقعات اسی کتاب کی مجالس میں موجود ہیں۔

قوالی

شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے قوالی کے متعلق سوال کیا گیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ رحمتہ اللہ علیہم کا طریقہ نہیں لہذا میں انہیں کے طریقہ پر کاربند ہوں البتہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشائخ دیدا بیار کا جام قوالی کے ذریعے ہی پیتے ہیں عرض کیا گیا آج کل قوالی کی جو حالت بگڑ چکی ہے اس بارے میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا کیا ارشاد ہے فرمایا نہیں قوالی آج بھی قوالی ہے اور اپنی اصلی حالت میں ہے یہ جو تمہارا سوال ہے یہ ان بگڑے ہوئے لوگوں کے بگڑے ہوئے کلام کے متعلق ہے جنہوں نے اپنے اس بگاڑ کو قوالی کے نام سے منسوب کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اور ایسے کلام پر انگلیاں اٹھنے لگیں قوالی تو آج بھی محبت بھرے لوگوں کے کلام کی صورت سنو تو قلب وروح کو اطمینان ملتا ہے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کا واقعہ بڑا مشہور و معروف ہے محفل سماع میں ایک شعر پر ہی ان کی وفات ہوئی وہ شعر یہ ہے

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جان دیگر است

خنجر تسلیم ورضا کے شہیدوں کو ہر لمحہ غیب سے اک نئی زندگی عطا ہوتی ہے پس آج کل لوگ جس طریقہ پر ہوتے نہیں اس طریقہ پر انگلی اٹھاتے ہیں حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ، حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ انکے علاوہ بے شمار ان کے بڑے مشائخ نے قوالی سنی بھلا یہ عظیم لوگ اتنا بڑا غلط کام کیسے کر سکتے تھے بولتے وقت احترام ملحوظ رکھنا چاہیے جو کمی ہے وہ اپنے اندر ہی ہے میں اپنے پیر بابو سائیں رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے طریقہ پر ہوں انہوں نے قوالی اگر سنی نہیں تو مخالفت بھی نہیں کی۔

شعروشاعری

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف کے ساتھ ساتھ دیگر اشعار بھی سن لیا کرتے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اشعار نفس کی تسکین کے لیے نہیں بلکہ روح کی تسکین کے لیے سنتا ہوں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "ان من الشعر حکمة" ترجمہ: بے شک بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اشعار میں جو اچھی بات ہے وہ اچھی اور جو بری بات ہے وہ بری بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اپنے منبر پر بٹھا کر اشعار سنے اور پھر ان کے حق میں دعا فرمائی اے اللہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روح القدس کے ذریعے مدد فرما روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ سے قصیدہ سن کر انہیں چادر عنایت فرمائی ایک مرتبہ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے شعر پڑھا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر پڑھنے اور سننے والا اہل نفس سے ہے تو پھر پڑھا اور سنا نفسانی اگر وہ اصحاب روح سے ہے تو پھر پڑھا اور سنا روحانی ہے آج کل نوجوان نسل کو خراب کرنے کے لیے جو شاعری میں اظہار خیال شاعر حضرات کر رہے ہیں یا جو فحش فلموں کے گانے گھر گھر گونج رہے ہیں یہ سب اخلاقی تباہی کا باعث ہیں ایسی شاعری سے اللہ پناہ دے جس سے انسان بدکردار بن جائے اور بدحالی کا شکار ہو جائے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باری رحمتہ اللہ علیہ خود بھی بسا اوقات بات سمجھانے کے لیے شعر کہہ لیا کرتے جو مختلف شعراء کے کلام سے تعلق رکھتے تھے میں نے خود ایک مرتبہ بیعت کے چند ماہ بعد ایک شعر پڑھا

انہی پتھروں پہ چل کر گر آ سکو تو آؤ
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں

اس پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ شعر بار بار سنا پھر اس کو خود گنگنا نے لگے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آواز کافی خوش الحان تھی میلاد شریف میں سلام خود ہی پڑھتے تھے۔ دعا میں بھی کافی اشعار پڑھتے تھے۔ وہ اشعار حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ، مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ، شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور چند دیگر صوفیائے کرام کے ہوتے تھے وفات سے تین ماہ قبل شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ان کے حجرے میں گیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے کچھ دانت بھی ان دنوں گر چکے تھے مجھے پستہ لانے کے لیے فرمایا تھا وہ میں لے کر گیا تھا میں نے چھلکوں سے مغز نکال کر دیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے دو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک پستہ پکڑ کر دانتوں سے چبایا لیکن چھلکا نہ ٹوٹا آنکھوں سے آنسو نکلا میں نے اس دوران وہی شعر پڑھا

انہی پتھروں پہ چل کر گر آ سکو تو آؤ
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں

تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اور فرمانے لگے بارہ برس سے ایک مشکل کا حل نکل آیا میں نے عرض کیا یہ شعر آٹھ برس پہلے بھی سنایا تھا اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خود بھی اس کو پڑھا تھا فرمایا ہاں اس وقت بھی کچھ فائدہ ہوا تھا لیکن آج زیادہ فائدہ ملا کوئی اور شعر سناؤ میں نے یہ شعر پڑھا۔

تیری منزل تک پہنچنا آسان نہ تھا
سرحد عقل سے گزرے تو یہاں تک پہنچے

شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا وہ پہلے والا ہی پڑھو غرضیکہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت زیادہ خوشی محسوس کی اور فرمایا تمہاری آمد بہت خوب ثابت ہوئی میں تم سے بہت راضی تمہاری

آج کی آمد میرے لیے مبارک ثابت ہوئی اللہ تمہیں کامیابی دے اسی طرح کچھ پیر بھائیوں کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ اچھے اشعار جن سے ان کے لیے راہ طریقت میں کچھ راحت وسکون کا سامان میسر ہو سکتا تھا سن لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ریڈیو پر ایک صوفی کا کلام نشر ہوا تو ریڈیو والے کو قریب بلا کر وہ پورا کلام سنا پھر اسے ریڈیو بند کرنے کو فرما دیا اور اپنے شیخ حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی یادوں میں کھو گئے اپنی تقریروں میں علامہ اقبال کے اشعار بھی پڑھا کرتے تھے جن سے قوم میں بیداری پیدا ہو سکے کہیں سے یہ روایت نہیں ملتی کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے کبھی فحش اشعار سنے ہوں بلکہ ایک مرتبہ ایک پیر بھائی کو ایک مشہور گلوکار کے گانے سننے پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اپنے کونسے مرشد کی تقلید میں سنتے ہو اچھا کلام سنو اچھے اشعار سنو جس سے تمہارا اخلاق اور تمہارے عادات واطوار میں اچھی تبدیلی پیدا ہو۔

لنگر شریف

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر آنے جانے والوں کے لیے لنگر کا اہتمام شب و روز جاری ہے کئی لوگ آ کر عرض کرتے حضرت صاحب بھوک لگی ہے کھانا کھانا چاہتے ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ فوراً ان کو کھانا منگوا کر دیتے کئی بار لنگر شریف تیار ہونے میں دیر ہوتی تو بازار سے چنے وغیرہ منگوا کر کھانا کھلا دیتے فرمایا کرتے میرے پیر حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے کسی شخص کو بھی کھانا کھلائے بغیر نہ جانے دیا کرتے اور فرمایا کرتے بابو کھانا کھلانے والے بنو صرف کھانے والے نہ بنو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" کھانا کھلاؤ اور سلام کرنا جاننے والے کو اور

انجان کو اسلام کی بہترین خصلت ہے"۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ستائیس برس خدا تعالیٰ کو جنگلوں ویرانوں میں یاد کیا لیکن اللہ تعالیٰ ایک بھوکے کو کھانا کھلانے پر مجھ پر مہربان ہوا اور فرمایا گیا ستائیس برس کی عبادت سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا کھانا کھلانے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو ایک مرتبہ پریشان دیکھا گیا تو عرض کیا گیا کیا بات ہے یا حضرت آپ افسردہ ہیں جواب میں انہوں نے فرمایا کچھ دن ہو گئے میرے ہاں کھانا کھانے والا نہیں آیا فرمایا کامیاب انسان وہی جو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر ہوتا ہے پس جب بھی کوئی آئے کھانا کھلانے کی کوشش کرو تا کہ برکتیں نصیب ہوں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک بزرگ آیا اس نے مجھے کھانا کھلانے کو کہا چنانچہ کوئی خادم وغیرہ بھی اس وقت موجود نہ تھا میں نے خود ہی جیسی روٹی تیار ہو سکی بنا دی۔ اس نے کہا کہ میرے حق میں دعا کی اس دعا کی برکت سے مجھے بہت سی نعمتیں نصیب ہوئیں بزرگان دین کے آستانوں پر اور ان کے وصال کے بعد درباروں پر لنگر کا اہتمام ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ رات کے وقت کئی بار کھانا آتا تو اشکبار ہو جایا کرتے عقیدت مند عرض کرتے حضرت صاحب کیوں رو رہے ہیں تو جواب میں فرمایا کرتے پتہ نہیں کتنے لوگ ہوں گے جن کو کھانا نصیب نہیں ہوا ہو گا پھر وہ اسی طرح بغیر کھانا کھائے سو جایا کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو ناپسند فرمایا جس نے خود پیٹ بھر کر کھایا اور اس کا پڑوسی بھوکا سو گیا بزرگوں کے آستانوں کی برکت سے جانے کتنے بچے بوڑھے جوان عورتیں کھانا کھاتے ہیں گھروں میں لے جاتے ہیں بے شک اولیاء اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نشان ہیں اللہ مرتے دم تک اور مرنے کے بعد ہمارے فیض کو جاری وساری رکھنا کہ ہر دور میں سعادتیں نصیب ہوں۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد

1966ء میں پہلی حاضری کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلسل 1979ء تک (اسی سال حضرت پیر بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا) حج بیت اللہ کی سعادت سے فیض یاب ہوتے رہے کئی بار عمرہ وحج کی سعادتیں نصیب ہوئیں تقریباً انیس کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حاضریاں بنتی ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ میں ہوتے یا مدینہ شریف میں ملازمت کے دوران پاکستان کے کسی بھی شہر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تبادلہ ہو جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر جگہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہر سوموار کو فرماتے رہے اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی دوسرے مقام پر ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر یعنی آستانہ پر مسجد میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں میلاد شریف ہوتا جہاں بکرے کا گوشت اور روٹی سب میں یکساں تقسیم کی جاتی کدو شریف موسم کے اعتبار سے سالن میں شامل کر دیا جاتا یہ عمل تا دم وصال جاری وساری رہا محفلِ میلاد شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رقت انگیز اور درد بھری دعا ایمان کو روشن کر دیتی مدینہ شریف اور مکہ شریف میں بڑی بڑی ہستیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منعقد کردہ میلاد شریف میں تشریف لاتیں رہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی میلاد شریف کا سلسلہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ کوٹ سلطان (ضلع لیہ) میں جاری وساری ہے۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہا درجہ کی محبت تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بولتے تو جسم کانپ رہا ہوتا اور آنکھوں سے اشک بہہ رہے ہوتے بے اختیار زبان سے نکلا کرتا میرے بیٹو یا لوگو! سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچے دل سے پیار کرو اور کبھی یہ الفاظ ارشاد فرمایا کرتے "دردِ دل ہووے تے بن عشق پیام بردے مزے" فرمایا کرتے اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص عنایت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر تھی جس کا تذکرہ یہاں ممکن نہیں۔

خدمتِ مرشد و اشاعتِ سلسلہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت تھی جب دل چاہتا حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے جاتے کئی بار گھر سے پیدل پچاس کلومیٹر سے زیادہ سفر طے کر کے چلے جاتے دیدارِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور صحبتِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو ایمان کی سلامتی کا سرمایہ سمجھتے جس شہر میں گئے پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس علاقہ سے بے شمار لوگ حاضر ہو کر فیض پاتے حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرا جام جس علاقہ میں بھی جاتا ہے بے شمار لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محب بنا دیتا ہے حضرت خواجہ حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی تعمیر میں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ گارا اور پتھر وغیرہ اٹھا کر لاتے رہے لنگر شریف کی چکی ہو کی خدمت کرتے رہے اپنی زندگی کی ہر کامیابی حضرت

باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کا صدقہ سمجھتے فرمایا کرتے بھولے بھٹکے لوگوں کو راہِ حق پر چلانے کی تربیت حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ پر ختم ہے اور درویشی میں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثال آپ ہیں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ جام ظفر اللہ! لوگوں کو میرے پاس لانے کی بجائے خود ان کی تربیت کرو میرا دل اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ تمہارے ذریعے سلسلہ چلے تو جواب میں عرض کیا کرتے حضرت ذرہ کی کیا مجال کہ آفتاب کے سامنے روشنی کا دعویٰ کرے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے عرض کرتے حضرت میری خواہش یہی ہوتی ہے کہ میرا ہر جاننے والا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے خیر پائے یہی وجہ ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے ساتھ ساتھ کئی رشتہ داروں کو بھی ان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور انہیں روحانیت سے روشناس کرایا۔

اخلاق و عادات و معمولات

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر 1953-54 میں بیعت کی اس کے بعد کبھی فرض وواجب کے ساتھ ساتھ سلوک قضا نہ کیا اور نہ ہی نمازِ تہجد قضا کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں مسلسل کئی کئی راتیں اشک باری میں بسر ہو جاتیں۔ جس دن بیعت کی اس دن کے بعد شریعت کی پابندی اپنے اوپر لازم کرلی اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا ہر چیز کو چھوڑ دیا جب گفتگو فرماتے تو اس کا بنیادی مقصد اصلاحِ احوال ہوتا اپنی زندگی اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اطاعت خداوندی میں بسر کردی بے شک آپ رحمۃ اللہ علیہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک کامل نمونہ تھے۔

بہت جی لگتا ہے ان کی محفل میں
وہ اپنی ذات میں خود انجمن ہیں

بے شک آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدین کے اچھے بیٹے، اولاد کے اچھے باپ، بیوی کے اچھے شوہر، پیر کے اچھے مرید، اساتذہ کے اچھے شاگرد، رشتہ داروں کے اچھے رشتہ دار، پیر بھائیوں کے اچھے پیر بھائی اور اپنے مریدین پر اس قدر شفقت و مہربانی فرمائی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد انہیں ایسے لگا کہ کائنات کی ہر خوشی ان سے روٹھ گئی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جس کی بھی ملاقات ہوئی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سادہ اور صاف ستھری زندگی سے بہت کچھ سیکھا اور پایا جس کسی نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی درویشانہ زندگی کا ذکر سنا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میں درویشی کے نمایاں اثرات دیکھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و عادات نے انہیں بہت متاثر کیا۔

مہمان نوازی

فرمایا کرتے مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام مریدین کی مرید سمجھ کر نہیں بلکہ مہمان سمجھ کر ہمیشہ مہمان نوازی کی مریدین پُر تکلف کھانے پر اصرار کرتے تو فرماتے میں تو تمہیں اپنے گھر اللہ کی رحمت سمجھتا ہوں بس تم مجھے اس چیز سے محروم نہ رکھو ایک روز کچھ مریدین دور دراز کے علاقے سے آئے ہوئے تھے ان کے لیے خصوصی کھانا پکوایا اس دوران ایک ایسا شخص جو ہر روز لنگر سے دوپہر کا کھانا کھاتا تھا آیا اسے لنگر سے کھانا دیا تو اس نے کہا لنگر میں سب برابر ہوتے ہیں ان کے اور میرے سالن میں فرق کیوں تو جواب میں فرمایا تم ہر روز کے کھانے والے ہو اور روزانہ والے مہمان پر شریعت تین روز کے بعد گھر میں معمول کے مطابق پکنے والا کھانا

پیش کرنے کی رعایت دیتی ہے اور پہلے روز کے مہمان کی دعوت پُر تکلف طریقہ سے کرنے کی اجازت دیتی ہے اس پر وہ شخص خاموش ہو گیا مجھے مریدین سے کوئی طمع نہیں سوائے اس کے کہ یہ ذکر اللہ میں مشغول رہیں بے شک میں انہیں اللہ کی طرف سے رحمت سمجھتا ہوں۔

نماز باجماعت کی ادائیگی

نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے اور فرمایا کرتے نماز جماعت کے بغیر مزہ نہیں دیتی سفر کے دوران دو تین ساتھی ہمراہ رکھتے تا کہ بوقت نماز جماعت کرائیں فرمایا کرتے جس پر اکیلے نماز پڑھنے کا بھوت سوار ہو سمجھ لے کہ اس پر شیطان کو قدرت حاصل ہو گئی ہے کیونکہ بکری وہی بھیڑیے کے ہاتھ لگتی ہے جو ریوڑ سے جدا ہو ایسے ہی اکیلے نماز پڑھنے والا اجر کے ساتھ ساتھ ایک دن خودی میں آکر ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے یعنی بے نمازی ہو جاتا ہے۔

تلاوتِ قرآن پاک

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ فجر کی نماز کے فوراً بعد تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول ہو جاتے فرمایا کرتے کہ قرآن پاک کی تلاوت سے دل اور روح کو بہت تسکین ملتی ہے تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول رہنے والا زندگی کی حقیقی خوشیوں سے کبھی محروم نہیں رہتا کیونکہ قرآن مرنے کے بعد بھی انسان کا ساتھ دیتا ہے یہ اللہ سے تقاضا کرتا ہے کہ مولا پاک یہ بندہ دنیا میں میری تلاوت کرتا رہا تو اب اس پر رحم فرما۔

دینی خدمات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے بے شمار لوگوں کو عقائد میں سوجھ بوجھ اور بے راہ روی سے راہِ حقیقت معلوم ہوئی اس کے علاوہ تین چار مدارس میں قرآن پاک حفظ کرانے کا بندوبست فرمایا اس کے علاوہ اپنے علاقے میں اہلِ سنت و جماعت کے اصل عقائد سے لوگوں کو روشناس کرایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی و اصلاحی کوششوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

محبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ، تصور شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور رابطہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو محبت و تصور اور رابطہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں کمال حاصل تھا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور میں تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تکیہ میں ایک سخت سی چیز محسوس ہوتی تھی خادم نے ایک روز عرض کیا حضرت اس میں کیا ہے تو جواب میں فرمایا تیرے جاننے کی بات نہیں اس نے اصرار کی کوشش کی تو سختی سے منع فرمادیا ایک روز خوشگوار موڈ میں تھے خادم نے عرض کیا حضرت آج تو بتا دیجیے تکیہ میں اس سخت چیز کا راز کیا ہے اچانک طبیعت کی خوشگواری ناگواری میں تبدیل ہوگئی لیکن خادم نے عرض کیا آج ناراض بھی ہوجائیں تو یہ راز جانے بغیر نہیں رہوں گا چاہے اس تکیہ کو پھاڑ کر بھی راز کیوں نہ معلوم کرنا پڑے میری اس بات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو آگئے فرمانے لگے یہ راز بتانا نہ چاہتا تھا لیکن تیرے اصرار نے مجبور کردیا اس میں میرے مرشد بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال کردہ جوتے ہیں جن پر میں ہر رات سر رکھ کر سوتا ہوں اور اشکِ محبت بہاتا ہوں اور خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اللہ کے ایک ولی کی

نسبت مجھے عطا ہوگئی ورنہ میں تو ایسی ہستی کے قدموں کی خاک بھی بن جاتا تو راہِ نجات کے لیے کافی (سامان) تھا بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات اکثر اوقات بیان فرمایا کرتے ایک ایک عادت میں بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل تصویر تھے ہوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ، گفتگوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں منفرد شخصیت کے مالک تھے ایک مرتبہ مدینہ شریف میں کوئی تکلیف ہوئی تو تصورِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں زبان سے نکلا حضرت یہاں بھیجنا ہی کیوں تھا جو بیمار کر کے حاضری سے محروم کرتا تھا اس وقت ظاہری طور مدینہ شریف میں بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جائیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر جھاڑو دیجئے اللہ ہر مشکل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آسان فرما دے گا آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تشریف لائے اور آکر جھاڑو دینا شروع کیا تو وہ تکلیف جاتی رہی تو بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ پھر تشریف لائے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے خاص تو خاص، میرے عام مریدین پر بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا کرم ہے یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ تو میرے خاص ہیں اس کے بعد تشریف لے گئے تو خادم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر کہنے لگا یہ بزرگ جو ابھی آیا تھا کون تھا؟ میں نے کہا ہمارے علاقہ کا ایک بزرگ تھا کوئی پتہ پوچھتا تھا وہ کہنے لگا نہیں یہ اللہ کا ولی تھا میں نے کہا تم نے کیسے جانا تو اس پر اس نے کہا میں نے خود انہیں اپنی آنکھوں سے باہر کنکریوں والے پلاٹ میں غائب ہوتے دیکھا ہے 27 ستمبر 1991ء کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن تشریف لائے تو دفتر میں کمرہ کے آدھے حصہ میں آرام گاہ بنی ہوئی تھی یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ماحول پسند نہ آیا واپسی کا ارادہ کر کے تھوڑی دیر آرام کے لیے لیٹے تو بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں آکر فرمایا یہاں ٹھہرو اس کے بعد بے

شمار لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت وتربیت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا (اور پاکپتن کی مشہورومعروف شخصیت حاجی خورشید احمد رحمۃ اللہ علیہ جنہیں بے شمار بزرگان کی خدمت کرنے کا شرف حاصل تھا انہوں نے یہ الفاظ اُس وقت کہے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ تجدید بیعت کی کہ میں نے اپنی زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ایسا کمال رکھنے والی شخصیت نہیں دیکھی اس کی وجہ یہ تھی کہ 1951ء کے بعد انہوں نے بہت مرتبہ کوشش کی کہ وہ مدینہ شریف سعادت عمرہ کے لیے چلے جائیں لیکن ہر بار پاسپورٹ اپنی چار سالہ مدت پوری کر کے ختم ہو جاتا لیکن سعادت عمرہ نصیب نہ ہوتی تجدید بیعت کے بعد دو مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے یہ سعادت ہاتھ آئی) بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیوں کا اکثر اوقات تذکرہ کیا کرتے فرمایا کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے احسانوں کا بدلہ میں نہیں دے سکتا مجھ پر جو نظرِ شفقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی آج جو کچھ ہوں اس کا صدقہ ہے وصال سے کچھ عرصہ قبل حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کافی علیل تھے لوگ چارپائی پر اٹھا کر گھر لے جا رہے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال آیا کہ کاش بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے محبت بھرا کلام کرتے اسی دوران حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلاؤ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا تو بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت نبھائی ہے اب آپ رحمۃ اللہ علیہ جانیں اور یہ جوان جانیں۔ (یعنی حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اپنی اولاد کی طرف تھا)

اولادِ مرشد کا احترام

حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سب سے پہلے حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت محبت کی ان کا ہمیشہ ادب واحترام کیا ان کی اولاد، عزیزو اقارب سے نہایت ادب سے پیش آتے ان کو دیکھ کر فرطِ مسرت سے اشکبار ہو جایا کرتے اور فرمایا کرتے ان میں مجھے اپنے مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک نظر آتی ہے بے شمار لوگوں کو شرفِ بیعت کے لیے آستانہ عالیہ پر بھیج دیا کرتے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے قدموں، ہاتھوں پر بوسہ لیا کرتے اور التجائے دعا کرتے وہ اگر فرمایا کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تو خود مقبولِ نظر ہیں تو جواب میں نہایت عاجزی سے عرض کرتے نہیں نہیں میں تو کچھ بھی نہیں میں تو آپ کی دعاؤں کا طالب ہوں اور شب و روز آپ کی نظرِ عنایت کا منتظر رہتا ہوں۔

علم کی اہمیت وفضیلت

ایک روز ارشاد ہوا علم کے بغیر انسان اندھا ہے اور اندھا قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے فرمایا توحید و رسالت کے متعلق علم نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل کے متعلق علم اس کے علاوہ عقائد اہل سنت و جماعت سے اچھی طرح واقفیت ہونا ضروری ہے تاکہ گمراہ فرقوں کی صحبت سے نقمت سے محروی نہ ہو سکے ایک روز صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا کوئی بہترین عمل بتا دیجیے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''علم حاصل کرو'' صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا ہم نے عمل کے متعلق پوچھا؟ جواب میں فرمایا ''علم حاصل کرو'' صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے

تیسری بار پھر عرض کیا ہم نے عمل کے متعلق پوچھا ؟تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اسی لیے علم کے متعلق کہتا ہوں کہ علم سے دوقدم آگے عمل ہے'' حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم قرآن مجید کی تلاوت ترک نہ کرو خواہ آہستہ ہو یا بلند آواز میں، زبانی ہو یا دیکھ کر، تمام امور میں قرآن کی پناہ لو کیونکہ بندوں پر خدا کی طرف سے قرآن سے بڑی کوئی دلیل نہیں ہے علم فقہ کی طلب سے ایک قدم بھی دور نہ رہو علم حدیث سیکھو جاہل صوفیوں اور دین کے چوروں سے ہوشیار رہو مذہب اہل سنت و جماعت پر کاربند رہو اور اسی مسلک کو اختیار کیے رکھو جو نئی باتیں پیدا ہوئیں وہ گمراہی کا باعث ہیں حضرت خواجہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا'' تم جب تک زندہ رہو طلب علم سے ایک قدم بھی دور نہ رہو کیونکہ علم کا حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے'' فرمایا (1) علم ایمان (2) علم نماز (3) روزہ (4) زکوٰۃ (5) حج (6) والدین کی خدمت (7) صلہ رحمی اور ہمسایہ سے بھلائی (8) خرید وفروخت کا علم (9) حلال وحرام میں تمیز کا علم ہونا چاہیے کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو بے علمی نے تباہی کے بھنور میں پھنسا دیا حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' علم کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور بے پناہ کمالات انہیں عطا کیے گئے تھے لیکن اس کے باوجود آپ رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں حصول علم کا حکم دیا اور خود بھی انہیں تعلیم دی پس تم اچھی طرح جان لو کہ علم کے بغیر انسان کچھ نہیں''۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے ماتحت ہے علم کے بغیر عمل اور عمل کے بغیر علم بے کار ہے ان دونوں کا آپس میں جسم اور روح کا تعلق ہے طالب کے لیے بہت ضروری ہے کہ فرض و واجب کے ساتھ عملی زندگی کے معاملات کے علم سے واقف ہو تا کہ اس کی زندگی تباہی اور بربادی سے بچ سکے اور

عبادت وریاضت اس کے لیے اجر کا باعث ہو کیونکہ اگر کسی بندے کو یہ نہیں پتہ کہ ناپاکی کے بعد پاک کیسے ہونا ہے یعنی وضو اور غسل کس طرح کرنا ہے نماز کس طرح ادا کرنا ہے روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل کیا ہیں تو ایسا شخص اندھیرے میں ہی رہ جائے گا اور شیطان جب چاہے گا اس پر اپنا وار چلا دے گا بے شک علم کے بغیر انسان مسخر شیطان ہے۔

دینی کتب کی اہمیت و فضیلت کے متعلق ارشادات

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ ہر روز صبح اور شام قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے جہاں سے وہ تلاوت فرما رہے ہوتے اُن آیات کے ترجمہ و تفسیر کو بڑے احسن طریقہ سے پاس بیٹھے لوگوں کو سمجھا دیا کرتے فرمایا کرتے میرے اللہ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس پاک کتاب کو اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ پر نازل فرمایا اور یہ قرآن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں ہیں جنھیں ہم تلاوت کرتے ہیں ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں سبحان اللہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے بس جو کوئی کامیابی کی طرف گامزن ہونا چاہتا ہے وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرے اور اس کی برکت سے فیض یاب ہو اس کے علاوہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ بے شمار دینی کتب کا مطالعہ فرمایا کرتے ان کی لائبریری میں بے شمار کتابیں موجود ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا کثرت سے مطالعہ فرماتے تصوف میں حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب کشف المحجوب کو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف کا آئین قرار دیا اور فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ علم تصوف پر اس کے بعد کسی اور کتاب کی حاجت ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے علاوہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب عوارف المعارف کی بھی بہت

تعریف فرماتے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف کے بہت شیدائی تھے ایک روز خود ہی ارشاد فرمایا میں نے پتا نہیں کتنی بار ان کو پڑھا ہے اور یہ مجھے حفظ ہو گئے ہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے فیوضِ یزدانی، غنیۃ الطالبین اور بہت سے ان کے حالات و واقعات پر کتب و رسائل کا مطالعہ فرماتے غنیۃ الطالبین کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ان کی ابتدائے حال کی کتاب ہے اس کے علاوہ سیرتِ مبارکہ اور تمام سلاسل کے بزرگان کے حالات و واقعات بڑی اچھی طرح جانتے تھے اپنے پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ کی طرح موجودہ دور میں حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء و ان کے عقیدت مندوں کی تصانیف کو بہت اہمیت دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ نہ ہوتے تو شاید اس دور کا مسلمان پڑھا لکھا جاہل ہوتا اور خدا تعالیٰ سے بہت دور ہوتا کیونکہ دنیاوی تعلیم جو اس دور میں دی جا رہی ہے اس میں بظاہر تو عہدے ہیں لیکن خانہ خراب بھی ہے کیونکہ دنیاوی تعلیم سے غرور پیدا ہوتا ہے آدمی بلا سوچے سمجھے بڑی ہستیوں کو تنقید کا نشانہ بنا دیتا ہے غرور شیطان نے سب سے پہلے کیا اور ہلاک ہوا مفتی نعیمی صاحب کی کتاب شانِ حبیب الرحمٰن اور جاء الحق کے مطالعہ کا حکم صادر فرماتے کہ یہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اہم کتابیں ہیں اس کے علاوہ دل لگا کر مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کے مثنوی شریف سے تھا فرمایا یہ ایسی دلفریب کتاب ہے اللہ اللہ یقین نہیں آتا ایسے لوگ زمین پر آئے جنہوں نے انسانیت کے لیے اللہ کی طرف جانے کے لیے اتنا کچھ کر دیا نسل در نسل لاجواب کتاب ہے اور ہر ایمان والے کے لیے بڑی اہمیت کی حامل ہے اس کے علاوہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و واقعات پر فیوضاتِ بارویہ تالیف فرمائی جس کی جلد میرے پاس موجود ہے۔

عقائدِ اہلِ سنت و جماعت

عقیدہ اہلِ سنت و جماعت کے مطابق رکھنے کی تلقین ہمیشہ فرمایا کرتے اپنے ہر معتقد اور اس کے علاوہ جو بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھتا اسے یہی فرماتے عقیدہ وہی ہونا چاہیے جس پر رہنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور وہ ہے اہلِ سنت و جماعت فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضوان اللہ اجمعین اہلِ بیت عظام اور اولیاء اللہ کی شان اور ان سے محبت میں زندگی بسر کرنا حقیقی ایمان ہے۔

فرمایا مجھے اپنے مرشد حضرت بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے احسان یاد آتے ہیں تو آنکھیں بے اختیار اشک بہانے لگتی ہیں ان کا فرمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دورِ اقدس میں اہلِ سنت کے سوا کوئی فرقہ نہ تھا بعد میں کسی نے اہلِ بیت کی محبت میں آ کر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی شان میں گستاخیاں شروع کر دیں کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت پر اعتراضات کر دیے کسی نے صالحین کی شان کا انکار کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے فرقے وجود میں آ گئے اسلام دشمن طاقتیں تو چاہتی یہی تھیں کہ مسلمان متحد نہ ہو سکیں وہ اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ کرم سے امت میں ایسے عظیم لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے روحانی قوتوں کے پیشِ نظر جانے کتنے لوگوں کو نہ صرف دائرہ اسلام میں داخل کیا بلکہ بے شمار بھولے بھٹکے لوگوں کو راہِ حق دکھائی کبھی دل میں خیال پیدا ہو کہ جب سب فرقے خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور اپنے عقائد کو بہتر بتاتے ہیں تو پھر تاریخ اسلام کو دیکھنا چاہیے کہ پہلے دن سے ہی اہلِ سنت موجود تھے باقی تمام چھوٹے چھوٹے فرقے ان سے نکل کر بنتے گئے کئی مٹ گئے کئی موجود ہیں ان کے عقائد گمراہ کن ان کے نظریات عظیم ہستیوں کے مقام کو گرانا ان کی عظمت اور بزرگی کا انکار ہے فرمایا اے اہلِ سنت و جماعت تمہیں گھبرانا نہیں چاہیے اس

لیے کہ جس طرح ایک دوکاندار گلے سڑے پھل صاف ستھرے پھلوں سے نکال پھینکتا ہے اسی طرح اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے وہ لوگ باہر نکال پھینکتے ہیں جو بے ادب اور گستاخ ہوتے ہیں تا کہ ان کے عقائد باطلہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے امتی آگاہ ہوسکیں موجودہ دور میں چونکہ لوگوں کو شرعی علوم سے واقفیت کم ہے۔ جب ان کے دل میں دین کی تڑپ پیدا ہوتی ہے تو جعلی دوکاندار علماء اور بدعقیدہ لوگوں کے اثرات سے ان کی عملی زندگی میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا ان کی تربیت اور سوجھ بوجھ کے لیے ان باتوں سے واقفیت ان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برحق ہیں انہوں نے جو غیب کی خبریں دیں وہ سب کی سب برحق ہیں ان کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت رضوان اللہ اجمعین کا مقام ساری امت سے بلند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اولیاء اللہ سے کرامات کا صادر ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کا صدقہ ہے جو ان سب کی بزرگی اور ان کے مقام کو تسلیم نہ کرے وہ بدعقیدہ ہے حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم پر لازم ہے کہ عقائد اہل سنت و جماعت پر کاربند رہو اور آئمہ سلف کے مسلک کو اختیار کرو جو نئے فرقے پیدا ہوتے ہیں وہ سب کے سب گمراہ اور الحادی راہ پر گامزن ہیں تم ان نئی باتوں سے بچو اور اپنے دین کو برباد مت کرو اگر کسی کی صحبت میں بیٹھنا ہے تو فقط درویشوں کی صحبت میں بیٹھو خواجہ ناصر الدین عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ جو نویں صدی کے مجدد تھے فرماتے ہیں اگر عقائد اہل سنت نہ دیے جائیں اور تمام مراتب عطا کر دیے جائیں تو سب خرابیاں جمع ہیں لیکن اگر عقائد اہل سنت و جماعت دیے جائیں اور کچھ نہ دیا جائے تو کوئی خوف نہیں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے طریقہ کا دارومدار ہی عقیدہ اہل سنت و

جماعت پر ثابت قدم رہنا ہے جس کو اس میں خلل آ جائے وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمہارے لیے سب سے ضروری بات عقائد اہل سنت پر کاربند رہنا ہے کیونکہ اس میں نجاتِ آخرت اور کامیابی ہے یہی فرقہ ناجیہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے راستہ پر اس مسلک کے بزرگوں نے قرآن وحدیث سے وہی معانی ومطالب اخذ کیے جو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے مطابق ہیں اس کے علاوہ اگر کسی فرقہ نے کوشش کی بھی تو انہوں نے معانی ومطلب اپنے ظاہر کیے ایسا کر لینے سے مطلب واضح نہیں ہوتا بس ان کے نظریات باطل اور غیر موثر ہیں تم ان کے عقائد باطلہ سے بچو اور بزرگان دین کے راستہ پر چلو حضرت عروۃ الوثقی خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مخالف طریقہ کی صحبت سے بچو اور ان کی صحبت سے پرہیز کرو حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا آخیر وقت آیا تو ایک طبیب بلایا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی صورت دیکھتے ہی فرمایا اس کے عقائد اہل سنت وجماعت سے ہٹ کر ہیں اسے فوراً یہاں سے نکال دو جس کا راستہ میرے راستہ کے خلاف ہے میں اس کی دوا بھی کیوں لوں چنانچہ اسے اسی وقت نکال دیا گیا۔

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارشادات

آپ رحمتہ اللہ علیہ شب و روز اپنی گفتگو میں خاص طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قرآن پاک میں جو آیات ہیں وہ اور دیگر سابقہ صحیفوں اور کتابوں میں جو انبیاء کرام نے بیان کیں کثرت سے گفتگو فرمایا کرتے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے آج کل بعض لوگ دین اسلام کے سچے خدمت گار بننے کا دعویٰ کر کے ذاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض اور ان کی شان کو دنیا کے تمام کاموں میں مقبول لوگوں کی طرح بیان کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں دشمنانِ اسلام نے شروع سے ہی اپنی تمام تر کوششیں اسی کام میں صرف کیں کہ مسلمانوں کے دلوں سے کسی نہ کسی طرح سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقوش مٹا دیے جائیں اور ان میں مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایسا اختلاف پیدا کیا جائے کہ یہ لوگ نماز، روزہ، حج، زکوۃ و دیگر نیک کام انجام بھی دیں تو ان میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو نہ ہو آئے دن وہ اپنے برے ارادوں کا اظہار کسی نہ کسی رنگ میں کرتے رہتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی بعض گروہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی بسر کرنے والے لوگوں پر کفر و شرک کے فتوے لگانے لگے میرے پیر حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی انہی لوگوں کے مقابلہ میں بسر کر دی گلی گلی نگر نگر انہوں نے شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر جلسے اور محافل کا انعقاد فرمایا بڑے بڑے علماء فقہاء سے اس موضوع پر تقاریر کروائیں اور بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کا دامن نادانی میں نہ صرف داغدار ہونے سے بچایا بلکہ بہت سے لوگوں کو سرمایہ دین اسلام بنا دیا فرمایا اس بات کو

جہاں کہیں بھی جاؤں عام کرتا ہوں کہ لوگو! ان لوگوں کے دامِ تزویر سے بچو جو سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمزور کرنے کا درس دیتے ہیں جو شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں ان کو اپنی طرح کا بتاتے ہیں اور اپنے اور ان کے درمیان فقط وحی کا فرق بتاتے ہیں حالانکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا ساری مخلوق کا سردار بنایا ان پر خود بھی درود پڑھا۔ فرشتوں کو بھی اور ایمان والوں کو بھی درود و سلام کا حکم دیا انکی ہر ادا اور ہر گھڑی کو عروج بخشا ان کے نور کو ساری تخلیق سے پہلے تخلیق فرمایا ہر نبی علیہ السلام جو بھی دنیا میں آتا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھوائی اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمہیں پیدا نہ فرماتا تو کائنات کی کوئی چیز پیدا نہ فرماتا حتیٰ کہ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا اپنے ہاں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام طٰہٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا آسمان والوں کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، زمین والوں کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، زمین کے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانی صحیفوں میں عاقب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تورات میں موذ موذ، انجیل میں طاب طاب، زبور میں فاروق، اہلِ جنت کے نزدیک عبدالکریم، اہلِ جہنم کے نزدیک عبدالجبار، انبیاء کے نزدیک عبدالوہاب، عرش والوں کے نزدیک عبدالمجید، ملائکہ کے نزدیک عبدالحمید، جنات کی زبانوں پر عبدالرحیم، پہاڑوں پر عبدالخالق، خشکیوں پر عبدالقادر، دریاؤں پر **عبدالمہیمن**، وحشی جانوروں کی زبان پر عبدالرزاق، کیڑے مکوڑوں کی زبان پر عبدالغیاث اور شیاطین کے منہ پر عبدالقاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا سب سے بلند شان و شوکت عطا فرمائی۔ اہل اللہ کے نزدیک روح کی ترقی نو اقسام پر ہے اول مومن دوم عابد سوم زاہد

چہارم عارف پنجم ولی ششم نبی ہفتم مرسل ہشتم اولوالعزم نہم خاتم یہ تمام مراتب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ کسی میں نہیں ہے ساری خدائی کو اللہ تعالیٰ نے ان کا محتاج بنایا اوران کو اپنے در کا محتاج رکھا ہر نبی کی نبوت کسی قوم قبیلے یا علاقے کے لیے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمگیر نبوت عطا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج عطا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا قرآن پاک عطا فرمایا۔شب قدر عطا فرمائی جانے کتنے ایسے مراتب ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے فرمایا آج تک عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باطل قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر دور میں بے شمار کتابیں تحریر کیں تا کہ لوگ بھٹکنے سے محفوظ رہیں فرمایا میرے بچو! سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرو۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرو اگر محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں نصیب ہوگی تو پھر تم زندگی کی اصل لذت سے آشنا ہو گے حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب ارشاد فرمایا

محمد ﷺ از تو می خواہم خدارا
الٰہی از تو حُبِ مصطفےٰ ﷺ را

یعنی یا رسول ﷺ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کو مانگتا ہوں اور اے اللہ میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا طالب ہوں اسی لیے تو حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ صرف ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام اور یہ صرف ذات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی میں نصیب ہوتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تک رسائی کے تمام راستے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبت و عشق کے بغیر نصیب نہیں ہوتے اور جو بندہ

بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سچا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت کے لائق نہیں ہوتا حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر محبت فرماتے تھے کہ ایک روز ارشاد فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کو اس لیے دوست رکھتا ہوں کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب ہے یاد رکھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے اللہ تعالیٰ کو بے انتہا محبت ہے اور اس نے ایمان والوں کو بھی ان سے محبت کا حکم دیا ہے ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے آداب قرآن پاک میں سکھائے ہیں نہ ان کی بارگاہ میں آواز اونچی کرنے کا حکم نہ کسی کو ان کے دروازۂ اقدس کو کھٹکھٹانے کی اجازت بلکہ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرضی سے اپنے گھر سے باہر تشریف لائیں نہ ان سے کسی عمل میں تجاوز کا حکم اور نہ ہی عام لوگوں کو جیسے پکارا جاتا ہے ویسے ان کو پکارنے کا حکم ہے بلکہ جب بھی ان کو پکارا جائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر پکارا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرما دیں وہی ہم پر لازم ہے خواہ قرآن پاک میں اس کا کوئی ثبوت ملے نہ ملے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہی اسلام ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا سلیقہ صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت عظام سے سیکھنا چاہیے جنہوں نے اپنے جان و مال اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں قربان کر دیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دہکتے کوئلے، تپتی ریت، جسم پر بھاری پتھر، ہاتھوں میں ان کے میخیں گاڑیں گئیں سب کچھ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں برداشت کیا اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ نصیب فرمائی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھا کر اذان دلائی گئی اور ان کا چہرہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تھا سب ایمان والوں کو، آنے والی نسلوں کو اور مکۃ المکرمہ میں جو لوگ ان کی بے بسی پر ہنستے تھے آج ان کو دکھا دیا گیا کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی بسر کرنے والے عاشق کا اللہ کی بارگاہ میں کیا

مقام ہے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا محبت و عشق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ان کو تھا اس کے بدلے حشر والے دن ستر ہزار فرشتہ ان کی صورت میں ہو گا سبحان اللہ
حضرت اویس رضی اللہ عنہ کی محبت پر قربان جائیں جو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی فرمایا
اچھی طرح جان لو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو بھی نصیب ہوئی اس کو عظیم اور بلند
مقام نصیب ہوا بس میرا تو صبح و شام یہی لوگوں کو پیغام ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم میں زندگی بسر کرو۔ میرے مرشد حضرت پیر بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے
مرشد حضرت غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے شب و
روز مخلوق خدا کی بھلائی اور خدمت میں انہوں نے زندگی بسر فرمائی لوگوں کو محبت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس بھی دیتے اور خود بھی ان کی محبت میں آنسو بہاتے بے چین
رہتے اور ان کے احکام کی پیروی میں زندگی بسر فرماتے آج ان کی قبروں پر چراغ، ہر
سال ان کا عرس محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ بولتا ثبوت ہے ان کے آستانے آباد
ہیں ان کی اولادیں نیک ہیں ان کے گھروں میں قرآنی تعلیم عام ہے محبت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں محافل کا انعقاد عام ہے گھر گھر چراغ محبت جلا رہے ہیں گلی گلی نگر نگر شہروں
صوبوں ملکوں میں یہ عمل چل رہا ہے یہی زندگی کا حسین مقصود ہونا چاہیے اسی میں بھلائی
اسی میں عبادات کی تکمیل اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں قبولیت ہے قرآن پاک کی تلاوت
کرو تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کرو کیونکہ جب قرآن لوح محفوظ پر تھا تو اس میں
نازل ہونے سے پہلے الفاظ، معانی احکام عرفان مضامین ایمان سب کچھ تھا مگر سوز و
گداز نہ تھا یہ صفت قرآن میں تب پیدا ہوئی جب یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات
بابرکت پر نازل ہوا پھر زبان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَس ہو کر اس میں سوز و گداز
اور عشق و محبت سب کچھ آ گیا نماز پڑھو تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادا کرو کیونکہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز اس طرح ادا کرو جیسا کہ مجھے دیکھتے ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں نماز کی امامت فرمارہے تھے جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارکہ کی کھڑکی کھولی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز میں ہی چہرہ اس طرف کر لیا اور مسجد قبلتین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں کے بعد چہرہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کی طرف فرمالیا تو 10 صحابہ رضوان اللہ اجمعین جن میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں نے نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہی چہرہ پھیر لیا یہ سب رضوان اللہ اجمعین جانتے تھے کہ جدھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں خدا تعالی ادھر ہے حج ادا کرو تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادا کرو جو انہوں نے کیا وہ ہمیں کرنا ہے مکۃ المکرمہ کی ہوا ہو یا مدینہ منورہ کی فضا ہو ہر جگہ انہی کا جلوہ ان کی ہی محبت بکھری ہوئی ہے اسی طرح صدقہ وخیرات دیگر عبادات جو بھی کرو اسی خیال سے کرو کیونکہ اللہ تعالی کی بارگاہِ اقدس میں سے جو کچھ بھی ملتا ہے انہی کی محبت کے طفیل ملتا ہے۔

مقام آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک سے محبت کا حکم نازل فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اولاد مبارک میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت کی کوئی حد نہیں ساری امت پر فرض ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کو محبوب رکھیں جو آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب نہ رکھے وہ تباہ و برباد ہو گیا اس کا مقدر ذلت ہی ذلت ہے۔

مقام فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا کی شان اقدس بیان فرمایا کرتے اور بہت زیادہ اشکبار ہو جایا کرتے فرمایا کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر پر جاتے تو آخر میں ان سے مل کر جاتے واپس آتے تو سب سے پہلے ان سے ملتے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا کو ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے مجھ سے ملو گی حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد کچھ ماہ اس دنیا میں رہیں تو اشکبار رہیں غم وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں تر رہتیں ایک مرتبہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک روز سورج طلوع نہیں ہو رہا تھا صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے فرمایا جاؤ ذرا گھر جا کر دیکھو شاید فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر سے دوپٹہ سرک گیا ہو گا جب آپ کرم اللہ وجہٗ گھر تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آرام فرما رہی تھیں اور تھوڑا سا دوپٹہ ان کے سر مبارک سے ہٹا ہوا تھا جس کی وجہ سے کچھ بال ننگے ہو رہے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے جیسے ہی ان کا دوپٹہ مبارک درست فرمایا تو سورج طلوع ہو گیا پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی چادر تطہیر کے ذریعے مانگی اور اللہ پاک نے بخشش کا وعدہ فرمایا جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہونے والا تھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش کے لیے اللہ کی بارگاہ میں رو رو کر دعائیں کیں کہ اے اللہ میرے ابا جان کو اپنی امت بڑی پیاری ہے تو میرے ابا کی امت کو بخش دے

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے وصال مبارک فرمایا آپ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبہ کی حقیقی خبر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کو نہیں بے شک آپ رضی اللہ عنہا ساری عورتوں کی ملکہ ہیں آپ رضی اللہ عنہا کا وجود مبارک زمین پر اللہ کے کرم کی عظیم جھلک اور برکت ہے آپ رضی اللہ عنہا کی شان بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے بے شک آپ رضی اللہ عنہا کے احسان ساری امت پر روشن و منور ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا ساری امت کی عظیم محسنہ ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی شان

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ حضرت کرم علی وجہہٗ کا بہت زیادہ تذکرہ فرمایا کرتے آنکھیں ان کے ذکر میں ہمیشہ پرنم رہیں کبھی انہیں محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی شیر خدا، کبھی حیدر کرار (یعنی پلٹ کر حملہ کرنے والا) کبھی ابو الحسنین کریمین کبھی سرتاجِ بتول رضی اللہ عنہا اور مشکل کشا، امام الاولیا ءو سلطان الاولیاء کے القابات سے گفتگو میں ان کا ذکر فرمایا کرتے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ میں پیدا ہوئے ان کی پہلی خوراک لعاب دہن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں سب سے پہلے جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا (یعنی جب پیدا ہوئے تو آنکھیں بند تھیں ان کی والدہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ آنکھیں نہیں کھولتے جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں گود میں لیا انہوں نے آنکھیں کھول دیں) ایک روز چند احباب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود تھے تو بہت زبردست انداز میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف پر گفتگو فرمائی سب لوگ اشکبار ہو گئے اس دن سے لے کر آج تک ان کی محبت والفت کا عالم یہ ہے کہ یہ بر روز بڑھ رہی ہے کبھی کم

نہیں ہوئی انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ مولا ہے علی رضی اللہ عنہ ہر مومن کے ولی ہیں علی رضی اللہ عنہ اور میں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے علی رضی اللہ عنہ کا گوشت میرا گوشت، علی رضی اللہ عنہ کا خون میرا خون، علی رضی اللہ عنہ کا جسم میرا جسم، مجھ سے محبت علی رضی اللہ عنہ سے محبت، جو علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے علی رضی اللہ عنہ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں علی رضی اللہ عنہ شیر خدا ہیں غدیر خُم کے مقام پر فرمایا جس طرح تم مجھے محبوب رکھتے ہو اسی طرح علی رضی اللہ عنہ کو محبوب رکھو ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر سے پتہ کیا تو معلوم ہوا باہر نکلے ہیں تلاش کے بعد پتہ چلا کہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں مٹی کندھے مبارک پر لگی ہوئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا اٹھو اے ابوتراب (مٹی کے باپ) حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قربان جاؤں اپنا لقب سب سے زیادہ یہی پسند فرمایا جو کوئی اس نام سے پکارتا خوش ہو جاتے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں دشمنوں کی صفوں کو چیر دینے والے، بڑے سے بڑے طاقتور کافر کو ایک ہی وار میں واصل جہنم فرما دیتے خیبر کی فتح کا کسے علم نہیں خیبر کے دروازہ کو اکھاڑ کر اس کا ایک پلہ شیر خدا نے ڈھال کے طور پر اٹھا لیا جسے بعد میں چالیس لوگوں نے اٹھایا تو انہیں وقت ہوئی میں نے خیبر کا قلعہ دیکھا (مجھے ٹھیک طرح سے یاد نہیں شاید شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اس دروازے کا بھی تذکرہ فرمایا کہ وہ ابھی تک پڑا ہے) پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ اشکبار ہو گئے اور فرمانے لگے جب عبدالعبدود نے غزوہ خندق میں للکارا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالو اپنے آدمیوں میں سے میرے مقابلے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ علی رضی اللہ عنہ اسے

جہنم واصل کر دو عبد العبدودا یک ہزار آدمیوں جتنی طاقت رکھتا تھا پورا بدن لوہے کے لباس سے ڈھکا ہوا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ جب گھوڑے پر سوار ہو کر چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے اے اللہ! میں تجھ سے اپنا علی رضی اللہ عنہ مانگتا ہوں اسے فتح یاب کر (شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت زیادہ پر درد ہوئے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار تھا کتنی محبت تھی کہ اللہ سے ان کو مانگ لیا) پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مقابلہ میں آئے تو اس کو ایک زوردار وار سے لوہے کے لباس میں چیر ڈالا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی جسم کپکپا رہا تھا فرمایا امت کے لوگوں سے امام پاک رضی اللہ عنہ کو بہت تکالیف آئیں یہاں تک کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ملے فرمایا کیا بات ہے علی ابن ابی طالب بہت غمزدہ لگ رہے ہو تو روتے ہوئے عرض کیا لوگوں سے بڑی تکلیفیں آئی ہیں فرمایا پس دعا کرو ان کو ان جیسا حاکم مل جائے اور تمہیں تم جیسے لوگ اگلی صبح یعنی ۱۹ رمضان المبارک کو فجر کی سنتوں کی دوسری رکعت کے قیام میں بد بخت عبد الرحمن ابن ملجم نے زہر آلود تلوار سے سر پر وار کیا اور کنپٹی تک تلوار دھنس گئی لہو کا فوارہ پھوٹ پڑا لوگ تڑپ کر رہ گئے چیخ و پکار شروع ہو گئی پیارے حسن و حسین علیہم السلام کو خبر دی گئی تو دوڑے چلے آئے بابا، بابا زبان پر جاری تھا امام پاک علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے بچے فجر کی نماز کا وقت جا رہا ہے ذرا نماز کی امامت فرما دو پس مختصر نماز پڑھانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو گھر لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں سیدہ زینب اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما رونے لگیں فرمایا میری بچیو اے جانِ پدر غم نہ کرو تمہارے بابا نے جو چاہا اللہ نے اسے دے دیا تمہارا باپ اس پر راضی ہے دیکھو آنسو نہ بہاؤ خود کو سنبھالو یہاں شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت آبدیدہ ہو گئے بھی

رونے لگے ایک عجیب سماں بندھ گیا کچھ خاموشی چھا گئی سسکیوں اور آہوں کی آواز آتی رہی۔

مقام حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہٗ

فرمایا آپ رضی اللہ عنہ ایسی ہستی ہیں کہ تورات، انجیل، زبور، قرآن تمام میں آپ رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ خصوصیات کا ذکر مذکور ہے آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں ایمان آپ رضی اللہ عنہ سے محبت میں کامل اور بغض سے فاسد ہو جاتا ہے مومن ہونے کی نشانی آپ رضی اللہ عنہ سے محبت ہے جو آپ رضی اللہ عنہ سے محبت کرے اور صحابہ ثلاثہ سے محبت نہ کرے آپ رضی اللہ عنہ اس کو پسند نہیں فرماتے جو سعادتیں آپ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں کسی اور کا نصیب نہیں ہیں کعبہ پیدائش کی جگہ، مسجد میں شہادت، آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے جنت کے سردار، ملکہ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ، سارے جہاں کے سردار آپ رضی اللہ عنہ کے سسر، آپ رضی اللہ عنہ امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اولیاء کے بلا اختلاف امام ہیں ساری امت کے مشکل کشا ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے آپ رضی اللہ عنہ سے بغض حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض ہے اللہ تعالیٰ ہر دل میں محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا کرے۔

مقام حسنین کریمین رضوان اللہ اجمعین

فرمایا کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دونوں نواسوں سے انتہا درجہ محبت تھی ساری امت کو ان کے ساتھ محبت کا حکم ہے۔ جو ان کے ساتھ محبت نہ کرے اس کے دین کی کوئی حیثیت نہیں ہے دونوں بھائی جنتی جوانوں کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے غم خوار ہیں لوگوں سے جانے کتنے دکھ اٹھائے پھر بھی درگزر سے کام لیا نادان لوگوں کو کیا خبر کہ یہ دونوں بھائی زمین پر اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی اور عظیم نعمت تھے حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں جام شہادت نوش فرما کر اسلام کو اپنے لہو مبارک سے زندگی بخشی حضرت امام حسن علیہ السلام نے امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتحاد کے لیے عظیم قربانیاں دیں یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر شہید کر دیا گیا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت قاتل کا نام جان بوجھ کر ظاہر نہ کیا تاکہ کوئی فساد پیدا نہ ہو جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فقط اتنا فرمایا کہ قاتل کو اللہ بہتر جاننے والا ہے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے انتہا درجہ محبت رکھتے تھے اور یہی حکم دیتے تھے کہ آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن کبھی نہ چھوڑنا ان کے حالات پڑھنا کہ دین کی سچی محبت پیدا ہو حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کاش میں کسی سید کے پاؤں کا جوتا ہوتا۔

ازواج مطہرات کے متعلق ہمارا عقیدہ

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق میں بے مثل و بے مثال ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی ساری عورتوں میں بے مثل و بے مثال ہیں ازواج مطہرات میں ہر ایک کا اپنا اپنا مقام اور اعزاز ہے لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باقی ازواج سے بلند مقام رکھتی ہیں کیونکہ ابتدائے اسلام میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قربانیاں اور وصال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے احسانات فراموش نہیں کیے جا سکتے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری بیویاں امت کی مائیں ہیں لہذا جب بھی اہل ایمان کے سامنے ان پاک بیبیوں کا تذکرہ ہو عزت و احترام اور عظمت کا خاص خیال رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ یہ دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہیں اور نہ ہی کسی ایمان والے کو اجازت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ان سے نکاح کرے۔

محبت صحابہ و مقام صحابہ رضوان اللہ اجمعین

فرمایا کرتے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اللہ سے محبت ہے اسی طرح صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے محبت حقیقت میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اتباع صحابہ رضوان اللہ اجمعین امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لازم و ملزوم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلفائے راشدین کا مقام سارے صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے بلند فرمایا پھر عشرہ مبشرہ کا، پھر بدر والوں کا پھر اسی طرح بعد میں آنے

والوں کا مگر ہمیں یہ خیال رکھنا ہے کہ وہ مقامات صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے آپس میں ہیں امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی برتری ہر اعتبار سے ہے اس کا انکار کرنے والا اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ملائکہ اور ساری مخلوق کی لعنت کا مرتکب ہو جاتا ہے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے ہر لمحہ دین کے لیے قربانیاں دیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے جام پیئے قربان جائیں ان کی مبارک آنکھوں پر جو دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزے لوٹتی رہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان، ان کے متعلق ہمارا عقیدہ

فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اعلان نبوت سے پہلے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست تھے اور بعد میں بھی یہی اعزاز نصیب رہا ہجرت کے وقت غار ثور میں بھی قرآن پاک کے فیصلہ کے مطابق یہی اعزاز رہا اور وصال کے وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق روضۂ اقدس میں بھی یہی مقام حاصل رہا پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے فرمایا جس کا لقب صدیق ہو اس کی صداقت کا انجام بھی یہی ہونا چاہیے تھا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رتبہ وہی تھا جو اس وقت ہے یعنی روضۂ انور میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو ابوبکر اور عمر فاروق رضوان اللہ اجمعین کی فضیلت کو نہیں جانتا وہ سنت کو نہیں جانتا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فیصلہ فرما دیا کہ میری محبت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے حکم ہے کہ آب کوثر اسے نہ دوں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اے اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کو میرے ہی درجہ میں جگہ دینا ایک روز ارشاد ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و خوشنودی تھا راتوں کو کروٹیں بدلتے، دن کو رفاقت میں رہتے آج روضہ اقدس میں موجود ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے صدیق اور منکر کا اندازہ لگانا چاہیے کہ ساری زندگی ابو جہل کو دعوت حق دی لیکن وہ منکر تھا منکر ہی رہا اس کے مرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میری امت کا فرعون تھا جبکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دعوت دی تو بغیر تردد کے قبول کر لیا پھر ہمیشہ ہر شے پر محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غالب رکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں میں کسی کو دلی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں ۹ ہجری کو ان کو امیر حج بنایا اپنی حیات طیبہ میں سترہ نمازوں کی امامت کا اعزاز ان کو بخشا ایک روز ارشاد ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مقدر پر قربان جاؤں والدین، بچے سبھی شرف صحابیت پانے والے ہیں ایک بیٹی ام المومنین ہے زمین پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ہیں ایک روز ارشاد ہوا محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خزانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وافر نصیب ہوا رات کو وصال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہجر کی آہیں بھرا کرتے وصال کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ حجرہ مبارک کی چھت سیاہ ہے پوچھنے پر پتہ چلا کہ لوگوں سے رات کو چھپ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں رویا کرتے بہت کم گو تھے سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے لیکن نیکی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تورات، زبور، انجیل میں ان کی شان مذکور ہے پیغمبروں کے بعد افضل مقام رکھنے والی ہستی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان کے احترام کی توفیق عطا فرمائے یہ اپنے مقام میں بے مثال ہیں جن کی ایک نیکی کے برابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ساری

زندگی نہیں ان کے مرتبہ کا کیا مقام ہے انسانی عقل احاطہ کرنے سے قاصر ہے اپنے وصال کے قریب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں امامت کے مصلی پر کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا جن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہوں اس میں کسی کو امام بننے کا حق نہیں ایک روز ارشاد ہوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے پانچ لوگوں میں اسلام قبول کرنے والے ہیں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کرانے والے سچی بات پوچھو تو محبت کو آزاد کرانے والے کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اگر ساری زندگی زنجیروں میں گزار دیتے تو ہر عاشق کا یہی انجام رہتا انہوں نے خرید کر محبت کو آزاد کر دیا آج ہر مسلمان کسی بھی طبقہ نسل سے تعلق رکھتا ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت آزادی سے کرسکتا ہے اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (یہاں شیخ رحمتہ اللہ علیہ رو پڑے کچھ دیر چپ رہے پھر فرمایا) تیرا خریدا غلام کعبہ کی چھت پر اذان دے رہا ہے کعبۃ اللہ کی چھت اس کے تلوؤں کے بوسے لے رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی وخدمت کا بندوبست فرما رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے بلال رضی اللہ عنہ میری راحت کا بندوبست کرو پھر ارشاد فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جگہ خریدی اس مقام پر ہی ریاض الجنۃ ، اسی جگہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اسی جگہ محراب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اسی جگہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تیرے نصیب پر ہزاروں زندگیاں قربان یہاں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت بہت زیادہ پُر درد ہوگئی اپنی سفید چادر جو انہیں بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ نے عطا کی تھی کو آنکھوں سے لگایا اسی چادر کو اپنے اوپر ڈال کر لوگوں کو آپ رحمتہ اللہ علیہ بیعت فرمایا کرتے اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ لیٹ گئے اوپر چادر اوڑھ لی ایک روز ارشاد ہوا غزوۂ تبوک میں گھر کا سارا مال قدموں میں لا کر رکھ دیا دیوار پر ہاتھ پھیر کر آئے کہ

کوئی سوئی یا دیگر چیز دیواروں سے چمٹی نہ رہ جائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا والہانہ جذبہ دیکھ کر فرمایا گھر کیا چھوڑ آئے تو جواب میں فرمایا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احسان ہی احسان ہیں کہ انہوں نے زندگی میں بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نسبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کو آشکار فرمایا اور بعد از وصال اپنا جنازہ روضہ اقدس کے سامنے لے جانے کو فرمایا اور فرمایا اگر دروازہ خود بخود کھل جائے تو ٹھیک ورنہ جہاں مرضی دفنا دینا دروازہ بھی کھلا اور روضہ اقدس کے اندر جگہ بھی ملی۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جسم کی مٹی جسم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے اٹھائی گئی اور اس کا اثر زندگی میں اور بعد از وصال ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان کہ اس نے اولیائے کرام کی راہ پر چلنے کی سعادت بخشی اور ہمارے عقیدہ و سلسلہ میں کسی بھی کامل ہستی کی بے ادبی نہیں رکھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں تمہیں بھی یہی تلقین ہے سب اگلے آنے والوں کو بھی یہی تلقین یہی نصیحت کرتا ہوں اللہ توفیق دے آمین!

مقام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلا اختلاف تمام صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شکر ادا کرے ہر ایمان والا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا میری محبت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے بغض ایک دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جن کے ایمان لانے پر آسمان والوں نے مبارکباد دی ان جیسی ہستی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی قرار دیا۔

مقام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد ہیں سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے مگر ان کے لیے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو عزت دے آپ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو فرشتوں نے ان کے اسلام لانے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارکباد دی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی بے مثال ہے ایک سانس بھی دین اسلام کے بغیر آپ رضی اللہ عنہ نے اس دنیا میں نہیں لیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خلافت کے دوران راتوں کو جاگتے رعایا کی خدمت کرتے عدل وانصاف کو قائم رکھا اپنے پرائے سب کے ساتھ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ کے تحت تعلق رکھا امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کے احسانوں کی بھی حد نہیں آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ہونے کا اعزاز حاصل ہے خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا میرے بعد کوئی نبی ہوتے تو وہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بعد از وصال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس میں دفن ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے جہاں صبح وشام فرشتے اور اہلِ ایمان آپ رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر جب تک میری امت میں زندہ رہیں گے میرا کوئی امتی جہنم میں نہیں گرے گا اسی لیے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے آپ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں لوگوں سے فرمایا اے لوگو تمہیں خبر نہیں یہ دو سفید کپڑوں میں لپٹا انسان کتنا عظیم تھا یہ جب تک زندہ رہا ان کی برکت سے کوئی مسلمان جہنم میں نہیں گرا تمہیں خبر نہیں تم نے کس کو کھو دیا ہے (نوٹ: شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف وقتوں میں یہ ارشادات فرمائے)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ایک روز ارشاد ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ جن کے شرم وحیا پر اللہ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتے اور ایمان والے گواہ ہیں داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیاں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں اور وہ انتقال کرتی جاتیں تو میں اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں میں کیوں نہ کروں انہیں بشارت دی گئی کہ جو چاہے کروائے عثمان رضی اللہ عنہ بخش دیے گئے ہو پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ آبدیدہ ہوگئے فرمانے لگے! اے عثمان رضی اللہ عنہ تیری عظمت کو سلام صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر عمرہ نہ کرکے عظیم مقام پایا (کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے ہاتھ مبارک کو اپنا ہاتھ قرار دیا) پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا بے خبر لوگ ان کی شرافت پر تنقید کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے یہ ہمارے دلوں کی دھڑکن ہمارا اسلام ان کی محبت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ان کی عظمت پہ لاکھوں سلام کہ یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقبول ومنظور ہیں ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین یعنی دو نوروں والا اس لیے کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اس سے قبل کسی بھی نبی علیہ السلام کی دو بیٹیاں ایک شخص کے نکاح میں نہیں آئیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کا پھوپھی زاد ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی اروی کے بیٹے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ

حضرت عبداللہ علیہ السلام جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد ہیں کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئیں تھیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جس ہاتھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت فرمائی اسے کبھی شرم گاہ تک نہیں لے گئے یہ ادب کی ایک اعلیٰ اور عظیم ترین مثال ہے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں دی شہادت سے قبل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا جب وہ پہنچے تو خارجیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ان سے ملنے نہیں دیا بے شمار لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھیرے میں لے لیا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ اتار کر ان کے گھر میں پھینکا تا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خبر ہو کہ میں ان سے ملنے آیا ہوں آپ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کے پچھلے راستہ سے دو بدبختوں نے شہید کر دیا یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ رونے لگے اور فرمانے لگے اس کے بعد مسلمانوں میں کبھی فتنہ ختم نہ ہوا قتل و غارت کا بازار آج تک سرگرم ہے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کلام نہ فرما سکے۔

مقام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

فرمایا جس ہستی کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیاء کریں اس کا مرتبہ مجھ سے کیا بیان ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیوں کے شوہر ہیں کسی ہستی کو ایسا اعزاز حاصل نہیں ایثار و قربانی کا مجسمہ تھے جنت کی بشارت دنیا میں کئی بار پائی امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فساد نہ پڑنے دیا خود شہادت کا جام نوش فرما لیا جس ہاتھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی اسے اپنی شرم گاہ تک نہ لے گئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہمارا عقیدہ

ایک روز کسی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا تو جواب میں فرمایا ہم ان کے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کاتب وحی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں چونکہ انکے مقابلہ میں خلافت کے صحیح حقدار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے مگر ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کے قائل نہیں ہمارے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم کا بھی یہی عقیدہ ہے ہمیں صحابہ کے اختلاف اور لڑائیوں پر تنقید کا حق نہیں اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں اپنی زبانوں کو قابو میں رکھا جائے کسی نے حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمتہ اللہ علیہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق سوال کیا کہ وہ پانچویں خلیفہ راشد ہیں تو پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے حیرت کی نگاہ سے سوال کرنے والے کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ایسا بھی وقت آئے گا جب لوگ صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے مقام کے متعلق سوال کریں گے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سنو! حضرت معاویہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا اور جس گھوڑے پر وہ سوار تھے اس کے دوڑنے سے جو خاک اڑتی تھی اس خاک کے جو ذرات اڑ کر گھوڑے کے نتھنے میں جمع ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا مقام اس کے برابر بھی نہیں۔

شانِ اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم

دیکھو بیٹا ہر ولی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفیر ہوتا ہے اسی لیے ولی اللہ اسے کہا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں زندگی بسر کرتا ہے ولی کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گناہوں سے محفوظ فرما لیتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ کسی نبی علیہ السلام کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی اسے کسی پیغمبر علیہ السلام کی طرح معصوم کہا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت کی بدولت وہ باطل قوتوں کا مقابلہ کرتا ہے اور اسلام دشمن قوتوں کو نیچا دکھاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تربیت کرتا ہے۔ اس کی تربیت کی بدولت جاہل علم، ریاکار اخلاص، گناہ گار توبہ اور گمراہ ہدایت کی دولت پاتے ہیں ولی معجزہ نہیں بلکہ کرامت دکھاتا ہے اور اس کی کرامت اس کے نبی علیہ السلام کا معجزہ ہوتی ہے کسی ولی کی صحبت میں بیٹھنا، اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا یا اولیاء کے مزارات کی زیارت کرنا باعث برکت اور نجات آخرت کا سامان ہے کیونکہ اللہ جس پر فضل فرماتا ہے اسے اپنے دوستوں کی صحبت نصیب فرماتا ہے اور جس سے ناراض ہو اسے برے لوگوں میں دھکیل دیتا ہے اچھی طرح سمجھ لو کہ جب بھی کوئی خدا کی تلاش میں نکلے گا وہ خدا کے بندے تک پہنچے گا پھر اس کے وسیلہ کی بدولت اسے خدا ملے گا اس لیے اولیاء اللہ کی شان بڑی بلند اور انسانوں کے لیے تحفہ کی اہمیت رکھتی ہے پس جو ان کے قریب ہوا وہ خدا کے قریب ہوا اور جو ان سے دور ہوا وہ گمراہ اور برباد ہو گیا۔

حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے سچے معتقد اور بارہا مجالس میں ان کا تذکرہ فرماتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے تمام سلاسل کے بزرگان کے سردار ہیں اور ہر بزرگ کے روحانی مراتب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شفقت و محبت نمایاں ہے بس یوں سمجھ لو کہ یہ برصغیر کے وائسرائے ہیں ان کی تصنیف کردہ کشف المحجوب کتاب تصوف میں آئین کی حیثیت رکھتی ہے میرے نزدیک تصوف کی باقی کتابیں درجہ میں اس کے بعد ہیں حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے کہ جسے کامل پیر نہ ملے وہ کشف المحجوب کا مطالعہ کرے اسے کامل پیر مل جائے گا اس لیے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر اپنے دور کے تمام بزرگان تک عقائد کے حوالہ سے رسم و رواج کے حوالہ سے سنت و بدعت مذہبی زندگی میں طالبان طریقت کے لیے بے شمار نصیحتیں بیان فرمائی ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ چونکہ بذات خود بہت بڑے بزرگ تھے اس لیے اللہ پاک نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے لیے بڑے بڑے بزرگوں کا انتخاب فرمایا ان میں سے بعض کا تعلق سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ کبار رحمتہ اللہ علیہم سے بھی ہے ان میں حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ جن کی نسبت حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے ان کی حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی کہ ایک مرتبہ میں اپنے احوال و واردات ان کی خدمت

میں بیان کر رہا تھا میں اس وقت جوان تھا لہٰذا میری گفتگو میں شوخی اور جوش و جذبہ نمایاں تھا میں باتیں بڑھ چڑھ کر بیان کر رہا تھا حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت مہذب انداز میں گفتگو سن رہے تھے میرے دل میں خیال گزرا شاید شیخ رحمۃ اللہ علیہ پر ایسے احوال وواردات نہیں گزرے جو وہ اس قدر توجہ اور محبت سے میری گفتگو سن رہے ہیں میرے اس خیال پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے میرے بیٹے! میرا یہ احترام اور توجہ کرنا تیری ذات یا تیرے احوال کے لیے نہیں ہے اس لیے کہ حالات کو تبدیل کرنے والا تبدیلی کی جگہ نہیں آیا کرتا میں تو احوال کے خالق کے احترام کی خاطر ایسا کر رہا ہوں یہ باتیں تمام طالبان طریقت کو پیش آتی ہیں اس میں تمہاری کوئی خصوصیت نہیں میں نے جب یہ سنا تو میرے ہوش ٹھکانے آ گئے کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ تو میرے دل کی حالت کو بھی بھانپ گئے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ایک مشکل کے حل کے لیے میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر گیا اور انہوں نے میری مشکل حل فرما دی حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ سے حد درجہ متاثر تھے اسی لیے وہ ان سے خاص دلچسپی رکھتے تھے اور ان کے مرید وخلیفہ حضرت ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ (جو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں) کی بھی انہوں نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی کہ حضرت ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سب کچھ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے وقف کر دیا اور ہر چیز سے منہ موڑ لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کی زبانی بنا دیا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی لاہور تشریف لاتے حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتے انتہائی ادب وانکساری کا اظہار فرماتے گفتگو میں آنسو جاری ہو

جاتے تھے حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی آپ رحمتہ اللہ علیہ پر خصوصی نظر شفقت تھی بقول حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے مجھ پر کسی بھی بزرگ نے جس کے بھی مزار پر میں نے حاضری دی محروم وخالی نہ لوٹایا حضرت جام شاہد نصیر باروی مدظلہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر خدمت تھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ مجھے ملے اور فرمایا جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو میرا اسلام کہنا حضرت جام شاہد نصیر باروی مدظلہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں سمجھا شاید ہمارے جاننے والوں میں سے کوئی ہوں گے میں واپس آ گیا تو سلام کہنا بھول گیا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا شاہد میاں داتا صاحب حاضری دی تھی میں نے عرض کیا جی حضور والا گیا تھا فرمایا وہاں کوئی ملا بھی تھا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے یاد دلانے پر مجھے فوراً یاد آیا اور میں نے معذرت کر کے عرض کیا ایک بزرگ ملے تھے انہوں نے آپ کو سلام دیا تھا فرمایا جانتے ہو وہ کون تھے عرض کیا نہیں فرمایا وہ حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے علاقے سے ایک شخص داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر اس لیے حاضر ہوا کہ کسی کامل پیر کی نشاندہی فرمادیں رات جب وہ مزار اقدس کے احاطہ میں سویا تو داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور انہوں نے فرمایا مجھے حیرت ہے کہ جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ جیسے بزرگ کے ہوتے ہوئے بھی تمہیں کسی بزرگ کی تلاش ہے اس کے بعد وہ شخص کچھ دن لاہور کام کاج کے سلسلہ میں رکا رہا اس دوران اس کی ٹانگ پر چوٹ آ گئی ٹانگ کے ٹھیک ہونے پر جب وہ آستانہ عالیہ جامویہ پر حاضر ہوا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا اور وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ اپنا یہ بیان کر رہا تھا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ ان کے غوث اعظم و اولیاء اللہ کے امام ہونے پر مکمل یقین رکھتے تھے اور گفتگو کے دوران محبوب سبحانی، محبوب کبریا، حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ، غوث پاک، غوث اعظم اور دیگر خطابات سے شروع کرتے گیارھویں شریف کے ختم کا اہتمام فرماتے اور آج بھی ختم پاک کا یہ سلسلہ جاری ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے وصال سے قبل ایک رات فرمایا کہ دنیا اور آخرت میں میری مدد تمہارے ساتھ ہے حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ نے چونکہ جو نعمت انہیں حاصل تھی بغیر کمی کے وہ تمام آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد فرمائی تھی اس میں چہار سلاسل میں بیعت کی اجازت شامل تھی لیکن اس کے علاوہ بھی حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت پیر سراج مدظلہ تعالیٰ اور حضرت پیر مہتاب رحمتہ اللہ علیہ وِچھن شریف والے نے گھر آکر حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے اشارہ سے عنایت فرمائی حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے میرے بڑے بھائی محمد اکرام اور اپنے ایک عزیز جام محبوب کو قادری طریقہ پر بیعت فرمایا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و واقعات انتہائی ادب اور پر درد لہجہ میں بیان فرماتے ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو جو مرتبہ حاصل ہے اس کی مثال آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اپنی ذات بابرکت ہے ہمارے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم نے ان کے مراتب کی تعریف فرمائی اور عظمت و بزرگی کا اعتراف فرمایا جب حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے دوران تعلیم کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ان تک پہنچنے کے لیے بڑی مشقت

اٹھانا پڑی یعنی کبھی اس جگہ کبھی اس جگہ ڈھونڈنا پڑا اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ پسینہ سے شرابور ہو گئے حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اے بیٹا تو تو خود غوث الغیوث ہے کل بڑے بڑے بزرگ تیرے صدقے سے راہ حق پائیں گے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میں منزل سلوک میں اس مقام پر پہنچا جہاں پہنچ کر عاشق حقیقت کو قرار نہیں ملتا دیکھا تو ایک طرف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور دوسری طرف مشائخ خواجگان میں نے حضرت خواجگان کی طرف اپنے دل کو زیادہ مائل دیکھا تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ جاؤ گھبرانے کی کوئی بات نہیں وہ ہمارے ہی بھائی ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں وصیت فرمائی کہ ایک مرد خدا پیدا ہوگا جو دین کو نیا کرے گا میرا یہ خرقہ اس کو عنایت کر دینا چنانچہ حضرت کمال کیتھلی نے بچپن میں اپنی زبان حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں ڈالی اور ان کے صاحبزادے شاہ سکندر کیتھلی کے ذریعے یہ خرقہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا اسی لیے تمام سلسلہ کے راستے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے کھلتے ہیں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ رحمۃ اللہ علیہ ان کے حالات و واقعات اکثر اوقات بیان فرمایا کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے ان کا سلسلہ نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک جاتا ہے بہت سارے اولیاء اللہ نے ان کی مثنوی شریف سے فیوض و برکات حاصل کیے بڑی بلند پایہ ہستی کے مالک تھے یہ ابتدا میں فلسفہ پر ایک کتاب لکھ رہے تھے جسے کئی برس گزر جانے کے بعد بھی مکمل نہیں کر سکے ایک روز اسی کتاب کی تحریر کے دوران حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا مولانا کیا تحریر فرما رہے ہو آپ چونکہ بہت بڑے عالم دین تھے دنیا جہاں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت تھی آپ نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا تمہارے جاننے کی بات نہیں کہ میں کتنا قیمتی سرمایہ تحریر کر رہا ہوں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کسی کام کے لیے اندر تشریف لے گئے تو حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اٹھا کر حوض میں پھینک دی مولانا جب واپس تشریف لائے تو کتاب نہ پا کر حیران ہوئے اور ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ کتاب کہاں ہے حضرت شاہ شمس رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا وہ تو میں نے حوض میں پھینک دی کیونکہ اس پر کافی گرد تھی میں نے کہا دھل جائے گی مولانا نے سر پکڑ کر فرمایا میرے سالوں کی محنت پر آپ نے پانی پھیر دیا بھلا پانی میں کتاب خاک دھلے گی وہ تو خراب ہو جائے گی اس پر حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آگئے اور انہوں نے حوض میں ہاتھ ڈالا اور کتاب کو نکال کر مولانا کے سامنے رکھ دیا مولانا رحمۃ اللہ علیہ حیران رہ گئے کہ کتاب بالکل خشک تھی اس کے بعد مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے اور ایسے کمالات نصیب ہوئے کہ قیامت تک ہر خاص و عام کے منظورِ نظر ہو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو پرندہ زمین سے

اوپر اڑے اگرچہ آسمان تک نہیں پہنچا پھر بھی وہ شکاری کے جال سے دور ہو جاتا ہے اسی طرح کوئی درویشی اختیار کرے کمال کو نہ پہنچ سکے تو کم از کم بازاری لوگوں اور مخلوق سے ممتاز ہوتا ہے اور دنیا کی زحمتوں سے چھوٹ جاتا ہے اور ہلکا ہو جاتا ہے سبکِ یار بن جاتا ہے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی مثنوی شریف ضرور پڑھنی چاہیے انسان دین و دنیا کی نعمتیں اس سے پاتا ہے اور اللہ کے بندوں کی عظمت اور بزرگی بڑے شاندار طریقہ سے اس پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ طریقت اور طریقت والوں سے بے گانہ نہیں رہتا۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و واقعات ان کی دینی معاملات میں خدمات کا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کثرت سے ذکر فرمایا کرتے شیخ رحمتہ اللہ علیہ ان کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت پر بہت زیادہ ان سے محبت فرماتے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے بچپن سے لے کر اپنے وصال تک اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کے لیے وقف کیں جب آپ رحمتہ اللہ علیہ چھوٹے تھے تو کھیل کود میں بھی دلچسپی نہ لیتے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے گھر والے کہتے بھی کہ بیٹا کھیل بھی لیا کرو تو آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کھیل کا مقصد دل کو خوش کرنا ہے اور مجھے خوشی پڑھ کر ملتی ہے رات کو گھر والوں سے چوری پڑھتے رہتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد صاحب پوچھتے کیا کر رہے ہو تو لیٹ جاتے اور فرماتے میں لیٹا ہوا ہوں (لیٹنے کا مقصد جھوٹ نہ بولا جائے) حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ

علیہ ان کے بچپن میں دینی علوم سے لگاؤ پر بہت رویا کرتے اور فرمایا کرتے اللہ تعالیٰ جنہیں اپنا بناتا ہے بچپن سے ہی ان کی طبیعت میں اپنی طرف آنے کے جذبے پیدا فرما دیتا ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہندوستان کے حالات چونکہ خراب تھے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ خانہ کعبہ چلے گئے اور ایک عرصہ وہاں مقیم رہے جب مدینہ منورہ کی طرف گئے تو ننگے پاؤں تشریف لے گئے ادب واحترام کا خاص خیال رکھا پھر اپنے استاد حضرت عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر واپس ہندوستان آگئے اور یہاں ایک بڑے مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور دنیا کو علم کی نعمتیں بانٹنے لگے آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید موسیٰ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے قادریہ سلسلہ میں بیعت تھے اس کے بعد نقشبندیہ سلسلہ میں حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ سے فیض پایا بعد میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف بھی رجوع فرمایا اور اس کا ذکر اپنی کتابوں میں بھی کیا کہ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ نے ہمارے درمیان کوئی پردہ نہیں رکھا اور جو باطنی صفائی عنایت ہوئی وہ بے حد و شمار ہے اور ایسی مہربانی شفقت فرمائی جس کا بیان زبان سے نہیں ہو سکتا اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جو دلوں کو پھیرتا ہے اور حالات درست کرتا ہے بعض لوگوں کو شاید میری بات کی سمجھ نہ آئے اور وہ کچھ اور بولیں مگر مجھے پتا ہے کہ مجھ پہ کیا کرم ہوا حضرت شاہ عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بے شمار کتابیں تحریر فرمائیں اور برصغیر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے علمی وروحانی انقلاب برپا کیا آج بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ سب کے منظورِ نظر ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد شریف مناتے صلوٰۃ وسلام پڑھتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اللہ سے مانگتے اور اپنے ہر عمل سے بہتر اسی عمل کو سمجھتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر مدارج النبوت جیسی عظیم کتاب تصنیف فرمائی اور بے شمار اور کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن کے حوالے آج بھی علمائے دین

دیتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے اولیاء کرام کے کمالات کو نہیں پہچانا اس نے اللہ کی خاص قسم کی نعمت جو مفت میں ملی اس کی قدر نہ جانی اس نے نہ شکر ادا کیا نہ ان کی محبت کو اپنایا یقین جانو انہوں نے خدا کو بھی نہیں پہچانا آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعث رحمت وبرکت ہے اس لیے کہ عاشق کو محبوب کا تذکرہ اور محبوب کو بھی اپنے عاشق کا تذکرہ پسند ہوتا ہے بس یوں سمجھ لو کہ ان بزرگوں کا تذکرہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جسے ہر آدمی محنت ومشقت کے بغیر ہر حال میں ادا کرسکتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں گزرے ہوئے لوگوں کو خیر سے یاد کروں گا تو امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی مجھے خیر سے یاد کریں گے جب میں دوسروں کی روح کو خوش کروں گا تو ہوسکتا ہے کہ میری روح کو بھی خوش کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میری نعمتوں کا چرچا کرو" پس بزرگانِ دین سے عقیدت ومحبت رکھنا اس کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ

ایک روز کچھ لوگوں کے عرض کرنے پر حضرت نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات وواقعات بیان فرمارہے تھے کہ حضرت نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم میں محبوبِ الٰہی تھے اور ان کو اپنے بلند اوصاف کی وجہ سے یہ منفرد مقام ملا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے دہلی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف ہے مخلوقِ خدا پر بڑی شفقت فرمانے والے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا لنگر شریف بڑا وسیع تھا جانے سینکڑوں کے حساب سے لوگ کھانا کھاتے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لنگر خانہ پر بڑے حاسدوں نے واویلا کیا مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ

نے اپنے روحانی اثر و رسوخ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بر عمل کو جاری رکھا ایک مرتبہ ایک درویش دروازے پر آیا تو ایک خادم نے اسے کھانا دیئے بغیر لوٹا دیا آپ رحمتہ اللہ علیہ اس وقت دوپہر کو قیلولہ فرما رہے تھے حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ گھر میں اگر کوئی چیز نہ بھی ہو تو کم از کم آنے والے کے ساتھ حسن سلوک کی تو رعایت کیا کرو یہ کہاں کا قاعدہ ہے کہ خستہ دل مجبور اور معذور کو یونہی لوٹا دیا جائے اس پر محبوب الٰہی بیدار ہوئے اور واقعہ کی تحقیق کے لیے خادمین کو بلایا ایک خادم نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی عادت بنالی کہ قیلولہ کے بعد دریافت فرمایا کرتے کوئی آیا تھا کہ نہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کثرت سے روزہ رکھتے اور شام کو کئی بار تھوڑا سا کھانا کھاتے جب کمزوری بڑھنے لگی تو خادم پریشان ہوئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا جانے کتنے مسکین غریب لوگ مزاروں مسجدوں گھروں میں بھوکے پڑے فاقہ کر رہے ہیں اب بتاؤ انہیں بھوکا دیکھ کر میرے حلق سے کھانا کیسے نیچے اترے آخری وقت جب دنیا سے تشریف لے جا رہے تھے چالیس یوم پہلے کھانا ترک کر دیا اور گھر میں جو کچھ تھا اسے بانٹ دیا خادم نے غلہ رہنے دیا فرمایا اس مردہ مال کو کیوں رکھا ہوا ہے اسے بھی بانٹ دو گھر میں جھاڑو دے دو خادمین نے عرض کیا ہم غریبوں کا کیا بنے گا فرمایا میرے روضہ سے تمہیں اتنا کچھ مل جائے گا جو تمہاری ضرورتوں کے لیے کافی ہوگا عرض کیا گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ کی آمدنی تقسیم کرنے کا حق کس کا ہے فرمایا اس کا جو اپنے حق سے دست بردار ہو جائے اپنے مرشد حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی الطاف و مہربانی کو یاد کر کے بہت رویا کرتے تھے۔

حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے مرشد حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی طرح لوگوں کو حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر عقیدہ رکھنے کی تلقین فرماتے اور بیعت کرتے وقت یہی وصیت فرماتے اور فرمایا کرتے کہ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور دین اسلام کو بڑے احسن طریقہ سے سمجھنے والے بھی تھے اور سمجھانے والے بھی ہندوستان کی سرزمین پر اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود نہ ہوتا تو انگریزوں کی سازشوں اور نحوستوں کا اثر جانے کتنے اور لوگوں کو تباہ و برباد کر دیتا آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک ممتاز علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علمی میدان میں بڑی خدمات سرانجام دیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا امتِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر باقی علمی احسان تو الگ ہے لیکن قرآن پاک کا ترجمہ کنز الایمان آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرما کر محبتِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے راستے کھول دیئے اس دور میں عموماً جو ترجمے کیے جارہے تھے ان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے شایانِ شان الفاظ کا درست استعمال نہیں کیا جارہا تھا بلکہ ایک عام انسان کی طرح الفاظ بیان کیے جاتے اور کئی مقامات پر دھوکہ بھی کھایا گیا جس میں معاذ اللہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا پہلو نظر آتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کا ترجمہ کرتے وقت ہر پہلو کو مدنظر رکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ ساداتِ کرام کا بہت احترام فرماتے ایک مرتبہ ایک سیّد صاحب تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ زنان خانہ میں تصنیف و تالیف میں مشغول تھے وہ غلطی سے سیدھے ہی اندر آگئے جب گھر میں عورتوں کو دیکھا تو شرمندگی سے رک گیا اور سوچنے لگا یہ پٹھان ہیں پتا نہیں کیا کریں گے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شرماتے کیوں ہیں اندر تشریف لے آئیے یہ

سب آپ کی باندیاں ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی قاضی اگر کسی سیّد کو سزا دے تو یہ نہ سمجھے کہ وہ سزا دے رہا ہے بلکہ یہ سمجھے کہ شہزادے کے پاؤں سے کیچڑ اتار رہا ہے

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بھرپور واقعات کا اکثر وبیشتر ذکر فرمایا کرتے کہ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے بہت کام کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس میں روحانی طور پر مقبول ومنظور ہوئے اور امتِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زبانوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہمیشہ عاشقانِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں لیا جاتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نام نہاد سادات کے خلاف بھی بہت کام کیا اور بتایا کہ تمہارے باپ دادوں کا تعلق اور خاندانوں سے ہے اور تم نے سیادت کا لبادہ اوڑھ لیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں عموماً لوگ اپنے آپ کو سیّد بنائے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت وخلافت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد سے محبت وعقیدت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقر کی صحیح تعریف لکھنے کے لیے خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی نوکِ قلم درکار ہے ہمارے خواجہ جیسا نادر نقش کسی نقشبند نے تختی پر نہیں بنایا جب فقر شاہی لباس میں جلوہ گر ہوا تو میرے عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

کی تدبیر سے ہوا بڑے سے بڑا بادشاہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خرمن کا خوشہ چین ہے کون ہے جسے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی درویشی کا علم نہیں سرداری کی چادر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں میں لپٹی ہوئی ہے جسے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مہربانی سے فقر نصیب ہوا اس کی کوڑی اچکن بن گئی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر میں دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کھیتی سے آخرت کا کام لیتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے زیر کاشت ہزاروں کھیت ہیں جن سے آپ رحمتہ اللہ علیہ بہشت کے سفیر کا توشہ اختیار کر رہے ہیں خواجہ کے مقام کی بلندی تک خیال نہیں پہنچ سکتا نہ ہی تقریر وتحریر میں اسے بیان کر سکتے ہیں جب آپ رحمتہ اللہ علیہ آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں بیٹھتے ہیں تو دونوں جہانوں سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ یادِ الٰہی میں اپنی ہستی بھول جاتے ہیں اور روہم کی آنکھ دوئی کی آنکھ کی طرف سے بند ہو جاتی ہے کیونکہ ناچیز قطرہ دریا میں مل جاتا ہے تو اس میں اور دریا میں تمیز نہیں کر سکتے وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو خواجہ کی خاک پر سر رکھتے ہیں اور دل وجان سے آپ کے شکار بند سے بندھے ہوئے ہیں آپ کی فیض رسائی سے مالا مال اور آپ کا سایہ دنیا میں قائم رہے تا کہ زمانے کی آنکھیں روشن رہیں فرشتہ سیرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ کی عمر گردش آسمان سے بھی زیادہ ہو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگان میں حضرت مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے بہت شہرت حاصل ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ پر جب عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ ہوتا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ مدینے جانے والے قافلوں کو سلام پیش کرتے کبھی ہواؤں کے ذریعے اپنا سلام روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت وعشق نمایاں نظر آتا ہے اور شاید ہی یہ نعمت کسی اور کے حصہ

میں آئی ہو جب طبیعت پر روضہ اقدس میں حاضری کا غلبہ ہوا تو اہل دل کی مجالس میں سنا گیا ہے کہ والیٔ مدینہ کو خواب میں حکم دیا گیا کہ میرے عاشق کو شہر سے باہر روک لیا جائے ورنہ جس جذب و کیفیت سے وہ آ رہا ہے مجھے اس کی دل جوئی کے لیے گنبدِ خضراء سے باہر آنا پڑے گا مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ایک سالارِ قافلہ سے بات کر کے خود کو صندوق میں بند کر کے گنبد خضراء تک پہنچنے کی بھی کوشش کی۔

حضرت آدم علیہ السلام

ایک روز ارشاد ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے سجدہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کیا پھر حضرت اسرافیل پھر حضرت میکائیل اور عزرائیل علیہ السلام نے اللہ پاک نے انہیں فرشتوں میں بڑا مرتبہ عطا فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام اس کے پیارے انبیائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی پر خدا تعالیٰ نے قرآن لکھ دیا شیطان لعنتی نے انہیں سجدہ نہیں کیا اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا۔ فرشتوں نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو سر اٹھا کر دیکھا کہ شیطان حضرت آدم علیہ السلام کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہے فرشتوں نے دوبارہ سجدہ کیا دوسرا سجدہ ان کا پہلے سجدہ کے شکرانہ میں تھا اسی لیے نماز میں ہم دو سجدے کرتے ہیں فرشتوں نے جب دوسرا سجدہ کے بعد سر اٹھا کر دیکھا تو شیطان کا جسم خنزیر کا اور صورت بندر کی طرح ہو چکی تھی ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ایمان لائے تو اللہ پاک نے انہیں اسد اللہ امام الاولیاء، مشکل کشا اور باب علم کے اعزازات سے نوازا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیق و عتیق کے لقب عطا ہوئے یہ بھی فرمایا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ روضۂ اقدس میں رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والی قبر انور آپ رضی اللہ عنہ کی ہے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو انعام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کو جنم دینے کا اعزاز بخشا گیا اور جنت کی ملکہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہما کی بیٹی ہیں انہیں سے آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ جاری ہے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دنیا و آخرت کے سردار ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بے پناہ مراتب سے نوازا گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کعبۃ اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے کا اعزاز حاصل ہوا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے پناہ محبت کا انکار کون کر سکتا ہے حضرت آدم علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو عرش کے پائے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کو اللہ پاک کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آئے تو انہیں وحشت محسوس ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی زمین پر اذان کہی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر حضرت آدم علیہ السلام کو سکون ملا حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو ان کے ساتھ کچھ چیزیں بھی آئیں جن میں حجر اسود بھی شامل ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے نور نکلتا تھا پس جہاں تک اس کی روشنی گئی وہاں تک حرم کی حدود مقرر کر دی گئی جیسے آج کل ہم حج وعمرہ کے لیے جاتے ہیں تو جدہ سے مکہ جاتے ہوئے مکۃ المکرمہ کی حدود کا اشارہ ان الفاظ میں ملتا ہے کہ یہ حرم کی حدود ہے غیر مسلم کا داخلہ بند ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کچھ بیج ہمراہ لائے کچھ اوزار بھی لائے کچھ سونا چاندی بھی اور عصا بھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی رہا اس کی لمبائی دس گز بتائی جاتی ہے حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو ان کا سر آسمانوں کو چھوتا تھا جو جبرائیل علیہ السلام کے پر مارنے سے چھوٹا ہو گیا آپ علیہ

السلام پر زمین پر آنے سے پہلے گریہ طاری ہو گیا جس کی وجہ سے شیطان نے موقع پا کر کچھ بیج چھو لیے اس کے ہاتھ کی نحوست سے وہ بیج زہریلے ہو گئے جو بیج بچ گئے ان کا پھل میٹھا ہے یہ تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو پورے کھا لیے جاتے ہیں ایک روز وہ جن کا اوپری حصہ کھایا جاتا ہے اور گٹھلی پھینک دی جاتی ہے اور ایک وہ جن کا اوپری حصہ پھینک دیا جاتا ہے اور اندرونی کھایا جاتا ہے حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہم السلام کی ملاقات میدان عرفات میں جبل رحمت پر ہوئی کہا جاتا ہے کہ صبح و شام اولاد پیدا ہوتی تھی ایک لڑکا لڑکی صبح ایک شام، صبح والے جوڑے کی شام والے جوڑے سے شادی طے پاتی یہ بچے جلد ہی جوان ہو جاتے تھے جب حضرت آدم علیہ السلام کا وقت وصال قریب آیا تو انہوں نے اپنے بچوں سے فرمایا میرے لیے کعبۃ اللہ میں دعا کرو میرے دل میں جنتی میوے کھانے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ جب اولاد آدم علیہ السلام کعبۃ اللہ میں پہنچی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے ملے ان سے انہوں نے اپنے باپ کی فرمائش کا اظہار کیا وہ فرشتے ان کے ہمراہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور جنت کے میوے ساتھ لائے حضرت اماں حوا انہیں دیکھ کر فکر مند ہوئیں اور وہ آدم علیہ السلام کے قریب ہوئیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ذرا مجھ سے الگ رہو میرے اور خدا تعالیٰ کے قاصدوں کے درمیان مت آؤ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کر لی اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے فرمایا کہ جس طرح ہم کفن دفن کا اہتمام کریں اسی طرح تم کیا کرنا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے غسل دیا جنتی بیریوں کے پتوں کو پانی میں ملایا پھر جنتی خوشبو ملی، جنتی کفن پہنایا پھر نماز جنازہ دادا کی امامت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمائی جنازہ پر چار تکبیریں فرمائیں مکۃ المکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر منیٰ جہاں حاجیوں کے

لیے قربان گاہ ہے اسی جگہ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانی قبول ہوئی تھی یہاں مسجد خیف ہے اسی کے قریب حضرت آدم علیہ السلام کو دفن فرمایا گیا۔

توبہ

ایک روز ارشاد ہوا توبہ کے بغیر عمل میں درستگی اور عبادت میں خلوص پیدا نہیں ہوتا کیونکہ گناہ اللہ تعالیٰ سے دوری اور نیکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے۔ جو گناہ کرتا ہے اس کا چہرہ شیطان کی طرف ہوتا ہے اور جو نیکی کرتا ہے اس کا چہرہ خدا کی طرف ہوتا ہے اچھی طرح سمجھ لو کہ بندہ وہی پیارا اور کامیاب جس کا چہرہ اللہ کی طرف ہو گناہوں پر نادم ہوتا اپنے برے اعمال پر توبہ کر کے اچھی زندگی گزارنے کی کوشش شروع کرنا ایسے ہی ہے جیسے پہلے کبھی گناہ نہ کیا ہو فرمایا اس بات سے پرہیز کرو کہ توبہ شکنی ہو کیونکہ توبہ شکنی کا عمل انسان کو اندر سے توڑ پھوڑ دیتا ہے جب کسی کی طبیعت گناہوں کی طرف بہت رجوع کرے لیکن دل ہی دل میں ندامت کا احساس بھی پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ جو چیز گناہ کی وجہ بنتی ہے اسے ترک کرے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا وہ زانی شرابی اور چور تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نصیحت فرمائی تم جھوٹ نہ بولا کرو بس اس ایک بات پر عمل نے اس کے سب گناہ چھڑوا دیئے عملی زندگی میں کامیابی کے لیے یک دم سب گناہ نہ چھوڑے جائیں تو ایک گناہ ترک کرتے رہو تمہیں اس گناہ کے چھوڑنے کا اجر ملتا جائے گا آخر ایک دن ایسا بھی آ جائے گا جب تمہیں گناہ چھوڑنے میں کامیابی نصیب ہو جائے گی یاد رکھو جب تم کسی گناہ کو چھوڑ دو تو کوشش کرو وہ گناہ دوبارہ سرزد نہ ہو ہاں اگر تم پر گناہ دوبارہ غلبہ پاتا ہے تو تم وہ ماحول چھوڑ دو جہاں اس گناہ کے دوبارہ ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ یہ فطری عمل اور تقاضائے بشریت ہے کہ طبیعت جس چیز کی عادی ہو جائے اس چیز کو دیکھ کر مچلتی ہے

لیکن جب اسے وہ چیز دکھائی نہ دے یا بندہ کسی نئے ماحول میں چلا جائے اور پھر ایک مدت کے بعد اگر وہ چیز دکھائی بھی دے گی تو انسان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ کم ہے اگر کبھی کسی پر ایسا وقت آ جائے کہ گناہ سے بچنے کی کوشش کے باوجود گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ توبہ کرے گناہ کی عادت نہ جائے تو توبہ کی عادت بھی ترک نہ کرے ایک بزرگ نے ستر مرتبہ ایک گناہ چھوڑنے سے توبہ کی لیکن ہر بار اس کی توبہ ٹوٹ گئی آخر اکہترویں بار اسے سچی توبہ نصیب ہو گئی ایک شخص رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا کی خدمت میں آ کر عرض کرنے لگا میں توبہ کروں تو کیا اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا اس پر رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا نے فرمایا تو توبہ ہی اس وقت کرے گا جب اللہ تجھے بخشنے کا ارادہ فرمائے گا بصرہ میں ایک رئیس کے باغ پر مزدور کام کر رہا تھا مزدور کی بیوی بہت خوبصورت تھی رئیس کی نیت اس عورت پر بدل گئی اس نے مزدور کو بہانے سے کسی کام بھیج دیا اور پھر اس عورت سے کہا کہ باغ کے سارے دروازے بند کر دو وہ عورت گئی اور سارے دروازے بند کر آئی رئیس نے کہا سارے دروازے بند کر آئی اس عورت نے کہا ہاں لیکن ایک دروازہ میری ساری کوششوں کے باوجود بند نہ ہو سکا رئیس نے حیرت سے کہا میں نے تو باغ کا کوئی ایسا دروازہ ہی نہیں بنوایا جسے بند کرنے میں مشقت اٹھانا پڑے اس عورت نے جواب میں کہا میں ان دروازوں کی نہیں بلکہ اپنے اور خدا کے درمیان والے دروازے کی بات کر رہی ہوں اس بات کا رئیس پر گہرا اثر ہوا اور وہ بری نیت سے تائب ہو گیا فرمایا اولیاء اللہ نے تائب ہونے والوں کی تین قسمیں بتائی ہیں عام لوگ گناہوں سے خاص لوگ غفلت سے اور خاص الخاص اپنے پچھلے درجے پر توبہ کرتے ہیں (یعنی جب اللہ خاص الخاص لوگوں کے درجات میں بلندی فرماتا ہے تو وہ اپنے پچھلے درجہ پر توبہ کرتے ہیں)۔

طہارت و پاکیزگی

ایک روز ارشاد ہوا جو اپنے بدن اور لباس کو صاف ستھرا رکھتا ہے اس کی صحبت میں فرشتے رہتے ہیں کیونکہ طہارت جسم و لباس کے بغیر بندہ نماز کی ادائیگی نہیں کر سکتا فرمایا پاکیزگی دو قسم کی ہے ایک تو انسان ظاہر میں پاک صاف ہو اور دوسری قسم دل کا پاک و صاف ہونا جس طرح ظاہری پاکیزگی کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی طرح دل کی صفائی کے بغیر خدا کی معرفت نصیب نہیں ہوتی اسی لیے اللہ قرآن پاک میں فرماتا ہے تم پاکیزگی اختیار کرو بے شک اللہ پاک اور صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک رکھ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک پر کبھی نفاق کا گزر بھی نہ ہوا خیال رہے کہ خاص اور عام لوگوں کے دل کی صفائی میں فرق ہوتا ہے عام لوگ مراتب کے خواہاں ہوتے ہیں جبکہ دوستان خدا اپنے رب کے قرب کے متلاشی ہوتے ہیں اسی لیے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں دنیا کا خیال آتا تو میں وضو کر لیتا اور آخرت کا خیال آتا تو میں غسل کر لیتا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دلوں میں پاک دل وہی ہے جو مخلوق کی محبت سے آزاد ہو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کو غفلت سے بچائے رکھو اس میں مخلوق کو نہ آنے دو حضرت عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”سالک کو دس چیزوں پر نگاہ رکھنی چاہیے اور پہلی چیز طہارت ہے“ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو ظاہر کو پاک کر لے اللہ اس کے باطن کو بھی پاک کر دیتا ہے حضرت پیر بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل دنیا کی محبت سے پاک رہے تو بہتر ہے کیونکہ اصل فساد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔

نماز

ایک روز ایک شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا حضرت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے دل بے چین ہوا تو سارے کام ادھورے چھوڑ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف دوڑا چلا آیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا عصر کی نماز کہاں ادا کی چونکہ ظہر تو وہ گھر سے پڑھ کر چلا تھا عصر راستے میں قضا ہو گئی تھی شرمندگی میں عرض کرنے لگا عصر تو ادا نہ کر سکا۔ فرمایا دیکھو میاں اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے ملاقات کا شوق دل میں پیدا ہو تو فرائض کی ادائیگی سے غافل نہیں ہونا چاہیے اگر غفلت ہو تو سمجھ لو تمہارا دعویٰ صادق نہیں ہے فرمایا عبادات میں اہم رکن نماز ہے جس نے اسے کھو دیا اس نے ایمان کھو دیا فرمایا حتی الامکان کوشش کرو نماز جماعت سے ادا ہو کیونکہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

سوال: نماز میں خیالات بہت آتے ہیں ان سے بچنے کی کوئی صورت بتا دیجیے جواب میں فرمایا خیالات کا آنا اور بات ہے خیالات کا لانا اور بات ہے جو خیالات خود بخود پیدا ہوتے ہیں وہ نماز میں تھوڑی سی توجہ کرنے سے ہی رفع ہو جاتے ہیں اور جو خیالات بندہ خود لائے ان کے متعلق تم خود اچھی طرح سمجھتے ہو نماز میں خشوع و خضوع اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک انسان عبادت کو مشقت سمجھتا ہے لیکن جب انسان میں اخلاص پیدا ہوتا ہے تو پھر عبادت یعنی نماز میں دل بھی لگتا ہے اور روح کو تسکین بھی ملتی ہے لیکن جو بندے نماز میں حساب کتاب کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ایسی نماز کا کیا فائدہ جس میں خیالات آتے ہیں انہیں چاہیے اپنی سوچ کا قبلہ درست کریں ایک مرتبہ ایک مسجد میں امام صاحب جماعت کرا رہے تھے اس وقت بجلی گئی ہوئی تھی جب وہ دوسری رکعت میں التحیات سے اٹھنے لگے تو اس وقت بجلی آ گئی بجائے اللہ اکبر کہنے کے

اس کی زبان سے نکلا وہ بجلی آ گئی اس پر سارے نمازی خفا ہو گئے اور کہنے لگے پہلے ہی بڑی مشکل سے مساجد میں آتے ہیں اوپر سے نماز ایسی ملے تو کیا بنے گا ہمارا۔یعنی نمازی بھی اسی طرح کے اور امام بھی اسی طرح کے۔اسی طرح ایک مسجد میں ظہر کی نماز سے قبل ایک شخص سنتیں ادا کر رہا تھا باہر سے دوسرا آدمی آیا اس نے سنتیں ادا کرنے والے شخص کے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے پوچھا سنتوں کا وقت ہے تو بجائے اس کے سنتیں ادا کرنے والا بول پڑا کہ ابھی وقت ہے میں بھی سنتیں پڑھ رہا ہوں اللہ ایسی غفلت کی نماز سے بچائے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو امام صاحب کے جماعت کرانے کے دوران ہنس رہے ہوتے ہیں انہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں کیا یہ اللہ کا فضل نہیں کہ وہ کسی کو اپنے گھر بلائے اور نماز کی توفیق عطا فرمائے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں جو بیچارے کوشش کرتے ہیں کہ نماز میں خیالات نہ آئیں لیکن خیالات آتے رہتے ہیں جن سے ان کی طبیعت میں خوف پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں قیامت کے دن سزا کے زیادہ مستحق نہ ہو جائیں ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ نماز کو چھوڑ دیں ایک ایسی ہی طبیعت کا شخص ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا حضرت نماز کو دل تو بہت چاہتا ہے لیکن خیالات کی وجہ سے طبیعت افسردہ ہو جاتی ہے اور دل بے چین ہو کر نماز ترک کرنے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے اس پر صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے گھر کو آگ لگ جائے اور گھر کے قریب صاف پانی کا بندوبست نہ ہو جبکہ ایک گندے پانی کا تالاب تمہارے گھر کے قریب ہو تو کیا تم صاف پانی لینے دور جاؤ گے یا گندے پانی سے ہی آگ بجھا دو گے اس پر اس شخص نے کہا کیونکہ میرے لیے آگ بجھانا مقصود ہے لہذا میں گندہ پانی بھی آگ پر ڈال دوں گا اس پر صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نماز پڑھتے رہو کیونکہ تمہاری ایسی نماز بھی دوزخ کی

آگ بجھانے کے لیے کافی ہوگی۔

سماع

ایک روز ارشاد ہوا ہم قوالی نہیں سنتے کیونکہ ہم اپنے سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قواعد وضوابط کے پابند ہے مگر جن سلاسل کے اولیاء قوالی سنتے ہیں ہم ان کو منع نہیں کرتے پس سماع چونکہ رخصت ہے اور ہمارا سلسلہ کی بنیاد عزیمت پر ہے اس لیے رخصت کا عزیمت کے مقابلہ میں کوئی اعتبار نہیں میرے مرشد حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے ہم نہ قوالی سنتے ہیں اور نہ ہی کسی کو منع کرتے ہیں اس لیے کہ بہت سے اولیاءاللہ نے قوالی سنی اور بھولے بھٹکے لوگوں کو حق کی راہ دکھلائی حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ہم قوالی کی حمایت یا مخالفت میں کچھ نہیں کہیں گے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت مسافر خوارزمی رحمتہ اللہ علیہ رہا کرتے تھے ان کا سماع کی طرف بہت میلان تھا ایک دن انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کچھ مریدین کے ہمراہ سماع کی محفل کا انعقاد کرنے پر اتفاق رائے کیا چنانچہ انہوں نے محفل سماع منعقد کی تو حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ بھی محفل میں بیٹھ گئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کسی طرح سے بھی منع نہ کیا جب محفل ختم ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا نہ ہم یہ کام کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے منع کرتے ہیں جب حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ خرقان میں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں آئے تو انہوں نے قوالی کرانے کی اجازت چاہی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں سماع کی پرواہ نہیں مگر تمہاری موافقت میں سن لیتے ہیں قوالی کے دوران حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا شیخ رحمتہ اللہ علیہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اٹھیں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ اٹھے اپنی آستین کو سات بار

حرکت دی پھر سات بار زمین پر قدم مارا تو خانقاہ کی ساری دیواریں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی موافقت میں ہلنے لگیں حضرت ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا حضرت بس کیجیے کہیں خانقاہ کی دیواریں بوسیدہ نہ ہو جائیں بے شک آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ تو زمین و آسمان بھی رقص کرنے لگیں گے اس کے بعد حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سماع اس کے لیے جائز ہے جو عرش سے تحت الثریٰ تک سب کچھ دیکھ سکتا ہو انہوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم سے اگر سوال کیا جائے کہ رقص کیوں کرتے ہو تو جواب دینا کہ ان لوگوں کی موافقت سے جو ہو گزرے وہ ایسا کرتے تھے حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ جن پر مریدین کی تربیت ختم ہے وہ فرماتے ہیں کہ سماع اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سفیر ہے یہ ارواح کی خوراک اجسام کی غذا قلوب کی زندگی اور اسرار کی جلاء ہے یہ پردہ کو پھاڑنے والا اور بھید کو ظاہر کرنے والا ہے یہ برق درخشاں آفتاب تاباں ہے یہ عالم میں ہر فکر ہر لحظہ ہر تدبر و تفکر ہر ہوا کے جھونکے اور ہر درخت کی حرکت ہر ناطق کی نطق سے ہوتا ہے پس تو اہل حقیقت کو ہمیشہ سماع میں مقید و اسیر اور صاحب خشوع و مست دیکھے گا حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سماع کا انکار نہ کر کیونکہ اہل سماع بہت ہیں سماع اس کے لیے روا نہیں جس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہے ورنہ نماز روزے میں مشغول رہو یہی بہتر ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع میں بہت زیادہ نہ بیٹھو کیونکہ سماع کی کثرت سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو صوفیہ راگ سنتے ہیں انہوں نے اس میں یہ حقیقت دیکھی ہے کہ راگ سننے سے طبیعت ساکن و برقرار رہتی ہے اور ناچار روح معانی کا ادراک کرتی ہے اہل سماع کا مقصود چونکہ معانی ہے وہ نغمہ کو معانی کا زیور سمجھتے ہیں کسی نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے ایک شعر پڑھا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے

جواب میں فرمایا اگر پڑھنے اور سننے والا اہل نفس سے ہے تو پھر سنا اور پڑھا نفسانی ہے اگر وہ اصحاب روح سے ہے تو پھر پڑھا اور سنا روحانی ہے ایک مرتبہ حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں محفل سماع ہو رہی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ تہجد کی نماز کے لیے اٹھے اچانک سماع سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مست و بے خود ہو گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ زمین پر گر پڑے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر چوٹ آ گئی پھر بے ہوش ہو گئے جب تھوڑی دیر بعد ہوش آیا تو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو آنا شروع ہو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک ہی بار سماع سننے سے ایسے لگا جیسے بدن سے روح پرواز کر جائے گی لوگ ساری زندگی سماع کیسے سنتے ہیں پھر فرمایا سننے والوں کو انصاف کرنا چاہیے ہمارے اندر کتنا درد ہے ہم ظاہر نہیں کرتے بلکہ ظاہر میں راکھ کی طرح سکون کرتے ہیں لوگ ہمیں بے درد کہتے ہیں ہم پردہ نشین لوگ بال کھول کر کپڑے پھاڑ کر کسی کو نہیں دکھاتے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ زیادہ بولنے کو آفت سمجھتے تھے اور منہ میں کنکریاں رکھتے تھے اس لیے ہم بھی اپنے احوال باطنی کی کسی کو خبر نہیں دیتے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سماع رقت پیدا کرتا ہے رقت باعث رحمت ہے جو چیز باعث رحمت ہو وہ حرام نہیں ہو سکتی لیکن ہم چونکہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے نسبت رکھتے ہیں ہمارے سلسلہ میں رخصت سے پرہیز اور عزیمت پر عمل ہے اس لیے ہم سماع سے پرہیز کرتے ہیں کیونکہ سماع کے متعلق علماء میں اختلاف ہے بعض نے اس کے ترک کو افضل قرار دیا ہے اور حد درجہ تقویٰ کے لیے ذکر خفی اختیار کیا اور اونچی آواز میں ذکر کرنے سے پرہیز کیا حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ چشتیہ کے بزرگ دیدار یار کے نشہ میں مست و بے خود رہنے کے لیے محفل سماع کا انعقاد کرتے ہیں جس سے وہ اپنے دل کی کیفیت کو

بدلتا محسوس کرتے ہیں اور رخ یار سے پردہ ہٹا دیکھتے ہیں لیکن ہم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے لوگ جام محبت کا پیالہ درود و حدیث کی صورت پیتے ہیں اور ایسے مست و بے خود رہتے ہیں کہ سماع کی حاجت نہیں رہتی۔

صبر و شکر

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی صبر و استقامت کا ایک عظیم نمونہ ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ پر جیسے بھی مشکل وقت آئے یعنی اپنے پرائے سب سے جو تکلیفیں پہنچتی رہیں وہ جب یاد آتے ہیں تو میری آنکھیں بے اختیار آنسو بہانے لگتی ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی اپنی حالت کیا ہوگی ایک مرتبہ میں ان کے پاس پہنچا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے سامنے کھڑے ٹریکٹر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تیل والوں کے پیسے دینا تھے اور انہوں نے اسے اپنے پاس کھڑا کر لینے کی دھمکی دی ہے میرے پاس روپے نہیں ہیں اس طرح پچاس ہزار سے زیادہ بازار میں لنگر کے سودا سلف کے پیسے ہو گئے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے زمین بیچ کر تمام قرض اتارا اور ان کی سخت باتوں کو برداشت کیا آخری چند سال آپ رحمتہ اللہ علیہ پاؤں سے معذور ہو گئے میں نے پوچھا حضرت کیسا محسوس کرتے ہیں پہلے آپ رحمتہ اللہ علیہ چلتے پھرتے تھے مزارات پر جایا کرتے تھے اپنی مرضی سے گھر بار ادھر ادھر کے معاملات نمٹایا کرتے تھے لیکن آج کل ایک ہی جگہ پڑے رہتے ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے اس جواب پر قربان جاؤں فرمانے لگے میں کل بھی اپنے اللہ پر خوش تھا آج بھی خوش بلکہ آج کل زیادہ خوش ہوں کہ اس نے مجھے بیماری کی نعمت سے نوازا اور ہر لحہ اپنی محبت میں رہنے کی توفیق بخشی مجھے آج اور کل میں کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا عملی زندگی کے بے شمار واقعات شیخ رحمتہ اللہ نے مجھے بتلائے جن میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے

صبر واستقامت کی انتہا کر دی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ میرے اللہ کا کرم تھا ورنہ ایسے معاملات پر صبر انتہائی دشوار ہوتا ہے (بعض معاملات مصلحت کے تحت یہاں درج نہیں کیے) مگر چونکہ اس نے مجھے نعمتیں عطا کرنے کی بھی حد کر دی ہے اس لیے اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑوں تو اس کی نعمتوں کی ناشکری ہو گی آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے صبر وشکر کے بغیر منزل یقین تک پہنچنا ممکن نہیں بڑے انبیاء، اولیاء، آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات ایسے ہیں کہ صبر وشکر ان کا اثاثہ ہر دور میں رہا ہے یہاں تک کہ ان کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے نام پر فدا ہو گئیں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بندہ ہر سانس پر اللہ کا شکر اور ہر مشکل پر صبر کرے بے شک اللہ صبر اور شکر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اخلاق

شیخ رحمتہ اللہ علیہ انتہائی اچھے اخلاق کے مالک تھے بچوں، بڑوں سے بڑے اعلیٰ اخلاق سے پیش آتے تھے دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے اچھا اخلاق عطیہ خداوندی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا ہے جس کا اخلاق بہت اچھا ہے اور بد اخلاق سے پناہ مانگی ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آج کل لوگ برائیوں کے دریا میں غرق ہیں انہیں نرمی اور اچھے اخلاق سے ہی دین کی طرف بلایا جا سکتا ہے پیار سے ان کی تربیت کی جا سکتی ہے کوئی اعلیٰ اخلاق کی صفات نہیں رکھتا تو دین کا سچا خدمت گار نہیں بن سکتا ایک مرتبہ ایک نعت خواں ایک دور دراز علاقہ سے بن بلائے آیا یہاں رات ٹھہرا اگلے روز اسے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے پانچ سو روپے پیش کیے تو وہ الٹی سیدھی باتیں کرنے لگا حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جناب جو کچھ تھا پیش کر دیا ایک مرتبہ آپ

رحمتہ اللہ علیہ کھانا تناول فرمانے لگے تو ایک شخص کا ہاتھ دستر خوان پر پڑے جگ سے ٹکرایا اور سارا پانی سالن اور روٹی پر گر گیا دیگر احباب نے اس کی حرکت کو برا محسوس کیا لیکن شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسی طرح کھانا جاری رکھا آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برا منانے کی بجائے ان کے حق میں دعا فرماتے تاکہ وہ ہدایت پا جائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے انہیں کے راستے پر ہوتے ہیں نادان اور ناسمجھ لوگوں کی باتیں برداشت کرنا بڑی نیکی ہے اور ان کے حق میں دعا کرنا اچھے اخلاق کی صفت ہے ایک مرتبہ ایک شخص نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو کھانے کی دعوت دی کہ فلاں وقت غالباً اس دن جمعتہ المبارک تھا میں بھی اس دعوت میں مدعو تھا لیکن وہ مقررہ وقت پر نہ آیا ہمیں کافی بھوک محسوس ہو رہی تھی لیکن شیخ رحمتہ اللہ علیہ خاموش تھے وہ شخص عصر تک نہ آیا ہمیں بہت غصہ آیا لیکن شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں ہو سکتا ہے اسے کوئی مجبوری بن گئی ہو دو تین دن بعد وہ حضرت صاحب آئے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے معذرت کی لیکن شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں تمہارا کھانا ہمارے مقدر میں نہ تھا۔

بزرگوں کا احترام

حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے بزرگوں کے احترام میں عزت ہے اور کامیاب زندگی کی طرف سفر ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے بڑوں سے زبان درازی مناسب نہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری امت کے بزرگوں کا احترام کیا اللہ میری امت میں اگلی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو بڑھاپے میں ان کا احترام کریں گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بڑوں کی غلطی پکڑ کر جوانوں کو انہیں شرمسار نہیں کرنا چاہیے یعنی بزرگوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینا چاہیے تاکہ بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رہے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک بوڑھے کے سفید بالوں کا حیا کرتا ہے لہٰذا ہمیں بھی سعادت مندی کا ثبوت دینا چاہیے مشہور روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک بوڑھا جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بوڑھے کے پیچھے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا تاکہ اسے محسوس نہ ہو یہاں تک کہ نماز میں تھوڑی دیر ہو گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں پہنچے تو کچھ حضرات صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دیر سے کیوں آئے؟ تو جواب میں فرمایا ایک بوڑھا میرے آگے آگے چل رہا تھا اس کی وجہ سے میں آہستہ آہستہ چلا صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خود سارے جہاں کے بزرگ ہیں پھر اس کا اتنا خیال کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا اگر میں ایسا نہ کرتا تو میری امت کے جوان میری امت کے بزرگوں کا احترام ترک کر دیتے حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ پاک بزرگوں کے احترام کی توفیق بخشے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ پر بہت سے نابینا،معذور اور کمزور و نحیف بزرگ دیکھے گئے شیخ رحمتہ اللہ علیہ ہر طرح سے

ان کی نگہداشت فرمایا کرتے اور ہمیں بھی ان سے پیار و محبت کی ترغیب دیتے رہے۔

نوجوانوں کے لیے نصیحت

شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے اے جوان تجھ پر بڑی ذمہ داری ہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خدمت کی، اپنی جوانی میں بری خواہشات پر قابو پانے کی اور اپنی قوم کو ترقی کی راہ پر چلانے کے لیے قربانی وایثار سے کام لینے کی حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے جوان بہت پسند ہیں صالحین نے جوانی کی عبادت کو بہت اجر وثواب کا باعث خیال کیا ہے حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے جوان عبادت گزار ہو جائیں تو بھی خود کو بزرگوں کے مرتبہ پر نہ سمجھیں بلکہ فرمایا کرتے یہ خدمت کی عمر ہے اس عمر میں خدمت کرو تا کہ کل مخدوم بن جاؤ ایک بزرگ نے ایک بوڑھے شخص کو بھیک مانگتے دیکھا تو فرمایا اس نے جوانی میں خود کو ضائع کر دیا اور بڑھاپے میں اللہ نے اسے ضائع کر دیا حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ بڑھاپے میں جوانوں سے فرمایا کرتے میرے بیٹو زیادہ سے زیادہ عبادت کرو ورنہ بڑھاپے کی عمر میں میری طرح کمزور ہو جاؤ گے حالانکہ بڑھاپے میں بھی وہ جوانوں سے زیادہ عبادت کرتے تھے۔

تلاوت قرآن پاک کی تلقین

ایک روز ارشاد ہوا قرآن پاک کی تلاوت صبح شام لازم کرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تلاوت سے اچھی کوئی آواز نہیں جو اس کی بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور جو آہستہ پڑھے وہ پوشیدہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے قرآن پاک لوح محفوظ سے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک پر اترا اور زبان مبارک سے بیان ہوا جب بھی قرآن پاک کی تلاوت کرو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کرو کیونکہ قرآن پاک کی آیات کے معانی و مطالب ان کی محبت کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتے آخری خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں قرآن اور اپنی سنت چھوڑے جا رہا ہوں پس جب بھی قرآن پاک اٹھاؤ تو اس محبت اور ادب سے اٹھاؤ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہمیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا ہے (وہ اپنے رب تعالیٰ کی اس کی صفات سے پہچان کرا سکے اور احکامات کی پیروی میں لگ جاتا ہے جس کی بدولت اسے ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے) گمراہی سے نجات ملتی ہے اس کی اخلاقی عادات بہتر ہو جاتی ہیں اور تمام حق کے راستے اس پر کھل جاتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سفر کے دوران اپنے صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے فرمایا کہ تم نیکوں کی زندگی، شہیدوں کی موت، حشر کے دن کی نجات، گرمی کے دن سایہ اور گمراہی سے ہدایت چاہتے ہو تو ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کرو یہ شیطان سے محفوظ رہنے کا قلعہ اور میزان کو جھکا دینے والا ہے قرآن پاک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس میں کچھ آیات ایسی ہیں جن کا ظہور نزول قرآن سے پہلے ہو چکا ہے اور بعض وہ آیات ہیں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہو چکا ہے بعض وہ آیات کہ جن کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کے بعد صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے دور اقدس میں ہوا

اور بعض کا صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے دور کے بعد قربِ قیامت ہوگا اور بعض کا ظہور قیامت میں ہوگا اور بعض کا ظہور قیامت کے بعد ہوگا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قرآن پاک پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے اور قیامت کے دن وہ شخص کوڑھی ہوکر آئے گا شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا قرآن پاک کی تلاوت کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ اور ساتھ ہی ان سورتوں کا تذکرہ فرمادیں جن کی شب و روز تلاوت کے بعد برکتیں حاصل ہوتی رہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا سارا قرآن پاک ہی شفا ہے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایات اور مہربانیاں ہیں جن کی بدولت بعض سورتوں کی تلاوت صبح و شام میں بعض سورتوں کی نسبت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اور جہاں تک قرآن پاک کا تعلق ہے تو اس میں تورات، انجیل، زبور اور دیگر صحیفوں میں جو کچھ تھا وہ قرآن پاک میں آچکا ہے اور جیسا میں نے تمام زمانوں کا تذکرہ کیا کہ احکامات کا قرآن میں ظہور ہو چکا ہے اور بعد میں بھی ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو دیکھ کر پڑھنے میں زیادہ اجر رکھا ہے بہ نسبت زبانی پڑھنے کے کیونکہ اس میں چھونا، دیکھنا، پڑھنا سب کچھ آجاتا ہے قرآن پاک کو بغیر وضو چھونا گناہ ہے اور حکم ہے کہ خوب پاک صاف ہوکر اس کو چھوو قرآن کی تلاوت کا جب آغاز کرو تو تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پھر تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو تعوذ ایک بار شروع میں ہی کافی ہے بعض لوگ تلاوت قرآن پاک جب شروع کرتے ہیں تو فقط بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی پڑھتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے پہلی بار تعوذ کا حکم لازمی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی میں ہی بھلائی ہے فرمایا قرآن پاک کی سورۃ فاتحہ بڑی عظمت والی سورت ہے یہ جب نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ

بھی نازل فرمایا یہ سورت ام الکتاب ہے فرمایا اس کے آخر میں آمین لازمی ہے اس کے بغیر سورۃ فاتحہ مکمل نہیں ہوتی سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے دو تہائی قرآن پاک کا ثواب ہے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آمین مہر ہے اور بغیر مہر کے کتاب مکمل نہیں ہوتی جو بندہ آمین کہتا ہے چار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورۃ فاتحہ جیسی سورۃ نازل نہیں ہوئی تورات، انجیل، زبور اور نہ قرآن پاک میں فرمایا سورۃ بقرہ کی چند آیات کی تلاوت ہر روز ضرور کرو خاص طور پر آخری دو آیات کی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا کہ وہ شخص بڑا بیوقوف ہے جو سوتے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت نہ کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے سورۃ بقرہ جن دو آیات پر ختم فرمائی وہ عرش کا خزانہ ہیں انہیں خود بھی سیکھو اور اپنے بیوی بچوں کو بھی سکھاؤ یہ صلوۃ ہیں یہ قرآن ہیں یہ دعائیں ہیں فرمایا ایک اور بات ذہن میں رہے کہ یہ دونوں آیات اللہ تعالیٰ نے معراج شریف میں بلا واسطہ عطا فرمائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ دو آیات صبح پڑھیں اس نے شام تک قرآن پاک کی تلاوت کی اور جس نے رات کو پڑھیں اس نے ساری رات تلاوت کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو رات کو سورۃ بقرۃ کی آخری آیات پڑھ لے شیاطین صبح تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتے فرمایا سورۃ بقرۃ میں ہی آیت الکرسی ہے اس کی فضیلت بھی بے انتہا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیت الکرسی مجھے عرش کے نیچے عنایت فرمائی گئی فرمایا آیت الکرسی چہارم قرآن پاک ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعد نماز آیت الکرسی پڑھنے والا جنت میں صدیقین و عابدین میں شامل ہوگا فرمایا جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے شیطان ایک سال تک اور جادوگر چالیس دن دور رہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عرش کے خاص خزانے سے

مجھے چار چیزیں ملی ہیں اور کوئی چیز کسی کو اس خزانے سے نہیں ملی سورۃ فاتحہ پڑھ کر صحابہ رضوان اللہ اجمعین دم فرمایا کرتے تھے اس سے ہر قسم کے مریضوں کو شفا ملتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی اجازت عنایت فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ کوثر کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو حوضِ کوثر سے پانی پلائے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں یومِ نحر کی قربانیوں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی فرمایا سورۃ اخلاص تین بار پڑھنے سے ختم قرآن پاک کا ثواب ملتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے تو موت کے سوا ہر بلا سے محفوظ رہے گا'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورۃ یٰسین صبح تلاوت کرنے سے تمام دن حاجتیں پوری ہوتی ہیں جو سورۃ واقعہ کو رات کو پڑھ کر سوئے اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا جو سورۃ ملک کی رات کو تلاوت کرے سورۃ ملک اس کی شفاعت کرے گی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کی تلاوت نہ فرما لیتے فرمایا ہمارے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام فرمایا کرتے اور تمام مریدین کو تلاوت قرآن پاک کی تلقین فرمایا کرتے میں بھی تم سب کو یہی کہتا ہوں کہ قرآن پاک کی تلاوت کبھی ترک نہ کرو زبانی پڑھو دیکھ کر پڑھو تلاوت ضرور کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن کی خبر گیری کیا کرو مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قرآن بہت جلد سینوں سے نکل جانے والا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسی کے اللہ تعالیٰ ہمیں تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرمائے آمین!

پردہ پوشی کے متعلق ارشادات

ایک روز ارشاد ہوا بیٹا درویشی کا مطلب پردہ پوشی ہے میرے پیر حضرت پیر بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے اپنے پیر بھائیوں کی برائیاں مرشد سے بیان کر کے اس کا دل نہ دکھایا کرو بلکہ ان کے متعلق مرشد کا اچھا گمان ہی بہتر ہے ساتھ دعا کے لیے عرض کر دیا کرو کامل مرشد غافل نہیں ہوتا فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ" قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک گناہ گار کو گناہ گاروں کی صف سے اٹھا کر جنت میں بھجوا دے گا تو فرشتے عرض کریں گے مولا یہ تیرا بندہ گناہ گار تھا آج ہر اک سے سوال و جواب کا دن ہے پھر اس کے ساتھ بغیر سوال و جواب کے درگزر کا مطلب کیا ہے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا یہ میرا اور میرے بندے کا معاملہ ہے فرشتے عرض کریں گے آخر ایسی کیا بات ہے ہم تیرے فضل و کرم کی وجہ جاننا چاہتے ہیں تا کہ ہمارے دلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہو اللہ فرمائے گا کہ میرا یہ بندہ بلا شک گناہ گار تھا مگر دنیا میں یہ جب کسی کے عیب کو دیکھتا تو اس پر پردہ ڈال دیتا آج مجھے شرم آتی ہے کہ جو دنیا میں میرے بندوں کے عیب چھپاتا رہا ہو میں اسکے عیب اتنے سارے لوگوں کے سامنے ظاہر کر دوں" شیخ رحمتہ اللہ علیہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے بہت روئے داڑھی مبارک آنسوؤں سے بھیگ گئی اپنی چادر مبارک جو سفید رنگ کی تھی اور تسبیح کرتے وقت اوڑھتے تھے اس کو ہاتھوں سے پکڑ کر چہرہ اور ناک صاف فرماتے اور ارشاد فرمانے لگے ہم جانے صبح سے شام تک اپنے گھر والوں کے، رشتہ داروں کے، پیر بھائیوں کے، دوستوں کے لوگوں کے جو عیب دیکھے بھی نہیں ہوتے فقط سنے ہوتے ہیں ہر خاص و عام کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے بدظن کرتے ہیں دین کے قریب کرنے کی بجائے انہیں دین سے دور کرتے ہیں کتنی بری بات، کتنی بری بات پھر

اچانک شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا جسم تھر تھر کانپنے لگا اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے فضا میں بلند کر دیے اونچی آواز میں اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے اے میرے اللہ اے میرے اللہ معاف کرنا ہمیں معاف کرنا میرے اللہ معاف کرنا ہمیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آواز میں جانے کیا اثر تھا کہ دلوں کو ہلا کر رکھ دیا سب رونے لگے آپ رحمتہ اللہ علیہ دعا میں یہی عرض کرتے رہے مولا پاک ہمیں معاف کرنا ہم کیا ہماری اوقات کیا ہم سب تیرے بندے ہیں سب مسلمان تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں نہ ہم کسی کو سزا دے سکتے ہیں نہ جزا دے سکتے ہیں پھر ہم کیوں تیرے بندوں کو برا کہیں دیر تک روتے رہے پھر وہی سفید چادر آنکھوں سے لگالی سارا سلسلہ خاموشی میں بدل گیا سسکیوں کی آواز جو چند احباب تھے انکی بھی کبھی کبھی محسوس ہو جاتی پھر فرمایا ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں قحط آیا ان کے پاس لوگ آئے عرض کیا دعا فرمائیں انہوں نے دعا کی تو اللہ نے فرمایا ستر ہزار آدمی لے کر باہر میدان میں آ کر دعا کرو پھر دعا قبول کروں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی ستر ہزار لوگوں کے ساتھ میدان میں آ گئے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو وحی آئی اے موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں ایک ایسا شخص ہے جو چالیس برس سے گناہوں میں مبتلا ہے کبھی نیک کام نہیں کیا اس کو نکال دو میں دعا قبول کرلوں گا انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے جو چالیس برس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہے وہ مجمع سے نکل جائے تو اللہ تعالیٰ بارش برسا دے گا۔ تمام لوگوں کو آپ علیہ السلام نے بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا اس گنہگار شخص نے جب دیکھا کہ تمام لوگ بیٹھ گئے ہیں تو وہ بھی بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر دیا مولا پاک اب میں کبھی گناہ نہیں کروں گا مجھے رسوائی سے بچا لے میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اس کی دعا کے فوراً بعد بارش برسنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تمام لوگ حیران رہ

گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا! مولا پاک کوئی گنہگار نکلا نہیں اور تو نے بارش برسادی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس نے مجھ سے معافی مانگ لی ہے اور میں نے اسے معاف فرما دیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ بندہ مجھے بھی دکھا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب گنہگار تھا تو نہیں دکھایا اب جب اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیا تو کیسے دکھادوں اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع و عریض ہے ساری زندگی کے گناہ بخش دے تب بھی اس کی رحمت میں فرق نہیں آئے گا ایک روز ایک بزرگ نے عرض کیا کشمیر کے لیے بھی اور دیگر علاقوں کے لیے بھی بہت سی دعائیں مانگتے ہیں دعائیں قبول نہیں ہوتیں لگتا ہے آج کل لوگوں کے اعمال کچھ زیادہ ہی خراب ہیں جواب میں فرمایا لوگوں کے اعمال کو چھوڑو ہم صرف اپنی طرف ہی دیکھیں اور تھوڑی دیر کے لیے خود ہی اپنا فیصلہ کرلیں تو سوائے ہماری زندگی میں قصور ہی قصور کے کچھ نظر نہیں آئے گا اس لیے دوسروں پر نظر کرنے کی بجائے اپنے آپ پر نظر رکھو کسی کے گناہ تمہاری جھولی میں نہیں آ جائیں گے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ** یعنی ”جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لے گا“ پس ہمیں لوگوں سے جس حد تک ہوسکتا ہے پردہ داری کا خیال رکھنا چاہیے اور ساتھ ساتھ انہیں ترغیب دینی چاہیے اچھے لوگوں کے اچھے کاموں کے حوالہ سے ہمیں خود کو برا کہنے کی بجائے ہمیں لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ اے فلاں تو نے فلاں کام بہت اچھا کیا اس کو اس کا گناہ یاد دلائے بغیر ہی اس سے وہ گناہ چھڑایا جاسکتا ہے میرے شیخ باروکریم رحمۃ اللہ علیہ قربان جاؤں ان کی تربیت کے طریقہ سے کہ اتنے اعلیٰ ڈھنگ سے گفتگو فرماتے کہ خود بخود ہی بندہ گناہ چھوڑ جاتا میں کئی شہروں سے ایسے لوگ جو نامی گرامی گناہ گار ہوتے

ان کی خدمت میں بھیجتا وہ ان کی طرف ایسی نظرِ عنایت فرماتے کہ وہ بے اختیار نیکی کی طرف مائل ہو جاتے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں کے صدقے پردہ پوشی کی توفیق دے۔

مرشد کی محبت کے متعلق ارشادات

ایک روز ارشاد ہوا مرشد سے اس قدر پیار کرو کہ خود مرشد بن جاؤ فرمایا مرید وہ ہے جو اللہ کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکل پڑے اور جب اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی فرما کر اسے اپنا بندہ عطا فرما دے تو وہ اپنے دل سے اپنی مرضی کا ارادہ نکال دے اپنے مرشد کے حکم کا پابند رہے خدمت کا موقع ملے تو خدمت کرے گفتگو سننے کا موقع ملے تو گفتگو اس انداز میں سنے کہ عقل کو قلم بنا کر دل کی تختی پر ایک ایک لفظ تحریر کرے اس کا رنگ ڈھنگ انداز سب کچھ اس کے طریقہ پر ہو ادھر ادھر دھیان نہ دے جب اپنا آپ اللہ کے نام پر بیچ دیا تو بعد میں چوں چراں کیسی اپنی خواہش اپنی مرضی بیعت کے بعد زندہ رکھنا انتہائی بری بات ہے دو خواہشوں کی ایک وقت میں سوچ رکھنے والا کچھ نہیں پا سکتا فرمایا میں نے جب بیعت کی تو اپنے مرشد کریم حضرت پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ہر حکم کی تقلید کی پھر ان کے صدقے مجھے سب کچھ ملا میرا دل اپنے مرشد کے بغیر نہیں لگتا تھا لوگ مجھ سے ملنے آتے مجھ سے عقیدت رکھتے مگر میں انہیں اپنے مرشد کی خدمت میں پیش کر دیتا میرا دل انہی کا مشتاق آنکھیں انہی کے دیدار کی منتظر میں کبھی اپنے مرشد کی خدمت میں غافل نہ بیٹھا اور کئی بار مجھ پر عنایت ایسی ہوتی کہ کچھ باتوں کی خبر کسی کو نہ ہوتی فقط وہ باتیں میرے لیے ہوتیں سننے والے بہت ہوتے مگر ان باتوں کی سوجھ بوجھ انہی کے کرم کی بدولت مجھے نصیب ہوتی میرے مرشد نے اپنی نظرِ کرم سے غیب کے بہت سے خزانے جو انہیں عطا ہوئے مجھے بھی عطا

فرما دیئے یہ انہی کا فیض تھا جو لوگ کرتے ہیں وہ نہ کر تا کئی مقام پر کئی جگہوں پر میں نے وہ کیا جو حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں تھا اور لوگوں نے وہ کیا جو وہ نہیں چاہتے تھے اس لیے وہ مجھے سینے سے لگا لیتے اور فرماتے تم نے میری لاج رکھ لی ان کے وصال کے بعد نہ پوچھو کیا قیامت ٹوٹی مجھ پر میرے پاس زمانے کی ہر نعمت (دولت، شہرت، عزت، مقام) تھی مگر سب ان کی جدائی میں حقیر تھی ان کی سادہ طبیعت اور ان کا پیار بھرا مقام میں تم لوگوں کو کس طرح بیان کروں جب وہ چلتے تو میرا دل چاہتا میں ان کے قدموں تلے آنے والی زمین ہوتا جہاں ان کی نظر پڑتی وہ مقام ہوتا مگر میرا نصیب اتنا کہاں مرشد کو پایا تو وہ محبت نہ کر سکے جو کرنا چاہیے تھی اور جو ہوئی وہ سب ان ہی کا کرم تھا اے میرے بچو! آج موجود ہوں تو خدا اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے راستے پوچھ لو پھر آسمان پر بھی ڈھونڈو گے تو نہ ملوں گا فرمایا میرا دل اپنے مرشد کی جدائی میں چوٹ کھا چکا یہ بہت زخمی ہے یہ دنیا سے بیگانہ ہے دنیا کی کوئی نعمت اسے اپنی طرف مائل نہیں کر سکتی کیونکہ یہ فقیر بارو رحمتہ اللہ علیہ کا دیوانہ ہے میرے لجپال، میرے خیر خواہ، میرے پردہ پوش ہیں میرے ملنگ پن کو کال انہوں نے کیا فرمایا میں تمہارے سامنے قسم اٹھا کر کہہ سکتا ہوں تم نے ان کو دیکھا نہیں صحبت کو پایا نہیں تم دونوں جہانوں کو بھول جاتے ان کی جھلک پر وہ سادگی میں قیامت کی ادا رکھتے تھے اندازہ کرنا چاہو تو کر سکتے ہو کوئی مجھ سے میرا سب کچھ لے لے مجھے ایک جھلک میرے مرشد کی دے دے اب میں ان کے قدموں میں گر کر کبھی نہ اٹھوں وہیں دم دے دوں گا شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت روئے اپنی سفید چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا بس روتے ہی چلے گئے اور فرماتے رہے اے میرے بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ اے میرے لجپال تیرے کرم پر قربان جاؤں کچھ دیر سلسلۂ گفتگو رک گیا پھر ارشاد ہوا مرشد کی محبت بڑی شے ہے دنیا

کے اندر جو کچھ بھی ہے پیر ہے مرید کے لیے جس نے مرشد کے حکم کی پیروی کی اس نے سب کچھ پالیا مرید کی لاج مرشد کے ہاتھ میں، مرید کی کامیابی مرشد کی دعا اور نظر کرم میں ہے جو جتنا باادب ہے اتنا ہی بانصیب ہے جو جتنا بے ادب ہے اتنا ہی بے نصیب ہے یاد رکھو مرشد خدائی طاقتوں کا مالک ہے زمانے کا سب سے خوش نصیب انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد دی اپنے خزانوں سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے نعمتیں عطا کیں انہیں حکمت و دانائی دی تدبیر دی تا کہ وہ اس کی مخلوق کو حق کی راہ دکھائیں۔

خلفاء کے لیے نصیحت

فرمایا میں تمہیں ایک ہی بات بتائے دیتا ہوں کہ تم جس سے بھی تعلق رکھنا اللہ کے لیے رکھنا جو تمہارے پاس آئے اسے اللہ اللہ سکھاؤ۔

مریدین کے لیے نصیحت

فرمایا بیعت کے بعد دنیاوی تعلقات کم کردے جن کو اس نے بلاوجہ ناراض کیا انہیں راضی کرے سلوک شروع کرے تو اس سے قبل ظاہری و باطنی برائیوں سے توبہ کرے کبھی اپنے مرشد کی مخالفت نہ کرے ہمیشہ اس کی فرمانبرداری میں رہے اس کا ادب و احترام بجالائے کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو اعتراض نہ کرے بلکہ انتظار کرے اگر خواب یا مشاہدات ہوں تو اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے متعلق بات چیت کرے کوئی بات نہ چھپائے اگر ایسا کرے گا تو وہ حقِ صحبت میں خیانت کرے گا اپنے پیر بھائیوں سے بھلائی کرے ان کی شکایت اپنے مرشد سے نہ کرے بلکہ اُن کی طرف شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا اچھا گمان رکھنے کی کوشش کرے لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اگر

اصلاح مقصود ہو تو تنہائی میں بات کرے ہر وقت باوضو رہے دل کی طرف خیال کرے کہ دل اللہ اللہ کر رہا ہے مرید جوان ہو تو بزرگوں کا احترام کرے ان کی خدمت کرے خود کو بلند مرتبہ نہ سمجھے کوئی پیر سے یا عقیدہ سے بدظن کرنے کی کوشش کرے تو اپنے مرشد کی طرف رجوع کرے جب مرید توبہ کرتا ہے تو بعض لوگ تنقید کرتے ہیں ان کی باتوں پر صبر کرے الجھے نہ بلکہ ان کے حق میں بھی دعا کرے کہ اللہ ان کو بھی ہدایت دے جو حلال مل جائے کھائے، جہاں جگہ مل جائے سوئے، جیسا کپڑا مل جائے شکر کرکے پہن لے اپنے مرشد کا دیا ہوا سبق قضاء نہ کرے سب اولیاء کی تعظیم کرے لیکن اپنے مرشد سے سب سے زیادہ محبت کرے کیونکہ اسے فیض اپنے مرشد سے ہی ملتا ہے فرمایا میں نے بیعت کے بعد کبھی اپنے مرشد کا دیا ہوا سلوک قضاء نہ کیا (آپ رحمۃ اللہ علیہ بیعت کے بعد 45 سال حیات رہے یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 45 سال اپنے مرشد کا سبق باقاعدگی سے کیا) مرید فرض نماز کے بعد تہجد کو پانے کی بھرپور کوشش کرے جسے یہ نماز نصیب ہو جائے اس کے سارے بگڑے سنور جاتے ہیں اس نماز سے بہت سے اسرار کھلتے ہیں اور سینہ علم و حکمت کا خزینہ بن جاتا ہے مرشد کی خدمت میں اگر روزانہ آ سکے تو آئے دور رہتا ہو تو ہفتہ بعد مہینہ بعد یا سال میں ایک مرتبہ ضرور آئے مرید کے لیے ان تمام چیزوں پر عمل کے بعد عقیدہ اہل سنت و جماعت رکھنا ضروری ہے اگر عقیدہ صحیح سنی نہیں ہے تو سب کام فضول ہیں کیونکہ یہ عقیدہ کسی انسان کے پاس ہو تو ساری برکتیں خود بخود جمع ہو جاتی ہیں۔

ایصال ثواب کے متعلق ارشادات

ایک روز ارشاد ہوا جو لوگ ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ان کے ایصال ثواب کے لیے کوئی چیز بانٹنا جائز ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی بہترین صدقہ ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایک کنواں کھدوایا اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ یہ کنواں میری ماں کے ایصال ثواب کے لیے ہے اور میں اسے اپنی ماں کے نام سے منسوب کرتا ہوں جو آج تک بئر امِ سعد رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہے فرمایا ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر قبرستان سے ہوا انہوں نے دیکھا کہ ایک قبر میں ایک شخص پر عذاب ہو رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سرسبز شاخ توڑ کر اس کی قبر پر رکھ دی اور ارشاد فرمایا کہ جب تک یہ سرسبز رہے گی اس پر عذاب نہیں ہو گا فرمایا احادیث سے ثابت ہے کہ اگر تم کسی ایمان والے کے مرنے کے بعد اسے کچھ ایصال ثواب کرتے ہو خواہ وہ قرآن پاک کی سورت ہو یا کوئی کھانے پینے والی چیز ہو اس کو اس مرنے والے کے سامنے طباق میں تحفے کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے سوال: بعض لوگ تو ان باتوں کو مانتے ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں؟ جواب میں فرمایا بیٹا تم ضعف کی بیماری سے بچو عرض کیا وہ کیا ہوتی ہے؟ فرمایا چار بندے اللہ کا ذکر اکٹھے بیٹھ کر کر لیں بدعت، مزارات یا عرس منانا بدعت، اولیاء کے ہاتھ بیعت کرنا بدعت، نفل پڑھنا بدعت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا بدعت چنانچہ ہر وہ چیز جو اللہ کے فضل کی صورت

بندے پر ہوگی بدعت قرار دینا ضعف کی بیماری ہے یعنی ان لوگوں کو ضعف کی بیماری ہے جس حدیث یا قول کو اپنے ذہن کے خلاف دیکھتے ہیں اسے ضعف قرار دے دیتے ہیں پس تم اچھی طرح جان لو صالحین کا راستہ ہی کامیابی کا راستہ ہے دعا کرتے رہا کرو اللہ مرتے دم تک اس عقیدہ (اہل سنت وجماعت) پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نعت خواں اور واعظ کو دینا کیسا ہے؟

ایک روز ارشاد ہوا بیٹا اس بات کو قابل بحث مت بنایا کرو کہ نعت خواں نعت یا آج کل خطیب روپے کے لالچ میں تقریر کرتے ہیں پس تم میں توفیق ہو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر انہیں کچھ پیش کر دو اگر نہ ہو تو الفاظ سے ان کی حوصلہ افزائی کرو فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے جب بھیس بدل کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح تڑپ اٹھی انہوں نے آکر ان سے فرمایا میرے محبوب کا نام پھر لو (حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز چونکہ بہت سریلی تھی) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں مفت نہیں بولوں گا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا سارا مال دے دیا پھر اپنے آپ کو غلامی کے طور پر پیش کر دیا اچھی طرح سمجھ لو تم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کسی ثناء خواں یا واعظ کو چند روپے دے کر گھبراہٹ محسوس نہ کرو خدا کی قسم جو تمہارے سامنے تمہارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام لے جان بھی قربان کرنا پڑے تو کر دو اور اگر اس کی زبان کے الفاظ تمہاری طبیعت پر اثر کرتے ہوں تو اس سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنتے رہو فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی چادر مبارک بچھائی جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھی صحابہ

رضوان اللہ اجمعین نے انہیں دینار پیش کیے حضرت امام بصری رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف لکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر اپنی چادر مبارک ڈال دی اور ان کی بیماری بھی دور فرما دی حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کی شان میں جب فرزوق شاعر نے قصیدہ پڑھا تو انہوں نے اسے بارہ ہزار دینار پیش فرمائے سوال: جو لوگ تقریر یا نعت پڑھنے کے لیے معاوضہ طے کرتے ہیں ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ جواب میں فرمایا اپنی اپنی سمجھ کی بات ہوتی ہے بس جو کسی سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن کر اپنی طبیعت کو مسحور سمجھتا ہے جتنا خرچ کرنا پڑے کرے گا کیونکہ جو کچھ اس نے ان کو دینا ہے خدا کے دیے ہوئے رزق سے ہی دینا ہے نہ اس پڑھنے والے نے کچھ ساتھ لے جانا ہے نہ تم نے کچھ ساتھ لے جانا ہے بس جانا ہے تو اچھی نیت اور نیک عمل نے پس تم اپنی نیت اور عمل کو درست رکھو تم میں معاوضہ کی ادائیگی کی طاقت ہے تو انہیں بلا لو نہیں تو خود جہاں کہیں وہ محفل سجاتے ہیں چلے جاؤ اپنے آپ کو بغیر کسی فائدے کے ایسی باتوں میں الجھانے کی کیا ضرورت ہے۔

نوٹ: پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ خود بھی نعت خواں حضرات اور علماء کرام کی خدمت فرماتے رہتے ہر سوموار شریف کو ہونے والے میلاد شریف میں بھی ثناء خواں حضرات کی خدمت فرماتے کبھی سفر کے دوران کسی نعت خواں سے نعت سننے کا اتفاق ہوا تو اسے بھی نذرانہ دیا اور فرمایا کرتے میں تو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر دیتا ہوں۔

حیاء کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز کسی نے ایک شخص کی بدگوئی کی تو جواب میں فرمایا تم اسے نہیں جانتے اس شخص کی نظر میں حیاء ہے میں نے اسے کبھی کسی طرف خیانت کی نگاہ کرتے نہیں دیکھا تم کبھی اپنے ایمان والے بھائی کی بدگوئی نہ کرو پھر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس میں حیاء نہیں اس میں ایمان نہیں حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے حیاء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک طرف اللہ کی نعمتوں کو دیکھنا دوسری طرف اپنی کوتاہیوں کو دیکھنا پھر ان دونوں کے درمیان جو حالت پیدا ہوگی وہ حیاء ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تاریک جگہ پر غسل کرتے تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیے تو ان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں میں کیوں نہ کروں حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے حیائی بدبختی کی علامت ہے اہل اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سب سے زیادہ شرف اور مقام والا وہی ہے جو حیاء پر عمل کرے اس کو یہ وصف حاصل ہو جاتا ہے کہ جس طرح لوگ اپنے گناہوں پر شرماتے ہیں وہ اپنی نیکیوں پر شرماتا ہے کیونکہ اسے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اللہ اسے ہر جگہ دیکھتا ہے ایک درویش جنگل میں ایک خطرناک جگہ پر لیٹا ہوا تھا جہاں درندوں وغیرہ کا خطرہ تھا چند لوگ ادھر سے گزرے تو انہوں نے اسے دیکھا تو جگا کر کہا کہ میاں اتنی خطرناک جگہ پر سوتے ہوئے ڈر نہیں لگتا اس درویش نے جواب میں کہا مجھے تو اس بات پر شرم آتی ہے کہ میں اللہ کے سوا کسی سے ڈروں یہ کہہ کر وہ دوبارہ سو گیا۔

محبت کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز ارشاد ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرو کیونکہ محبت اللہ کا بندے پر بہت بڑا انعام ہے یہ بندے کو ہر شے سے بیگانہ کر دیتی ہے سوائے محبوب کی قربت کے کسی اور چیز کی طلب دل سے مٹا دیتی ہے سالک کو سلوک طے کرانے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی محبت ہے کہ اس کا دل اللہ کی محبت میں مغلوب ہو جائے اور اگر کسی کو یہ توفیق نہ بھی ملے تو کم از کم اتنا ضرور ہو جائے کہ وہ دوسری چیزوں پر اللہ کی محبت کو ترجیح دے سکے خاصانِ خدا کا فرمان ہے کہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ایک حالت ہے جسے بندہ اپنے دل میں پاتا ہے مگر اسے الفاظ اور عبارت میں بیان نہیں کیا جا سکتا بعض اوقات یہ حالت انسان کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی رضا کو ترجیح دینے پر مجبور کرتی ہے کہ اس کی جدائی پر صبر نہ کر سکے اور اس کی طرف جانے کا جوش پایا جاتا ہے اس کے بغیر دل کو قرار حاصل نہ ہو دل سے ہمیشہ اس کا ذکر کر کے انس حاصل کیا جائے حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ کے دل میں اللہ کی جو محبت ہے اس میں جسمانی میلان مقصود نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی حدود متعین ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک و منزہ ہے کہ کوئی وہاں تک پہنچ سکے یا اسے پا سکے یا اس کا احاطہ کر سکے ہاں البتہ عاشق جو محبوب کی محبت میں مرمٹا ہو وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے متعلق کہا جائے وہ کسی خط یا احاطہ کے اندر آ سکتا ہے محبت کی نہ تو ایسی کوئی تعریف کی جا سکتی ہے اور نہ ہی کوئی ایسی حد مقرر کی جا سکتی ہے جو لفظ محبت سے زیادہ واضح ہو اور فہم کے زیادہ قریب ہو کسی بحث کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب اس کی کوئی شکل ہو لیکن جب ابہام ہی اٹھ گیا ہو تو بحث کی تشریح میں مبالغہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی (رسالہ قشیریہ) محبت کے متعلق بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کا اظہار کیا

بعض کا خیال ہے پاکیزہ اور صاف محبت کا نام حب ہے کیونکہ عرب جب حب الانسان بولتے ہیں ان کی اس سے مراد دانتوں کی سفیدی اور تر و تازگی ہے بعض کہتے ہیں کہ سخت بارش کے وقت جب بلبلے اٹھتے ہیں انھیں حباب الماء کہا جاتا ہے اس بناء پر محبوب کی ملاقات کے جوش اور پیاس کے بھڑکنے کا نام محبت ہے بعض نے کہا محبت لفظ حبۃ سے ماخوذ ہے اس کے معنی جنگلی بیج کے ہیں جس طرح بیج نباتات کا مغز ہے اسی طرح محبت زندگی کا مغز ہے اس لیے اس کا نام حبہ سے حب رکھا گیا ہے بعض نے کہا یہ لفظ لازم ہونے اور ثابت قدم رہنے کے معنی میں آتا ہے کیونکہ عربی محاورہ ہے "احب البعیر" یعنی جب وہ بیٹھ جائے پھر نہ اٹھے اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ عاشق کا دل معشوق کے ذکر سے نہیں ہٹا بعض نے کہا چار لکڑیوں کی گھڑونچی جس پر مٹکا رکھا جاتا ہے اسے حب کہتے ہیں اور محبت کو حب اس لیے کہتے ہیں کہ جس طرح لکڑیاں مٹکے کا بوجھ برداشت کرتی ہیں اسی طرح محبت محبوب کی طرف سے ہر عزت و ذلت کو برداشت کرتی ہے اور بعض نے کہا کہ لفظ محبت کی اصل وہ مٹکا (حب) ہے جس میں پانی ہوتا ہے مٹکا اسے روکے رکھتا ہے اس میں صرف اتنا ہی پانی سما سکتا ہے جس سے وہ بھر جائے یعنی اس میں مزید پانی کی گنجائش نہیں ہوتی اسی طرح جب دل کسی کی محبت سے بھر جاتا ہے تو پھر اس دل میں محبوب کے سوا کسی اور کے داخل ہونے کی گنجائش نہیں رہتی بعض نے کہا لفظ محبت حب سے ماخوذ ہے جو حبہ کی جمع ہے اور حبۃ القلب دل کا وہ مقام ہے جس پر دل کا دارومدار ہے لہذا محبت کا نام اپنے محل کے نام پر رکھا گیا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب کی قلیل چیز کو کثیر اور اپنی کثیر چیز کو قلیل سمجھنا محبت ہے ایک درویش کا قول ہے محبوب کی موجودگی اور غیر موجودگی میں محبوب کی موافقت محبت ہے۔

معرفت نفس کے متعلق ارشادات و واقعات

ایک روز ارشاد ہوا اپنی پہچان کے بغیر خالق کی پہچان ممکن نہیں کیونکہ جب تک بندہ نفس کے فریب سے آگاہ نہیں ہوتا سرخرو کیسے ہو حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے خواہشات کا نام ہی نفس ہے جس نے ان پر قابو پالیا فلاح پا گیا اور جو خواہشات کا پجاری ہوگیا وہ تباہ ہوگیا جتنے اولیاء اللہ ہیں سب نے خواہشات نفس پر قابو پا کر بلند مقام پایا حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نفس کہے کیا کھاؤں تو جواب دے جو مل جائے گا جب کہے کہاں سوؤں تو جواب دے جہاں جگہ مل جائے گی خیال رہے نفس پر قدرت اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس کے سامنے بندہ ایسے ہے جیسے شیر کے سامنے چیونٹی ہے پس خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو اس پر قدرت ممکن نہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفسانی خواہشات انسان کو شہوات کی طرف بلاتی ہیں پس جس نے ان کی سنی اس کی روح اور عقل جاتی رہی۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے تین باتوں کی حد نہیں ملی جن میں سے ایک نفس کا مکر ہے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم اپنے نفس کی ضروریات کا خیال رکھو کہ وہ درست ہو جائے لیکن اپنے نفس کی عزت نہ کرو اور خواہشات نفس پر نگاہ رکھو تا کہ غفلت میں نہ پڑے رہو صوفیاء کرام مجاہدات اور زہد و عبادت کی کثرت اسی وجہ سے کرتے ہیں کہ نفس کو اچھی عادات کی طرف راغب کیا جائے تا کہ ہلاکت کی راہ سے محفوظ ہو سکیں۔

شیطان کے فریب کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز ارشاد ہوا بندہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے دل سے لو لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی راہ سے شیطانی وساوس اور رکاوٹیں مکڑی کے جالے کی طرح ہٹا دیتا ہے فرمایا شیطان نے اللہ تعالیٰ کے عزت وجلال کی قسم اٹھائی تھی کہ وہ نسل آدم کو گمراہی اور بربادی کی طرف بلائے گا اسی لیے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے" ایک جگہ اور ارشاد ہے کہ "اس کا تو کام ہی یہی ہے کہ تمہیں بے حیائی کے کاموں کی طرف بلائے" فرمایا انسان سے جب ایک گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو شیطان اس انسان کو کئی اور گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے پھر اسکے بعد اس میں مایوسی پیدا کرتا ہے۔ پھر اسے فریب دے کر خالق کی بجائے مخلوق سے ڈراتا ہے ایسی حالت میں کئی لوگ کفر تک پہنچ جاتے ہیں تمہیں اچھی طرح جاننا چاہیے کہ نیکی اللہ تعالیٰ کو پسند اور گناہ ناپسند ہے۔ پس جب کوئی کام کرو تو دیکھو وہ اللہ کے لیے ہے تو پھر اس کی راہ میں جو بھی رکاوٹ آئے عبور کر جاؤ لیکن جو کام اللہ کے لیے نہیں ہے وہ گناہ ہے پس اس کے متعلق تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ خالق سے دوری کی طرف لے جاتا ہے فرمایا بڑے بڑے صاحب علم اور عابد وزاہد لوگوں سے اس نے عجیب وغریب دعوے کرائے اور انہیں اس طرح برباد کیا کہ ان پر رحمت کے دروازے بند ہو گئے پس جہاں تک ہو سکے تین باتوں سے خصوصاً بچو! غرور، حسد اور جھوٹ یہ تینوں چیزیں نہ صرف بندے پر شیطان کو قدرت کا موقع دیتی ہیں بلکہ نیک اعمال کو تباہ اور خدا کی لعنت کا مرتکب بنا دیتی ہیں یہ تینوں باتیں سب سے پہلے شیطان میں پیدا ہوئیں۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سب سے پہلے شیطان کے دل میں حسد پیدا ہوا پھر غرور اور پھر اس نے جھوٹ کی راہ اختیار کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مومن سے ہر گناہ ہو سکتا ہے لیکن وہ جھوٹ

نہیں ہوتا" حدیث پاک میں ارشاد ہے "جس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حسد نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے" تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس خبیث کی پناہ مانگتے رہو تا کہ خدا اس کی شرارتوں اور فریب سے تمہیں مطلع فرمائے آمین!

عیب جوئی کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز ارشاد ہوا کسی کی عیب جوئی اچھی بات نہیں کیونکہ قیامت کے دن انسان اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو اپنے بھائی کو سوتا دیکھے اور اسے بالکل ننگا کر دے اس پر انہوں نے عرض کیا ایسا کون شخص ہو سکتا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا "تم لوگ ایسا ہی کرتے ہو۔ جب تم اپنے بھائی کے عیب ظاہر کرتے ہو اسے نشر کرتے ہو تا کہ دوسرے لوگ بھی اس سے آگاہ ہو جائیں" حضرت علی کرم اللہ وجہٗ فرماتے ہیں کہ تم اپنے بھائی کے عیب ظاہر کرتے ہو تو ایسا ہوتا ہے جیسے تم اسے اپنے پاس کھڑا کر کے کسی سے پٹواتے ہو۔ پس اچھی طرح سمجھ لو کہ درویشی پردہ پوشی کا نام ہے اصلاح کا طریقہ نشر کرنے میں نہیں بلکہ پردہ پوشی میں ہے کسی کی اصلاح کرنا ہے تو اسے پیار سے سمجھاتے ہیں اسے نرمی سے دین کی طرف راغب کرتے ہیں تا کہ وہ باغی نہ بنے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیارا بندہ وہی ہے جو دنیا میں کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اور اس پر اپنی رحمت فرماتا ہے اہل اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی انسان کی اس سے بڑھ کر کسی اور کام میں بدبختی نہیں کہ وہ خود سے بے خبر ہو اور اسے دوسروں کے عیب دکھائی دیں۔

سخاوت وایثار کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کے ہاں سخی کی بہت عزت ہے جو شخص لوگوں کی خدمت اور ضرورت کے وقت ان کے کام آتا ہے وہ عظیم ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سخی اللہ کا دوست ہے سخاوت جنت کا درخت ہے اس کی شاخیں دنیا میں لٹک رہی ہیں جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کی شاخیں پکڑ لے اور کنجوسی دوزخ کا ایک درخت ہے اس کی شاخیں بھی دنیا میں لٹک رہی ہیں جو دوزخ میں جانا چاہتا ہے وہ اس کی شاخ پکڑ لے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن صدقہ خیرات ضرور کرو چاہے ایک گھونٹ پانی یا مٹھی بھر آٹا ہی کیوں نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے ایک دفعہ ایک شخص خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر اونچی آواز میں رو رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا اے اللہ مجھے معاف کر دے پھر خود ہی جواب میں کہتا کہ مجھے یقین ہے تو مجھے معاف نہیں کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت طواف میں مصروف تھے طواف مکمل کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ دعا کا کونسا طریقہ ہے کہ نا مقبولیت پر بھی تمہارا یقین ہے اور دعا بھی کر رہے ہو آخر ایسی کونسی خرابی ہے تم میں؟ اس پر اس شخص نے کہا کہ میں کسی سائل کو اپنی طرف آتا دیکھتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آگ میری طرف آ رہی ہے یعنی میں بہت کنجوس آدمی ہوں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ کے عزت وجلال کی قسم تجھے ہزار زندگیاں بھی دی جائیں اور تمہارا انتقال کنجوسی کی حالت میں ہو تو تمہاری نجات ممکن نہیں صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اولیاء اللہ نے اپنے جان و مال اللہ کی راہ میں نثار کر کے بلند مراتب پائے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ شام کو ہر چیز خیرات کر کے عبادت میں مشغول ہوتے ایک روز ان کو نماز میں لطف نہ آیا خادم کو بلا کر فرمایا دیکھو کہیں گھر میں کوئی

چیز تو نہیں رہ گئی اس نے دیکھا تو غالباً کوئی دینار یا انگور کا خوشہ پڑا تھا فوراً اسے خیرات کر دیا گیا خود پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ جو کچھ جیب میں ہوتا اللہ کی راہ میں خرچ دیا کرتے ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی جیب میں صرف پچاس روپے تھے ان دنوں آپ رحمتہ اللہ علیہ پاکپتن میں تشریف فرما تھے تنخواہ ملنے میں ایک یا دو روز ابھی باقی تھے ابھی آپ رحمتہ اللہ علیہ اس بات کا تذکرہ ہی فرما رہے تھے کہ پچاس روپے رہ گئے ہیں کہ اسی دوران ایک سائل آیا اس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کان میں کچھ کہا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وہ پچاس روپے نکال کر اسے دے دیے پاس بیٹھے ہوئے آدمی نے عرض کیا حضرت اب تو آپ کے پاس کچھ نہ بچا اس پر جواب میں فرمایا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی ہے جب آپ رحمتہ اللہ علیہ ریٹائرڈ ہوئے تو تقریباً آٹھ لاکھ روپے ملے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وہ سب روپے اللہ کی راہ میں مختلف طریقوں سے خرچ کر دیے اہل خانہ نے عرض کیا اب تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کو تنخواہ بھی نہیں ملنا ہے احتیاط سے روپے استعمال کریں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا "اللہ بہتر نگہبانی کرنے والا ہے" پس جان لو میرے ہاتھوں میں تو سوراخ ہے یہاں کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی اور بچ جانے والا سرمایہ تو وہی ہے جو اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا جائے۔

توکل کے متعلق ارشادات وواقعات

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا کی کسی چیز کو ضروری نہ سمجھو کیونکہ تجھے تو یہ بھی خبر نہیں کہ تیرے دنیا میں کتنے سانس باقی ہیں تیرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اللہ کی راہ میں ایثار کر دے تا کہ تیرا اعتماد اور بھروسہ اللہ ہی پر رہے اور تجھے یقین کی دولت نصیب ہو سکے میں نے بے شمار حج کیے لیکن کسی حج پر میں بندوبست کر کے نہیں گیا بلکہ میرے بندوبست کرا دیے جاتے ہیں میں تو اللہ پر اعتماد کر کے سفر کا آغاز کرتا راہیں خود بخود آسان ہو جاتیں (حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے حج پر جانے والے کئی ساتھیوں سے میری ملاقات ہوئی سب کا یہی بیان ہے کہ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ خیرات بہت کرتے شام تک اپنے پاس کچھ نہ چھوڑتے پھر چادر اوڑھ کر لیٹ جاتے کوئی نہ کوئی شخص دستک دیتا اور بہت سارے روپے دے جاتا شیخ رحمتہ اللہ علیہ اسی روز ہی انھیں بھی خیرات کر دیتے پہلی جلد میں دو واقعات کا ذکر ہے ریٹائرمنٹ پر ملنے والے دس لاکھ خیرات کر دیے اور ایک مرتبہ ٹریکٹر خریدنے نکلے تو اپنے پیر بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر چلے گئے تمام رقم روضہ کی تعمیر میں دے دی اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ پر اپنے فضل و کرم کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھا سب نعمتیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ پر بھروسہ کرنے پر نصیب ہوئیں) آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے اللہ پر توکل بڑی نعمت ہے اللہ اپنے ایسے بندوں کو محروم اور مایوس نہیں کرتا ایک مرتبہ ابوتراب نجشی رحمتہ اللہ علیہ یا ابراہیم خواص رحمتہ اللہ علیہ میں سے ایک بزرگ ہیں سفر حج پر نکلے تو راستے میں ایک چودہ سالہ لڑکے کو دیکھا اور پوچھا بیٹا کہاں جا رہے ہو اس نے کہا حج پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے پاس تو معمولی سا سامان بھی نہیں پھر اتنا لمبا سفر کیسے کرو گے اس لڑکے نے کہا اے بوڑھے آسمان کی طرف دیکھ انہوں نے آسمان کی

طرف دیکھا تو اس لڑکے نے کہا اللہ کے سوا کوئی نظر آیا میرے ساتھ وہ ہے مجھے سامان کی حاجت نہیں جب یہ بزرگ خانہ کعبہ پہنچے تو طواف کے دوران دیکھا کہ وہ لڑکا غلاف کعبہ پکڑ کر رورہا ہے جب یہ بزرگ طواف کعبہ سے فارغ ہوئے تو اس لڑکے نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے بوڑھے یقین آیا یا ابھی بھی بے یقینی کے مقام پر ہو ایک مرتبہ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک سے ہم واپس پاکپتن آرہے تھے تو ہمارے ساتھیوں میں سے کچھ نے ایک ساتھی کو مذاق کیا میرے روکنے کے باوجود وہ ہلکی پھلکی تنقید سے باز نہ آئے وہ لڑکا ایک جگہ ویگن رکی تو حاجت کے بہانے غائب ہو گیا ہم نے بہت ڈھونڈا وہ نہ ملا ہم پریشان تھے کہ اس کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا وہ ہمارے آسرا پر گیا تھا کافی دیر بعد ہم چل پڑے جب ہم پاکپتن پہنچ گئے تو ہمارے ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ بعد وہ میرے پاس سامان لینے آیا میں نے اسے کہا کہ شرم نہیں آئی تمہیں مجھے بتائے بغیر نیچے اتر گئے اس نے کہا میرا ضمیر مجھے ملامت کرنے لگا میں نے دعا کی اے اللہ میں تیرے ولی کے عرس سے آرہا ہوں تو میری مدد کر میں جس ویگن میں بیٹھتا وہ مجھے ٹکٹ کہتے میں کہتا نہیں ہے بس فوراً ہی ڈرائیور کہہ دیتا کوئی بات نہیں سفر میں ایسے ہو جاتا ہے میں سکون سے گھر آ گیا اور ساتھ یہ دولت ملی کہ اللہ کے بھروسے پر نکل پڑو تو کوئی راہ مشکل نہیں رہتی۔

اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے نفرت

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے بندہ کا تعلق اللہ ہی کی خاطر لوگوں سے ہونا چاہیے اور اللہ ہی کی خاطر نفرت ہونی چاہیے جو لوگ اپنی خواہشات کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ لوگ کبھی خدا کی راہ پر چلنے والوں کو پسند نہیں کرتے لیکن اللہ سے محبت کرنے والے ایسے لوگوں کو پیار و محبت سے راہ حق کی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں ان میں سے جو قبول کرے اور صدق دل کے ساتھ اس راہ پر گامزن ہو جائے وہ دوست ہے اور جو دین سے دوری اختیار کیے رکھے وہ دوست نہیں ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جنت اس بندہ کی مشتاق ہے جو ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں قرآن پاک میں مومنین کی تعریف خدا تعالی نے اس انداز میں فرمائی کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور اللہ پاک کی ربوبیت کا انکار کرنے والوں پر سخت ہیں پس کوئی کتنا قریبی رشتہ دار ہو یا دوستی کا دعویدار ہو اگر احکام خداوندی کی پیروی نہیں کرتا دوستی کے قابل نہیں ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرا خاندان اور سلسلہ وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں مجھے کسی ایسے نام کے رشتہ دار کی حاجت نہیں جو اسلام سے دوری اختیار کرے اور میرے قریب محض رسم و رواج کی خاطر ہونا چاہے میں ایسے شخص سے ملاقات کا خواہشمند نہیں میرے تعلق دار، رشتہ دار وہی جو خدا کو محبوب رکھیں یہی وجہ ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اولاد پر باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد کو، اپنے خاندان پر باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان کو اور اپنے رشتہ داروں سے زیادہ حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر سلاسل کے بزرگوں کو عزیز رکھا اور تادم وصال اس حالت پر قائم رہے۔

تقدیر، قضاء، قدر کے متعلق ارشادات و واقعات

ایک روز ارشاد ہوا کہ تقدیر قضا قدر کے موضوع پر بحث کرنا یا اپنی رائے پیش کرنا مناسب نہیں جو بات اللہ تعالیٰ نے انسان سے پوشیدہ رکھی اس پر تفکر نہیں بلکہ اسے تسلیم کر لینے میں بھلائی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ فرماتے ہیں یہ تمام چیزیں انسانوں سے پوشیدہ رکھنے میں حکمت ہے ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا بتایئے تقدیر کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا ''جو بات تیرے جاننے کی نہیں اسے جاننے کی کوشش نہ کر'' اس نے پھر کہا میں جاننا چاہتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو بات تجھ سے پوشیدہ رکھی گئی تجھے اسے جاننے کی آرزو نہیں ہونی چاہیے اس نے تیسری بار پھر کہا میں جانے بغیر نہیں جاؤں گا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب تجھے پیدا کیا تو کیا تجھ سے تیری مرضی دریافت کی تجھ سے پوچھا تجھے کیسا بناؤں؟ اس پر اس شخص نے کہا نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کرتے وقت نہیں پوچھا کہ تجھے کیا بناؤں تو وہ تمہیں استعمال کرتے وقت بھی نہیں پوچھے گا کہ اس نے تمہیں کس کام کے لیے پیدا کیا بلکہ جو کام وہ چاہے گا تجھ سے لے لے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ پر بحث کر رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے تو شدت غضب سے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا گویا انار کے دانے جیسے ان کے چہرہ انور پر نچوڑ دیے گئے ہوں پھر فرمایا ''تمہاری طرف جو لے کر آیا ہوں تمہیں اسی کا حکم دیا گیا ہے پچھلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے تقدیر کے مسئلہ پر بحث کی میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اس مسئلہ پر بحث نہ کرنا'' سوال: جو ہونا تھا وہ سب کچھ پہلے ہی لکھ دیا گیا تو پھر دعا، دوا یا بچاؤ کے معاملہ کی اور تدبیروں کی کیا حیثیت ہے؟ جواب:

حضرت ابوحزامہ رضی اللہ عنہ کے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتر کے بارے میں جسے ہم پڑھتے ہیں اور دوا جسے ہم بیماری میں استعمال کرتے ہیں اور بچاؤ کے بارے میں جسے ہم (جنگ وغیرہ میں) اختیار کرتے ہیں کیا یہ چیزیں خدا کی قضاء قدر کو تبدیل کر دیتی ہیں فرمایا کہ یہ چیزیں اللہ کی قضاء قدر سے ہیں۔

ادب کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز ارشاد ہوا بندہ عبادت سے جنت اور ادب کے ذریعے خدا تک پہنچتا ہے ہمارے سلسلہ عالیہ میں ادب ہی ادب ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب میں غار ثور میں سانپ کے ڈس لینے کے باوجود ٹانگ نہ ہلائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے صلح نامہ حدیبیہ میں لکھا گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کفار کے اعتراض پر نہ مٹایا (جسے بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی مٹا دیا) ایک مرید کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مرشد کا ادب خلوت وجلوت میں رکھے تاکہ شیخ اسے بارگاہ خداوندی اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب سکھا دے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید اپنے مرشد کا ادب خلوت و جلوت میں رکھے طالب کو اگر اپنے شیخ یا مقتدا کے معاملہ میں کوئی مشکل پیش آئی ہے تو اسے صبر سے برداشت کرے اور حتی الامکان کوشش کرے کہ بات بداعتقادی تک نہ پہنچے اور اگر طالب یا مرید میں صبر کی قوت نہ ہو تو شیخ سے معاملہ دریافت کرلے کیونکہ ایسی صورت میں سوال کرنا جائز ہے لیکن اگر مرید یا طالب متوسط الحال ہے تو سوال نہ کرے کیونکہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس پر حقیقت آشکار ہو جاتی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید اپنے مرشد کا ادب اس حد تک کرے کہ جہاں وہ

کھڑا ہے اس کا سایہ مرشد کے سائے پر نہ پڑے مرشد کے مصلی پر پاؤں نہ رکھے اس کے وضو کی مخصوص جگہ پر وضو نہ کرے اس کے برتنوں کو استعمال نہ کرے اپنے مرشد کے سامنے کھانا کھانے اور پانی پینے سے گریز کرے یعنی جب تک مرشد ایسا حکم نہ دے بچتا رہے اپنے مرشد کے سامنے کسی اور سے گفتگو میں مشغول نہ رہے اس کی طرف تھوکے نہ اور اگر کوئی معاملہ مرشد کی طرف سے سمجھ میں نہ آئے اور بظاہر درست دکھائی نہ دے تو اس صورت میں اعتراض کی گنجائش نہیں کیونکہ مرشد جو کرتا ہے الہام الٰہی سے کرتا ہے مرید کبھی اپنے مرشد سے کرامت کا طالب نہ بنے کیونکہ انبیاء سے معجزات کے طالب کافر ہوا کرتے تھے، کبھی کسی مومن نے اپنے نبی سے معجزہ کی درخواست نہ کی اس لیے مرید کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے شیخ سے کرامت کا طالب بنے مرید کو چاہیے کہ اپنے آپ کو آداب میں کوتاہی والا سمجھے ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آیات قرآنی کی کتابت میں مشغول تھے کہ اچانک پیشاب کی حاجت ہوئی، اٹھ کر بیت الخلاء میں گئے تو فوراً ہی باہر نکل آئے تھوڑا سا پانی لے کر ہاتھ دھوئے پھر رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو مریدین و معتقدین نے عرض کیا حضرت کیا بات ہوئی کہ فوراً ہی باہر چلے آئے اور پھر بیت الخلاء میں گئے جواب میں فرمایا انگوٹھے پر تھوڑی سی سیاہی لگی تھی یہ حروف قرآنی کی کتابت کا سامان تھا اچھا نہ سمجھا کہ اس کے سمیت وہاں بیٹھوں حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا ادب و احترام ملحوظ خاطر رکھو اور اپنے مرشد کا مقام و ادب بلحاظ نفع و فائدہ اٹھانے کے افضل خیال کرو اگر ایسا کرو گے تو کامیابی و محبت سے دور نہ رہو گے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس اپنے مرشد اور ان کی اولاد کی خدمت کی حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے میں جب ان کی عمر سو برس سے

زیادہ تھی اپنے مرشد کی اولاد کا بے انتہا ادب کرتے تھے (خود پیرو مرشد حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی ادب واحترام میں بسر ہوگئی علماء وصوفیا کا تہہ دل سے ادب کرتے کوئی سید زادہ مل جاتا تو اسکے ہاتھ پاؤں چومتے فرمایا کرتے، کاش میں کسی سیّد کے پاؤں کا جوتا ہوتا تمام مریدین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام دوزانو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم صادر فرماتے)۔

والدین سے محبت کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز بیٹھے بیٹھے اشک بار ہونے لگے سوال پر جواب دیا کہ آج ماں کی محبت یاد آگئی بڑا پیار کیا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ میری زندگی کا خواب ہے کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں زندگی بسر کرے جب وہ مدینہ شریف تشریف لے گئیں تو میرے لیے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دعا کی کہ میرے بیٹے جام ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو قبول فرمالیجیے اسی رات امی جان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا "ہم نے تیرے بیٹے کو قبول فرمالیا ہے" اس کے بعد بہت روئے فرمانے لگے ماں کی دعاؤں میں بڑی برکت ہے ماں کی محبت اور شفقت سے محروم انسان کی کیا زندگی ہے۔ بس جس کے ماں باپ زندہ ہیں انہیں چاہیے ان سے محبت کریں ان کی خدمت کریں کیونکہ جس درد سے ماں اپنی اولاد کے لیے دعا کرسکتی ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ ماں باپ کی سوائے دین کے کسی اور معاملہ میں مخالفت نہیں کرنی چاہیے ان کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ انہیں ہدایت دے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی ماں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے دونوں ماں بیٹے کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کے بغیر کھانا نہ کھاتے جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ماں ناراض ہوئی تین دن ان کے ساتھ کھانا نہ کھایا تو اس کے باوجود حضرت سعد بن ابی

وقاص رضی اللہ عنہ نے پرواہ نہ کی اور کہا امی جان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر میں ہر رشتہ قربان کرسکتا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں التجائیں کر کے اپنی ماؤں کو دائرہ اسلام میں داخل کروالیا حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میری ماں نے مجھے کہا کہ مجھے پانی پلاؤ گھر میں موجود نہ تھا مجھے کچھ فاصلہ پر پانی لینے کے لیے جانا پڑا جب میں پانی لے کر واپس آیا تو دیکھا امی جان سو چکی ہیں سردی کی وجہ سے پانی بھی ٹھنڈا ہو گیا میں ان کے پاس ہی کھڑا رہا کہ جب امی اٹھیں گی تو پانی پیش کردوں گا اور ساتھ ہی بتادوں گا کہ پانی ٹھنڈا ہے تہجد کے وقت امی جان بیدار ہوئیں مجھے پاس کھڑا دیکھ کر بولیں تم سوئے نہیں میں نے عرض کیا امی جان آپ نے پانی مانگا تھا یعنی میں نے سارا معاملہ بیان کردیا تو امی جان نے مجھے دعا دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نام روشن کرے گا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ اور انکے بھائی دونوں میں یہ طے تھا کہ ایک دن ایک بھائی عبادت کرے گا اور ایک ماں کی خدمت کرے گا ایک روز ایسا ہوا کہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کے بھائی نے کہا کہ میرا دل آج بھی عبادت کو چاہتا ہے آپ رحمتہ اللہ میری جگہ امی کی خدمت کریں چنانچہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ نے بات مان لی اسی رات ہاتف نے صدادی کہ اللہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں ہے لیکن تمہارے والدین تمہاری خدمت کے محتاج ہیں اے ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ تم پر اللہ کے فضل کے دروازے کھل گئے ہیں پس اولاد کو چاہیے کہ اپنے والدین کی خدمت کا دامن نہ چھوڑیں فرمایا میرا دل تو کہتا ہے کہ کاش میری ماں زندہ ہوتی تو میں آج بھی ان کی خدمت میں مشغول رہتا۔

وسیلہ پکڑنا کے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز ارشاد ہوا اللہ کی بارگاہ میں اسکے محبوب بندوں کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے ایک مرتبہ قحط سالی کے دوران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنا کر یوں دعا کی اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں تو ہماری دعا قبول فرمالے اسی وقت بارش برسنے لگی حضرت خواجہ عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تم دوستان خدا کی بارگاہ میں جا کر التجا کیا کرو تا کہ وہ تمہارے واسطے دعا کیا کریں حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اللہ کی بارگاہ میں پہنچنے کے لیے وسیلہ پکڑو میں نے جتنے بھی مراتب پائے سب اولیاء اللہ کے وسیلہ سے پائے'' حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے گھر ایک مرتبہ ایک کتا آگیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسے دیکھ کر یوں بارگاہ رب العزت میں التجا کی ''الٰہی میں کون ہوں کہ تیرے پیارے بندوں کو تیری بارگاہ میں وسیلہ بناؤں تو اس مخلوق کے صدقے سے مجھ پر کرم فرما'' وہ اپنے مریدین یا جو طالب بھی آتا اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے طلب کیا کرتے۔ سلطان محمود غزنوی نے حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کے جبہ مبارک کے صدقے سے سومنات کا مندر فتح کر لیا حالانکہ اس سے قبل وہ کئی حملے سومنات کے مندر پر کر چکے تھے قیامت کے دن ساری امت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے ہی بخشی جائے گی۔

مزارات سے فیض سے متعلق ارشادات وواقعات

ایک روز ارشاد ہوا مزارات سے فیض ملتا ہے صحابہ کے تاجدار اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارِ غار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصال سے قبل وصیت فرمائی میرا جنازہ روضہءرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دینا اگر روضہ کا دروازہ خودبخود کھل جائے تو مجھے اندر دفنا دینا ورنہ جہاں دل چاہے دفنا دینا آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وصیت کے مطابق جنازہ روضہءرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا گیا نہ صرف دروازہ خودبخود کھل گیا بلکہ روضہءرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آواز سنائی دی گئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ بارہ برس خرقان سے بسطام حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر عشاء سے فجر تک حاضری دیتے رہے واپسی پر کبھی مزار کی طرف پیٹھ نہ کی بارہ برس کے بعد مزار سے آواز آئی تم اپنی مراد کو پہنچ گئے علوم ظاہری وباطنی آپ رحمتہ اللہ علیہ کو عطا کر دیے گئے (حالانکہ آپ اُمی رحمتہ اللہ علیہ تھے) حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ایک مشکل پیش آئی جس کا حل نہ ملا تو میں بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا تو میری مشکل حل ہو گئی حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی وہاں مراقبہ کیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کو کمالات باطنی عطا ہو گئے حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی زبان سے بے اختیار نکلا

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

حضرت علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "تم مزارات پر جایا کرو صاحب مزار

سے تمہیں فیض اسی قدر ملے گا جس قدر تم اس کی صفت کو پہچانو گے" پس مزارات کی زیارت سے مقصود حق تعالیٰ کا قرب ہونا چاہیے۔

3 مارچ 1993ء گورنمنٹ ہائی سکول پاکپتن میں الوداعی خطاب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و بارک وسلم

عزیز اساتذہ کرام اور عزیز طلباء! آج اللہ تعالیٰ کی مرضی سے میرا اس سکول سے جانا لکھ دیا گیا میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر راضی ہوں بے شک اس نے وہی کیا جو میرے لیے بہتر تھا اور وہ انسان کے لیے بہتر ہی کرتا ہے میں نے اپنے فرائض کی ادائیگی جس حد تک ہو سکی کی میں نے کسی کو تکلیف دینے سے گریز کیا کسی استاد کو حقیر نہیں جانا اور نہ ہی کسی طالبعلم کو تکلیف پہنچنے دی میں نے سکول کے انتظام میں وہی کچھ کیا جس کی سمجھ مجھے آئی اور میں نے وہی کچھ کیا جسے آپ کے اور اس شہر والوں کے حق میں بہتر جانا میں نے لڑے ہوؤں کو صلح کا پیغام دیا اور اساتذہ کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی تنبیہہ کی میں نے بہت کم سخت رویہ اپنایا اس لیے کے یہ شہر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کا ہے اور وہ اللہ پاک کے ان برگزیدہ اولیائے کرام رحمتہ اللہ علیہم میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہت بلند مراتب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ان کے صدقے تمہارے حال پر ہمیشہ نظر کرم رکھے میرے پیارے بچو! تم آج ایسے وقت اور حالات سے گزر رہے ہو کہ تم چاہو تو اپنا کل روشن بنا سکتے ہو اور تم ہی اگر چاہو تو اپنی زندگی کی راہوں کو تاریک کر سکتے ہو

آج تمہارے پاس ہمت ہے موقع ہے والدین، اساتذہ تمہارے سرپرست تمہارے علم حاصل کرنے پر راضی ہیں لہٰذا تعلیم حاصل کرنے پر بھرپور توجہ دو موقع سے صحیح فائدہ اٹھاؤ پڑھ لکھ کر اپنے ملک کا اپنے گھر والوں کا نام روشن کرو زندگی کے کسی حصہ میں تم اپنے مذہب سے روگردانی نہ کرنا تمہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ تم مسلمان ہو اور تم دنیا کے کسی بھی فائدہ کے لیے اپنے دین کو قربان نہیں کر سکتے اس وطن کی سرحدوں کا، اس دین کی خدمت کا بوجھ کل تمہارے کندھوں پر ہوگا اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچاؤ اپنی عمر کو غلط راستوں پر مت لے جاؤ اگر تم درست راستہ پر نہیں چلو گے تو پھر تمہارا برا حال ہوگا

اب نہ سمجھو گے اگر تو مٹ جاؤ گے
مسلمانو! تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

تم اگر آج اپنی جوانیاں مغربی تہذیب کے تابع کر دو گے تو پھر تمہیں کیا دین کی سمجھ آئے گی اور تم کیا خدمت کرو گے میں جاتے ہوئے تمہیں وصیت کرتا ہوں اپنے اساتذہ اور اپنے والدین کا احترام کرو ورنہ نافرمان کبھی سرخرو نہیں ہوتے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرو ان کی سیرت مبارکہ پر کتابیں پڑھو اپنی زندگی کو ان کے طریقہ کے مطابق سیدھا کرو ان کی محبت کے بغیر زندگی ویران ہے میرے بچو! جب تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہوگی تبھی تمہیں منزل ملے گی تم پر زندگی کی اصل حقیقتیں کھلیں گی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں پر رحم فرماتے، جانوروں، پرندوں، انسانوں سبھی پر شفقت فرماتے اللہ پاک نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا بلند مرتبہ عطا فرمایا ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، ان کے اہل بیت اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت کرو دنیا کا بوجھ اٹھانے والے بنو خود بوجھ نہ بنو لوگوں کو اچھا بننے کا کہنے سے پہلے

خود کو بھی اچھا بنا ؤ کھیلو مگر اتنا نہیں کہ سارا دن ہی گزر جائے ہر کام کے لیے ایک مناسب وقت ہے سکول کے وقت سکول آؤ۔ کھیل کے وقت کھیلو والدین کے پاس بیٹھو چلتے پھرتے استاد نظر آجائے ادب سے ملو انشاءاللہ ترقی کرو گے

اے معزز اساتذہ کرام! آپ کے فرائض میں شامل ہے کہ آپ بچوں کے بہتر اخلاق بنانے کی کوشش کریں اپنی ذمہ داری پوری کریں آپ کی محبت، آپ کی اچھی گفتگو، آپکے اعلیٰ اخلاق سے یہ بچے اس وطن کے، دین کے سچے خدمت گار بن جائیں تو پھر آپ کو اجر ملے گا آپ سرخرو گنے جائیں گے صرف ایک آدمی پر بوجھ نہ ڈالو۔ ہم سب مل کر کام کریں گے تو انشاءاللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی میں نے تم میں محبت بانٹی ہے میں نے یہاں کسی کا نقصان نہیں کیا سب کو نفع پہنچایا تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے برداشت کیا، یہاں سکون سے رہنے دیا اللہ تعالیٰ تمہیں خوشیاں عطا فرمائے میں تمہاری اچھی یادیں لے کر یہاں سے رخصت ہو رہا ہوں اور اچھی یادیں دے کر جا رہا ہوں اللہ نے نصیب میں کیا تو ملاقات ہوگی اگر دنیا میں نہ ہوئی تو آخرت میں ضرور ہوگی اللہ تعالیٰ تمہیں مجھے کامیابی سے ہمکنار کرے مجھے پاکپتن ہمیشہ یاد رہے گا آپ کے بہت سارے اساتذہ نے میری خدمت کی میں ان کا شکر گزار ہوں زندگی کے کسی حصہ میں میری ضرورت پڑے میرا گھر اور میں حاضر رہوں گا پھر آنکھوں سے آنسو چھلکے اور فرمایا الوداع میرے پیارے بچو، الوداع معزز اساتذہ کرام اللہ تمہارا حامی و ناصر رہے سدا تمہیں دین کی سوجھ بوجھ رہے اپنے فرائض کی ادائیگی احسن طریقے سے کرتے رہو۔

السلام علیکم! اللہ نگہبان۔ خدا حافظ

نظرِ فراست

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ مومن کی نظر فراست سے بچو کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے ایک اور ارشاد ہے کہ جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا جو بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کے ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھیں، کان بن جاتا ہے یعنی بندہ اللہ پاک کے فضل و کرم کی بدولت وہی دیکھتا ہے جو اللہ دکھانا چاہتا ہے پھر بندۂ خدا کو عام بندوں پر اس قدر فوقیت ہو جاتی ہے کہ جہاں ان کی سوچ کی انتہا ہوتی ہے وہاں اس کی سوچ کی ابتداء ہوتی ہے عام لوگ اندازوں اور تحقیق سے چلتے ہیں اور کئی بار شیطان کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں لیکن ولی اللہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اس لیے کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے یقین کے ساتھ اور ہر اس حد کا پابند ہوتا ہے جو اللہ پاک نے مقرر فرمائی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرتبہ ایک شخص آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ناپاک حالت میں ایسی مجلس میں نہیں آتے جہاں ذکر خدا ہوتا ہے (اس شخص کو اصل میں حاجتِ غسل تھی) اس نے حیرانگی کے عالم میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور عرض کیا حضرت کیا ابھی بھی وحی کا سلسلہ جاری ہے تو جواب میں فرمایا نہیں یہ قرآن پاک کا نور ہے حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ امامت فرمانے لگے تھے کہ ایک شخص کا نامکمل وضو تھا اور وہ نماز میں شامل ہو گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نظر فراست سے فرمایا کہ جاؤ وضو کر کے آؤ اگر شریعت میں نماز بغیر وضو پڑھنے کی رعایت ہوتی تو کبھی یہ بات ظاہر نہ کرتا حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حج پر جانے کی اجازت لینے آیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس شخص کے بیان کرنے سے پہلے ہی پاس بیٹھے شخص سے فرمادیا کہ جب حج کا ارادہ ہو جائے تو دعا کرانے کی ضرورت نہیں رہتی بعض لوگ ایسے نیک عمل کا ارادہ کر کے بھی دعا کراتا

چاہتے ہیں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ جنکی زندگی اولیاء اللہ کی خدمت ومحبت کی ایک عظیم ترین مثال بن گئی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت اہل ایمان کے لیے بے مثال ترغیبی اور حوصلہ بخش کارنامے چھوڑ گئی ہر سلسلہ کے ولی سے فیض یاب ہونے کی سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے خود کامل ہو کر بھی دوسروں کا احساس کرنا اور ان کے تھوڑے درجے کے معاملات کو بھی تسلیم کرنا بڑے لوگوں کی شخصیت کا بڑا پن ہوتا ہے جس کی مثالوں سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی بھری پڑی ہے یہاں ان کے مکاشفات اور چند واقعات پیش کرتا ہوں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد جیسے جیسے لوگوں کو ان کے کمالات اور بلند اوصاف کی خبر ہونے لگی تو بے اختیار شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے حالات وواقعات کو جاننے کی جستجو ان کے دلوں میں پیدا ہوئی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر بہت سارے لوگوں کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی بہت سارے لوگ حاضری کی سعادت سے فی الوقت محروم رہے مجھے حافظ آباد کے ایک میاں بیوی کے آنسو نہیں بھولتے جنہوں نے فیوضات جامویہ اور روحانی جواہرات میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے حالات پڑھے اور ان کی زیارت کے سفر کا شوق دل میں پیدا ہوا تو ایک دن انہوں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضری کا پروگرام بنایا اس دوران کتابوں کا مطالعہ جاری رکھا جیسے ہی انہوں نے وصال کے متعلق پڑھا تو ان کے جذبات اور احساسات دل میں ہی رہ کر ان کی طبیعت سہم کر رہ گئی جس کا اظہار انہوں نے خود یا کیتن آ کر مجھ سے کیا میں نے ان سے کہا کہ ان کے مزار اقدس پر حاضری دے لیجیے گا یقیناً کرم نوازی ضرور ہو گی ان کے جواب نے مجھے حد درجہ متاثر کیا جب انہوں نے کہا کہ ہمارا اس پر ایمان ہے لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیوں چھوڑ دیا حاضری کا اپنا مقام ہے دیدار کا

اپنا مزہ ہے۔پھر ان کی آنکھوں میں آنسو جاری رہے اس عبارت سے چند منٹ پہلے ہمارے بھائی اسد اللہ صاحب نے لندن سے فون کیا کہ ستائیسویں کو میں پاکستان آرہا ہوں میں نے پوچھا سناؤ لندن کے پُرفتن ماحول میں عریانی فحاشی بے راہ روی سے نجات کیسے نصیب ہوئی تو انہوں نے بیان کیا جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ جنہیں زندگی میں دیکھا نہیں۔بس ان کے در اقدس پر حاضری دی تھی۔بس انہوں نے ایسا کرم کیا کہ کبھی تنہائی محسوس ہی نہیں ہوتی ہر مقام پر وہ نظر کرم فرماتے نظر آتے ہیں میں کیا تھا اور انہوں نے مجھے کیا بنا دیا،جس کام پر مجھے یقین نہیں ہوتا وہ اس کام کو وقت سے پہلے کروا دیتے ہیں بس ان کی عنایتوں کا کہاں تک بیان کروں ہمارے پڑوس میں چوہدری اکرم صاحب رہتے ہیں انہیں محلہ میں بڑی پریشانی تھی جو جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے بعد اللہ تعالیٰ نے حل فرما دی اس کے بعد سفر مدینہ کا شوق تھا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر دوبارہ حاضری دی اور تین بار سفر مدینہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور اس سال میرے ساتھ ہی حج کی سعادت کے لیے بھی جارہے ہیں ان کا کہنا ہے جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ بڑے لجپال فقیر ہیں بے شمار لوگ جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی عقیدت ومحبت میں زندگی بسر کر رہے ہیں بعض لوگوں کا تقاضا تھا کہ جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کوئی آواز سن لیتے کوئی کیسٹ ہوتی یا ان کی تحریر ہوتی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر چونکہ فیوضات باروریہ کا ابتدائی ایڈیشن تھا اس میں ان کے حوالہ سے کافی چیزیں پڑھنے کو مل جاتی تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فیوضات باروریہ کے نئے نئے ایڈیشن چھپتے رہے اور جام صاحب رحمتہ اللہ کے حالات وواقعات کی جھلک بھی نمایاں نہ رہی میں نے اسی سال فیوضات حسنیہ کا نیا ایڈیشن خریدا جو صاحبزادہ احمد حسن مدظلہ تعالیٰ کا تصنیف کردہ ہے اس کے آخر میں پیر سواگ رحمتہ اللہ

علیہ کے بہت سارے خلفاء کے حالات وواقعات پر روشنی بڑے نمایاں اور حوصلہ افزاء انداز میں ڈالی گئی ہے کہ پڑھنے والوں کو بے پناہ ادب واحترام، خدمت مرشد وسلسلہ عالیہ کے ساتھ ساتھ طریقت کی راہ میں درپیش مسائل کا مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا ہوتی دکھائی دیتی ہے اور ساتھ ساتھ ان خلفاء کی زندگی کی کامیابیاں ساری کی ساری حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے فرامین وبشارات کے صدقہ سے نظر آتی ہیں فیوضات حسنیہ کے آخر میں اگرچہ خلفائے کرام کے حالات وواقعات پر چند صفحات ہیں لیکن میں قسم اٹھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ چند صفحات مریدین کی زندگی کے سنہرے اصول بن کر انہیں حق کا سچا علمبردار بنا سکتے ہیں میں ان خلفاء کے متعلق پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے فرامین نقل کیے دیتا ہوں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے جب بھی اپنی مرضی کے مطابق فیض دینے کی کوشش کی تو کوئی شخص نہ لے سکا سوائے مولوی بارور رحمتہ اللہ علیہ کے ان کو جتنا فیض دیا وہ لیتے گئے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے صفحہ 687 فیوضات حسنیہ حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب سے روایت ہے کہ خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کسی نے ادب سیکھنا ہو تو مولوی گل حسن صاحب سے سیکھے آپ رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ دوزانو تشریف فرما ہوتے نگاہیں نیچی رکھتے اور سر جھکا کر رکھتے ان کا وصال حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں ہو گیا تھا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کے پاس ایک مرد آیا تھا مگر افسوس کہ زندگی نے اس سے وفا نہ کی کہ ان کے بعد خواجہ عبدالغفور صاحب دریا شریف والے نے خواب میں ایک بزرگ سے بیعت کی جستجو میں پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت ہوئے تو انہوں نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک گل حسن لے لیا اور دوسرا گل حسن دے دیا" فیوضات حسنیہ صفحہ 482 اور صفحہ 491"

حضرت خواجہ غلام قاسم کمبوہ کو حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ موسیٰ زئی لے گئے اور خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر ہاتھ رکھوا کر اپنا دست اقدس بھی رکھ دیا اور فرمایا جو کچھ مجھے صاحب مزار سے ملا میں نے فی سبیل اللہ تیرے حوالے کیا پھر یہ الفاظ بیان فرمائے مبارک مبارک مبارک "فیوضات حسنیہ صفحہ 495"

کرامات وکمالات وتصرفات ومکاشفات

☆ خواب میں دستگیری

محمد عرفان جاموی (اُچ شریف والے) بیان کرتے ہیں میں نے کاروباری پریشانی کی وجہ سے دوکان ایک جگہ سے چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل کرلی لیکن وہاں پہلے سے بھی زیادہ پریشانیاں بڑھ گئیں میں بہت فکرمند ہوگیا میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ یاد کیا تو اسی رات شیخ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بہت سارے بزرگ حلقہ بنائے بیٹھے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کاروبار کی وجہ سے پریشان ہو عرض کیا جی حضرت! فرمایا جاؤ سب ٹھیک ہوگیا میں جب صبح اٹھا تو طبیعت میں ایک قدرتی راحت پائی جب دوکان پر پہنچا تو میرا کاروبار اسی دن سے نفع کی طرف رواں دواں ہوگیا اور آج تک اللہ کا فضل وکرم ہے۔

☆ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بھرم رکھ لیا

ثناء خواں ندیم نیاز جاموی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے بہت گہرے دوست کسی دوسرے شہر سے آئے میرے پاس ان کی خدمت کے لیے قدرتی طور پر اس وقت کچھ نہ تھا میں جب اُن کے پاس جایا کرتا تو وہ خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے میں پریشان ہوا اب کیا کروں میں نے سوچا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان دوستوں کو لے چلتا ہوں ہو سکتا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نعت شریف سن لیں اور کچھ نذرانہ عنایت فرما دیں میں ان کو لے کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں پہنچا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دوستوں سے مل کر خوشی محسوس کی اور پھر مجھے ارشاد فرمایا نعت شریف پڑھو میں نے آنکھیں بند کر کے نعت شریف پڑھنا شروع کر دی دل میں بہت خوش تھا کہ آرزو پوری ہو گئی لیکن جیسے ہی میں نے نعت شریف ختم کر کے آنکھیں کھولیں تو میرے سامنے کچھ بھی نہ پڑا تھا میری فکر میں اور اضافہ ہو گیا جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا تمہیں اجازت ہے۔ جب میں ٹوٹے دل کے ساتھ کمرہ سے باہر نکلا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھے سے آواز دی ندیم ذرا اندر آنا میں واپس کمرہ میں آیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قریب بلا کر مسکراتے ہوئے میرے ہاتھ میں کچھ روپے دیے اور فرمایا جاؤ اپنی ضرورت پوری کرو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا بھرم رکھ لیا اور ضرورت بھی پوری فرمادی۔

☆ ملاقات کی دعوت

سید فقیر محمد شاہ حضرت والا (راجن پور) بیان کرتے ہیں کہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر حاضر ہوا میں رات کو یہاں لیٹا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے ایک نور ظاہر ہوا جو سیدھا میرے چہرے کی طرف آیا اور غائب ہو

گیا چند دن بعد ہی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی وہ مجھ سے فرما رہے تھے کیا بات ہے مجھ سے ملنے نہیں آئے میں نے عرض کیا حضرت ابھی چند دن ہی تو ہوئے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ہو کر گیا ہوں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں بہت دن ہو گئے پھر آؤ میں نے ایک دو دوستوں سے بات کی کہ چلو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس چلتے ہیں میرے ان دوستوں نے کوئی نہ کوئی عذر پیش کیا اسی وجہ سے مجھے مزار شریف پر جانے میں کچھ دن کی دیر ہو گئی میں نے محسوس کیا کہ جیسے میرے بدن کو آگ لگ جائے گی چنانچہ میں اکیلا ہی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گیا۔

☆ کامران صاحب کہتے ہیں کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت ہوئے ابھی چند دن ہی ہوئے تھے کبھی کبھی برے خیال آجاتے تھے دل میں خیال گزرا کہ چلو دو تین دوستوں سے مشورہ کر کے شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے دعا کراتا ہوں دوستوں سے اتفاق رائے اس بات پر ہوا کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ اگر ہماری خواہش کے مطابق خود ہی دعا فرما دیں تو پھر مزہ ہے جب ہم شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کہیں جانے کی تیاری میں تھے ہم سے سلام کے بعد فرمایا کہ بیٹا میں کہیں جانے والا تھا تمہارے لیے دعا کر دوں پھر اجازت! شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے جو ہماری خواہش تھی وہ اونچی آواز میں الفاظ کہہ کر دعا فرما دی فرط محبت سے واپسی پر ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کرتے واپس لوٹ آئے۔

☆ محمد اشرف کراکری سٹور والے کہتے ہیں کہ یہ ماہ رمضان 1994ء کی بات ہے جب ہم آٹھ آدمی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کے لیے کوٹ سلطان آستانہ عالیہ پر پہنچے گھر سے باہر کھانے کی عادت نہ تھی کاروباری سلسلہ میں باہر جاتے

بھی تو مخصوص ٹھکانوں پر کھاتے یہاں آ کر میرے ساتھ دوسرے دوستوں کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ پتہ نہیں کھانے میں کیا ہوتا ہے ہم حیران رہ گئے کہ افطاری میں وہ سب کچھ تھا جو ہم تمام نے الگ الگ دل میں سوچا تھا جب سامنے آیا تو سب پکار اٹھے یہ میری پسند ہے یہ میری پسند ہے اس کے علاوہ بیعت کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی کرم نوازیاں آج تک جاری وساری ہیں جب بھی کوئی نقصان اٹھاتا ہوں تو کرم نوازی فوراً ہوتی ہے حالانکہ نقصان اٹھانے میں میری اپنی غلطی ہوتی ہے۔

☆ حاجی غلام حسین صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے حالات کچھ ناسازگار ہو گئے کوئی بندہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ اس کو اپنی حالت بتاؤں اچانک میرے دل میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کا خیال آیا میں ان کی خدمت میں پہنچا تو میرے گھر میں داخل ہوتے ہی انہوں نے مجھے اپنے حجرہ کی طرف بلا لیا میں نے سلام عرض کیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے میرے ہاتھ میں 3 ہزار روپے دے دیئے اس دور میں یہ بہت روپے تھے اور میں بڑی مشکل میں بھی تھا یہ کیفیت دیکھ کر کہ ابھی میں نے کچھ بیان نہیں کیا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بس خاموشی سے نکلو کسی کو خبر نہ ہو میں نے فرض پورا کیا ہے حاجی غلام حسین کا بیان ہے میں جب واپس پلٹا تو میرے قدم زمین پر نہیں لگ رہے تھے حاجی غلام حسین صاحب کے متعلق عرض کرتا چلوں کہ یہ جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہیں جوانی میں پہلوانی کرتے تھے پولیس میں نوکری کی باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی ان کی شرافت اور صداقت کو دیکھ کر باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان "بھلے مانس لوگ جنتی ہوتے ہیں" کے مصداق قرار دیا ان کے ایک بیٹے سعودی عرب میں رہتے ہیں انہوں نے ان کو جام صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جانے سے روکا اور کہا کہ وہاں قبر پر کیا ہے جو تم جا کر بیٹھ جاتے ہو انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ کے ولی کے مزار پر خدا کی رحمت برستی ہے میں صبح سے شام تک اس کا نظارہ کرتا ہوں وفات سے تین چار سال قبل یہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر ہر روز مسلسل حاضری دیتے رہے یہاں تک کہ کمزور ہو گئے مگر سائیکل پر کسی کے پیچھے بیٹھ کر پہنچتے رہے (اللہ ان پر رحمتیں نازل فرمائے)۔

☆ محمد ادریس صاحب آف پہاڑ پور کے والد محترم سے مدینہ منورہ میں میری ملاقات ہوئی وہ اس وقت چوبیسویں مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے انہوں نے مجھے بیان کیا ایک مرتبہ میں آپ کے شیخ حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عمرہ کی سعادت کے لیے جا رہا ہوں یہ میرا بارہواں سفر ہے اور مجھے کوئی خاص کیفیت نصیب نہیں ہوئی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرا عاجزانہ سلام عرض کر دینا ان کا بیان ہے میں نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچ کر ان کی طرف سے سلام عرض کر دیا اس کے بعد میں دیگر زیارات اور عبادت وریاضت میں مصروف ہو گیا آخری رات جب میں سویا تو میرا مقدر جاگ اٹھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا تم نے جام صاحب کا سلام مجھے دیا اب میرا سلام بھی ان کو دے دینا یہ بیان کر کے یہ رونے لگا اور کہنے لگے جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام بھیجیں ان کے مقام کے کیا کہنے۔

☆ جام ممتاز حسین قادری صاحب کا بیان ہے کہ ایام جوانی میں طبیعت میں ذرا شوخی تھی اپنے علاقے کے ایک مشہور دیوبند عالم کی تقریریں سننے کا شوق تھا ایک روز میں قبلہ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

لکڑی کے موٹے دانوں والی تسبیح تیز تیز پھیر رہے ہیں میں نے مذاق میں کہا کہ یہ کیا طریقہ تسبیح کرنے کا جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اللہ اللہ کرنے کا طریقہ ہے اس پر میں نے عرض کیا اور زبان سے تو کچھ بول نہیں رہے ہیں اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جوش میں آ کر فرمایا دل جو اللہ اللہ کرتا ہے جاؤ تمہارا بھی کرے گا میں ہنس کر جب باہر نکلا تو میری صورتحال اچانک بدل گئی ہر چیز سے مجھے اللہ اللہ کی آوازیں سنائی دینے لگیں میں پریشان حال گھر پہنچا پسینے سے شرابور تھا بس میرے گھر والوں کو میری فکر ہوئی انہوں نے جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا جام ممتاز کو کچھ ہو گیا ہے فرمایا اسے کچھ نہیں ہوتا اس کے بعد ان کی طبیعت آہستہ آہستہ درست ہو گئی۔

☆ محمد شفیع ساجد کا بیان ہے کہ میں اللہ تعالی کے نیک بندوں کی تلاش میں رہتا ان کی زیارت کرتا ایک رات میں نے دیکھا کہ حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر ایک بزرگ سفید چادر اوڑھ کر لکڑی کے موٹے دانوں والی تسبیح چلا رہے ہیں اس کی ٹک ٹک کی آواز میرے دل کو بہت بھاری تھی ایک ماہ تک میں روزانہ رات کو 2 بجے آتا ان کو تسبیح کرتے دیکھتا رہتا لیکن ان بزرگ کی زیارت نہ کر سکا میں دن کے وقت بے چین سا رہتا میرا ایک دوست بابا نیاز تھا میں نے اپنی اس کیفیت کا تذکرہ اس سے کر دیا اس نے کہا اگر میں تمہیں ان کی زیارت کرا دوں تو پھر میں نے کہا میں تمہارا شکر گزار ہوں گا اس نے کہا وہ تیرے افسر جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ پاکپتن میں 1966ء میں بطور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر آئے تھے اور میں انکا ماتحت تھا لہذا جب میں نے ان کی زیارت کی تو اس وقت یہ واپس جا رہے تھے میں نے دل میں کہا اگر بزرگ ملا بھی تو ہاتھ سے نکل گیا میں نے بھی کسی اور بزرگ کی بیعت نہ کی 1991ء میں بطور ریٹائر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول پاکپتن میں تشریف

لائے تو میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں کامیاب ہو گیا اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی کرم نوازیاں میرے حال پر ہوئیں پھر یہ شخص حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کر کے رونے لگا۔

☆ سید شمشاد علی شاہ کا بیان ہے کہ مختلف بزرگوں اور مزارات پر جاتے جاتے بوڑھا ہو گیا لیکن کسی بزرگ یا صاحب مزار کی توجہ شامل حال نہ ہوئی جب میں نے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات وواقعات پڑھے اور سنے تو دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ ان کے مزار شریف پر حاضری دوں چنانچہ ان کے عرس مبارک پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی میں نے یہاں ایک عظیم روحانی منظر دیکھا جب دو دن میں یہاں رہ کر واپس پلٹا تو اسی رات میں نے خواب دیکھا کہ جن لوگوں کے ساتھ پچیس سال سے میری دشمنی ہے وہ لوگ میرے پیچھے ہتھیار وغیرہ لے کر لگ جاتے ہیں کہ آج تمہیں ختم کرنا ہے میں دوڑ پڑتا ہوں دوڑتے دوڑتے سامنے دریا آجاتا ہے پیچھے دشمن ہوتے ہیں میری زبان سے بے اختیار نکلتا ہے جام صاحب میں تو آج ہی تیرے عرس پر حاضری دے کر آیا ہوں مجھ پر نظر کرم کر اسی وقت جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ ظاہر ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں تمہیں کچھ نہیں ہوگا میرا ہاتھ پکڑ کر دریا کے پار پہنچا کر فرماتے ہیں جاؤ آج سے تمہاری ساری مشکلیں آسان ہوئیں بس اس دن کے بعد میری ساری زندگی کی خامیاں درست ہونے لگیں میری اخلاقی حالت سنور گئی اور اللہ تعالیٰ کا وہ کرم جس کا میں طالب تھا ان کے در پر حاضری کے صدقے مجھ پر ہو گیا

☆ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں پریشانی دور فرما دی

محمد زمان جاموی اُچ شریف والے کا بیان ہے کہ میں کاروباری معاملہ میں پریشان ہو گیا میں نے دوکان تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن دوکان تبدیل کر کے

کاروبار مزید گھاٹے کی طرف چلا گیا دن رات پریشان رہنے لگا میں نے شیخ رحمۃ اللہ کو ایک رات یاد کیا اور سو گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے پریشان ہو عرض کیا جی حضرت پریشانی تو حد سے بڑھ چکی ہے فرمایا سب ٹھیک ہو جائے گا اگلے روز صبح جب میں اٹھا تو اسی دن سے لے کر آج تک کاروباری معاملات نفع بخش ہو گئے ہیں کسی قسم کی کمی نہیں رہی (یہ واقعہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کا ہے)۔

☆ محمد مناظر اسلام جاموی آف اُچ شریف کا بیان ہے کہ بڑی مصیبت میں مبتلا تھا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور کمالات کا سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا اس قدر مجھ پر اثر ہوا کہ میں فوراً پہلے بیعت ہوا پھر معاملہ عرض کیا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا بس شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیوں سے واپس پلٹا تو سب ٹھیک ہو چکا تھا پھر داڑھی کی سعادت بھی نصیب ہوگئی حج وعمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوگئی اور آج تک شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت دل میں ہے (یہاں ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے) حالانکہ میری صرف ایک ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہے۔

☆ ڈاکٹر محمد شبیر احمد بھٹہ جاموی آف پاکپتن شریف کا بیان ہے کہ میری شادی کی تاریخ طے ہوگئی اور پھر میرے ساتھ میرے جن بھائیوں نے تعاون کرنا تھا نہ کیا میں بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا پریشان ہو گیا یہاں تک کہ ولیمہ کا دن آ گیا بس ایک رات درمیان میں باقی تھی پریشانی کے عالم میں میں سوچتا رہا کہ صبح جو کارڈ لوگوں کو دیئے ہیں وہ آجائیں گے تو کیا جواب دوں گا اسی سوچ و بچار میں میری آنکھ لگ گئی تو

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا غمزدہ کیوں ہو تیری شادی کا بندوبست میرے ذمہ ہے صبح فجر کی نماز سے پہلے میرے دروازے پر دستک ہوگئی ایک قریبی عزیز میرے لیے روپے لے کر کھڑا تھا مجھے پیش کر دیئے اور بہترین قسم کا کھانا میں نے پکوایا اللہ تعالیٰ نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے صدقے میرا بھرم رکھ لیا۔

☆ محمد حسین نیل باروی آف چوبارہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ سے واپسی پر میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنی کار میں بٹھا کر واپس لا رہا تھا کہ میں نے گاڑی اپنی زمینوں کی طرف موڑ دی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے پوچھنے پر کہ کدھر چل پڑے میں نے کہا ایک نئے راستے سے لے کر چلا ہوں یہاں تک کہ اپنی زمینوں پر آ گیا پھر میں نے کار کا دروازہ بند کر دیا اور کہا جب تک آپ رحمتہ اللہ علیہ بارش کے لیے دعا نہیں کریں گے یہاں سے نہیں جا سکتے کیونکہ میری پانچ مربعہ زمین پر چنے کاشت تھے بارش کے بغیر فصل بے کار ہو رہی تھی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں کیا دعا کروں میری کیا حیثیت بس میں نے اصرار کیا کہ سارا کچھ اللہ تعالیٰ نے فقیر کے صدقے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیا ہے مہربانی فرمائیں پس اڑھائی گھنٹوں کے بعد فقیر کی طبیعت میں جوش آیا فرمایا جاؤ فلاں دن بارش ہوگی میں نے ازراہِ مزاح عرض کیا اگر نہ ہوئی تو فصلوں کے روپے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے لوں گا پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت میں غیرت آ گئی فرمایا بس تیرے بولنے کی ضرورت نہیں لہٰذا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی دعا سے بارش مقررہ وقت پر ہوئی فصل آنے پر کچھ روپے لے کر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے وہ روپے بانٹ کر فرمایا فقیر کو ان چیزوں کی حاجت نہیں ہوتی۔

☆ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا حضور والا تہجد کے وقت آنکھ نہیں کھلتی فرمایا آنکھ نہیں کھلتی یا دل نہیں چاہتا اس نے عرض کیا آنکھ نہیں کھلتی فرمایا ٹھیک ہے وہ شخص واپس اپنے شہر گیا ایک ماہ بعد واپس آیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سناؤ بھئی بہانے خور اس نے قدم بوسی کرتے ہوئے عرض کیا غریب نواز ہر رات مجھے کوئی جگا دیتا ہے لیکن میں سستی میں اٹھتا ہی نہیں واقعی میں بہانے خور ہوں۔

☆ ایسا ہی ایک واقعہ ابتدائے حال میرے ساتھ پیش آیا مجھے نسبت سے قبل ہی نمازِ تہجد کی عادت تھی بیعت کے بعد ایک روز نیند گہری تھی مجھے آواز سنائی دی اٹھو بیٹا تہجد پڑھ لو میں نہ اٹھا پھر آواز آئی پھر نہ اٹھا تیسری بار میرا تکیہ زمین پر زور سے گرا ایسے جیسے کسی نے زمین پر زور سے مارا ہے میں جلدی سے گھبرا کر بیدار ہوا صبح فجر کے لیے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا آج تو مشکل سے ہی آنکھ کھلی ہوگی۔

☆ رشید احمد نظامی آف گجرانوالہ کا بیان ہے کہ میرے گھر دو بیٹیاں ہوگئیں میں کچھ پریشان تھا کہ خدا تعالیٰ بیٹا دے دے تو حوصلہ بڑھ جائے میں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تیرے گھر بیٹا نہیں ہوتا تو پھر کس کے گھر ہونا ہے پس میری بیوی کو چوتھے ماہ کا حمل تھا اس حمل کی تکمیل پر میرے گھر بیٹا پیدا ہوا اس کے بعد پھر ایک اور بیٹا ہوگیا اللہ تعالیٰ نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے مجھ پر کرم نوازی فرما دی۔

☆ محمد اجمل جاموی صاحب جو آج کل امریکہ میں مقیم ہیں کا بیان ہے کہ میری بیوی پنجاب یونیورسٹی میں لیکچرار تھی اور میری رہائش جوہر ٹاؤن میں میں دفتر جاتے

ہوئے اسے یونیورسٹی اتار دیتا اس طرح کوئی تکلیف نہ تھی ایک مرتبہ کسی بات پر اعلیٰ حکام سے تلخی ہوگئی انہوں نے میری بیوی کو نکالنے کا فیصلہ کر دیا اور کہا کہ اس پر کل فیصلہ کریں گے میری بیوی نے جب مجھے بتایا میں اُسی وقت لاہور سے چلا اور کوٹ سلطان صبح آٹھ بجے پہنچا ساڑھے نو بجے میری بیوی کا فیصلہ تھا میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا وہ میری بیٹی ہے پھر فرمایا تم جاؤ تمہارا کام ختم اب ہمارا کام ہے اجمل صاحب کا بیان ہے جب میں لاہور پہنچا تو میری بیوی نے کہا آج تو عجیب ہی معاملہ ہوا وائس چانسلر نے مجھے بلایا اور کہنے لگے تم میری بیٹی کی طرح ہو کل جو معاملہ ہوا اس پر شرمندہ ہوں۔

☆ ایک ساٹھ سالہ شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میری بیوی کو مرے کچھ عرصہ ہو چکا ہے اب شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن قدرت نہیں حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بڑے میلاد شریف میں کیا دو گے اگر تمہارا کام کر دوں (شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ترغیب کے طور پر یہ الفاظ بیان فرمائے) ایک بھینس دوں گا فرمایا جاؤ تمہیں قدرت مل گئی وہ شخص گیا ایک جوان لڑکی سے شادی کر لی کچھ عرصہ کے بعد آیا تو ایک بکری کا بچہ لے کر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے ہاں بھینس اس قد کی ہوتی ہے اس نے ٹال مٹول کی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے وعدہ خلافی کی ہے لہذا سزا کے مستحق ہو پس شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اُسے اس کی سابقہ حالت میں لوٹا دیا تو معافی مانگنے آیا فرمایا خدا کے دوستوں سے مذاق بری بات اور وعدہ خلافی بے دینی ہے۔ خدا حافظ۔

☆ حاجی خورشید احمد رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حج کی سعادت 1951ء میں حاصل کی اس کے بعد ہر بار پاسپورٹ بنواتا لیکن عمرہ یا حج پر نہ

جاسکا میرے دل میں سفرِ مدینہ کی حسرتیں شب و روز کروٹیں بدلتی رہتیں آخر کار اللہ تعالیٰ نے میرے گھر میں حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کو بھیج دیا تو انہوں نے میرے حق میں ایسی دعا کی کہ دو مرتبہ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ہیڈ ماسٹر ہی سمجھا لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے عاشقِ رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندے اور ولی تھے حاجی خورشید صاحب رحمتہ اللہ علیہ خود ایک بہت بڑے سخی تھے اور اُن کا گھر اللہ کے بندوں کی آمد و رفت کا پاکستان بننے سے لے کر آج تک مرکز ہے شب و روز اُن کے گھر سے بے شمار لوگ کھانا کھاتے اور بے شمار لوگ اپنی ضرورتوں کے لیے ان کے در پر دستک دیتے ہیں پاکپتن کی بے شمار مساجد، کئی مدارس بنوائے اور بیوہ، غریب، مسکین، یتیم آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صدقے پلتے رہے حاجی خورشید احمد صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان سے بڑا عاشقِ رسول ﷺ اپنے گھر آتے نہیں دیکھا اور انہوں نے جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ تجدید بیعت کی 1995ء میں آپ کا وصال ہوا۔

☆ غلام مصطفیٰ جاموی آف کوٹ ادو کا بیان ہے کہ میں پریشان تھا کہ میرے گھر بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہیں ہے دعا کرانے کی غرض سے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا جاؤ خدا تمہیں بیٹے کی نعمت عطا فرمائے گا بس اُسی سال اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹے کی نعمت سے نوازدیا اور آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر بیعت سے سرفراز ہوا۔

☆ بشیر احمد باروی آف کوٹ ادو کا بیان ہے کہ میری شادی ہوئی تو بیوی پر قدرت حاصل نہ ہو سکی لہٰذا طلاق ہوگئی چھ یا سات برس گزر گئے ایک روز شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا شادی کیوں نہیں کرتے میں نے عرض کیا

حضورِ والا نامرد ہوں شادی کیا کروں اس پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت میں جوش آیا فرمایا جاؤ شادی کرو سب درست ہو جائے گا پس میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے شادی کی پہلی دوسری رات نا جانے اتنی تندرستی کہاں سے آگئی اللہ تعالیٰ نے مجھے سات بچوں سے نوازا یہ سب کچھ حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کی دعا اور توجہ کا اثر ہے اللہ تعالیٰ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔

☆ حاجی مشتاق احمد صاحب آف فیصل آباد کا بیان ہے ایک مرتبہ ہم شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کس راستہ سے آئے ہم نے عرض کیا فتح پور کی طرف سے فرمایا ادھر سے ہی جانا واپسی پر غفلت ہوگئی اور ہم چوک اعظم سے سیدھا نکل گئے بجائے فتح پور کی طرف سے جانے کے بس پھر کیا ساری رات ریت کے ٹیلوں کے ارد گرد سفر ہوتا رہا جدھر جائیں راستہ بند جب صبح ہوئی تو پھر راستہ نصیب ہوا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان کی حکمت ہمیں اچھی طرح سمجھ آچکی تھی

☆ محمد احسان صاحب آف فیصل آباد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضری کے لیے بس میں سوار ہوا چوک اعظم سے پیچھے ہی ڈاکوؤں نے بس کو گھیرے میں لے لیا انہوں نے ڈرائیور، کنڈیکٹر سے بھی سب کچھ چھین لیا اور ایک ایک سواری کو کھڑا کر کے اس کی تلاشی لیتے جاتے اور بٹھاتے جاتے میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو دل میں یاد کیا کیونکہ ایک مرتبہ میں نے ایک مشکل شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جب مشکل آئے تو مرشد کا تصور کرلو اللہ تعالیٰ رحمت کردے گا بس میں نے آنکھیں بند کر کے عرض کیا یا شیخ رحمتہ اللہ علیہ میری جیب یا تو واپسی کا کرایہ ہے اور یا پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لنگر خانہ کے لیے کچھ روپے میری حفاظت کیجیے میں حیران رہ گیا اور سواریاں بھی حیران رہ گئیں کہ ڈاکوؤں

نے مجھے کچھ کہا ہی نہیں اور چلے گئے حالانکہ میرے ساتھ بیٹھی سواریوں سے ڈاکوؤں نے سب کچھ لے لیا۔

☆ چوہدری خالد صاحب آف فیصل آباد کا بیان ہے میں نے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں کافی باتیں سنی تھیں کہ وہ اللہ والے ہیں میں چونکہ سیاست میں حصہ لیتا ہوں اس لیے کبھی کوٹ سلطان شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضری نہ دے سکا ایک مرتبہ کسی شرعی مسئلہ کے حل کے لیے میں اپنے بھائی حاجی مشتاق صاحب کے ہمراہ آستانہ عالیہ پر پہنچا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے عادات وخصائل نے مجھے اس قدر متاثر کیا کہ فوراً بیعت کی استدعا کی جسے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے قبول فرمالیا اور مجھے بیعت فرمالیا۔

چوہدری خالد صاحب کا ہی بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کاروباری سلسلہ میں ارشاد فرمائیں میرا ارادہ ایک فیکٹری لگانے کا ہے اس کے جواب میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا فیکٹری دنیا ہے تم فقیر بنو اللہ کا ذکر کرو جیسے حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت سوا گ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ کا ذکر کیا اور آج دیکھ لو اُن کی اولادوں کو بھی نہ عزت کی، نہ دولت کی، نہ علم کی اور نہ کسی دوسری چیز کی ضرورت ہے یاد رکھو فیکٹری کا نفع عارضی اور محبتِ الٰہی کا نفع دائمی ہے جاوٗ اللہ اللہ کرو ان کا بیان ہے کہ میں نے چونکہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا کہ داڑھی نہیں رکھوں گا لیکن جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کی خبر ہوئی تو میرا تن من بے چین و مضطرب ہو گیا پس میں نے محبتِ مرشد میں داڑھی بھی رکھ لی اور عمامہ بھی سر پر باندھ لیا بس میں نے ٹھان لی کہ اپنی صورت مرشد کی صورت کے طریقہ پر بنالوں اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو بھائی عبدالرحیم

آف بہاولپور بھی موجود تھے گفتگو کے بعد شام کو خود ویل چیئر پر گھر تشریف لے جاتے وقت ہمیں بھی اجازت عنایت فرمادی بھائی عبدالرحیم ویل چیئر کے ساتھ ساتھ بڑے گیٹ کی طرف چل پڑے میں حاجی مشتاق احمد صاحب ادھر کھڑے رہے تا کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ اندر تشریف لے جائیں پھر بعد میں جائیں گے میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک حدیث پاک بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا اپنی عاقبت کے لیے کچھ کرو اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت رونے لگے ان الفاظ نے مجھے بیدار کر دیا کیونکہ اس سے پہلے میں نماز نہیں پڑھتا تھا اب آج تک اس کے بعد نماز ترک نہیں ہوئی اور میری یہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے اُن کی زندگی مبارکہ میں آخری ملاقات تھی۔

☆ ایک بڑے ہی گناہ گار شخص نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آ کر عرض کیا حضرت بہت گناہ گار ہوں فرمایا اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے تیرے گناہوں پر چھا جائے گی تو اس سے معافی مانگ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حوصلہ دینے پر اس نے بیعت کر لی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسے رخصت کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے دوست اگر ہاتھ پکڑتے ہیں تو راہ پر چلنے کا ڈھنگ بھی سکھا دیتے ہیں یہ کسی کا ساتھ نہیں چھوڑتے کچھ ہی عرصہ میں اس شخص کی طبیعت میں بے انتہا تبدیلی واقع ہو گئی اس کے بعد اس کی شادی ہوئی اور اس کے ہاں دو بیٹیاں ہوئیں دونوں ہی آپریشن کے ساتھ اب آخری آپریشن تھا بیٹا نہ ہوتا تو شادی اور کرنا پڑتی ادھر شیخ کا وصال ہو چکا تھا مزار شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا حضرت پریشانی پھر آ گئی ایک امید کی کرن ہے کہ اس بار بیٹا ہو جائے اللہ تعالیٰ نے تیسرے آپریشن میں بیٹے سے نواز دیا یہ شخص رو کر کہنے لگا پیر ہو تو ایسا جو ہر حال میں مرید کی پاسبانی کرے۔

☆ فرزند علی ساجد کہتے ہیں کہ میرے بیٹے کا ملتان شریف ہسپتال میں پیٹ کی کسی آنت کا آپریشن تھا بچہ ابھی چھوٹا تھا اور ہمیں عزیز بھی بہت تھا کافی منتوں کے بعد یہ بیٹا پیدا ہوا تھا میں آپریشن تھیٹر کے باہر بارگاہِ خداوندی میں دعائیں کر رہا تھا کہ اے مولا میرے بیٹے کو شفاء دے دے رات کا تقریباً ایک بج چکا تھا دعا کے دوران میری طبیعت پر غنودگی طاری ہوگئی اسی عالم میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا غم نہ کر تیرے بیٹے کو خدا نے شفا بخش دی ہے اس کے فوراً بعد ہی میری آنکھیں کھل گئیں چند لمحوں بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا اور کہا مبارک ہو آپریشن کامیاب ہو گیا ہے اس کے چند روز بعد میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا سناؤ اب بیٹا کیسا ہے؟ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے اور فقط اتنا ہی عرض کر سکا حضرت آپ کی دعا سے کرم ہو گیا۔

☆ سرفراز خلیل کہتے ہیں کہ میں ایک عجیب پریشانی میں مبتلا تھا اس پریشانی کا ذکر کسی کے سامنے بھی نہیں کر سکتا تھا بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا جب میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے بغیر دریافت کیے اس پریشانی کا حل بتلا دیا پس اس کے بعد پھر کبھی وہ پریشانی لاحق نہ ہوئی۔

☆ اظہر علی کہتے ہیں میں اپنے دوست کے ہمراہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ پر فقط اُن کی زیارت کے لیے حاضر ہوا جاتے ہی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو سلام عرض کیا تو مجھ سے فرمایا کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا زیارت کے لیے آیا ہوں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا بہت خوب شیخ رحمتہ اللہ علیہ تھوڑی دیر کے بعد گھر تشریف لے گئے رات کو میرے دوست نے کافی دیر مجھے قائل کرنے کی کوشش کی کہ میں بھی بیعت

ہو جاؤں مگر میری طبیعت اس طرف مائل نہیں ہوئی میرے دوست نے میری اس بات پر خفگی کا اظہار کیا اگلے روز صبح جب شیخ رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے میرے دوست سے فرمایا بیٹا نہ کسی کو مجبور کرتے ہیں اور نہ ہی ایسی بات پر خفا ہوتے ہیں پس پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ پر توجہ فرمائی تو طبیعت خود بخود شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف مائل ہو گئی میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور آج اسی نسبت سے بے پناہ عنایات میرے شاملِ حال ہیں۔

☆ سعید احمد باروی کہتے ہیں میں نے ایک روز حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا آپ لوگوں کو بیعت کیوں نہیں کرتے جب کہ حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی عنایت آپ کے شامل حال ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بس اس بات کو چھوڑو تم نہیں سمجھ سکتے ہو میرا چونکہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ مزاح بھی تھا میں نے کہا بس پھر آج میں حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کو شکایت کروں گا کہ آپ لوگوں کو بیعت نہیں کرتے اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے مجھ سے ہاتھ باندھ کر فرمانے لگے میری شکایت نہ کرنا پھر شفقت بھرے لہجے میں فرمایا حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی قبر سے کئی برس بعد حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے فیض پایا اگر ہم منظورِ بارگاہ ہیں تو ہماری قبر بھی فیض کا ذریعہ بن جائے گی (یہ اس وقت کی بات ہے جب شیخ رحمتہ اللہ علیہ کسی کو بیعت نہیں فرمایا کرتے تھے خود باروکریم رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرا دل بڑا چاہتا ہے کہ تیرے مرید دیکھوں مگر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے بڑی محبت تھی اس لیے اس شخص کو بھی حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کا بیعت کرواتے جو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت کرنا چاہتا خلافت کے کافی عرصہ بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت کا سلسلہ کسی خاص وجہ سے

شروع کیا) انہی سعید احمد باروی سے روایت ہے کہ 1973ء میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مدینہ شریف میں تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بہت سخی طبع تھے پس مال جمع نہ رکھنا ان کی عادتِ ثانیہ تھی مدینہ شریف میں پیسے ختم ہو گئے تو مجھے فرمانے لگے کل میلاد شریف بھی کروانا ہے جاؤ فلاں پیر بھائی سے پیسے پکڑ لاؤ یہ کہتے ہیں میں اس پیر بھائی کو جا کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیا تو اس نے کہا میرے پاس پیسے نہیں ہیں میں نے آ کر اسی طرح جواب دے دیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ یہ جواب سن کر خوش نہ ہوئے (شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ جب بھی بظاہر کام نہ ہوتا تو چادر اوڑھ کر لیٹ جاتے بس یہ بات سنتے ہی ایسے ہی کیا) اگلے روز صبح صبح دروازہ کھٹکا وہی پیر بھائی پانچ سو یا ہزار ریال لے کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا اب تیرے پیسوں کی ضرورت نہیں اور نہ ہی تیرے محتاج ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پیسے قبول نہ کیے تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک شخص حاضر ہوا اور تقریباً ستر ہزار ریال پیش کرتے ہوئے یہ عرض کیا کہ میں نے دل میں ٹھان رکھی تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں تشریف لائیں گے تو یہ روپے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کروں گا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پیسے بھی اللہ کی راہ میں خیرات کر دیئے ہمیں کبھی خبر نہ ہوئی کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کہاں سے مال آتا ہے اور کہاں جاتا ہے۔

☆ خواجہ عبدالرحیم بہاولپور والے بیان فرماتے ہیں کہ جب میں سکول کے دنوں میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتا تھا میرا ایک دوست جو آج کل وکیل ہے بیان کرتا ہے ایک مرتبہ میں سائیکل سے نیچے گر پڑا مجھے آ کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھایا اور فرمایا چوٹ تو نہیں لگی میں نے عرض کیا نہیں پھر دیکھا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ غائب ہو گئے اور سڑک پر کوئی نہ تھا (اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حال میں

شروع سے قوی تھے)۔

☆ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کار میں جا رہا تھا دل میں یہ خیال آیا کہ یہ اب بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں میری تربیت کا کیا بنے گا بس بار بار یہی خیال دل میں آرہا تھا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا اور فرمایا خدا کا دوست کبھی نہیں مرتا اور نہ ہی ایسے خیال دل میں لاتے ہیں پس مرید اگر اپنے مرشد سے محبت کرتا ہے تو اس کے لیے کبھی فیض کا دروازہ بند نہیں ہوتا پھر بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شعر پڑھا

؎ بلھے شاہ اسیں مرنا نئیں تے گور پیا کوئی ہور

پھر اپنے ڈرائیور میاں محمد بخش سے فرمانے لگے دیکھو میں خیالوں میں مار رہا تھا (یہ واقعہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے آٹھ سال قبل کا ہے)۔

☆ مولوی محمد رمضان اُچ شریف والے بیان فرماتے ہیں میں بیعت کے بعد اس کش مکش میں تھا کہ ہمارے شہر میں بہت سے مزار ہیں پتہ نہیں بیعت کے بعد مزارات پر جانا بھی چاہیے کہ نہیں جب میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا مزارات پہ جایا کرو بیعت کے بعد مزارات پر جانے پر پابندی نہیں لگ جاتی بس حصولِ فیض کے لیے اپنے مرشد کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں تا کہ ہر صاحبِ مزار مرشد کے صدقے خصوصی نظرِ کرم کرے میرے نزدیک تو اُچ شریف کا صحیح العقیدہ بچہ بچہ بھی ولی ہے اُچ شریف کی گلیوں میں روحانیت برستی ہے پس تم جانتے نہیں کہ رسولِ عربی ﷺ کی اولاد سے کیسے باکمال اولیاء یہاں ہیں۔

☆ امجد حسین جاموی کہتے ہیں مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں آ کر فرمانے لگے میرے بیٹے حضرت جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

دیا کرو تمہیں خبر نہیں کہ یہ کتنی بڑی ہستی ہے بعد ازاں مجھے شیخ رحمتہ اللہ علیہ ان کے مزار پر لے گئے صبح جب میں اٹھا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ پر دل میں یہ خیال لے کر آیا کہ میں تو زیادہ تر حضرت جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر جاتا ہوں جب میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا قدم بوسی کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے قریب ہی بیٹھ گیا ویسے بھی شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی چارپائی کے قریب نیچے بیٹھنا میری عادت تھی اور مجھے بہت اچھا لگتا تھا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کان کھول کر سن لو تم نے زندگی بھر حضرت جلال الدین جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر ہر روز عصر کے بعد حاضری دینا ہے اور حضرت جلال الدین سرخ پوش رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں کے مزار پر بھی حاضری دیتے رہنا۔

☆ جام پور کا ایک پیر بھائی بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک مشہور و معروف گلوکار کے گانے سننے کی عادت پڑ گئی اس دوران میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سلام عرض کیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب کے بعد مجھے جھنجوڑتے ہوئے فرمایا میں بھی اس کے گانے سنتا ہوں جو تم میرے فعل کی تقلید کر رہے ہو یہ کہتے ہیں میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی بات پر ششدر رہ گیا۔

☆ احسان صاحب (فیصل آباد والے) کہتے ہیں بیعت سے پہلے بے شمار مشکلات شاملِ حال رہتی تھیں جیسے ہی 1993ء میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی اس کے بعد جب بھی کوئی مشکل آئی جہاں کہیں ہوتا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کرتا تو فوراً مشکل حل ہو جاتی میں اپنے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی کیا کیا مہربانیاں آپ کو بتاؤں۔

☆ حاجی مشتاق احمد صاحب جو پیر بھائیوں میں سب سے پہلے بیعت ہونے والوں میں سے ہیں یہ فرماتے ہیں میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے جب بھی کسی موضوع پر

بات کرنے کے لیے فیصل آباد سے کوٹ سلطان جاتا شیخ رحمتہ اللہ علیہ مجھے وہ بات بیان کرنے سے پہلے ہی اس کا حل بتا دیا کرتے اور فرمایا کرتے مرشد اپنے مرید کے حال سے بے خبر نہیں ان کو آخری ملاقات میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے بڑے پر درد انداز میں اشک بار ہو کر رخصت کیا اور فرمایا اپنے پیر بھائیوں کو سلوک سمجھا دیا کرنا۔

☆ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے اجازت وخلافت ☆

(۱) حاجی مشتاق صاحب کا بیان ہے کہ میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں جو میری آخری ملاقات تھی شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے رخصت کرتے وقت فرمایا فیصل آباد کے تمام پیر بھائی تمہارے سپرد انہیں اللہ اللہ سکھانا پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے سلام کرنے کے لیے پیشانی پر ہاتھ رکھا اور انہیں رخصت فرمایا حاجی مشتاق صاحب ایک اچھے اور محبت والے آدمی ہیں جو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو پیر بھائیوں کے لیے موٹے دانے والی تسبیاں بھی لا کر دیا کرتے تھے اور لنگر خانہ کی خدمت بھی محبت سے کرتے بہت سارے دم اور اوراد و وظائف بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت تندرستی سے نوازے آمین!

(۲) مولوی محمد رمضان صاحب کا بیان ہے کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے ان تمام پیر بھائیوں کو سلوک طے کرانے کی اجازت دی جو میرے ذریعہ سے شیخ رحمتہ اللہ علیہ ہاتھ بیعت ہوئے شیخ رحمتہ اللہ علیہ ان کے ساتھ پیار محبت فرمایا کرتے اور اچھی اچھی باتیں کرتے ان کا بیان ہے کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں رائی کے دانے کی طرح دنیا کو دیکھتا ہوں ان کا بیان ہے کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ہر پیر بھائی پر کرم نوازی کی کسی پر کم یا زیادہ یہ اس کا نصیب ہے مگر خالی کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت تندرستی سے نوازے آمین!

(۳) خواجہ عبدالرحیم: شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بھی ہیں اور بعد میں بیعت کی سعادت بھی نصیب ہوئی بہاولپور میں بہت سارے باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی زیارت انہیں نصیب رہی اور بہت کچھ ان سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سننے کا موقع ملا ان کے پاس بہت سارے ارشادات و ملفوظات اور ان پر گزری واردات کے متعلق کافی مجموعہ موجود ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت تندرستی سے نوازے کافی عرصہ سے بیمار ہیں بڑے پیارے اور دلفریب انسان ہیں انہیں سلوک طے کرانے کی اجازت ہے ان کے بیٹے کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر ہستیوں کی زیارت نصیب ہوئی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر یہ کوٹ سلطان میں ہی آستانہ عالیہ پر موجود تھے پیر بھائیوں سے محبت کرتے ہیں اور توجہ بھی دیتے ہیں۔

(۴) محمد علی اور محمد سلیم آف جام پور: ان دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہمیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک طے کرانے کی اجازت عنایت فرمائی یہ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت کرتے ہیں اور شب و روز حاضری کی سعادت انہیں نصیب ہوتی رہی بہت سارے لوگ ان کے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے اللہ ان پر اپنی مہربانی فرمائے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ محب رکھے اور سلسلہ عالیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے کچھ لوگ شاید اور بھی ہوں جنہیں اجازت عنایت ہوئی اس کے متعلق وہی جانتے ہوں گے کیونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر مرید کے ساتھ شفقت و مہربانی کا اپنا تعلق تھا۔

(۵) مجھ ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا سلسلہ چلے گا اور لوگ زبردستی بیعت کریں گے سلوک تمام طے کروایا اور ساتھ ساتھ بہت ساری بشارات بھی دیں جن میں تقریباً تمام کی تمام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں اور حضرت

جام شاہد نصیر صاحب مدظلہٗ عالی کی طرف سے سلسلہ عالیہ کی اشاعت کی اجازت دو تین مرتبہ نصیب ہوئی حضرت خواجہ خواجگان خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہٗ عالی نے اپنے آستانہ عالیہ کی مسجد میں بٹھا کر کچھ گفتگو فرمائی اور ساتھ ارشاد فرمایا ہمت کرو میں نے جب بھی شیخ جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ تمہاری طرف متوجہ تھے۔

وصالِ پُرملال

زندگی من کی مرادیں پوری کرتے کرتے جانے کتنے مشکل ترین مراحل سے گزرتی جاتی ہے ہر مشکل کی کوئی نہ کوئی تدبیر یا کوئی حل نکل ہی آتا ہے لیکن کبھی کبھی کچھ لوگوں کی زندگی جیتے جی مرجاتی ہے اُن کے پاس نہ کوئی حل اور نہ کوئی تدبیر ہوتی ہے سکتہ طاری ہوجاتا ہے آنکھیں تو بے اختیار رہتی ہی ہیں ساتھ دل بھی روتا ہے اور روح بھی روتی ہے اس انسان کی دنیا بھی روتی ہے اس کی دنیا کی رونقیں بھی روتی ہیں سب کچھ پاس ہوتے ہوئے سب کچھ چھن چکا ہوتا ہے بے اختیار زبان صدائیں دیتی ہے ہائے ہائے اے ہوا، اے فضاء اے درختو اے پرندو، اے نظارو، اے بہارو آنسو بہاؤ آج میرے من کا بادشاہ، میرے دل کا چین، میرے دو نین مجھ سے چھن گئے میں کس کا دامن پکڑ کر روؤں میری سانس میری دھڑکن میرے بس میں نہیں میرے درد کا درماں کون بنے خوشیوں کا ارماں کون بنے دنیا بھری پڑی ہوتی ہے ہر جگہ بھیڑ ہوتی ہے آسمان پر رات کے وقت ستارے چمک رہے ہوتے ہیں دن کے اجالوں میں جہان کی رونقیں اسی طرح ہوتی ہیں مگر وہ جس کی ہر شے جس سے وابستہ ہو جس کی زندگی اس سے وابستہ تھی اس کا سب کچھ چھن گیا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے وصالِ پُرملال کی خبر 19 جون 1999ء (ان للہ و ان علیہ راجعون) زندگی کے آباد جہان پر بجلی بن کر ایسی گری کہ پھر ہر شے اجڑ گئی وہ دل کی بنجر زمینوں کو شاداب کرنے والا، جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کے لیے علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے والا جس کی زبان سے کئی زبانوں کو زبان ملی جس کی محبت و ادب سے بھرپور اداؤں سے بھولے بھٹکوں کو راہِ حق کی دولت ملی۔ جس نے ہر میدانِ زندگی کو اپنی سچائی، محبت اور ادب سے آباد کیا ماں باپ کی خدمت کا میدان، عزیز و اقارب کی

کفالت وراہنمائی کا میدان، مرشد کریم کی محبت وخدمت کا میدان، دین اسلام کی ترویج واشاعت کا میدان، اولیاء اللہ کی نسبت کا میدان، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور اہل بیت عظام کی عظمت وبزرگی کے چرچوں کا میدان، محبتِ رسول ﷺ کی اور محبت الٰہی میں اطاعت وبندگی کا میدان، اپنی محبت سے خدمت سے فرماں برداری سے، عجز وانکساری سے اپنے تمام فرائض کی احسن طریقے سے ادائیگی فرمائی ان کے وصال پر کوئی ہوش نہ رہا بس ماں کی آواز رات کے درمیانی حصہ میں کانوں میں پڑی بیٹا جنازہ کو کاندھا نہیں دو گے کچھ ساتھیوں سمیت سفرِ غم کرتے ہوئے صبح کے وقت کوٹ سلطان پہنچے درختوں، ہواؤں، فضاؤں اور درودیوار پر سناٹے کا عالم طاری تھا نمازِ جنازہ کے لیے جسدِ اقدس چارپائی پر باہر لایا گیا تو آنسوؤں کی جھڑیاں آنکھ میں بندھ گئیں ایک دم جون کی تپتی دوپہر میں بادلوں نے جلوہ دکھایا اور جنازگاہ کو سایہ میں لے لیا تھوڑی دیر کے لیے عاشقِ رسول ﷺ اور باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے منظورِ نظر کا چہرہ سب کو دیدار کرانے کے لیے رکھ دیا گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیشانی پر سے پسینے کی بوندیں ہم بار بار صاف کرتے رہے جسم اطہر اسی طرح تروتازہ اور ہونٹ ایسے جیسے ابھی اللہ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے ہلنے والے ہیں چہرہ کی شگفتگی بتا رہی تھی کہ آج دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کرنے کی گھڑیاں قبر شریف میں آنے والی ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی شگفتگی بتا رہی تھی ہم یونہی دنیا سے نہیں گئے ہم نے مر کر اس مقام کو پالیا جس کے لیے تڑپے اس کے ہوگئے ہم سے محبت کرنے والو اللہ حافظ ہم سے جلنے والو اللہ حافظ ہم سے محبت کرنے والو ہم تمہارے ضامن ہیں اور جلنے والو تم سے کوئی شکوہ نہیں تم نے مفت کی نعمت کی بے قدری کی ہے اللہ سے اس کا نتیجہ خود ہی پاؤ گے اے میرے بچو ہم مر کر بھی زندہ ہوگئے ہماری آہیں، ہماری صدائیں رائیگاں نہیں گئیں انہیں

قبول کرلیا گیا انہیں سن لیا گیا ہم نے گھاٹے کا سودا نہیں کیا تھوڑی زندگی سے دائمی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا ہم نے جن سے محبت کی انہوں نے ہمیں قبول فرمالیا اپنا بنالیا ہمارے وجود کی تازگی ہمارے چہرے کی شگفتگی ہمارے جنازے پر بادلوں کا سایہ گرمی میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے دیکھو تمہیں کیا پیغام دے رہے ہیں کہ ایک بندۂ خدا کوٹ سلطان کی دھرتی پر بھیجا گیا اس شہر کو بسانے کے لیے کچھ کو آزمانے کے لیے اس نے کوٹ سلطان کی گلیوں میں تو حید و رسالت کے ذکر کے جلسے سجائے میلادِ پاک کے جلوس نکالے اپنے گلیاں بازار سجائے غریبوں، بھوکوں، ضرورت مندوں کی کفالت کر کے ان کی زندگیوں کو بسا دیا آج کوٹ سلطان کو اس مقدس مقام کو بابرکت بنا دیا گیا آج وقتی طور پر نہ سہی مگر کل جب ظاہر کریں گے تو لوگ دیکھ لیں گے اللہ نے اپنے بندہ کو کیا دیا اور اس کے صدقے کس کس کو کیا دیا اس کے وجود کی برکتوں کا کیا اثر پڑا ہے اور کیا پڑے گا میرے کوٹ سلطان کی دھرتی ماں میرے وجود کی خوشبو کو پوری دھرتی پر پھیلائے گی یہ میرے وجود کی محبت بھری کہانی پوری دھرتی پر بسنے والوں کو سنائے گی کہ میرا یہ بیٹا مجھ پر جب چلتا پھرتا تھا میرے لیے قابلِ فخر تھا آج میں نے اسے محبت میں اپنی آغوش میں چھپا لیا اب جو اسے ڈھونڈے گا وہی اسے پائے گا دوسرا کوئی نہیں اس دوران آواز آئی نماز کے لیے صفیں باندھ لو خواجہ خواجگان خواجہ فقیر محمد مدظلہٗ عالی نے اپنے بیٹے خواجہ محمد حسن صاحب مدظلہٗ عالی سے فرمایا نماز جنازہ پڑھاؤ نماز ہوئی سسکیوں آہوں کا دور چل پڑا جنازہ کو کندھا دیا جا رہا ہے قبر مبارک تک لے جایا جا رہا ہے ارے دیکھو تو وہ بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا دیوانہ وہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی عطاؤں کا مرکز جس کی قبر مسجد کے ساتھ بالکل اسی طرح بن گئی جس طرح اس کے پیر کی قبر ہے اور پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر بھی مسجد کے ساتھ اسی طرح ہے اور موسیٰ زئی

شریف میں بھی خواجہ محمد عثمان رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کی قبریں بھی مسجد کے ساتھ ہی ہیں (موسیٰ زئی میں قبریں دائیں طرف ہیں اور پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ اور پیر باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی بائیں طرف اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی مزار مبارک بھی مسجد میں داخل ہوں تو بائیں جانب ہے) اپنے مرشد سے محبت اپنے پیرانِ کبار سے محبت اس کا انجام اس کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے دل اب پھٹنے کو ہے وہ صورت جس کے دیدار سے دل آباد ہوتا آنکھیں چین پاتیں وہ پردہ پوش ہو رہا ہے اس نے جو کہا تھا وہ کر چلا آخری وقت تک قبر میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے جسم اقدس کے پاس رہا قبر میں حضرت جام شاہد صاحب اور حضرت جام اقبال صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور میں ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی اترے اور سب سے آخر تک قبر میں میں ہی رہا (قرآنِ پاک شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا جسدِ اقدس قبر میں اتارنے سے پہلے پڑھتا رہا) جب قبر پر آخری سلیپ رکھنے والی رہ گئی اس وقت دیدارِ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کیا تو مسکراتا چہرہ کعبتہ اللہ کی طرف دیدارِ الٰہی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ میں مشغول ہونے لگا قبر سے باہر آ گیا قبر بند ہوگئی پھر مزارِ اقدس کی تعمیر شروع ہوگئی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی ہر روز اپنی دھرتی پر رہنے والوں کو پیغام دے رہی ہے اے کوٹ سلطان میں بسنے والو میں نے تم میں محبتِ رسول ﷺ بانٹی بارہ ربیع الاول کی صبح تمہاری گلیوں اور بازاروں کو میلادِ پاک کی خوشی میں سجوایا ان میں درود و سلام پڑھا تم سے کبھی تمہاری دنیا سے کچھ نہیں مانگا بلکہ بانٹا جو کچھ آیا اسے تمہاری زندگی بنانے پر صرف کر دیا اہل بیت عظام کی محبت صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی محبت اولیاء کرام کی محبت تمہیں تمہاری نسلوں کو ان کی نسلوں کو نسل در نسل پیغام کا سلسلہ چلتا رہے گا میری قبر کا نشان میرے متعلق ہر نسل کو سوال کرنے پر مجبور کرتا رہے گا انہیں جواب ملتا رہے گا کہ یہ ایک عاشق رسول ﷺ کا

مزار ہے یہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے دیوانے کا مزار ہے ہمارا محبت بھرا کلام فیوضاتِ جامویہ کی صورت میں ایمان والوں کے دلوں کی دھڑکن بن کر ان کی زندگیوں میں ایمان کی تازگی بنے گا انہیں اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ کی محبت کی طرف قرآن پاک کی تلاوت کی طرف آلِ رسول ﷺ واصحاب رسول ﷺ کی طرف اولیائے کرام کی نسبت کی طرف بلاتا رہے گا دنیا جب تک رہے گی ہماری محبت بھری زندگی کی کہانی زندہ رہے گی ہم سے محبت کرنے والوں کے لیے نجات کا باعث اور حسد کرنے والوں کے لیے سوال بن کر کہ ہم نے ان کا کیا بگاڑا ہے پس کیا تو بھلا کیا ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم نے سچائی کو بیان کیا حق کی طرف بلایا سوچو اے حسد کرنے والو اے دل میں بغض رکھنے والو تم نے ہمارے لیے کیا کیا تمہاری رکاوٹیں ہمارے جنازہ پر بادلوں کو سایہ کرنے سے نہ روک سکیں ہماری محبت دلوں سے نہ مٹا سکیں حسد ذی نعمت کے ساتھ ہوتا حدیثِ پاک کے مطابق ہے سوچو حسد تم نے کیا ہم نے نہیں حقیر تم نے ہمیں جانا ہم نے نہیں فیصلہ دھرتی ماں پر ہو گیا ہماری قبر بھی فیض کا مرکز وجود بھی فیض کا مرکز ہر لمحہ ہر گھڑی بہت سے لوگ زمین پر ہمیں محبت سے یاد کرتے رہیں گے فیض کا سلسلہ جاری وساری رہے گا کوٹ سلطان کی ہواؤ، فضاؤ، بہارو گواہ رہنا ہم نے محبت بانٹی ہے نفرت نہیں ہم نے امن کی کوشش کی ہے جھگڑے کی نہیں ہم نے محبت الٰہی اور محبت رسول ﷺ کا درس دیا ہے فرقہ واریت کا نہیں ہم نے ادب اور نسبت کی طرف بلایا گستاخی یا جدائی کی طرف نہیں خیر کی طرف بلایا ہے شر کی طرف نہیں حقیت کی طرف بلایا ہے گمراہی کی طرف نہیں ہم نے کمزوروں کا حوصلہ بڑھایا بھوکوں کو کھانا کھلایا بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھایا اللہ کے ولیوں کا احترام کیا آؤ حقیقت کی طرف محبت کی طرف نسبت والوں کی طرف ان کے رنگ میں رنگ جاؤ وہ تمہیں رنگ دے گا ایسا رنگ

دے گا کہ پھر تمہارا رنگ اس کا رنگ دے گا اس کا سنگ دے گا۔

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاداتِ عالیہ

فرمایا اللہ اللہ کرو غفلت سے بچو اپنے تعلقات خدا تعالیٰ کے لیے مخلوق سے رکھو گناہ ہو جائے تو توبہ کرو، کسی پر ظلم نہ کرو کوئی اختیار مل جائے تو اس کا درست استعمال کرو جیسا کہ اللہ پاک کو پسند ہو، جہاں لوگوں سے مشورہ کی ضرورت ہو ضرور لو، جہاں ضرورت نہ ہو وہاں گفتگو بے معنی ہے فرمایا جو میرے دل میں وہی میری زبان پر ہوتا ہے میں نے خدا تعالیٰ سے ہمیشہ اس کی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مانگی یہی میں لوگوں سے کہتا ہوں فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے قابلِ گفتگو دو ہی آدمی ہیں ایک وہ جو قرآن پڑھے اور بے چین رہے کہ دوسروں کو سکھا دوں دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ دولت دے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں پر خرچ کرے پس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے گھر میں، مسجد میں، دوسرا کنوئیں پر قرآن پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے ساتھ ہی جو میرے پاس اللہ کا دیا ہے میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہوں یاد رکھو محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس سے تم محبت کرتے ہو اس کے پسندیدہ کام تمہارے عملی کام ہونے چاہئیں مرشد سے محبت کرو تمہارے سارے بگڑے سنور جائیں گے اور جو کام سنور چکے ہیں وہ مقبولِ بارگاہ ہو جائیں مرشد قدرت کا عطیہ ہے نصیب والوں کو بیعت کی سعادت ملتی ہے سلسلے چاروں ہی خوب ہیں مگر نقشبندیہ سلسلہ خوب تر ہے اس لیے کہ اس میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو تمام سلاسل کی نسبتیں تمام بزرگان کبار رحمتہ اللہ علیہم کے صدقے سے نصیب ہوئیں اس کی انتہا ایک طرف

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاتی ہے اور دوسری طرف سید امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہٗ تک جاتی ہے مرید اصل میں وہی مرید ہے جس نے مرشد کا دامن پکڑا پھر اس کی حکم عدولی نہ کی وہی مرید کامل مرید ہے لیکن جس نے بیعت کر لی نہ کبھی سبق کیا نہ کبھی تسبیح کی نہ کبھی نماز پڑھی اللہ اس پر رحم فرمائے اسے ہدایت فرمائے اسے حقیقتِ زندگی سے آشنا کرے اس نے خدا تعالیٰ کی مفت کی نعمت کی بے قدری کی اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا! لوہے کا جوتا پہنو، لوہے کی لاٹھی ہاتھ میں پکڑو اور میرے بندے کو زمین پر ڈھونڈو یہاں تک کہ دونوں چیزیں گھس جائیں پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ اشکبار ہو گئے فرمایا میرا نصیب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کامل مرشد عطا فرمایا روکریم رحمۃ اللہ علیہ بڑے لجپال تھے، غریب نواز تھے مرید کی ہر قدم پر ہمت بڑھاتے اچھے کاموں پر حوصلہ افزائی فرماتے پیری کا جو فن اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا تھا اس میں وہ بے مثال تھے راتوں کو جاگتے دن کو مخلوقِ خدا کی خدمت فرماتے زہد و تقویٰ، صبر و استقامت کی عملی تصویر تھے، بھوک، پیاس سادہ غذا غرضیکہ حالات جیسے بھی ہوں گھبراتے نہ تھے دین کی فکر میں دن رات بسر فرماتے فرمایا مرید تسبیح کرتا ہے تو مرشد سے رابطہ ہے تسبیح کا ترک مرشد سے رابطہ توڑ دیتا ہے مرید کا اختیار وہی تھا جسے اس نے بیعت پر نثار کر دیا اب وہ مرشد کے اختیار میں ہے جو حکم دے کرے اپنی من مانی اچھی چیز نہیں فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا ارشاد ہے دنیا منافقت سے بھری پڑی ہے اور اس میں سچائی قلیل ہے اللہ کے سچے بندے بھی دنیا میں قلیل ہیں اس لیے لوگوں کی طرف سے زیادتی، اعتراض، تنقید اور بے مروتی سے پریشان نہیں ہونا چاہیے حساس طبیعت نہیں بننا چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں محسوس کرے پھر اگر ایک چیز نہیں ملی

تو کوئی غم نہیں زندگی ہر قدم پر ہزاروں نعمتیں لیے کھڑی ہے دنیا کی زندگی بڑی قیمتی اس کی ایک ایک سانس اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے آخرت بنتی ہے اچھی یا بُری فیصلہ لوگوں نے خود کرنا ہے فرمایا رب کا بندہ مل جائے سبحان اللہ سمجھو سب کچھ مل گیا رب کا بندہ بندۂ با تدبیر ہوتا ہے زندگی کی کٹھن منزلوں پر چلنے کے ایسے سلیقے سکھا دیتا ہے کہ آدمی وہی ہوتا ہے زادِ سفر بھی وہی، منزل کی راہ بھی وہی لیکن اس میں رنگ بھر دیتا ہے خدا کے بندوں سے عداوت بُری چیز ہے کسی نے ہمارے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم میں سے حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کو مفت خور کہا تو خدا تعالیٰ نے اس کے گُردہ میں ایسا درد ڈالا کہ وہ جان لیوا ثابت ہوا اس لیے رب کے بندوں سے عداوت اچھی چیز نہیں عبداللہ بن ابی سے لے کر آج تک جتنے لوگ بھی گزرے انہیں رب کے بندوں سے عداوت و منافقت سے ذلت ملی لعنت کا طوق ان کے گلے میں پڑا اور اللہ کے بندوں کی اطاعت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر باروکریم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر عصر حاضر کے بزرگان تک سب کے نام زندہ، عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ان کی قبروں پر چراغ جل رہا ہے ان کے آستانوں پر رونقیں ہیں غریب، یتیم، مسکین پل رہے ہیں دولت مند لوگ خدا کے بندوں کے ماننے والوں اور ان کی اولادوں کے قدموں میں دولت کے ڈھیر لگا دیتے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے! اے اللہ مجھ پر دنیا فراخ فرما اور مجھے اس سے آزاد رکھ پس راہِ حق کے مسافر کو اپنے اور خالق کے درمیان کسی چیز کو حائل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ بُت صرف وہی نہیں جسے مٹی سے بنا کر سامنے سر جھکا دیا ہر وہ خواہش جس سے انسان حق سے رک جائے بُت ہے فرمایا انسان کی راہ میں شیطان بڑی رکاوٹیں پیدا کرتا ہے لیکن جو بندہ خدا تعالیٰ سے صدقِ دل سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ مکڑی کے جالے کی طرح اس کی راہ سے

شیطانی رکاوٹیں دور کردیتا ہے فرمایا نماز باجماعت ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرو کیونکہ بکری وہی بھیڑیے کا شکار ہوتی ہے جو ریوڑ سے جدا ہو جاتی ہے فرمایا فرائض وواجبات کی ادائیگی احسن طریقہ سے کرو تا کہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاؤ اور پھر وہ تمہیں اپنا قرب عطا کرنے کے لیے رات کے پچھلے پہر نوافل، ذکر و فکر کی طاقت عطا فرما دے بس اچھی طرح سمجھ لو جو سنن ونوافل کا تارک بن جاتا ہے اس کے فرائض وواجبات میں بھی خلل پڑ جاتا ہے اور پھر ایسا دن بھی آ جاتا ہے کہ ایمان بھی سینے سے نکل جاتا ہے جیسے آج کل بہت سارے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ بن گئے کوئی خلفائے راشدین اور کوئی اولیائے کاملین کے منکر ہوئے اپنا عقیدہ درست رکھو ہمیشہ اہل سنت و جماعت کے مطابق نماز پڑھو، عبادت کرو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلۂ جمیلہ سے دعا کرو صحابہ رضوان اللہ اجمعین واہلِ بیت عظام کی عظمت وبزرگی کو تسلیم رکھو اور کسی بھی بزرگ کے اوراد و وظائف کے طریقہ پر اعتراض نہ کرو اپنی عقل میں خلل سمجھو مرشد جو حکم دے کرو جو وہ کرتا ہے نہ کرو یہ الفاظ تمہارے شہر کے بزرگ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے بھی ہیں یاد رکھو پیر کا اپنا مرتبہ ہے مرید کا اپنا مرتبہ ہے مرید کو ہر دور میں مرید رہنا چاہیے سارے درجات کی ترقی خدمت پر موقوف ہے ہر دن رات کو غنیمت جانو بڑے دن اور بڑی رات کے انتظار میں یہ دن بھی ضائع نہ کر بیٹھو پتہ نہیں کب بلاوا آ جائے اس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ تم نے کیا کیا کرنا ہے کہاں ہو کیسے ہو بیوی بچے گھر والے لازمی نہیں موت کے وقت پاس ہوں اور منصوبہ بندی کے ساتھ آپ کو مرنے کے لیے پوچھا جائے بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہے اور وہی جانتا ہے کب کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے اور اس نے جو کرنا ہے ٹھیک کرنا ہے میں نے بہت سارے لوگوں کو دیکھا ملا باتیں سنیں کم لوگوں بلکہ نہ

ہونے کے برابر لوگوں کو ایک سچا طالبِ حق پایا کل لوگ بیعت اسلام سمجھتے، ایک اچھا انسان بننے اور گناہوں سے نجات کے لیے کرتے تھے۔ ان بیعتوں کا نام بیعتِ ارادت، بیعتِ سلوک، بیعتِ تبرک، بیعتِ خرق، بیعتِ صحبت لیکن آج کل بیعت دولت، بیعت من پسند شادی، بیعت خلافت اور بیعت من مرضی کی ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور سچا طالب حق بنائے میرے پیر و مرشد حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کاش میرے پاس کوئی بندہ اللہ اللہ سیکھنے والا آئے حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس آدھا آدمی اللہ اللہ سیکھنے آیا خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک بندہ سیکھنے آیا۔ پھر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا لوگ اللہ کے بندے کو سامنے پا کر اندھے بہرے ہو جاتے ہیں اور جب بندے رخصت ہو جاتے ہیں تو پچھتاتے ہیں میں تو کہتا ہوں لوگو! جو پوچھنا ہے پوچھ لو پھر آسمانوں پہ بھی ڈھونڈو گے تو نہ ملوں گا آج میں بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کو ڈھونڈتا ہوں تو اس رنگ میں نہیں ملتے لیکن یہ تو کرم ہے کہ میرا دل باطنی دولت سے مالا مال ہے اس لیے ہر وقت دیدار کے جلوے لوٹتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں لوگ نہیں کر سکتے جو میں دیکھتا ہوں لوگ نہیں دیکھ سکتے خدا تعالیٰ نے مجھے وہ کچھ دیا جس کی حسرت و تمنا لے کر جانے کتنے لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے کتنے راہوں میں بھٹک گئے۔ میں بہت خوش نصیب ہوں جسے بہت کچھ ملا۔ میں فضلی آدمی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوں نمازیں، روزے، حج، عبادتیں اپنی جگہ بجا مگر ولایت اس کا فضل جس پر چاہے کرے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہٗ کعبہ میں پیدا ہوئے، بی بی خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے شوہر، حسنین کریمین رضوان اللہ اجمعین کے والد ہوئے، سب اللہ کا فضل۔ بس انہی کی عطا سے ولی فیض یاب ہوتے ہیں دنیا میں جتنے بھی انسان آئے سب کو ان کا نصیب ملا کسی نے کسی

کا نصیب گھٹایا نہیں کسی نے کسی کا نصیب بڑھایا نہیں ۔کوئی اللہ تعالیٰ کو معبود مانے یا نہ مانے اس کے گھٹنے بڑھنے کا اس سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح کسی رسول علیہ السلام کو کوئی مانے یا نہ مانے اس کی رسالت میں کچھ فرق نہیں کیونکہ بہت سارے پیغمبر ایسے بھی آئے ہیں جن کی کئی سالہ تبلیغ کا لوگوں نے کوئی اثر نہ لیا یہاں تک کہ ایک مسلمان نہ ہو سکا۔ اس پیغمبر کی پیغمبری میں کوئی فرق نہ آیا اسی طرح رب کے بہت سارے بندے ہیں جن کے مزارات ہیں بہت سارے ایسے ہیں جن کے مزارات نہیں ولی دونوں ہی ہیں فرمایا اللہ بڑے سے بڑے گناہ گار کو معاف فرما دیتا ہے لیکن گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گستاخ اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کو معاف نہیں فرماتا۔

پہلی مجلس

ماہِ جولائی ۱۹۹۲ء میں پہلی بار آستانہ عالیہ پر پہنچ کر سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو عرض کیا کامیاب زندگی کا راز کیا ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت عرض کیا کیسے نصیب ہوتی ہے فرمایا بعض لوگ تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی بدولت شروع ہی سے اس نعمتِ خاص سے مالا مال ہوتے ہیں بعض وہ جو دنیا میں اپنے خالق و مالک سے بیگانے رہتے ہیں اگر کسی اللہ والے کی نگاہ ان پر پڑ جائے یا انہیں ان کی تربیت میں رہنے کا موقع مل جائے تو پھر ان کی غیر شرعی عادات آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ ساتھ احکام شریعت کے مطابق سلجھ جاتی ہیں پھر دنیا و جہاں کے سارے خوف ان کے دل سے نکل جاتے ہیں دنیا کے ہونے یا نہ ہونے کا انہیں غم نہیں رہتا ایک مرتبہ جنگل میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے راستہ میں کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا راستہ میں شیر بیٹھا ہے اس لیے ڈر کے مارے یہاں کھڑے ہیں آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور جا کر شیر کے ایک تھپڑ رسید کیا اور فرمایا تجھے شرم نہیں آتی مخلوق خدا کو تنگ کرتا ہے اس شیر نے راستہ چھوڑ دیا اور ایک طرف چلا گیا لوگوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ کو ڈر نہیں لگا فرمایا میں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بنی آدم اس وقت مخلوق سے ڈرنے لگیں گے جب ان کے دل سے خدا کی محبت نکل جائے گی پس خالق کو خالق اور مخلوق کو مخلوق سمجھو جو احکام اللہ نے مقرر فرمائے ہیں ان کی حدود میں رہنا چاہیے اور مخلوق کو حقیر نہیں جاننا چاہیے پتہ نہیں خدا کس پر راضی ہے اور کس پر راضی نہیں ایک بزرگ کا گزر سفر حج کے دوران ایک گاؤں سے ہوا دیکھا کہ ایک عورت رو رہی ہے انہوں نے دریافت فرمایا اے عورت تو کیوں رو رہی ہے اس

نے کہا میرے بیٹے نے کوئی شرارت کر دی جس کی وجہ سے یہ لوگ اس کو گاؤں سے
نکال رہے ہیں اس بزرگ نے گاؤں والوں کولڑکے کی خطا معاف کرنے کو کہا گاؤں
والوں نے اس بات پر معاف کر دیا کہ یہ آئندہ کوئی الٹ حرکت نہیں کرے گا وہ بزرگ
جب حج سے واپس آئے تو انہوں نے دیکھا کہ پھر اس گھر سے اس عورت کے رونے کی
آواز آ رہی ہے انہوں نے محسوس کیا کہ شاید پھر اس کے بیٹے سے کوئی غلطی ہو گئی جو
رو رہی ہے انہوں نے اس عورت سے سبب دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا حضرت
اس دن کے بعد میرے بیٹے نے کوئی خطا نہیں کی بلکہ علیحدہ علیحدہ رہنے لگا پھر اچانک
ایک دن مجھے بلایا اور کہنے لگا امی جان آج میرا اس فانی دنیا سے ابدی دنیا کی طرف سفر
ہے میں اپنی قبر فلاں جگہ کھود آیا ہوں تو میرے مرنے کے بعد مجھے وہاں دفنا دینا اور
گاؤں والوں کو میرے جنازہ میں شامل نہ کرنا اس لیے کہ یہ میری کیفیت کو جانتے ہی
نہیں اس کے بعد میرا بیٹا دنیا سے رخصت ہو گیا میں اسے جا کر دفن کر آئی میں غم زدہ ہو
کر جب واپس آنے لگی تو اس کی قبر سے آواز آئی امی غم نہ کر میں اپنے رب کریم کے
پاس پہنچ گیا ہوں اسی طرح ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک جنازہ آ رہا
ہے جسے تین مردوں اور ایک عورت نے اٹھا رکھا ہے میں نے آگے بڑھ کر اس عورت کی
جگہ لے لی جب مردے کو دفنا چکے تو میں نے ان لوگوں سے ماجرا دریافت کیا تو اس
عورت نے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہیجڑا تھا لوگوں نے اسے حقیر جانا اور اس کے جنازہ میں
شرکت نہ کی چنانچہ ہم گھر والے ہی اسے اٹھا کر لا رہے تھے کہ آپ مل گئے یہ بزرگ
کہتے ہیں جب رات کو میں سویا تو ایک نورانی چہرے والا تخت پر بیٹھا ہے میں نے اس
سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا وہی جس کے جنازہ کو تو نے کندھا دیا میں نے پوچھا
یہ مقام اس نے کہا لوگوں نے مجھے حقیر جانا میرے خالق نے مجھ پر مہربانی فرما دی اور ان

تجھے بھی روز قیامت اس کا انعام ملے گا جو تو نے میرے جنازہ میں شرکت کی پس اس راہ میں قدم رواں دواں رکھنے کے لیے خود کو زمانے سے حقیر جانتے رہنا چاہیے دوسروں پر بدظن ہونے کی بجائے اپنے نفس پر ہی بدظن ہونا چاہیے ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں محرومی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل وکرم سے راہ حقیقت عطا فرمائے گا اگلے روز صبح دوبارہ ملاقات نصیب ہوئی تو لکڑی کے موٹے دانوں والی تسبیح عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا مرشد سے رابطہ کا بہترین ذریعہ ہے اور ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر کرکے اجر وثواب و برکتیں الگ نصیب ہوں گی لیکن خیال رہے تمہارے معاملات اور خیالات سدھرنے میں کافی وقت لگے گا اس لیے گھبرانا نہیں سفر حق جاری رکھنا ہے شیطانی نفسانی قوتیں ارواح خبیثہ کے حملے غیر شرعی ماحول اور ایسے حالات پیدا کریں گے کہ ایک وقت میں ذلت ہی ذلت بندے کو اپنا مقدر لگتی ہے لیکن بندہ ثابت قدمی سے پورے حوصلے سے اگر مقابلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور نواز دے گا میں تم میں ایک صفت دیکھ رہا ہوں کہ خدا تم سے دین کی خدمت ضرور لے گا تم بولا کرو لوگ تمہیں سنا کریں گے اور ان کو برکتیں نصیب ہوں گی اور فیوضات تم ہی تحریر کرو گے میرے وصال کے بعد اس کے بعد ایک رجسٹر اپنے نواسہ مدنی صاحب سے لانے کو کہا کہ وہ لائے تو مجھے عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا نصیحت بھولنا نہیں اگر اس راہ میں آئے ہو تو گھبرانا نہیں تم سے کچھ بھی ہو جائے راہ فرار اختیار نہ کرنا اللہ اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کا لشکر تمہاری مدد کرے گا ان کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں بس مایوس نہیں ہونا حالات جیسے بھی ہوں اللہ مدد کرے گا اچھا اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں فرمائے آمین!

دوسری مجلس

ربیع الاول کے مہینہ میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو فرمایا سناؤ ۱۲ ربیع الاول کو میلاد شریف کی رونقیں کیسی رہیں جلوس کے ساتھ گئے تھے عرض کیا جی حضرت جلوس کے ساتھ بھی گیا اور مسجد میں بھی محفل میلاد پاک سجائی فرمایا زمین پر اس محفل سے بڑھ کر کسی اور جگہ اللہ کی طرف سے خیر و برکت کا نزول نہیں ہوتا حضرت شاہ عبد الرحیم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ چنے منگوا کر ان پر میلاد شریف پڑھ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی انہوں نے فرمایا شاہ عبد الرحیم رحمتہ اللہ علیہ تیرا یہ میلاد بہت پسند آیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے میلاد پاک کا ذکر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں سنا کرتے

واحسن منک لم ترقط عینی   واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبراء من کل عیب   کانک قد خلقت کما تشاء

یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے بڑھ کر حسین پوری کائنات میں میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر عیب اور نقص سے پاک و منزہ پیدا فرمایا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالق نے آپ ﷺ کو اپنی مرضی کے مطابق پیدا فرمایا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں اپنی مناجات میں میلاد پاک کا ذکر کیا ہے اور اسی کے طفیل اللہ کی بارگاہ سے اپنی حاجات طلب کیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکۃ المکرمہ میں جس گھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد مبارک ہوئی وہاں محفل میلاد میں شرکت کے لیے گیا تو اس محفل میں انوارِ رحمت کا نزول دیکھا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدنی دور میں حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے اپنا میلاد پاک خود بھی منایا اور اس میں بکرے ذبح کر کے فقراء و مساکین میں تقسیم فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو بھی ترغیب دی کہ پیر کے دن کا روزہ رکھا کرو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس روز روزہ کیوں؟ تو فرمایا اس روز میری ولادت پاک ہوئی اور قرآن پاک نازل ہوا میلاد پاک کی خوشی منانا چیزیں جمع کر کے رکھنے سے کہیں بہتر ہے اللہ تعالی نے سورۃ یونس میں فرمایا قل بفضل اللہ و برحمۃ فبذلك فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون یعنی" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں کہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے انہیں خوش ہونا چاہیے یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں" یاد رکھو اللہ کی رحمت اور فضل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پاک مراد ہے پس ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے اللہ تعالی نیت کا پھل ضرور دیتا ہے عقلمند کے لیے اتنا اشارہ کافی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد پاک سے دنیا میں بہار آگئی بھولے بھٹکوں کو ہدایت ملی میں نے بے شمار لوگ ایسے دیکھے جن کو میلاد مبارک کی محفل میں بیٹھنے کی سعادت ملی تو نعت شریف کے چند اشعار سننے سے ہی ان کی آنکھیں برسنے لگیں اور معصیتوں کے داغ ان کے قلب سے دھل گئے بے شمار لوگوں کو میلاد پاک میں مانگی گئی دعا کی برکت کے طفیل نعمتیں ہی نعمتیں نصیب ہوئیں اگر کوئی ایسا شخص جو میلاد پاک کی محفل کے اختلاف میں گفتگو کرنا چاہے تو اسے کہو تمہارے نزدیک ایسے ہی ہوگا ہمارے نزدیک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز متبرک ہے خواہ وہ دن ہو یا رات یا دنیا کی کوئی بھی چیز ویسے بھی جلوس میں ناچ گانا نہیں ہوتا لوگ درود وسلام پڑھتے ہیں خوشی کا اظہار کرتے ہیں جب حضور ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں آئے تو حور و غلمان فرشتگان عرش بھی نے خوشیاں منائیں زمین و آسمان نئے لباس سے آراستہ اور روشن و

منور کیے گئے نہ ماننے والوں کا علاج تمہارے پاس نہ ہے اور نہ ہی تم ان کو درست کر سکتے ہو ابوجہل ہاتھ میں کنکریوں سے کلمہ سن کر نہیں مانا چاند کو دو ٹکڑے ہوتا دیکھ کر نہیں مانا ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہے اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی اس پر اللہ راضی ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وجہ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں کہ ان کی صورت مبارک میں دھوکہ نہیں ہے ان کی قربت میں صرف ہدایت ہے جو ان تک پہنچ گیا اس کی نجات ہوگئی تم کسی سے کبھی نہ الجھنا نہ بحث کرنا فساد اچھی بات نہیں فقط مخالف طریقہ سے اتنا کہہ دو

اُن ﷺ کی تعریف میں گر لب نہیں کھلتے تیرے
چھوڑ تنقید کو تنقید میں کیا رکھا ہے

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

تیسری مجلس

ایک دفعہ موسمِ بہار میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی جس جگہ آج کل مزار شریف ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اسی جگہ تشریف فرما تھے کسی نے اپنا خواب بیان کیا تو فرمایا یہ تمہارے دن بھر کے خیالات ہیں جن کا تصور تمہارے وہم میں اس وقت آیا جب ابھی نیند تمہارے شعور پر پوری طرح غالب نہیں آئی تھی اور تم نے صبح اٹھ کر انہیں خواب سمجھ لیا حالانکہ یہ صرف تصور اور خیالِ ذہن ہے کیونکہ خواب وہ ہے کہ جب تمہارے خیال ذہن سے نکل جائیں نیند پوری طرح تمہارے شعور پر غالب آجائے ایسی صورت میں جب آنکھ کھلتی ہے تو اس وقت کے حالات جو نیند کی صورت میں ظاہر ہوئے تمہیں یاد رہ جائیں اسے

خواب کہتے ہیں اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سچا خواب اس شخص کا ہوگا جو زیادہ سچا ہوگا اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین بار تھکارے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اس طرح یہ خواب اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا عرض کیا حضرت یہ جو مشہور ہے کہ اگر خواب دیکھا ہے تو اس کا تذکرہ کسی کے سامنے نہیں کرنا چاہیے نقصان ہو جاتا ہے اور بھی ایسی ہی باتیں کی جاتی ہیں جواب میں فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں بلکہ اس معاملہ میں احتیاط کا حکم ضرور ہے وہ یہ کہ اپنا خواب ایسے شخص کے سامنے بیان کرنا چاہیے جس پر تمہیں بھروسہ ہے یا جو اس کی تعبیر بتا سکتا ہے بلاوجہ لوگوں میں خواب بیان کرنے سے حسد پیدا ہونے یا غلط فہمی کا اندیشہ ہوتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور چاند سورج ان کو سجدہ کر رہے ہیں یہ خواب جب انہوں نے اپنے ابا جان حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے مت کرنا مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں نقصان نہ پہنچا دیں اس خواب کے حوالہ سے ایک اور بات میں تمہیں بتا دوں کہ خواب کی تعبیر کی بھی مختلف قسمیں ہوتی ہیں بعض خواب رات کو آتے ہیں تو اگلے روز ہی ان کی تعبیر مل جاتی ہے بعض کی تھوڑے عرصہ کے بعد اور بعض کی کافی عرصہ کے بعد تعبیر ظاہر ہوتی ہے خوابوں میں سب سے بہترین خواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت والا ہے یہ انسان کی سب سے بڑی خوش قسمتی ہے کہ اسے خواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہو جائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں شیطان نہیں آسکتا یہ وہ خواب ہے جس کی تعبیر کی ضرورت نہیں بلکہ یہ سعادت ہے جو خواب میں نصیب ہو گئی۔ بعض خوابوں میں بشارت ہوتی ہے بعض خوابوں میں نصیحت ہوتی

ہے اور بعض خوابوں میں دنیوی نعمتوں کے ملنے اور بعض خوابوں میں نعمتیں چھن جانے کا بھی معاملہ دکھایا جاتا ہے اور بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جو آدمی دیکھتا تو خود ہے لیکن تعبیر کسی دوسرے پر ظاہر ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے جب خواب دیکھا کہ ستارے، چاند اور سورج انہیں سجدہ کر رہے ہیں تو اس کی تعبیر ایک مدت کے بعد جب وہ مصر کے بادشاہ بنے پوری ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں نور دیکھا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دعوت اسلام دی تو انہیں اسی خواب کا اشارہ فرمایا جس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کے والد حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گئے تو وہاں انہوں نے خواب دیکھا کہ کسی چیز کا بیج لاکر وہ اپنی زوجہ کو دیتے ہیں اور دوسرا خواب یہ دیکھا کہ حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ مسجد میں بیٹھے رو رہے ہیں جب وہ واپس آئے تو حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ نے (جو ابھی بچپن کی عمر میں تھے) پوچھا ابا جان وہاں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کوئی خواب بھی دیکھا تو انہوں نے ان دونوں خوابوں کا تذکرہ کیا اور ساتھ فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میرا کنواں بھی آباد ہوگا اور تمہیں بھی علم دین حاصل ہوگا چنانچہ یہ دونوں تعبیریں پوری ہوئیں اللہ تعالیٰ اپنے بے شمار بندوں کو ایسی دولت عطا فرما دیتا ہے کہ جس کی بدولت وہ دوسروں کو بالکل ٹھیک تعبیر بتلا دیتے ہیں اور ایسے ہی ہوتا ہے جیسے انہوں نے فرمایا ہوتا ہے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خواب بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو لومڑی کے ساتھ دوڑتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا تم زبان درازی اور جھوٹ میں مبتلا ہو توبہ کرو۔ ایک شخص حضرت محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میرے ایک دوست نے خواب دیکھا کہ انڈہ لے کر توڑتا ہوں سپیدی رکھ لیتا ہوں اور

زردی پھینک دیتا ہوں آپ نے فرمایا جس نے خواب دیکھا اسی کو لاؤ اس نے بہت اصرار کیا کہ وہ نہیں آ سکتا آپ مجھے ہی بتا دیں لیکن آپ نے صاف جواب دے دیا اس پر اس نے کہا وہ میں ہی ہوں آپ نے حاضرین سے فرمایا اسے پکڑو اور بادشاہ کے پاس لے جاؤ کہ یہ کفن چور ہے اس شخص نے رو رو کر اپنی خطا کی معافی مانگی اور آئندہ کے لیے توبہ کرلی ایک مرتبہ حضرت محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے خواب بیان کیا کہ ایک جانور آسمان سے اڑ کر ایک درخت پر بیٹھا اور تمام کلیاں چن کر نگل گیا یہ سن کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ زرد ہو گیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ علماء کی موت کا اشارہ ہے چنانچہ چند روز بعد حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جو لوگ سلوک طے کرتے ہیں شروع میں ان کو بھی بہت خواب آتے ہیں اس سے ان کے دل کو تسکین ملتی ہے ذوق شوق میں اضافہ ہوتا ہے ایک مرتبہ حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا کہ میں اس وقت حضرت شیخ احمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا جب وہ دستر خوان پر کھانا تناول فرما رہے تھے ان پر غنودگی طاری ہو گئی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کے منہ میں لقمہ ڈال دیا حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ خیالات ہیں جن سے اطفال طریقہ پرورش پاتے ہیں تقریباً دو اڑھائی گھنٹے اسی موضوع پر گفتگو فرمانے کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے جاتے ہوئے فرمایا تم رات یہاں رہنا اور صبح چلے جانا میں تم سے صبح نہیں ملوں گا اللہ تعالیٰ فریب نفس و شیطان سے تمہیں بچائے اور نیک لوگوں کی راہ نصیب فرمائے آمین۔ اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

چوتھی مجلس

ایک روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی دیکھا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر انتہائی خوشگوار رنا بانی تھی اور ایسے محسوس ہوا جیسے قلب کو ان کے دیدار سے اک نئی زندگی مل گئی ہے ابھی یہ خیال دل ہی میں تھا کہ فرمایا قلب کی زندگی تو بیداری شب میں ہے اللہ پاک فرماتا ہے جو میرا ہو کر پچھلے پہر بستر کی نرمی نہیں چھوڑتا اسے مجھ سے محبت نہیں ہے رات کا پچھلا پہر قلب کی بیداری کی دوا ہے اس وقت اللہ پاک خصوصی رحمت اپنے بندوں پر فرماتا ہے جو کوئی بھی چاہے اس قیمتی وقت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ایک شخص نے عرض کیا حضرت تہجد کا شوق تو بہت ہے لیکن کیا کروں آنکھ نہیں کھلتی فرمایا آنکھ کھلنا کوئی مشکل نہیں کوشش دل کو جگانے کی کرو چند دن بعد دوبارہ اسی شخص سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا جس دن سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بات ہوئی اسی دن سے تہجد کے وقت کوئی بیدار کر دیتا ہے کبھی سر پر شفقت بھرا ہاتھ محسوس ہوتا ہے اور کبھی یہ آواز سنائی دیتی ہے اٹھو میاں جاگ جاؤ جب شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو فرمانے لگے اولیاء اللہ کی ارواح ہوں گی ایک مرتبہ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے ایک مرید نے عرض کیا حضرت نماز تہجد کے وقت آنکھ نہیں کھلتی نظر کرم فرمایئے حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے خادم سے کہہ دو ہمیں تہجد کے وقت یاد دلا دیا کرے اٹھا کر بٹھا دینا ہمارا کام باقی اختیار تمہارا ہے وہ شخص کہتا کوئی تہجد کے وقت مجھے اٹھا کر بٹھا دیتا۔
حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عقل دو قسم کی ہے ایک نورانی ایک ظلمانی، نورانی عقل وہ ہے جو بغیر واسطہ کے مقصود کو پالے یعنی گناہ کی طرف رغبت نہ کرے بلکہ ہمہ تن نیک اعمال کی طرف راغب ہو دوسری جو ظلمانی ہے وہ مرشد کی ہدایت کے چراغ سے راہ پاتی ہے پھر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ

علیہ کے احسانوں کو یاد کرنے لگے فرمایا دل میں پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی ایسی محبت پیدا کر دی کہ بیعت کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی نماز تہجد قضاء ہوئی اور اس بات کو چالیس برس سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے (جو مرید اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا متلاشی ہے اپنے شیخ کامل کے حکم کی پیروی کرے) پھر یہ شعر پڑھا

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرارِ شہنشاہی
عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت بندہ کو اسی انداز میں ہونی چاہیے جس انداز کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے عبادت و ریاضت میں جو مشقت تکلیف بظاہر اٹھانا پڑتی ہے وہ مشقت اور تکلیف بھی ایک حجاب ہے جب یہ مشقت اور تکلیف اٹھ جاتی ہے تو اخلاص کی نعمت ہاتھ آتی ہے بندہ رات کے پچھلے پہر نیند کے مکمل غلبہ میں ہوتا ہے اس غلبہ کو اللہ کی محبت میں جب دور کرے گا تو خود بخود ذوق و شوق طبیعت میں پائے گا اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایات اپنے شاملِ حال پائے گا لیکن اگر وہ مشقت سمجھ کر اٹھے گا تو اللہ تعالیٰ نے تو کسی جان پر ایسا بوجھ ڈالا ہی نہیں جسے وہ اٹھا نہ سکے پس جب تک بوجھ کی جگہ اخلاص نہ آئے گا پچھلا پہر روحانیت کی نعمت سے مالا مال نہ کرے گا اہل حق تو عشاء سے فجر تک اپنے خالق و مالک کی یاد میں لگے رہتے تھے اس کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے مشقتوں سے چھٹکارا پالیا تھا اور ان کے دل میں اخلاص و وفا نے جگہ پائی تھی

میں نے پایا ہے اسے اشکِ سحر گاہی میں جس دُرِ ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں کسی نے ان کے وصال کے بعد دیکھا تو عرض کیا حضرت کیا بنا تو جواب میں فرمایا دو رکعت جو رات کے پچھلے پہر ادا کیا کرتا تھا اس کے سوا کوئی عبادت کام نہ آسکی بس اسی کے صدقے اللہ نے کرم فرما دیا

نمازِ تہجد کی کوشش کرو کم از کم چار رکعتیں زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ادا کرو ہر رکعت میں تین بار قل ھو اللہ (سورۃ اخلاص) پڑھ لیا کرو۔ اولیاء اللہ نے خواہشات نفسانی سے چھٹکارا پاکر اس کو قائم کیا مریدین نے ان صالحین کرام کے صدقے سے اس نعمت کو پایا بعض روایات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے اور پھر رات کے پچھلے پہر بیدار ہو کر مجھ کو یاد نہ کرے ایک شخص نے عرض کیا حضرت ایک بزرگ کا قول ہے کہ جس کسی سے نمازِ تہجد نہ پڑھی جائے اسے چاہیے کہ اس وقت اگر آنکھ کھلے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے یہی کافی ہے اس کے جواب میں فرمایا یہی کافی نہیں اللہ تعالیٰ سے محبت کا عملی ثبوت دینا چاہیے اگر اللہ تعالیٰ سے پیار ہے تو انشاءاللہ ادائیگی کی توفیق ضرور ملتی ہے پھر اس دوران ایک بھائی جس کو کئی بار تہجد کے وقت ایک آواز سنائی دیتی کہ اٹھو بھائی نمازِ تہجد ادا کرلو وہ اٹھتا نہیں تھا فرمایا کہ ایک یہ بھی ہے کوئی نہ اٹھے تو پیر کیا کرے آپ رحمۃ اللہ علیہ اشراق اس کے ساتھ دو نفل بیٹھ کر صلوٰۃ الخیر کے، چاشت، اوابین اور مزید نوافل کی اگر کوئی اجازت طلب کرتا تو منع نہ فرماتے بلکہ فرمایا کرتے نوافل اللہ کے قرب کا ذریعہ ہیں جس سے اللہ پیار کرتا ہے اسے یہ نعمت عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

پانچویں مجلس

ایک روز گہری سوچ میں تشریف فرما تھے عرض کرنے پر جواب ملا اپنے پرائے کی پہچان خود بخود ہو جاتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرتا ہے بندہ جب تک غفلت میں مبتلا رہتا ہے ہر کوئی اسے سمجھاتا ہے اچھی راہ پر چلنے کی تلقین کرتا ہے لیکن جیسے ہی وہ حق کو دل سے قبول کرتا ہے گھر سے دشواریاں اور مشکلیں راہ میں پیدا ہو جاتی ہیں پھر فرمانے لگے ہزاروں لوگ میرے پاس آئے ہیں مگر راہ حق پر دل سے چلنے والے نہیں ملے دنیا کی محبت میں ہی سب کو کھو پایا پیر بھائیوں میں چند ایک کو ہی مخلص پاتا ہوں جن سے دل کی بات کر لوں کئی بار تو ایک عرصہ گزر جاتا ہے کسی ایسے شخص کو دیکھنے کے لیے نگاہیں ترس جاتی ہیں جو خالص میرے پاس اللہ کے لیے آئے ایک دم سے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بندھ گئی بہت ہی زیادہ مغموم نظر آنے لگے رومال بہت جلد آنسو پونچھتے پونچھتے تر ہو گیا پھر اچانک نگاہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا تو ہماری نظریں ادب سے جھک گئیں فرمانے لگے حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ میرے پاس آدھا آدمی اللہ اللہ سیکھنے آیا ہے اور مشائخ کبار رحمتہ اللہ علیہم میں سے بھی ایک بزرگ کا فرمان سنایا کہ وہ فرمایا کرتے میرے پاس ایک ہی شخص اللہ اللہ سیکھنے آیا پھر فرمانے لگے میرے شیخ پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے میرے پاس تو وہ آدھا آدمی بھی نہیں آیا حالانکہ بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ اپنی نظر کامل سے سالک کی زندگی پہلی توجہ ہی میں بدل دیا کرتے شیخ بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کے یہ الفاظ یاد آتے ہیں تو چپ نہیں رہا جاتا جانے کس طرح کے آدمی کی تلاش تھی انہیں کاش میرا وجود میرے مرشد کی خواہش پر پورا اتر جاتا میری زندگی مرشد کے خوابوں کی تعبیر بن جاتی مرشد کی نگاہ عنایت کسی نہ کسی طرح میرے شامل حال رہتی (یہ باتیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ادب و

احترام و عجز و انکساری کے عالم میں بیان فرمائیں کیونکہ انہوں نے حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت کے بعد کبھی بھی فرض و واجب و سنن تو درکنار سلوک و مراقبات بھی قضاء نہ کیے تہجد کی نماز بیعت کے بعد کبھی قضاء نہ کی یہ چھیالیس برس کا عرصہ بنتا ہے پھر باروکریم رحمتہ اللہ علیہ خود ہی فرمایا کرتے جام ظفر اللہ تمہیں اجازت ہے سلسلہ چلاؤ اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر ان کے سر پر سجادی حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ بیڑہ رکھا کرتے تھے حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان کی موافقت میں یہ عمل کیا جب بھی بیڑہ رکھتے تھے تو ساتھ فرمایا کرتے ایک تیری نشانی پہلو میں لیے بیٹھا ہوں (اب باروکریم رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان میں کیا حکمت ہے مجھے خبر نہیں) پھر فرمایا حق کی راہ میں جو رکاوٹیں بھی آئیں ان کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنے اچھے اعمال کو جاری و ساری رکھنا چاہیے اللہ پاک خود ہی مدد فرماتا ہے حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کے سو سال تو فقر و فاقہ میں ہی بسر ہو گئے طرح طرح کے مصائب و آلام کا انہیں سامنا کرنا پڑا جب ادھر ادھر سے قافلے ان کے پاس آنے لگے عقیدت مند نذرانے پیش کرنے لگے تو انہوں نے فرمایا اب ہمارے دل میں ان کی چاہت نہیں دنیا کا مال دنیا والوں پر ہی صرف فرمایا کرتے فرمایا میں نے کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ مال کہاں سے آتا ہے کہاں جاتا ہے میرا دل کبھی اپنی ذات کے لیے دولت کی طلب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے اس بات کی حقیقت مجھ پر آشکار کر دی ہے کہ دنیا کا مال وہی سود مند ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف ہو جائے ایک مرتبہ حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ ان کے مرشد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ کی تعمیر میں مصروف تھے حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ سو برس سے زیادہ عمر ہونے کے باوجود کام کرنے میں جوانوں سے زیادہ تندرست و توانا نظر آ رہے تھے

اینٹیں اور گارا اٹھاتے تھے میں حیران ہو کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھتا تو فرماتے جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا دیکھتے ہو میں نے ہاتھ باندھ کر سر جھکا دیا اور عرض کیا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کچھ نہیں فرمایا دیکھتے ہو کہ اس بوڑھے کے بدن میں طاقت کہاں سے آئی۔ یہ طاقت نہیں مرشد کی محبت ہے پھر شیخ جام ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو بیان کر کے بہت روئے (یہ بات شیخ نے کئی بار مختلف ایام میں ہمارے سامنے بیان فرمائی ہر بار شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا) پھر فرمایا کہ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کے نواسوں کو دیکھا تو گھٹنوں کے بل چل کر ان کی طرف گئے ان کی خدمت میں جیب میں جو کچھ تھا پیش کر دیا انہوں نے فرمایا کہ روضہ کی تعمیر میں بھی خرچ کر رہے ہو اب ان کی کیا ضرورت ہے تو جواب میں فرمایا وہ بھی آپ کے تھے یہ بھی آپ کے ہیں میں بھی آپ کا ہوں حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی مرشد کی محبت کا انداز سیکھے ہمیں تو مرشد سے محبت کرنا ہی نہ آئی (ہمارے لیے شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ حیرانگی کا باعث تھے ہم ان کی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ سے محبت دیکھ کر یہ بیان کیا کرتے کہ شاید ہی کسی مرید کو اپنے مرشد سے اس قدر محبت ہو جس قدر انہیں حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے کیونکہ بدن کا انگ انگ مرشد کی محبت میں فنا ہو چکا تھا اپنے مرشد کی کوئی عادت یا فرمان ایسا نہ تھا جس پر عمل نہ کیا ہو بیعت کے بعد کی عمر کے چھیالیس برس ایک مثالی کردار میں گزار دیے اور مرشد کی محبت میں ایسا کمال حاصل کیا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو نگر نگر پہنچانے کی بنیادیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی قائم کیں اور آج ان مضبوط بنیادوں کا صدقہ بے شمار لوگ کھا رہے ہیں اور فیض یاب ہو کر دوسروں کو بھی فیض یاب کر رہے ہیں)۔ اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

چھٹی مجلس

ایک دن اولیاء اللہ کے حالات واقعات پر گفتگو کے دوران کسی نے عرض کیا حضرت ان ہستیوں کے ذکر سے طالب کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ ولی کے پاس بیٹھنے سے اور اس کی کتابیں پڑھنے سے کیا سعادت نصیب ہوتی ہے؟ جواب میں فرمایا ایک روز حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا حکایات مشائخ اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے لشکر ہیں جن سے مریدوں کے دل قوی ہوتے ہیں ان سے عرض کیا گیا حضرت اس کی قرآن پاک سے کوئی دلیل پیش کریں تو انہوں نے سورۃ ہود کا ارشاد سنایا" وکلا نقص علیك من انباء الرسل ما نثبت به فوادك "یعنی" ہم پیغمبروں کے قصے اور اخبار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے ہیں اور ان کے حالات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقف کرتے ہیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ثابت قدمی اور تقویت پیدا ہو" پس اسی طرح مریدین کے لیے مشائخ کی حکایات اور حالات تربیت کا ذریعہ ہیں جن سے مریدین کو ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے رنج والم میں بھی وہ گھبرانے کی بجائے صبر واستقامت سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے قدم اس راہ میں جم جاتے ہیں حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ صحبت رکھو اگر یہ میسر نہ آئے تو اس شخص کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحبت رکھتا ہے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم اولیاء اللہ کی صحبت میں بیٹھو انہی کے طریقہ پر رہو جاہل اور دنیاداروں کی صحبت سے دور رہنا کہ تمہارا دین برباد نہ ہو حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم بزرگوں کی باتیں یاد رکھو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان کا نام ہی یاد رکھ لو تمہیں اس سے بھی فائدہ حاصل ہوگا حضرت خواجہ محمد پارسا

رحمۃ اللہ علیہ بے پناہ کمالات کے مالک تھے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم کے رسالوں کو اپنے پاس رکھتے تاکہ ان سے فوائد حاصل کرتے رہیں میرے مرشد حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض فرامین کو اپنے معتقدین کے سامنے بیان کرتے ہوئے آہیں بھرا کرتے اور فرمایا کرتے دل چاہتا ہے کہ ان فرامین کے تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال لوں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا اسرار نامہ ساتھ رکھتے جہاں کہیں کچھ بیان کرتے حصول برکت کے لیے اسی رسالہ سے آغاز فرماتے حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تم ان ہستیوں کے پاس بیٹھا کرو ان کی خدمت کرو کہ امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چراغ ہیں حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل حق مخلوق کا بوجھ اٹھاتے ہیں اس واسطے کہ ان کے اخلاق و عادات اچھے ہو جائیں جو کوئی ان سے ملے گا اللہ تعالیٰ کی مہربانی ضرور اس پر ہوگی اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آدمی جس طرح کے لوگوں میں بیٹھے گا اسی طرح کا اثر اس کی طبیعت قبول کرے گی دوستانِ خدا کی صحبت میں چند لمحے بیٹھ جانا ہی نصرت و کامرانی کی دلیل ہے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے قابل صحبت لوگ بہت کم ہوتے ہیں انہوں نے ایک مزار پر پھول کے ہمراہ ڈالیاں بھی دیکھیں دل میں خیال گزرا کہ پھول تو مزاروں پر ہونے چاہئیں مگر یہ ڈالیاں کیوں جواب ملا ہوش کر سعدی پھول کے ساتھ نسبت ہے اسی نسبت کے طفیل مزار پر بھی ساتھ ہیں ایک مرتبہ ایک مرید اپنے شیخ سے خفا ہو کر چل پڑا وجہ یہ تھی کہ اٹھارہ برس نہ کوئی کرامت دیکھی اور نہ ہی اس میں کوئی کمال پیدا ہوا اس کے مرشد نے فرمایا بیٹا ان اٹھارہ سالوں میں یہ تو بتاؤ کہ میں نے خلافِ شرع کیا کام کیا اس نے کہا کوئی نہیں اس پر حضرت نے فرمایا اس سے بڑی کرامت اور کیا پیش کروں اور تمہارے لیے کمال

کی بات یہ ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ رہے ہو اس پر اس مرید نے کہا مجھے تو مدینہ دکھا دیں پھر مانوں گا اس شیخ نے فرمایا مدینے والا ضرور کرم فرمائے گا لیکن وہ مرید خفا ہو کر چل پڑا راستے میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہاں چلے اس نے کہا اٹھارہ برس ایک بزرگ کی صحبت میں رہا مدینہ نہیں دکھا سکے اس پر اس بزرگ نے فرمایا آؤ ہمارے کندھوں پر بیٹھو وہ کندھوں پر بیٹھا آنکھیں بند کیں تو مدینہ دکھا دیا پھر اس بزرگ نے فرمایا میں حضرت خضر علیہ السلام ہوں آؤ تم میرے مرید بن جاؤ اس پر اس مرید کی آنکھیں کھل گئیں اور کہنے لگا مرید تو اسی کا رہوں گا جس نے اے خضر علیہ السلام تیرے کندھوں پر بٹھا کر مدینہ دکھا دیا پھر وہ واپس لوٹا اور اپنے حضرت سے معافی مانگی 1966ء میں میں پاکپتن شریف بطور اے ای او (اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر) گیا تو میں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتا رہا ملازمت کے اوقات کے بعد میں زیادہ مزار پر ہی رہتا رات کو تسبیح و مراقبات ادھر ہی کیا کرتا لیکن حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کے بغیر میرا دل نہ لگا میں جلد ہی ادھر سے تبادلہ کرا کے چلا گیا جب حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو وہ وضو فرما رہے تھے اس سے پہلے کہ میں کوئی بات کرتا انہوں نے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں ٹھہرے رہنے میں کیا حرج تھا شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارا یہ بیٹا میرے پاس کیوں نہیں رہتا اس سے پوچھے گا کہ میرے شہر میں اسے کیا تکلیف پہنچی پھر حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہاں ٹھہر جاتے میں نے آگے بڑھ کر حضرت کی قدم بوسی کی اور عرض کیا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بغیر سکون نہیں ملتا یہ بات میرے اختیار میں ہی نہیں اس پر حضرت نے فرمایا میرے بچے مرشد کی محبت بڑی شے ہے ایک درویشوں سے محبت رکھنے والے شخص نے خواب دیکھا کہ کچھ نورانی چہرے

والے بزرگ ایک جگہ صفائی میں مصروف ہیں تھوڑی ہی دیر بعد وہاں بہت سے اور بزرگ بھی اکٹھے ہو گئے پھر ایک تخت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہوئے انہوں نے اپنے پاس کھڑے ہوئے دو بزرگوں سے فرمایا سب کو وضو کراؤ وہ شخص کہتا ہے میں بھی ان بزرگوں میں جا کر بیٹھ گیا جب انہوں نے سب کو وضو کرا دیا تو مجھے وضو نہ کرایا اور میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا یہ سب تو اللہ کے ولی ہیں تم ولی نہیں ہو وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے آگے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ " جو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا " میں اگرچہ درویش نہ سہی مگر ان سے پیار تو کرتا ہوں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا تو سچ کہتا ہے پھر ان دونوں بزرگوں سے فرمایا اسے بھی وضو کراؤ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔ بس اچھی طرح سمجھ لو کہ نیک لوگوں سے محبت اور ان کی صحبت روحانیت کا خزانہ ہے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ پریشان کھڑے ہیں ان سے وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے جواب دیا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہتا ہوں تو قلبی حالت بہت بلند رہتی ہے جیسے ہی وہاں سے آتے ہیں تو پھر دل دنیاوی معاملات کی طرف رجوع کرنے لگتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی ایسے ہی محسوس کرتا ہوں آؤ چل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں دونوں حضرات رضوان اللہ اجمعین نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عرض کیا تو جواب ملا اے میرے صحابیو! اگر تمہارے ساتھ ایسا نہ ہو تو تمہیں میرے وجود کی برکت اور صحبت میں رہنے کی عظمت کا کیسے پتہ چلے میں (جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ) تو جہاں کہیں بھی ہوتا جس شہر بھی جاتا وہاں سے حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں

حاضری ضرور دیا کرتا ان کی خدمت میں پہنچ کر دونوں جہاں کی خوشیاں نصیب ہوتیں کئی بار ایک ہفتہ بعد حاضری دیتا اور کئی بار تو ایک دن گزارنا بھی ان کے بغیر مشکل ہو جاتا جو نعمتیں بھی حاصل ہوئیں انہیں ہستیوں کے طفیل حاصل ہوئیں یہ لوگ زمین والوں کے پاس خدا کی طرف سے مفت کی نعمتیں ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس طرح آسمان ستاروں کے بغیر خوبصورت نہیں لگتا اسی طرح زمین کی رونق یہی لوگ ہیں حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں فرمایا کرتے لوگو! آج تم میں موجود ہوں تو مجھ سے فائدہ اٹھاؤ پھر آسمانوں پر بھی ڈھونڈو گے تو نہ ملوں گا اس کے بعد حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کر کے اشک بہانے لگے فرمانے لگے انہیں بڑا ڈھونڈتا ہوں مگر نہیں ملتے اگرچہ نظر باطن سے بروقت دکھائی دیتے ہیں مگر اس دنیا میں جلوہ افروز جب ہوتے تھے تو اور ہی رنگ تھا پھر فرمانے لگے تم بھی مجھ سے فائدہ اٹھاؤ مجھ سے سیکھو تمہاری تربیت سے پیاری اس دنیا میں کوئی چیز نہیں میں چاہتا ہوں تم اچھے ہو جاؤ مجھے تمہارا اپنے پاس خدا کی خاطر آنا بڑا ہی پسند ہے میں اندر اپنے حجرے میں جب تمہارا سنتا ہوں کہ تم آ گئے تو میں دوڑا چلا آتا ہوں کہ اللہ کی خاطر میرے گھر مہمان آ گئے ان کا استقبال کروں ان کی خدمت کروں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صالحین کرام کے فرامین اور طریقے جو مجھے معلوم ہیں تمہیں بتادوں میرے بچو دنیا میں وقت ضائع مت کرو غلطی کوتاہی سے بچو اگر ہو جائے تو مایوس ہونے کی بجائے رجوع اِلَی اللہ کرو اس کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے اپنے مرشد کے پاس آؤ اپنے شہر میں اچھے لوگوں سے ملو تنہائی میں اللہ سے باتیں کرو اپنا دل اللہ سے لگاؤ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا اب میں چلتا ہوں تم لوگ کھانا کھانے کی تیاری کرو اللہ تعالیٰ نے قوت بخشی تو

صبح ملاقات ہوگی اگلے روز صبح جب تشریف لائے تو فرمایا اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر آؤ تو رات ضرور رہا کرو اے فلاں تو ضرور رہا کر کوئی دوسرا رہے نہ رہے تمھیں یہاں رات رہنے میں بڑی نعمتیں نصیب ہوں گی پھر اس کے بعد کچھ بھائیوں سے سلوک کے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا جس نے جانا ہے اسے اجازت ہے سب نعمت کا خزانہ لیے اپنے اپنے گھروں کو چل دیے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

ساتویں مجلس

ایک روز کسی نے عرض کیا حضرت اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کرامت بیان فرمادیں تو جواب میں فرمایا مجھے دیکھ لو میں اپنے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہوں اور اگر تمہارے دل میں میری کرامت دیکھنے کا شوق پیدا ہو تو پھر میرے مرید دیکھ لیا کرنا حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے فقیر کی بڑی کرامت یہ ہے کہ سارا دن شریعت کے مطابق عمل کرتا رہے پھر فرمایا حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا حضرت کوئی کرامت دکھائیں تو انہوں نے جواب میں فرمایا باوجود اتنے گناہوں کے زمین پر چل رہا ہوں اس سے بڑی کرامت اور کیا دکھاؤں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کرامات کی زیادتی سے ولایت میں فضیلت کی طرف اشارہ نہیں کیونکہ بہت سے ولی ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن وہ مرتبہ میں بلند ہوتے ہیں مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ ولی کے لیے کرامت ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے اگر کسی ولی سے کرامت

ظاہر ہو جائے تو اس سے کوئی شرعی نقص واقع نہیں ہوتا ہے۔ولی سے کرامت صادر ہونے پر سب کا اتفاق ہے قرآن پاک میں سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں آصف برخیا رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ "انا آتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك" یعنی میں اسے تمہارے پاس تمہارے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے لے آؤں گا۔کرامت ثابت کرتے ہیں کیونکہ یہ الفاظ کسی نبی علیہ السلام کے نہیں بلکہ ولی کے ہیں جب کرامت کا ثبوت قرآن سے مل گیا تو پھر بلاوجہ اس معاملہ کے جائز و ناجائز پر بحث میں کوئی فائدہ نہیں ہر دور میں بعض لوگ ایسے رہے ہیں جنہوں نے اولیاء کی کرامات سے انکار کیا وہ لوگ نادان تھے اور حقیقت سے دور تھے انھیں دین کی عظمت سے زیادہ اپنی خواہشات اور شہرت پیاری تھی اسی وجہ سے انہوں نے بڑے بڑے لوگوں سے اختلاف کو ہوا دی اور ذلت کی راہ کو اختیار کیا کبھی کبھی یہ اعتراض بھی اٹھایا گیا کہ ان اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کی کرامات کو کیسے تسلیم کیا جائے کہ جن میں انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے زیادہ کرامتیں پائی گئیں مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ کرامتیں ہمارے نبی علیہ السلام کے معجزات میں سے ہیں کیونکہ جو اسلام کے ساتھ مخلص اور صادق نہیں ہوگا اس سے کرامت ظاہر نہیں ہوگی اور کسی امتی سے کرامت ظاہر ہوگی تو وہ اس کے نبی علیہ السلام کا معجزہ ہوگی کیونکہ اگر وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچا نہ ہوتا تو اس کے تابعداروں سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی ولی اور نبی علیہ السلام کے مقام میں فرق کے بارے میں ہمارے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم میں سے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو کچھ انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوا ہے اس کی مثال ایک شہد کے مشکیزہ کی ہے جس سے ایک قطرہ ٹپک جائے یہ ایک قطرہ اس مرتبہ وعلم کی مثال ہے جو تمام اولیاء کو حاصل ہوا اور جو کچھ برتن کے اندر ہے وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی مثال ہے نبی علیہ السلام معصوم

ہوتا ہے مخلوق میں سب سے بلند اور افضل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ولی وہ ہے جو لگاتار اللہ کی اطاعت میں مشغول رہے اور کسی قسم کی معصیت اس سے سرزد نہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو اپنے فضل سے ایسی قوت بخش دے کہ جس سے معصیت کی طرف اس کا دھیان ہی نہ جائے اور یہ نعمت اس کو مستقل طور پر عطا کر دے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین (وہ صالحین کا ولی بنتا ہے) لیکن ولی چاہے جتنے بھی بلند مقام کو پہنچ جائے نبی علیہ السلام کے مقام کو نہیں پہنچتا اور نہ ہی ایسا کسی کا عقیدہ ہونا چاہیے اور نہ ہی ولی کو معصوم کہنا چاہیے بلکہ یہ کہہ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل سے برائی سے محفوظ فرما کر ہر لحہ نیکی کی توفیق بخش دی صوفیا کرام سے کرامت صادر ہونے کی وجہ یہ نہیں کہ وہ مخلوق میں اپنی بڑائی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اس سے مقصود لوگوں کی اصلاح احوال ہے تا کہ لوگ یہ جان سکیں کہ جب اللہ تعالیٰ سے بندہ محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیسے کیسے اعلیٰ وصف اسے عطا فرما دیتا ہے موجودہ دور ہی نہیں ہر دور میں جاہل اور تارک دین لوگوں نے شعبدہ بازی سے بہت سے لوگوں کو نماز روزہ سے دور کیا ان سے پوچھا جاتا نماز کہتے اندر ہی قائم ہے پوچھا جاتا روزہ کہتے روز اول سے ہی روزہ سے ہیں یعنی ہمارا یہ کھانا پینا محض زندہ رہنے کے لیے ہے حالانکہ سارے انسان ہی کھانا زندہ رہنے کے لیے کھاتے ہیں پوچھا جاتا داڑھی کہتے اندر ہی رکھی ہوئی ہے اور پوچھا جاتا یہ بھنگ اور دیگر نشہ آور اشیا کیوں استعمال کرتے ہو تو جواب دیتے دیدار یار میں سرمست رہنے کے لیے ایسے لوگوں کی وجہ سے بے شمار لوگ حق سے دور گمراہی میں بھٹکتے رہ جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے معاملات دیکھ کر خود ہی سوچ کیا یہ پیر ہیں یا گمراہ ہیں ان لوگوں کا تعلق ہی طریقت سے کیا ہے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کوئی ہوا میں اڑے چلتے پانی پر مصلی بچھا کر نماز ادا کرے اگر شریعت میں

ثابت قدم نہیں تو اس کی بیعت جائز نہیں۔حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے جو خلافِ شرع امور میں گرفتار ہو ولی نہیں ہوسکتا۔عرض کیا گیا حضرت ایسے لوگوں کی وجہ سے اہل طریقت کو بدنام کیا جا رہا ہے جواب میں فرمایا نہیں بیٹا تمہارا یہ خیال انتہائی کمزور اور ناقص ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقام عزت تک جا پہنچے نہ انہیں بدنام کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی عزت میں کمی آسکتی ہے کیونکہ حق کو کوئی چیز نہ مٹا سکتی ہے اور نہ ہی جھٹلا سکتی ہے یعنی ہر دور میں ایسے لوگ ہوئے جنہوں نے سچے لوگوں کے نام پر نفس پرستی میں زندگی بسر کی افسوس ان کے ان معاملات پر یہاں ایک مثال بتاتا ہوں کہ اورنگزیب عالمگیر کو ایک بہروپیا دھوکا دینا چاہتا تھا لیکن ہر روپ میں ہی اورنگزیب اسے پہچان لیتا اس نے بڑے بھیس بدلے لیکن کامیاب نہ ہوسکا انعام کے شوق اور بار بار ناکام ہونے کی وجہ سے وہ بہروپیا کافی پریشان تھا آخر اس نے آبادی سے دور پہاڑوں پر درویشانہ لباس میں بیٹھنے کی ترکیب سوچی وہ جا کر بیٹھ گیا آہستہ آہستہ لوگوں کو خبر ہونے لگی کہ فلاں جگہ ایک درویش بیٹھا ہے لوگ ملنے آتے تو وہ توجہ نہ کرتا کچھ دینا چاہتے تو قبول نہ کرتا آخر ایک روز بادشاہ کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچ گئی وہ شرفِ زیارت کے لیے آیا قدم بوسی کی لیکن اس نے بادشاہ کی طرف کوئی توجہ نہ کی بادشاہ نے کہا کہ اتنے گاؤں آپ کی نذر کرتا ہوں لیکن اس نے کہا ہمیں تیری دولت و زمین کی حاجت نہیں۔بس تو یہاں سے جا ہمیں یادِ الٰہی سے غافل نہ کر بادشاہ چلا گیا اگلے روز وہ بہروپیا بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا بادشاہ میرا انعام بادشاہ نے کہا تم نے مجھے دھوکا تو دیا نہیں انعام کس بات کا اس نے کہا بادشاہ کل میں ہی تو بزرگ بن کر بیٹھا ہوا تھا بادشاہ نے حیرت زدہ ہو کر کہا ارے میں تو تمہیں بالکل ہی نہ پہچان سکا لیکن جب کل میں تمہیں اتنے گاؤں دے رہا تھا تو تم نے قبول نہ کیے لیکن آج چند سکوں کے لیے آ گئے

ہوا اس پر بہروپیے نے کہا بادشاہ وہ سچے لوگوں کا لباس تھا اور سچے لوگوں کے لباس میں دھوکہ نہیں دینا چاہیے مال و دولت تو آنے جانے والی شے ہے تمہاری طرف سے ملنے والے چند سکے حلال طریقہ سے تو ہوں گے اس پر بادشاہ بہت متاثر ہوا کاش لوگ بہروپیے کی اس بات سے عبرت پکڑ لیں فرمایا بعض لوگ کاروباری معاملات کے سلسلہ میں عامل اور جادو ٹونہ والے لوگوں کے پاس آتے جاتے ہیں۔بس اسی وجہ سے شعبدہ بازی پیری مریدی میں بدل جاتی ہے لالچ ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اولیاء اللہ سے کرامات کے طالب نہ بنو کیونکہ نبیوں سے معجزات کے طالب کافر یا مشرک ہی بنا کرتے تھے کبھی کسی مومن نے نہیں کہا کہ نبی علیہ السلام کوئی معجزہ دکھایئے اسی طرح تم بھی اللہ کی خاطر ان لوگوں کے پاس جاؤ گے تو بڑی سعادتیں نصیب ہوں گی۔میرے مرشد حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے جام صاحب میرا دل چاہتا ہے میری آنکھوں کے سامنے تیرا سلسلہ چلے مگر میں تو ہاتھ جوڑ کر عرض کر دیا کرتا کہ میں تو آپ کے ہاتھ مبارک پر لوگوں کو بیعت کرانا اپنی کامیابی سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں میں اس دور میں اللہ کی بڑی نعمت ہیں اس پر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تم میں کسی چیز کی کمی نہیں تم چاہو تو بیعت کا سلسلہ شروع کر دو انہوں نے جس وقت مجھے اجازت و خلافت سے نوازا تھا تو خاص اپنی استعمال شدہ دستار عنائت فرمائی تھی اللہ کا شکر کہ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ پر راضی تھے سلوک و مراقبات بہت جلد طے کرائے اور اس قدر کمالات باطنی مجھے نصیب ہوئے کہ جن کا ذکر تمہارے سامنے کرنا ضروری نہیں ہے۔پھر فرمایا آج کافی گفتگو ہوئی اللہ تم سب کا بھلا کرے قدم قدم پر کامیابیاں تمہیں نصیب ہوں اللہ اور اس کے پیاروں کا ذکر تمہارے ساتھ کرنے کا موقع ملا پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے چادر اوڑھ لی اور تھوڑی دیر آرام

فرمانے لگے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔آمین!

آٹھویں مجلس

ایک روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی تو فرمایا میرے لیے دعا کرتے ہو
عرض کیا حضرت دعا تو آپ سے کرانے آتے ہیں ہم کیسے آپ کے لیے دعا کر سکتے ہیں
فرمایا مریدین کو اپنے پیشوا کے لیے بھی دعا کرنا چاہیے تا کہ ان کو برکتیں نصیب ہوں
مرشد کی زیادہ محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو اور اس محبت کی بدولت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی
روح اس کی طرف زیادہ متوجہ ہو جو اپنے مرشد کی طرف زیادہ رجوع کرے پھر عرض کیا
گیا حضرت فلاں فلاں بھائیوں نے دعا کے لیے عرض کیا تھا فرمایا ہر روز ان کے لیے
دعا کرتا ہوں عرض کیا ان کا خیال ہے کہ وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو یاد بھی ہیں یا نہیں اس بات
پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ ایک دم اٹھ بیٹھے اور آنکھ سے آنسو چھلک پڑا پھر جوش میں آ کر جتنے
پیر بھائی تھے ان کے نام گنوا دیے اور فرمایا سب کے لیے دعا کرتا ہوں کسی کو نہیں بھولا
جہاں کہیں ہوتے ہیں میری توجہ میں رہتے ہیں پھر فرمایا میرے پیر بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ
فرمایا کرتے وہ پیر پیر نہیں جو ہزار میل پر بیٹھے ہوئے مرید کی کفالت نہ کر سکے فرمایا
میرے ایک پیر بھائی حافظ محمد انور نابینا تھے وہ بہاولپور کے بلائنڈ سکول میں رہتے تھے
ایک رات تہجد کی نماز کے لیے بیدار ہوئے تو سکول میں پانی نہ تھا سکول سے کچھ دور پانی
کی طلب میں گئے راستے میں جھاڑیاں وغیرہ تھیں اچانک ایک سانپ ان کے بازو پر
آ پڑا انہوں نے فوراً اس سانپ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر دور پھینک دیا اور بچ جانے پر
اللہ کا شکر ادا کیا جب وہ ایک دن بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا

بابو! سانپ وغیرہ کے نکلنے کا موسم ہے رات کو نماز تہجد کے لیے پانی کا انتظام کر کے سویا کرو ہمارے بھائی حافظ انور اس بات کو سن کر حیران رہ گئے کیونکہ انہوں نے اس بات کا تذکرہ کسی سے نہیں کیا تھا ہمارے بھائی سلیم جاموی صاحب جس وقت تاشقند حصول تعلیم کے لیے گئے تو وہ کہتے ہیں وہاں ماحول بہت ہی نازیبا تھا شراب و دیگر بری عادتیں عام تھیں اس نازک مرحلے میں شیخ جام ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی بے پناہ عنایات شاملِ حال رہیں اور میں اس ماحول سے محفوظ چند سال بعد واپس آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمایا کرتے اے اللہ تو میرے دل کو اپنے فضل سے ہدایت کی راہ پر چلنے والا بنا فجات جامی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے پروردگار اگر بخشتے ہو تو سب کو بخش دو ورنہ تیرا کون سا بندہ ہے کہ جس نے گناہ نہ کیا ہو فرمایا بس اپنے آپ کو ہر وقت قصوروار سمجھتے رہو اور عجز و انکساری سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو اس سے خود مصیبت طلب نہ کرو بلکہ اس سے اس کا فضل طلب کرو اور برائیوں کی معافی مانگتے رہو کیونکہ ہم اس کی بندگی کا حق ادا نہیں کر سکتے پھر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے اللہ ہم تیری بندگی کا حق ادا نہیں کر سکتے جب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے تو ہماری کیا حیثیت رہ جاتی ہے حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر اگر کوئی ان کا مرید یا طالب آتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے وسیلہ سے دعا فرمایا کرتے ایک دن ان کے گھر کتا آیا انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی اے مولا! میں کون ہوتا ہوں کہ تیری بارگاہ میں تیرے مقبول بندوں کو وسیلہ بناؤں تو اس مخلوق کے صدقے مجھ پر کرم کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

نویں مجلس

ایک روز سفر مدینہ کی توفیق نصیب ہوئی تو قدم بوسی کے لیے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اجازت بھی نصیب ہو جائے اور ساتھ ہی آداب مدینہ کے متعلق بھی کچھ دریافت کرلیا جائے سفر بے کار نہ رہے سردی کے موسم میں بعد نماز مغرب آستانہ پر پہنچے شیخ رحمتہ اللہ علیہ فوراً ہی تشریف لے آئے اور فرمایا آ گئے مدینے کے مسافر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی زبان سے الفاظ سنتے ہی آنکھوں سے ایمان افروز آنسو بہنے لگے اور عرض کیا حضرت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں کا اثر ورنہ یہ نکما اس قابل کہاں تھا کچھ بچوں سے لکڑیاں جلانے کے لیے فرمایا انہوں نے آگ جلانا چاہی تو لکڑیاں گیلی ہونے کی وجہ سے آگ جلدی نہ لگی ہر طرف کمرے میں دھواں ہی دھواں ہو گیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں سے بھی اس دھوئیں کی وجہ سے پانی بہنے لگا ہماری بھی ایسی ہی حالت ہو گئی تھوڑی دیر بعد آگ جل پڑی پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جس کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائیں اسے ہم کون روکنے والے ہوتے ہیں میں 1966ء سے لے کر 1979ء تک مسلسل سعادت حج کے لیے اپنے چند بھائیوں کے ہمراہ جاتا رہا ہوں کبھی کبھی اقرباء میں سے بھی کچھ شامل ہو جایا کرتے اور کئی بار عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوتی رہی اس دوران حضرت پیر بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا جاتا یہ ہر سال چلے جاتے ہیں تو اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بلائیں اسے میں کیسے روک سکتا ہوں کتے کو مالک اگر محبت سے بلائے تو کتا دم ہلاتا ہوا مالک کی طرف کیوں نہ جائے جام صاحب مقبول بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں بے پناہ عنایات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان کے شامل حال ہیں پھر ارشاد فرمایا جب مدینہ شریف جاؤ تو ادب کا خاص خیال رکھنا اونچی آواز میں کلام نہ کرنا وہاں

کے لوگوں کا ادب کرنا فضول گوئی سے گریز کرنا وہاں گرد وغبار اڑے تو منہ مت ڈھانپنا اسے سر پر چہرہ پر پڑنے دینا وہ شفاء ہے اس شہر کی کنکریاں پاؤں میں چبھیں تو اف تک نہ کرنا اس میں بھی امتی کے لیے برکتیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا مدینہ میرے امتی کے گناہوں کو جلانے والی بھٹی ہے جو اخلاص کے ساتھ آتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں فرمایا ہر صحابی رضی اللہ عنہ اور صالحین کرام رحمتہ اللہ علیہم نے مدینہ شریف کا ادب واحترام ملحوظ رکھا اور بے پناہ مراتب پائے پھر اشکبار ہو گئے اور فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پیارے شہر میں امتی پہنچا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنی رحمت کی چادر تلے لے لیتے ہیں اور جب امتی رخصت ہوتا ہے تو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرماتے ہیں اور اللہ سے اس پر فضل وکرم کی دعا فرماتے ہیں۔ بس مدینہ دیکھ لینا ہی بڑی نعمت ہے زندگی کا بڑا انعام ہے پس اس نعمت کو ضرور پاؤ میرے بابو کریم رحمتہ اللہ علیہ سے ایک پیر بھائی حافظ نور احمد حج پر جانے کے لیے اجازت طلب کرنے آیا تو حضرت نے اسے دیکھتے ہی اپنے پاس بیٹھے ایک شخص سے فرمایا بابو نیک ارادہ ہو جائے تو اجازت نہ مانگو دعاؤں کی بھی ضرورت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہی کرم فرماتے ہیں ہاں البتہ اگر استطاعت نہ ہو تو پھر دعا کرا لینا چاہیے تا کہ کوئی وسیلہ بن جائے اس کے بعد جو آگ جلائی تھی وہ بجھ گئی ساری لکڑیاں جل کر راکھ بن گئیں تھیں فرمایا دیکھا ان لکڑیوں کی طرف جب گیلی تھیں تو جلنے کا نام نہیں لیتیں تھیں جب جل پڑیں تو کس قدر تیز آگ جلی ہمیں سردی کے موسم میں بھی گرمی محسوس ہونے لگی تھی اب راکھ بن گئی ہیں سارا معاملہ سرد ہو گیا۔ بس اسی طرح جب کوئی شخص بہت زیادہ عرصہ خدا سے دور رہتا ہے تو اس کو توبہ کے لیے ان گیلی لکڑیوں کی طرح انتظار کرنا پڑتا ہے وہ بہت روتا ہے لیکن دل پوری طرح حق کو قبول نہیں کرتا لیکن جس

طرح تھوڑی سی کوشش کے بعد لکڑیوں کو آگ نے پکڑ لیا اسی طرح اس کی کوشش بھی دل میں حق تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئی آگ نے جب عروج پکڑا تو اس کی مثال اس جوان سالک کی سی ہے جو سراب کو منزل سمجھ کر اپنی قوت وتوانائی اور کشف وتصرف کو روحانیت کا عروج سمجھتا ہے حالانکہ وہ مقام نہیں ہوتا بلکہ مقام تو وہ ہوتا ہے جب وہ اس کی محبت میں جل کر راکھ ہو جائے فنا ہو جائے اور پھر حق تعالیٰ اس راکھ کو نئی اور نہ ختم ہونے والی زندگی عطا کردے پھر فرمایا اس آگ سے دوسری مثال تم یہ بھی لے سکتے ہو کہ جب لکڑیاں گیلی تھیں ان کو آگ نے نہیں پکڑا تھا تو ان سے پانی بہہ رہا تھا یہ مثال انسان کی دنیا میں آمد کی ہے روتا ہوا آتا ہے جب آگ لکڑیوں کو لگی تو بہت زیادہ عروج پکڑا اسی طرح انسان بچپن سے جب جوانی میں پہنچتا ہے تو بہت فخر وناز اپنی قابلیتوں پر کرتا ہے لیکن پھر اسی طرح جس طرح لکڑیاں جل کر راکھ ہوگئیں انسان کی جوانی بڑھاپے میں بدل جاتی ہے پھر وہ مر جاتا ہے اب جس طرح یہ راکھ ہمارے کام کی نہیں رہی اسے باہر پھینک دیں گے دنیا والے بھی اس انسان کو اپنے کام کا نہ سمجھ کر دفن کر دیں گے آؤ عہد کریں میں اور تم اپنی زندگی کو ضائع کرنے کی بجائے مخلوق کی خدمت اور دین اسلام کی سچی محبت میں قربان کر دیں تا کہ خدا ہماری راکھ کو زندگی بخش دے اور پھر فرما دے کہ خبردار اسے مردہ نہ کہنا یہ ہماری محبت میں قربان ہوا اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اگلے روز جب صبح تشریف لائے تو بہت شفقت فرمائی اس مبارک سفر پر جانے کی وجہ سے شیخ رحمتہ اللہ علیہ انتہائی خوش وخرم تھے بار بار خوشی سے آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے مجھے اس روز زندگی پہلی بار زندگی محسوس ہوئی اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں پر بوسہ دیا انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ کندھوں پر پھیرا اور رخصت کر دیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

دسویں مجلس

ایک روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی تو مقامات اولیاء پر گفتگو فرما رہے تھے عرض کیا حضرت صوفیاء کرام کی بعض باتیں کافی عجیب وغریب ہوتی ہیں جن تک رسائی عام انسان کی نہیں ہوسکتی تو جواب میں فرمایا بیٹا ان حضرات کی کوئی بھی بات عجیب وغریب نہیں ہوتی بلکہ لوگ اس مرتبہ تک نہیں پہنچے ہوتے جس مرتبہ کی بات وہ اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں اسی لیے تو حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بزرگ جو کہتا ہے وہ کرو جو وہ کرتا ہے وہ نہ کرو کیونکہ بزرگ کا اپنا مقام ومرتبہ ہوتا ہے جس پر وہ ایک مدت کے بعد پہنچتا ہے ویسے بھی کتابوں میں بعض لوگوں نے وہ باتیں ظاہر کردی ہیں جن کے ظاہر نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اس وجہ سے بہت سے لوگوں کو ذہنی الجھن کا شکار ہونا پڑا ہے اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ شاید ان کی تصدیق قرآن وحدیث سے نہ ہو ویسے بھی جہاں عام انسان کی سوچ کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے ولی کی ابتداء ہوتی ہے حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جب لاہور تشریف لائے جہاں آج کل ان کا مزار ہے وہاں حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ اعتکاف بھی موجود ہے اس کے مشرقی جانب ایک کتبہ نصب ہے جس پر وہ بات جو میں ابھی تمہیں بتانے لگا ہوں مختصر درج ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق وعادات سے بہت سے لوگوں نے ہدایت پائی لوگوں کے دلوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ادب واحترام پیدا ہونے لگا اور وہ آپ کے گرویدہ ہوگئے رہی لوگوں نے جہالت کی وجہ سے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد کی تعمیر فرما چکے تو اعتراض اٹھایا کہ مسجد قبلہ کے صحیح رخ نہیں بنائی گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امامت فرمانے سے قبل فرمایا تم ہمارے پیچھے نماز ادا کرو قبلے کا رخ خود بخود ثابت ہوجائے گا چنانچہ دوران نماز ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نمازیوں کو قبلہ دکھایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے بر سر منبر جب یا ساریۃ الجبل فرمایا تھا تو اس وقت بھی بہت سے لوگوں کو سمجھ نہ آئی کہ کیا معاملہ ہے سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے جنہوں نے لوگوں سے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان میں حکمت ہے بلقیس اپنے تخت کو سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پا کر حیرت زدہ رہ گئی کیونکہ اسے خبر تھی کہ جادو کے اثر سے اتنی جلدی اسے یہاں نہیں لایا جا سکتا یہ ایک ولی آصف برخیار رحمۃ اللہ علیہ کا کمال و کرامت تھی روحانیت جادو ٹونے استدراج سے بالاتر ہے جسے اس وقت تک نہیں سمجھا جا سکتا جب تک قلب کا آئینہ معرفت الٰہی کی طلب میں ہر غیر کی محبت سے صاف وشفاف نہیں ہو جاتا میں کئی بار حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دیتا تو دل کی باتیں اور سارے معاملات بغیر دریافت کیے ظاہر کر دیتے ابتدائے حال میں ان سے دریافت کرتا تو فرمایا کرتے تمہارا طریقت کی راہ میں قدم جمانے کے لیے ایسا کرتے ہیں یہ اس راہ کی معمولی باتیں ہیں حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ کشف وکرامت ولایت کا سترہواں درجہ ہے کئی ولی اس مقام پر ٹھہر جاتے ہیں اور ترقی نہیں کرتے حالانکہ اس سے آگے 83 درجے ابھی باقی ہوتے ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ لوگ ان کے اعلیٰ مقام کا امتحان لینے کے لیے ایک زندہ آدمی کو چارپائی پر اٹھا کر جنازہ کی صورت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا اس کا جنازہ پڑھا دیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ تکبیریں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی لوگوں نے اعتراض اٹھایا کہ پہلی بات تو یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ولی ہی نہیں ہیں کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ جنازہ زندہ کا پڑھایا جاتا ہے یا مردہ کا دوسری بات یہ کہ آپ نے نماز میں پانچ تکبیریں پڑھیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے پہلی تکبیر میں زندہ کو ذبح کیا اور باقی چاروں تکبیریں اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کہیں جب لوگوں نے اس شخص کے چہرے سے چادر ہٹا کر دیکھا تو وہ مر چکا تھا ایک مرتبہ ایک جوان درویشوں کی صورت خرقہ پہنے حضرت عبدالخالق غجدوانی

رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ اس وقت معرفت پر کلام فرما رہے تھے وہ نوجوان چپکے سے ایک کونے میں بیٹھ گیا پھر کچھ دیر بعد کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اس حدیث کا سر کیا ہے اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا راز یہ ہے کہ تو زنار توڑ دے اور ایمان لا اس جوان نے کہا نہیں نہیں میرے پاس زنار کہاں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا اس کا خرقہ اٹھاؤ جب خرقہ اٹھایا تو نیچے سے زنار ظاہر ہو گیا اس نوجوان نے اسی وقت زنار توڑ دیا اور ایمان لے آیا پھر حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ نے حاضرین سے فرمایا آؤ جس طرح اس نوجوان نے زنار توڑ کر اسلام قبول کر لیا ہم بھی اپنی ناجائز خواہشات کے بت توڑ کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اس کے ہو جائیں اس کے بعد شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھیں ساون کی طرح برسنے لگیں اور فرمانے لگے آج ایسا ہی وقت ہے مسلمانوں پر خواہشات کے بت توڑنے کی بجائے اہل حق سے جڑے تعلق توڑنے کی کوششوں میں مصروف ہیں آؤ اللہ سے دعا کریں گریہ کے عالم میں کہ اللہ ان صالحین کا دامن نہ چھڑائے ہمارا خاتمہ ان صالحین کرام کے نقش قدم پر ہو پھر ایک ہچکی بندھ گئی شیخ رحمتہ اللہ علیہ اسی حالت میں کافی دیر مغموم رہے پھر لیٹ گئے اذان پر ہم مسجد میں داخل ہو گئے نماز پڑھ کر واپس پلٹے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ اندر تشریف لے جا چکے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

گیارہویں مجلس

ایک روز قدم بوسی کی سعادت نصیب ہوئی تو فرمایا گھر سے چلتے ہوئے نیت کر لیا کرو کہ اللہ کی خاطر اللہ کے بندے سے ملاقات کے لیے چلا ہوں کیونکہ حدیث پاک میں ارشاد ہے جو ایک دوسرے کو اللہ کی خاطر ملتے ہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کی مغفرت فرما دیتا ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ عملوں کا دارومدار نیت پر ہے کسی نے سوال کیا حضرت زندگی کے بعض معاملات میں اللہ کی نافرمانی ہو جاتی ہے لیکن انسان کا ارادہ نہیں ہوتا کہ وہ نافرمانی کرے اس کی خبر بعد میں ہو تو کیا اس کا گناہ اس کے ذمے ہے یا کبھی کبھی ایسے ہوتا ہے کہ انسان کسی مجبوری کے پیش نظر کوئی ایسا کام کر لیتا ہے جس میں مقصود اللہ کی نافرمانی نہیں ہوتی لیکن وہ کام آتا اللہ کی نافرمانی کے زمرے میں ہے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری قربانی کا، زکوٰۃ کا اور صدقہ وخیرات کا کچھ بھی ہم تک نہیں پہنچتا کیونکہ یہ سب کچھ تو تم آپس میں تقسیم کر لیتے ہو ہم تک تمہارا خلوص اور نیت پہنچتی ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے پر بڑی اذیتیں دی گئیں ایک روز انہیں پانی میں اس قدر غوطے دیے گئے کہ کفار جو ان سے کہلوانا چاہتے تھے کہلوا لیا یعنی اسلام چھوڑنے کے لیے باتیں کہلوائیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد انہوں نے چھوڑ دیا کچھ دیر بعد جب ان کے ہوش وحواس درست ہوئے تو انہیں اپنے ان الفاظ پر پشیمانی ہوئی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمار رضی اللہ عنہ اپنے دل کی کیفیت بتلاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام پر قائم ہوں اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزیز ہیں اس دوران آیت نازل ہوئی اے میرے محبوب ﷺ کفار اگر جبراً کسی

سے اس کا دین چھڑانے کے لیے کچھ کہلوالیں تو کوئی بات نہیں اگر ہمارے اس بندے کا دل دین پر قائم ہے اس سے مواخذہ نہیں کیا جائے گا اس سے یہ ثابت ہوا کہ نیت کی درستگی مقبولیت کا نتیجہ ہے پس ہمیشہ نیت درست رکھنے کی کوشش کرو تا کہ ہر عمل میں اخلاص و وفا پیدا ہو اور وہ عمل مقبول بارگاہ بن جائے تم نے وہ حکایت تو سنی ہی ہوگی جس میں ایک بہت ہی گناہ گار شخص تھا اس نے توبہ کی نیکی کی طرف قدم بڑھایا تو موت کا وقت آ گیا حضرت عزرائیل علیہ السلام نے جان نکال لی جب اس بندے کے اعمال کا حساب کیا گیا تو وہی ایک قدم جو اس نے حق کی طلب میں خلوص نیت سے بڑھایا تھا مقبول بارگاہ ہو گیا حضرت اچھی نیت کی خبر تو ہوگئی یہ تو ارشاد فرمائیں کہ اخلاص بندے میں کیسے پیدا ہوتا ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب انسان کسی بھی نیک عمل میں مشقت اور بوجھ محسوس نہیں کرتا تو سمجھ لے کہ اس میں اخلاص پیدا ہو گیا کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعمال کی مشقتوں سے چھٹکارے کا نام اخلاص ہے اب دیکھو بعض بندے نماز ادا کرتے ہیں تو پیچھے اگر کچھ دوست بیٹھے ہیں یا کاروباری معاملہ ہے یا اور کوئی دیگر دنیاوی کام درپیش ہیں تو جلدی جلدی نماز سے پیچھا چھڑاتے ہیں بھلا ایسی نماز کہاں بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوتی ہے دوسرا یہ ہے کہ جب روزہ رکھا جائے تو افطاری کے وقت کا انتظار دوپہر سے ہی شروع کر دیتے ہیں حج وعمرہ کی سعادت نصیب ہو تو دنیا کو دکھاتا پھرے اور جب خانہ کعبہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچے تو ٹھیک طرح سے حاضری بھی نہ دے پائے اور جلد واپسی کا بھوت سوار ہو جائے یہ سب باتیں انسان کو اخلاص سے دور کرتی ہیں محض نماز میں کھڑا ہونے روزہ رکھنے اور اتنا لمبا سفر کرنا مشقت کے سوا کچھ نہیں لیکن جس بندے کا قلب ایک نماز کے بعد دوسری نماز میں اٹکا ہوا ہے اور منتظر ہے کہ کب اللہ بندے کو یاد کرتا

ہے اور بندہ دوڑ کر اس کے گھر میں پاک صاف ہو کر حاضری دے جب ماہ رمضان میں روزہ کا حکم آئے تو ہر ایک چیز جس سے منع کیا گیا رک جائے اور افطاری کے وقت اشک بہائے کہ تیرا ایک پیارا روزہ رخصت ہو گیا جب ماہ رمضان کی آخری گھڑیاں آ جائیں تو بہت ہی زیادہ آبدیدہ ہو جائے کہ پتہ نہیں یہ گھڑیاں آئندہ نصیب بھی ہوں گی کہ نہیں اس کی آنکھوں کے ساتھ دل بھی گواہی دے رہا ہو جب حج وعمرہ کی سعادت کے لیے جائے تو خیال ہی نہ ہو کہ مخلوق کی نظر میں بلند مقام پا لوں گا بلکہ اس نعمت پر شکر بجالائے اور اعلیٰ طریقہ سے تیاری کرے اور شکر گزاری کرے کہ ایسی مقدس جگہ پر بلایا جا رہا ہے جو تنگی پریشانی اس سفر کے دوران آئے خندہ پیشانی سے قبول کرتا جائے اور اس عظیم سعادت پر خوش وخرم نظر آئے یہ میرے دیکھنے کی بات ہے کہ ایک شخص نے مدینہ شریف میں یہ شعر پڑھا

مجھے آج ہی پلا دے نہ تو ٹال کل پہ ساقی
کل تک نہ جائے چھلک میرا جام زندگانی

اس شخص نے یہ شعر چند بار پڑھا اس کے بعد روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گر گیا اور جان خدا کے سپرد کر دی جو کام کرو اللہ کے لیے کرنے کی نیت کرو اور جو عمل کرو بوجھ سمجھ کر کبھی نہ کرو بلکہ ہر نیک عمل کی توفیق اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر کرو بڑی برکتیں نصیب ہوں گی اچھا میں دعا کرتا ہوں اللہ میری تمہاری نیت درست کرے اور اعمال میں اخلاص و وفا کی نعمت نصیب ہوتا کہ سر حشر آبرو رہ جائے آمین! اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عنایت فرما دی ہم نیت کی درستگی اور اعمال میں مشقتوں سے چھٹکارے کے تصور میں گم اپنے گھروں کو چلے آئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

بارہویں مجلس

کچھ عرصہ کے بعد سعادت دیدار نصیب ہوئی تو دیکھا چند احباب کے ساتھ ساتھ ایک پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس شخص بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس کے ساتھ خصوصی شفقت فرمارہے تھے میرے پاس کچھ مٹھائی اور فروٹ تھا جو میں نے پیش کیا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو بھی دیا پھر اس کو کھانا کھلایا بعد میں اسے رخصت کر دیا وہ بھی اس وقت جب اس نے اجازت طلب کی پھر متوجہ ہو کر فرمایا کبھی سادہ لباس والے اور میلے کچیلے لوگوں سے نفرت نہیں کرنی چاہیے ہو سکتا ہے خدا ان ٹوٹے دلوں میں ہو پھر اپنے ابتدائے حال کے ایام کا ایک واقعہ سنایا کہ میں ایک مرتبہ حجرہ شاہ مقیم گیا وہاں بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دے کر جب واپس آرہا تھا تو دیکھا ایک جگہ بغیر داڑھی مونچھوں کے ایک شخص حقہ پی رہا تھا اس کا لباس بھی قدرے میلا تھا میں نے اس کی طرف توجہ نہ دی جب اس کے پاس سے گزرا تو چند قدموں کے بعد ہی اس کی آواز میرے کانوں میں پڑی کہ فقیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جام صاحب یوں نظریں چرا کے نہ جایئے میں نے حیرانگی میں پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حقہ اٹھا کر ایک طرف چل دیا حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایام جوانی میں میں نے ایک صوفی کو دیکھا اس نے کہا مجھے حلوہ کی طلب ہے میں نے اسے کہا صوفی اور حلوہ پس اس کی زبان پر یہ ورد جاری ہو گیا اور ایک طرف چل دیا ایک شخص اس کے پیچھے گیا وہ شاید ان لوگوں میں دلچسپی رکھتا تھا اس نے دیکھا وہ صوفی جنگل میں پہنچ کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور جان اپنے خالق کے سپرد (صوفی اور حلوہ) کہتے ہوئے کر دی حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کو جب اس شخص نے آ کر اطلاع دی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کر لی کہ آئندہ کسی سے مذاق میں بات نہیں کرنا بے شمار لوگوں کو ایسے

ہی لوگوں کے ذریعے راہ حق نصیب ہوئی ایسے لوگوں نے بڑے لوگوں کے مستقبل کے متعلق ان کے احوال کی خبریں دیں حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ بچپن میں جب اپنے دوستوں کے ہمراہ حضرت باباولی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دینے گئے تو راستے میں ایک درویش نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہوگا حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ ایسے لوگوں کی تلاش میں ویرانوں، جنگلوں اور گلیوں میں پھرا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک قبرستان کے قریب ایک مجذوب دیکھا آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے پیچھے پیچھے پھرنے لگے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو گالیاں دیتا پتھر مار کر بھاگتا پھر بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے پیچھے رہے آخر ایک روز اس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صدق دل کی بنا پر خصوصی توجہ سے نوازا بعض لوگ ایسے لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں، طنز کرتے ہیں انہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ ایک راستے سے گزر رہے تھے تو ایک شخص کو کسی نے لالچ دے کر کہا کہ اس بزرگ کو ڈنڈا مارو اس نے انہیں ڈنڈا مارا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا اس نے کہا بابا پیچھے مڑ کر کیوں دیکھتے ہو اللہ کی مرضی تھی تو تمہیں ڈنڈا لگا اگر اللہ کی مرضی نہ ہوتی تو تمہیں ڈنڈا نہیں لگ سکتا تھا اس پر حضرت ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ڈنڈے کی تکلیف کی وجہ سے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ اس وجہ سے دیکھا کہ اللہ نے اس بدبختی کے لیے کس کا انتخاب کیا ہے پس اللہ تعالیٰ کے ان سادہ لباس لوگوں کا مذاق اڑانا یا انہیں تکلیف دینا بدبختی کی علامت ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے پھر نماز ظہر کا وقت ہوگیا نماز کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا آج یہیں رکنا صبح ملاقات ہوگی انشاءاللہ! اگلے روز شیخ رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے تو فرمایا ہمارے شیخ حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ بڑے سادہ لباس میں رہا کرتے تھے ان کو دیکھ کر قطعی احساس نہیں ہوتا تھا کہ اتنی

بلند پایہ شخصیت کے مالک ہیں لیکن اپنے زیر تربیت لوگوں کو جب روحانی منازل طے کراتے تو پھر انہیں خبر ہوتی کہ سادہ لباس میں ملبوس یہ ہستی کمالات میں کس بلند مقام پر فائز ہے اور میں نے آج جو تم سے بات کرنا تھی وہ یہ ہے کہ اس راہ میں نسبت کا مضبوط رہنا بہت ضروری ہے جسے نسبت میں کمال حاصل نہیں وہ زندگی کو با کمال نہیں بنا سکتا میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ دوڑا کرتے کسی نے پوچھا یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے ہیں تو جواب میں فرمایا جس طرح ان ڈبوں کی نسبت انجن سے ہے تو یہ اسی رفتار سے چل رہے ہیں جس رفتار سے انجن چل رہا ہے اگر ان ڈبوں سے کوئی ڈبہ انجن سے جدا ہو جائے گا تو وہ رک جائے گا میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میرا قدم اپنے مرشد کے پیچھے پیچھے ان کے ساتھ نسبت کی وجہ سے سدا رواں دواں رہے کبھی مجھے ان سے جدا نہ ہونا پڑے اور میں راہ حق کا مسافر رہوں۔ ایک بزرگ میلے کچیلے کپڑوں میں ملبوس تھے وہ ایک طرف جا رہے تھے ان کے پیچھے ایک نوجوان جوڑا چلا آ رہا تھا جن کی آپس میں بڑی محبت تھی اس بزرگ کو خبر نہ تھی کہ اس کے برابر یہ دونوں پہنچنے والے ہیں۔ وہ محو ذکر الٰہی میں چل رہے تھے اسی دوران انہوں نے تھوکا تو ان کی تھوک جوان کی محبوبہ پر گر گئی پس اس نے جوش میں آ کر اس بزرگ کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا جب چلا گیا تو گھر پہنچتے ہی جانے کیا تکلیف ہوئی بڑے اضطراب میں مبتلا ہو کر مر گیا گھر والے پریشان ہوئے لڑکی سے پوچھا کیا معاملہ ہوا کیا کھایا راستے میں اس لڑکی نے کہا راستے میں کوئی ایسی چیز نہیں کھائی کوئی خاص معاملہ بھی نہیں ہوا ہاں البتہ ایک بزرگ تھے انہوں نے لاعلمی میں تھوکا تو وہ تھوک مجھ پر آ پڑی اس نے اس بزرگ کو برا بھلا بھی کہا اور مارا پیٹا بھی اس بزرگ نے کوئی بات نہ کی گھر والے اس بزرگ کو تلاش کرنے لگے آخر ڈھونڈنے میں کامیاب ہو

گئے اس بابا سے معافی طلب کی انہوں نے اس لڑکی کی طرف دیکھ کر فرمایا اے لڑکی وہ تیرا یار تھا اس نے کہا ہاں فرمایا تیرے اوپر تھوک گری تو تیرے یار کو بہت غصہ آیا اس نے مجھے بہت مارا میاں میرا بھی ایک یار ہے جس نے مجھے تکلیف دینے والے کو مار ڈالا شیخ رحمتہ اللہ علیہ اس کے بعد اشک بار ہو گئے فرمانے لگے اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کی گستاخی سے بچائے اور ان کے حب داروں میں ہمیشہ رکھے تاکہ خدا کی قربت نصیب رہے پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ کو کسی نے مارا میاں تو کچھ نہ بولے اور چل دیئے تھوڑی دیر بعد کسی نے کہا یہ تو اللہ کا ولی ہے وہ شخص گھبرا گیا دوڑ کر اس بزرگ کے قدموں میں گر پڑا اور معافی مانگنے لگا اس پر اس بزرگ نے فرمایا جاؤ میاں جاؤ معافی کس بات کی اس نے کہا میں نے ابھی آپ کو مارا تھا اس بزرگ نے فرمایا ہمیں تیری مار کی کیا پرواہ ہے یہ تو میرے رب کی مرضی تھی میں نے اپنے رب کی مرضی کو تسلیم کیا وہ نہ چاہتا تو تیری کیا جرات تھی مجھ پر ہاتھ اٹھاتا یہ لوگ خدا سے رشتہ جوڑنے کا عظیم ذریعہ ہیں ان کے ادب واحترام کو ہمیشہ محفوظ خاطر رکھو ان کی فضیلت ہمیشہ تسلیم کرو اور بچو ان کی گستاخی سے اللہ ہمیں صالحین کرام کے ساتھ مضبوط نسبت رکھنے کی توفیق بخشے اور تادم وصال اس رستے پر گامزن رہیں تمہیں اجازت ہے اللہ تمہارے سفر کو قبول فرمائے اور ان صالحین کرام کے صدقہ سے خیر و برکتیں عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

تیرھویں مجلس

ایک دفعہ نماز عصر کی جماعت کرائی امامت کے دوران آپ رحمتہ اللہ علیہ کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا سلام کے بعد جب شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے دعا فرمانے کے لیے ہاتھ اٹھائے تو پسینہ سے شرابور تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نماز خدا سے ملاقات ہے اپنے اپنے شوق اور محبت کے مطابق انسان نماز سے راحت والفت پاتا ہے عرض کیا گیا نماز میں خشوع وخضوع پر بہت زور دیا گیا لیکن اپنے ساتھ ساتھ جانے کتنے لوگوں کو مختلف شہروں میں مختلف مساجد میں دوران سفر بھی نماز ادا کرتے دیکھا لیکن اس کی مثال تقریباً نہ دیکھنے کے برابر رہی اور کبھی کسی شخص کو نماز میں دیکھا بھی تو روتے ہوئے اور مسائل کی رو سے آواز نہیں نکلنا چاہیے کہ دوسرا سنے ذرا خشوع وخضوع کی اہمیت کو واضح فرما دیجیے اور ساتھ ساتھ نماز ہم کیا سمجھ کر پڑھیں جواب میں فرمایا دیکھو بیٹا عبادات میں افضل ترین چیز یہی نماز ہے جسے قائم کر لینے سے ایک ایمان والے کو بڑی برکتیں نصیب ہوتی ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے وصال سے قبل فجر کی نماز ادا فرمائی تھی کسی نے عرض کیا حضرت طبیعت کیسی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا ۲ رکعت نماز ادا کر لی خدا کا شکر ہے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز کو تین بار پڑھا کیونکہ ادائیگی نماز کے بعد وہ بیہوش ہو جاتے تھے جب ہوش آتا تو پھر نماز ادا کر لیتے پھر انہوں نے وصال فرمایا حضرت سہل بن عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سچے کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اسے نماز کے لیے ابھارتا ہے جب وہ سویا ہوتا ہے تو اسے بیدار کرتا ہے بے شمار اولیاء عمر کے آخری ایام میں بیمار ہو جاتے ان پر بیہوشی غالب آجاتی تو ٹھیک نماز کے وقت انہیں ہوش آجاتا نماز ادا فرما کر پھر بیہوش ہو جاتے (خود پیر ومرشد جام محمد ظفر اللہ بار وی رحمتہ اللہ علیہ عمر

کے آخری سال اسی کیفیت میں رہے ہم کبھی ملاقات کے لیے آتے تو کوئی بات نہ ہوتی آپ رحمتہ اللہ علیہ بیہوش چارپائی پر پڑے رہتے لیکن عین نماز کے وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ہوش آتا نماز ادا فرمانے کے بعد پھر بیہوش ہو جاتے ایک بار میں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بدن کو چھو کر دیکھا تو ایسے لگا کہ جیسے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بدن میں جان ہی نہ تھی) نماز کے متعلق بڑے بڑے لوگوں نے اپنی اپنی فہم کے مطابق گفتگو کی تھیں ان باتوں میں سب سے اہم بات پر توجہ رکھنے کے سوا کسی اور بات سے ذہن کو الجھن سے بچانا ہے اور وہ بات یہ ہے کہ تم نماز کو اللہ کا حکم سمجھ کر ادا کرو جب تم نماز کو اللہ کا حکم سمجھ کر ادا کرو گے تو تم پر اپنی اوقات اور خدا کی بڑائی واضح ہو جائے گی پھر تمہارے پاس عجز وانکساری کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا جس سے تم اپنے خالق کو پکار سکو جب بھی اذان کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے گی تو تمہارے دل سے آواز آئے گی اللہ نے بندے کو یاد کیا بندہ اپنے رب کی طرف خوشی خوشی جائے ہر بوجھ اور مشقت سے آزاد ہو کر پھر وضو کرے دوران وضو ہر عضو کو پاک کرتا جائے اور ساتھ توبہ کرتا جائے کہ اے مولا جو گناہ بھی پچھلی نماز سے لے کر اب تک اس عضو کے ساتھ ہوا معاف فرما بے شک اللہ پاک صاف رہنے والوں اور توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اس کے بعد اس کا پسندیدہ ہو کر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے ہر خیال اور دنیا کی خواہش سے آزاد ہو کر معراج شریف کا واقعہ نمازی تو ہے جب رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے تو سدرۃ المنتہیٰ جہاں جبرائیل علیہ السلام کی حد ہوئی اور آگے اکیلے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اس دوران کون سی چیز ہے جو خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آشکار نہیں کی کائنات کی ہر شے کو دیکھا انبیاء رُسل ملے لیکن رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز سے دل نہ لگایا اور خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی

مثال مازاغ البصر و ماطغیٰ سے دی یہاں تک کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبرائیل علیہ السلام کو چھوڑ کر آگے بڑھے تو یہ خیال تک نہ آیا کہ کیا کیا دیکھ کر آیا ہوں خدا سے ملاقات کے شوق کے سوا دل میں کچھ نہ تھا اور پھر وہاں راز و نیاز کے ساتھ نماز اللہ نے تحفہ کی صورت عنایت فرمائی اور پانچ نمازوں کا حکم جاری کر دیا جس میں سے ایک ہی نماز ترک کرنے پر کفر ہو جاتا ہے اب اس واقعہ سے ذرا اچھی طرح سمجھ لو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے پیغام دیا گیا ہے کہ اللہ نے یاد فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے ملنے چل پڑے (کسی کو پیغام نہیں دیا کہ میں فلاں جگہ جا رہا ہوں) جب خدا سے ملاقات ہوئی تو شوق میں عرض کیا مولا مجھے واپس نہ بھیج تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو واپس بھیجا جائے گا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے شریعت قائم ہو اور جو کچھ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا ہے دوسرے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سے فیض یاب ہوں پس جب انسان نماز کے لیے جائے تو خالص اللہ کے لیے جائے اور کوئی چیز یاد نہ رکھے جب تک طبیعت اس نعمت کو نہیں پا لیتی نماز میں روحانی لذت نصیب نہیں ہو سکتی تم اس بات پر غور کرو کہ تم اگر مجھ سے ملنے آؤ لیکن میری بجائے دوسرے لوگوں سے ملاقات کر کے واپس چلے جاؤ تو کیا تم یہ بات کسی سے کہہ سکتے ہو کہ مجھ سے ملاقات کر کے آئے ہو عرض کیا نہیں حضرت فرمایا اسی طرح بندہ نماز کی ادائیگی کے لیے نماز میں خیالاتِ دنیا میں الجھا رہے اور واپس پلٹ کر لوگوں سے کہتا پھرے کہ میں نماز ادا کر کے آ گیا اس غفلت سے جب تک نجات نہیں ملتی اس وقت تک خشوع و خضوع کے جھونکے قلب کی دنیا کو نہیں مہکا سکتے اللہ سے محبت و ملاقات کا شوق طبیعت پر غالب کرنے سے خشوع و خضوع نصیب ہوتا ہے اس وقت انسان کی طبیعت بڑی مست و بے خود ہو جاتی ہے رسول عربی صلی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے اے بلال رضی اللہ عنہ اذان دو اور ہماری راحت کا بندوبست کرو اب کوئی اگر اذان سن کر یہ کہے کہ او وہ نماز کا وقت ہو گیا یہ ایک قسم کی حیرانگی ہے تیاری نہیں یہ جو نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایمان والے پر پانچ نمازیں فرض ہیں جب تک وہ زندہ رہے وہ ہر وقت اس بات کے لیے تیار رہے متوجہ رہے کہ اذان کے ہوتے ہی خوشی خوشی مسجد کی طرف چلے دل میں اس خیال کے ساتھ کہ آ گیا وقت اس خوش قسمتی کا کہ اپنے خالق سے خصوصی ملاقات ہوگی اس سے چپکے چپکے باتیں کروں گا اس کی بارگاہ میں ادھر ادھر نہ دیکھوں گا بلکہ جہاں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کے دوران نگاہ رکھنے کا (قیام رکوع وجود کے دوران) حکم دیا رکھوں گے (کیونکہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہوں کی تعریف میں جو اللہ نے فرمایا کہ انہوں نے نہ ادھر دیکھا نہ ادھر دیکھا بلکہ جو دکھایا گیا فقط وہی دیکھا) بس اس کیفیت کا نام خشوع وخضوع ہے نماز تک پہنچتے پہنچتے آنکھیں پرنم اور بدن اپنے اختیار سے بیگانہ ہو کر خالق ومالک کی محبت میں سرشار ہو جائے اور روحانیت کی ساری نعمتیں اسی ایک حکم کی تعمیل میں اکٹھی ہو کر انسان کے دامن میں سمٹ آتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ "نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے" اس لیے کہ نماز میں اللہ کا دیدار ہوتا ہے اللہ تمھیں مجھے نماز کی ادائیگی اچھے طریقے سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنا خصوصی فضل وکرم ہمارے شامل حال فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں فرمائے۔آمین!

چودھویں مجلس

شدید گرمی کے موسم میں ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو درختوں کے نیچے چارپائی پر تشریف فرما تھے چند پیر بھائی اور بھی دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے تھے تھوڑی دیر کے بعد سلسلہ گفتگو چلا تو عرض کیا حضرت گناہوں سے چھٹکارا کس صورت مل سکتا ہے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے عرض کیا بات کی سمجھ نہیں آئی فرمایا جب آدمی جیتے جی خود کو مردہ تصور کرلے یا زندوں میں مردہ بن کر نہیں رہتا اس وقت تک کامیابی نصیب نہیں ہوتی کیونکہ ماحول کی آلودگی ہر لمحہ انسان کو خراب کرنے کی کوشش میں رہتی ہے آدمی جب تک برے ماحول سے خود کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا تو برائی ہونے کا امکان روشن رہتا ہے بری صحبت میں رہنے سے خیالات بھی برے ہو جاتے ہیں ہر وقت برے کاموں کے کرنے کی بھیڑ دماغ میں رہتی ہے جب آدمی برا ماحول ترک کر دیتا ہے تو خیالات سنجیدہ اور شریف ہو جاتے ہیں اور کبھی بھولے سے بھی برائی کا تصور نہیں رہتا صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی شخصیت کی بلندی اور کردار کی خوبصورتی کائنات کی محبوب ترین ہستی کی پیاری اور عظیم صحبت ہے جس میں رہ کر ان کے خیالات روحانی ترقی کی منازل طے کرتے تھے جب کبھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر میں دور ہوتے تو ان کے خیالات میں یا سوچ میں ہلکا پھلکا تصادم رونما ہوتا تو اس سے بھی ان کی نسبت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور زیادہ مضبوط ہو جاتی وہ اس بات پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے سے برا خیال قریب نہیں آتا تھا بے شک ہماری زندگیوں کے بے مثال ہونے کا وسیلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے جب صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری صحبت نصیب نہ رہی تو بے شمار واقعات ایسے رونما ہوئے جن پر گفتگو مناسب نہیں لگتی بس خلفائے راشدین

کے بعد تو انتہا درجے کے معاملات بگڑے اور کائنات کی محبوب اور پیاری ہستی کی آنکھوں کے نور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت بھی کلمہ گو لوگوں کے ہاتھوں ہوگئی حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کوئی بندہ برے ماحول میں رہے اور پھر کہے کہ مجھ پر یہ ماحول اثر نہیں کرتا اس کا خیال غلط ہے اللہ نے کسی انسان کو ایسا پیدا نہیں فرمایا کہ وہ ایسا دعوٰی کر سکے۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ قدم بری راہ پر ایک بار پڑ جائے تو پھر بڑی مشقتیں اٹھانے کے بعد وہ بھی اللہ کا فضل و کرم شامل حال ہو تو نجات نصیب ہوتی ہے دنیا کی ہر چیز انسان کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتی ہے اہل اللہ کے نزدیک ہر وہ چیز دنیا ہے جو حق تعالیٰ کی یاد سے غافل کرتی ہے اسی لیے فرمایا گیا کہ اچھے کی صحبت سو سال کی بے ریا عبادت سے بھی بہتر ہے صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور ہماری عبادت میں فرق کوئی نہیں کیوں کہ جو طریقہ نماز کا تلاوت کا حج کا نیکیوں کا بتایا گیا ہے اسی طرح ہم بھی عمل کرتے ہیں لیکن ان کی فضیلت پوری امت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پاک میں رہنے کی وجہ سے اشرف و اعلیٰ ہے ہمارے مشائخ نقشبند رحمتہ اللہ علیہم اسی لیے تو اس طریقہ پر عمل کرتے ہیں کہ اپنے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم سے نسبت قائم رکھی جائے ان کی صحبت کامل سے زیادہ مستفیض رہا جائے مجھے تو جب بھی اتنا وقت ملتا کہ مرشد کی زیارت کر سکتا تو وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا اور کثرت سے وقت نکالتا کہ سعادت دیدار نصیب ہو جائے اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اپنے شیخ بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ہجر و فراق و صدمات کا تذکرہ فرمانے لگے ہماری آنکھیں بھی پرنم ہو گئیں پھر پر جوش آواز میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا مرشد کی صحبت بڑی شے ہے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مرید سے مرشد کی حکم عدولی ہو جائے تو فرار کی راہ

اختیار کرنے کی بجائے اس کے در پر آ جائے اس کا مرشد کے در پر آ جانا کام تھا آگے اس کے احوال کی درستگی اس کے مرشد کا کام ہے کہ وہ اسے ایسی راہ بتائے کہ جس سے وہ خدا کی محبت سے بیگانہ نہ رہے ایک شخص حضرت خواجہ غلام حسن رحمتہ اللہ علیہ کا مرید ہوا تو اس کو ایک برا عمل کرنے کی عادت تھی حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا وہ عمل اب نہ کرنا اس نے کہا کہ رکا نہیں جاتا حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میرے سامنے تو نہیں کرو گے اس نے عرض کیا حضرت اتنا بد بخت بھی نہیں ہوں کہ اپنے مرشد کا بھی ادب نہ کرسکوں جب وہ واپس گیا تو ایک عرصہ کے بعد اسی برائی کا خیال دل میں آیا جب وہ اس کا ارتکاب کرنے لگا تو حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ درمیان میں ظاہر ہو گئے شرم کے مارے ارادہ ترک کر دیا جب پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ غائب ہو گئے تو پھر تھوڑی دیر بعد دل میں تحریک ہوئی پھر حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ ظاہر ہو گئے جب تیسری بار ایسا کرنے لگا تو ایک تھپڑ پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے رسید کیا اور فرمایا بھول گیا اپنا عہد پس اس کے بعد پھر اس کی ایسی تقدیر بدلی کہ دوبارہ اس جرم کی طرف رجوع نہ کیا حضرت غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ بڑے درجے کے فقیر تھے مریدین کی تربیت میں کمال درجہ سبقت کے حامل تھے اس کے بعد دوپہر کا کھانا آ گیا فرمایا کھانا کھاؤ انشاء اللہ پھر بات کریں گے اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی اور گھر تشریف لے گئے اگلے روز صبح تشریف لائے تو فرمایا جوانی کی عمر میں مجھے اپنے پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت کاملہ سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہوا میں نے کامیابی مرشد کے حکم پر عمل میں پائی مرشد جو سبق دیتا ہے کرنا چاہیے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جو جس کا دوست ہے اسی کے طریقہ پر قائم رہتا ہے اللہ والوں سے دوستی اللہ کے ان پیارے بندوں کے طریقہ پر چل کر ہی قائم رہ سکتی ہے سلوک مرشد سے

رابطہ جوڑتا ہے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح سے سالک کو فیض ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت شامل حال رہتی ہے جیسے ہی بندہ دوستان خدا کے طریقہ سے ہٹتا ہے رجوع دنیا کرتا ہے تو نحوستیں اس کے دامن کو پکڑ لیتی ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے پس اس راہ میں قدم جمانے کا بہتر طریقہ یہی ہے کہ کبھی زندگی میں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ نعمت قرب تو اللہ کے فضل کی بدولت ہے جس کا انتخاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت میں فرما لیتے ہیں اس کی دستگیری بھی کرتے ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں سات بار لعاب دہن ڈال کر انہیں تقریر کا حکم دینا یا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو گوشہ نشینی سے منع کر کے اپنی امت کی خدمت کا کام لینا اور بے شمار اولیاء اللہ سے ایسے واقعات تمہارے سامنے ہیں تم مجھے ہی دیکھ لو میں نے جوانی میں کوئی سوچا تھا کہ اس قدر مجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گی جانے ظاہر و باطن میں کتنے اولیاء اللہ کی کرم نوازیاں میرے شامل حال ہوئیں قیامت کے دن تک مجھ پر مہربانی کے وعدے دیے گئے پس جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے محروم نہیں کرتا کوئی زمانے کی نظر میں کتنا بدکار اور برا ہو اللہ اگر اسے قبول کر لے تو اسے کوئی رد نہیں کر سکتا اور کسی کا اسے رد کرنا اس کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتا کتنے اولیاء اللہ ہیں جنکی ابتداء درست نہ تھی لیکن انتہا بہت شاندار اور زمانے کے لیے مثال ہے ہمارے ایک پیر بھائی بہت ہی گناہ گار تھے شیخ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ تائب ہوئے کچھ لوگ جو انا سمجھتے تھے اک مرتبہ محفل میں آگے بیٹھنے پر اس سے پیچھے ہٹنے کا تقاضا کرنے لگے ادھر سے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور فرمایا لو کو آج کل پیر گناہوں سے نہیں بچ سکتے تم مریدوں کے حال میں صفائی تلاش کرتے ہو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس رویہ نے اس شخص کو اور بھی اس راہ میں ثابت قدم کر دیا اور وہ شخص اپنے تائب ہونے والے عمل پر

مضبوطی سے جم گیا حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ مرید کی تربیت اور طریقت کے اصول جاننے میں بہت دلفریب شخصیت کے مالک تھے۔ مجھے ان کے خلوق کے ساتھ اس قدر ہمدردی کے رویے جب یاد آتے ہیں تو دل بہت خوش ہوتا ہے کہ مجھے اللہ کے ایک ایسے پیارے دوست کی نظرِ عنایت نصیب ہوئی اچھا اب تم چلو سفر کافی لمبا ہے اللہ خیریت سے لے جائے ہمت ہارنے کی بجائے ثابت قدم رہو جو لمحہ بھی نیکی کرنے کا نصیب ہو ضائع مت کرنا شاید وہ نیکی نجاتِ آخرت کا باعث بن جائے۔

اچھا السلام علیکم اللہ حافظ۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

پندرھویں مجلس

ایک مرتبہ ماہ جولائی میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ باہر درختوں کے سائے تلے کچھ دیگر پیر بھائیوں کے ساتھ محو گفتگو تھے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے کہ راہِ طریقت میں کامیابی مخالف طریقہ کی صحبت سے اجتناب کرنے میں ہے اور اگر کبھی دل میں خیال آئے کہ موجودہ دور میں ماحول کی آلودگی اور غیر شرعی معاملات ترقی پکڑ گئے ہیں تو بندہ کہاں کہاں سے بچے تو دل کی طرف توجہ کرنی چاہیے لوگوں میں رہ کر بھی دل اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہونے دینا چاہیے حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تجھے ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے کہ تو سراسر وہ ہو جائے یا وہ سراسر تو ہو جائے یا دونوں سراسر حق ہو جائیں حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کے مقرر کردہ اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذکر کا خیال ایسا پختہ ہو جائے کہ کسی بھی محفل میں کیوں نہ بیٹھو دل اللہ

کی یاد اور حضوری میں رہے حضرت خواجہ عزیز علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مردِ خدا وہ ہے جس کو کاروبار دنیا خدا کی یاد سے غافل نہ کر سکے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے مقبول حق ہونا ظاہر و باطن میں حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہنا اپنے باطن سے آشنا باقی ساری دنیا سے بیگانہ رہنا اس سے بہتر طریقہ دنیا بھر میں نہیں ہے۔پھر اس پیر بھائی کو جس نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی داڑھی پوری رکھ لی تھی سلوک بتلائی ہوئی تعداد سے بھی بہت زیادہ کرتے کرتے اب داڑھی بھی چھوٹی کرا دی تھی اور سلوک کی مقرر کی ہوئی تعداد بھی پوری نہیں کرتا تھا اس سے فرمایا کیا فائدہ ہوا اتنی تیزی کرنے کا اصل مقصد سے بھی دوری ہوگئی فرمایا استقامت کے ساتھ مرشد کے حکم کے مطابق سلوک طے کرنا چاہیے اور دنیوی معاملات سرانجام دیتے ہوئے بھی قلب کی طرف متوجہ رہنا چاہیے طبیعت میں جب تک پختگی نہ آجائے خوامخواہ آگے نہیں بڑھنا چاہیے لیکن اس انتظار میں مدت نہیں گزار دینی چاہیے کہ پختگی پیدا ہوگی تو کچھ کریں گے بلکہ ایسے کرنا چاہیے کہ جو سبق ملا چند دن اسے توجہ سے کرکے مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی حالت کا پتہ دینا چاہیے اگرچہ ہر کامل شیخ اپنے مرید کی حالت سے آگاہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی اپنے شوق کا اظہار کرنا چاہیے کہ طبیعت کچھ اور زیادہ کی خواہش مند ہے ایک مخصوص وقت سلوک کا رکھنا چاہیے تا کہ ہر روز طبیعت اس وقت کی طرف متوجہ رہے اس طرح بے شمار غلطیوں اور کوتاہیوں کا بھی سدباب ہو جاتا ہے اور آدمی اپنے اوقات کی بھی نگہبانی آسانی سے کر لیتا ہے پھر ذکر زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس وقت ذکر کی کثرت اس کے لیے کامیابی کا بہت بڑا ذریعہ بن جاتی ہے مجھے جب میرے شیخ حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر کی تلقین فرمائی تو میں نے ارشاد کے مطابق تعمیل کی اور سلوک میں ایسا کمال نصیب ہوا

کہ غفلت ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی سالک جب سلوک طے کرتا ہے تو دوران سلوک بہت سے کمالات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں ان سب کو اپنے مرشد کا فیض تصور کرنا چاہیے جو کرامت بھی ظاہر ہو وہ کرامت مرشد کی طرف منسوب کرنی چاہیے ایسا ہی حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے بعض مریدان معاملات کو ہی سب کچھ سمجھ کر پیر بننے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں اور اصل نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں یہ کمال تو اللہ کے فضل کا نتیجہ ہے جس پر وہ چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے سالک کو کبھی بھی اس لالچ سے سلوک طے نہیں کرنا چاہیے کہ وہ پیر یا استاد بنے گا بلکہ اس وجہ سے سلوک طے کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دامن کو معصیتوں سے داغدار ہونے سے بچائے اور صالحین کرام کا طریقہ اسے تا دم وصال نصیب رہے پھر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات سالک کے شامل حال ہو جاتی ہیں لیکن اسے اپنے خالق کے دیدار کے سوا کسی چیز کی طلب نہیں ہوتی خیال رہے کہ سالک کو سلوک اس وقت تک کچھ نفع نہیں دیتا جب تک وہ خلاف شرع امور سے نہیں بچتا اسکے بعد کھانا کھانے کا حکم صادر فرمایا خود چادر اوڑھ کر آرام فرمانے لگے پھر عصر کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے اگلے روز صبح تشریف لائے تو ارشاد فرمایا جو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اسی کے طریقہ پر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اور حضور ﷺ کا طریقہ نصیب فرمائے اور اسی راہ پر ہمارا خاتمہ ہو اللہ تعالیٰ کے ان پیاروں کے وسیلہ جمیلہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری میری زندگی خیر و برکت سے مالا مال کر دے اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے اٹھنا اور ان کی شفاعت سے بہرہ مند ہونا نصیب فرمائے اچھا اب تمہیں اجازت ہے بس اس بات کا ہمیشہ خیال رہے کہ زندگی میں حالات جیسے بھی آئیں یہ راستہ نہ چھوٹے اگر ایک دن دو دن کچھ عرصہ اس راہ سے بدقسمتی سے دوری ہو بھی جائے تو اس راہ کو

پانے کی کوشش ترک نہ کرنا اور نہ ہی مایوسی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

سولھویں مجلس

محرم الحرام کے مہینہ میں قدم بوسی کی سعادت نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کیسی رونق رہی اس بار حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پر عرض کیا خوب رونق تھی پھر ارشاد فرمایا بہشتی دروازہ کے متعلق لوگ باتیں تو کرتے ہوں گے عرض کیا جی حضرت باتیں تو لوگ کرتے ہیں لیکن بعض لوگ تعصب وعناد کی آگ میں جل بھن کر بہت ہی دل آزاری کی باتیں کرتے ہیں کہ یہ دروازہ کھلنا درست نہیں بدعت اور شرک ہے اس قسم کی الٹی باتیں کرتے رہتے ہیں جواب میں فرمایا خیر جو لوگ اولیاء اللہ کے منکر ہیں یا مخالف طریقہ ہیں ان سے خیر کی توقع کیسی بس تم اچھی طرح سمجھ لو کہ بابا صاحب کے وصال کو تقریباً آٹھ سو برس ہونے والے ہیں اس دروازے سے کوئی بد مذہب اور بد عقیدہ کبھی نہیں گزرا ہمیشہ ہر دور میں صالحین اور اہل ایمان یہاں سے گزرتے رہے ہر وہ راستہ جنت کا راستہ ہے جس راستے پر صالحین کا گزر ہوا گئی مثالیں ایسی ہیں کہ باطن میں اس دروازے کی حقیقت بزرگ ہستیوں پر آشکار کی گئی یاد رکھو ہم نماز میں اللہ سے دعا کرتے ہیں "اے اللہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا" بس یہی لوگ انعام یافتہ ہیں اور مفت کی نعمت ہیں ہمیں فائدہ برکت کے طور ضرور اٹھالینا چاہیے کیونکہ ہم انہیں خدا کا دوست سمجھتے ہیں خدا کا مد مقابل نہیں قیامت کے دن چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے پس اللہ اپنے

فریدالدین رحمتہ اللہ علیہ کے صدقے بڑا کرم فرما سکتا ہے بے شک اللہ غفورٌ رحیم ہے بندے کی نیت اور دل کے حال سے بخوبی آشنا ہے آئے دن من گھڑت فتوے لگانے والے خدا کے رشتے دار نہیں پس جس کا دل چاہے اس دروازے سے گزرے جس کا دل نہ چاہے نہ گزرے منزل تو یقین والوں کے لیے ہے کیونکہ خدا کی مرضی ہو تو چھوٹی بات کو بھی بڑی بنا سکتا ہے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ بڑے عظیم بزرگ تھے اب بھی ان کی ولایت کا عالم یہ ہے کہ ہر ولی ان کے شہر میں داخل ہوتے ہی ادب سے اپنے اختیارات سے معزول ہو جاتا ہے اور یہاں سے فیض یاب ہو کر جاتا ہے مجھ پر حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی کرم نوازیاں ہیں جب بھی جایا کرو میرا اسلام عرض کر دیا کرو اس سے تمہیں بھی بڑے فائدے ہوں گے اللہ تعالیٰ کا تم لوگوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ تمہارے شہر میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت ہی محبوب اور پیارے ولی کا مزار شریف ہے کاش تمہیں خبر ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کی کیا کیا رحمتیں ان کے صدقے لوگوں پر ہو رہی ہیں یہ اپنے شہر میں رہنے والوں کو رسوا نہیں ہونے دیتے بعض لوگ میری اس بات کو شاید دوری کی سمجھیں مگر میں نے ان کے کمالات ظاہر و باطن میں دیکھے ہیں یہ اپنے در پر آنے والے کو محروم نہیں لوٹاتے آج کل بعض رسومات ان کے مزار پر نامناسب شروع ہو گئی ہیں مگر اللہ تعالیٰ جلد ہی ان رسومات کا خاتمہ کر دے گا اور ایسے لوگ پیدا کر دے گا جو شریعت کو رواج دینے والے ہوں گے باقی بعض رسومات صوفیانہ ہیں جو عام لوگوں کی سمجھ میں آنے والی نہیں مگر سلسلہ چشتیہ کا شعار ہیں ظاہر ہے اس طریقہ کے لوگ انہیں فراموش نہیں کر سکتے اللہ کرے قوالی کا اصل رنگ اس مزار پر سدا نمایاں رہے باقی جس کی جیسی نیت ویسا ہی اسے بھاگ لگتا ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے بندہ جیسا مجھ سے گمان رکھتا ہے ویسی ہی میں اس پر مہربانی کرتا ہوں اب کوئی بھی برا کام یہاں ہوتا ہے

تو کیا بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے قبر سے نکل کر تو لوگوں کو منع نہیں کرنا ان لوگوں کو عملی زندگی میں جگہ جگہ نصیحت آموز مشکلیں آتی ہیں نہ سمجھیں تو ان کی مرضی ہے پس اللہ کے ولی کے در پر حصول خدا کے لیے جانا چاہیے تا کہ آخرت اچھی ہو جائے باقی ہر جگہ مختلف طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں اچھے بھی برے بھی اللہ اچھوں کے مقام اور بلند فرمائے اور بروں کو ہدایت دے آمین۔ اچھا اللہ تمہیں خیر و برکتیں عطا فرمائے اور اولیاء کرام سے سچی محبت نصیب فرمائے۔ اللہ نگہبان۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

ستارھویں مجلس

اس بار سردیوں میں دل میں خیال گزرا سمہ سٹہ حضرت محکم الدین سیرانی رحمتہ اللہ علیہ کے در پر حاضری دے کر کوٹ سلطان جاؤں گا جب ان کے مزار پر پہنچا تو ایک خاص ذہنی الجھن کا حل فوراً ہی نکل آیا چنانچہ میں ادھر سے کوٹ سلطان پہنچا میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو ابھی سلام ہی کیا تو فرمانے لگے کہاں سے سیریں کر کے آرہے ہو عرض کیا محکم الدین سیرانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف سے ہو کر آرہا ہوں انہوں نے میرے حال پر بہت جلد خصوصی شفقت فرمائی اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے شاید تمہیں خبر نہیں میں نے بارہ برس ہر ہفتہ میں ایک بار یہاں حاضری دی ہے اور بے پناہ عنایات ان کی طرف سے مجھ پر ہوئیں پھر میرے بچوں کا خیال کیوں نہ رکھیں عرض کیا حضرت ان کی کوئی بات ہی سنا دیں کیونکہ ان کے واقعات کتابوں میں زیادہ تر نہیں ملتے جواب میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ان کے واقعات تحریروں میں موجود ہیں یہ سہروردیہ سلسلہ کے بزرگ ہیں ان کے شیخ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ تھے یہ بڑی الفریب اور پر کشش

شخصیت کے مالک تھے بہت سی خرق عادات ان سے صادر ہوئیں ایک مرتبہ قدم اٹھاتے پھر رکھ دیتے کسی نے عرض کیا حضرت کیا بات ہے جواب میں فرمایا سنا کرتا تھا فقیر کے دوقدموں پر دنیا ہے اور میرا پہلا قدم ہی دنیا سے باہر جاتا ہے ان کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا محکم دین رحمۃ اللہ علیہ جوانمر درہ انہوں نے عرض کیا حضرت کیسے فرمایا زار بند کی حفاظت کرنا انہوں نے عرض کیا حضرت زار بند کو آج سے ایسا کس لیا کہ جنت کی حور بھی قیامت کے دن نہ کھول سکے گی ایک مرتبہ یہ اپنے خلیفہ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ کسی کی فصل سے گزر ہو گیا اس کے مالک نے کہا بابا اندھے ہو جو میری فصل خراب کرتے ہوئے گزر رہے ہو انہوں نے اپنے خلیفہ سے پوچھا کیا بولتا ہے یہ؟ خلیفہ نے جواب دیا بولتا ہے کہ میری فصل سے گزر ہو گیا تو کرم نوازی بھی فرماتے جایئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے پاس خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت ہے اسے بھی غنی کر دیا یہ فرماتے ہی اس کے حال پر کرم نوازی کر دی اسی طرح ایک مرتبہ ایک ڈاکو نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنپٹی پر ہتھیار رکھتے ہوئے کہا بابا نکالو جو کچھ تمہارے پاس ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس روحانیت کی دولت ہے تمہیں بھی دی یہ فرماتے ہی اس کے حال کو بھی اپنی توجہ سے بدل دیا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر ولی کا اپنا اپنا مزاج اور انداز ہوتا ہے یہ لوگ انسانیت کی زینت ہوتے ہیں کسی کو دکھ تکلیف نہیں دیتے بلکہ ان کے رنج والم مٹاتے ہیں یہ لوگ اللہ کی بڑی خاص نعمت ہوتے ہیں اچھا کیا تم نے ان کے مزار شریف پر حاضری دے لی اس کی برکتیں زندگی بھر تمہارے شامل حال رہیں گی پھر ارشاد فرمایا کہ تسبیح بھی کرتے یا یونہی آوارہ پھرتے رہتے ہو عرض کیا کبھی کر لیتا ہوں کبھی نہیں فرمایا یہ تو اچھی بات نہیں پھر عرض کیا دل میں خیال آ جاتا ہے کہ اللہ کو تسبیح کے بغیر بھی پکارا جا سکتا ہے یہ کوئی ضروری تو

نہیں اپنے اور اللہ کے درمیان اس کو وسیلہ کیوں بناؤں اس پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بالکل ہی نکمے ہو بھلا جو طریقہ تمہارے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم کا ہے اس سے ہٹ کر نئی راہ نکالنے کی تمہیں کیا ضرورت ہے تمہارا یہ خیال شیطانی وسوسہ ہے حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر کسی نے کہا کہ یہ کیوں اٹھائے پھرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا یہی تو مجھے رب سے ملانے والی ہے اور تو اسی پر اعتراض کرتا ہے حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے یہ مفت کے سوسپاہی ہیں مرید کا رابطہ اپنے مرشد سے اسی کے ذریعے ہوتا ہے جب کوئی مرید تسبیح کرتا ہے تو روحانیت کی موجیں اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے خصوصی فیض اس مرید کو پہنچتا ہے اس خیال سے توبہ کرو اور آئندہ ایسا راستہ جو تمہیں اپنے پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم سے جدا کرے اس پر نہ چلو تمہیں ہمارے طریقہ پر چلنا ہے اور ہمارا طریقہ خدا تک پہنچنے کا یہی ہے کم از کم چوبیس ہزار بار اللہ اللہ کی عادت ضرور ڈالو تا کہ کچھ نہ کچھ نصیب ہوتا رہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی اس کا درس دو۔ اچھا اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

اٹھارھویں مجلس

رمضان المبارک میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو گھر میں تشریف فرما تھے پردہ کروا کر اندر ہی اپنے حجرہ مبارک میں بلا لیا اور ارشاد فرمایا ماہِ رمضان کی خوب برکتیں نصیب ہو رہی ہوں گی عرض کیا جی حضرت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں اور نگاہِ فیض کا صدقہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اس مبارک مہینہ میں شاملِ حال ہے پھر عرض کیا اعتکاف بیٹھنا تھا بس اسی لیے حاضر ہوا فرمایا ضرور بیٹھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ اس مبارک مہینہ کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے عرض کیا زیادہ دن بیٹھنے میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا اعتدال پسندی اچھی بات ہے ویسے بھی ایسے معاملات میں شہرت کا اندیشہ ہے تم اعلان کیے بغیر جب چاہو مسجد میں جا کر بیٹھ جایا کرو اور اعتکاف کی نیت کر لیا کرو اور جب آخری عشرہ آئے تو پھر دس دن بیٹھ جانا اس طرح تمہارے لیے آسانی ہو گی ویسے بھی شہرت کی زندگی سے بچنا چاہیے کیونکہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں شہرت میں آفت ہے پھر ارشاد فرمایا اس مہینہ کی بڑی برکتیں ہیں عرض کیا کچھ ارشاد فرما دیں تو نعمت خاص حاصل ہونے کا امکان روشن ہو جائے فرمایا جس طرح عام لوگ اس مہینہ میں روزہ رکھتے ہیں اور اعتکاف کرتے ہیں اور شرعی احکام کے مطابق پابندی کرتے ہیں سالک کے لیے اس مہینہ میں یہ پابندیاں سارا سال اپنی طبیعت پر لاگو رکھنے کی نعمت نصیب ہوتی ہے سارا سال غیر شرعی کاموں سے اس مہینہ کی برکت سے محفوظ رہتا ہے اور صوفی اعتکاف کی بدولت سارا سال شرعی حدود سے باہر نہیں نکلتا روزہ ایک باطنی عبادت ہے جس کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہوتا ہے درویش اس دنیا کو ایک دن تصور کرتا ہے اور خود اس میں روزے سے ہوتا ہے اس کے بعد فرمایا اب تم باہر چلو گھر والوں نے کام کرنا ہوں گے وہ تمہاری وجہ

سے کافی دیر سے پردہ میں ہیں انشاءاللہ صبح ملوں گا اگلے روز شیخ رحمتہ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا اس مہینہ میں ہر برے کام سے حتی الامکان بچا جائے تا کہ آئندہ اس کے بہتر اثرات طبیعت پر ظاہر ہوں جہاں تک ہو سکے اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھتے ہیں ضرورت کی چیزیں انہیں دیا کرو بڑا ثواب ہے عید کے دن یتیم، مسکین، غریب بچوں کا خیال رکھو ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ عید کے روز حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں توڑ رہے تھے انہوں نے عرض کیا حضرت کیا بات ہے انہوں نے جواب دیا وہ سامنے جو بچہ کھڑا ہے یتیم ہے ایک جگہ کھڑا رو رہا تھا میرے پوچھنے پر جواب دیا کہ سب بچوں نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں میرے پاس کیوں نہیں ہیں پس مجھ سے دیکھا نہ گیا چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ کھجوریں بیچ کر اسے لباس خرید دوں حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا یا حضرت میرے پاس پیسے ہیں میں اسے لباس لے دیتا ہوں چنانچہ وہ اس بچے کو ساتھ لے گئے اور لباس خرید کر دے دیا پس بیٹا اصل عید انہی لوگوں کو خوشیاں دلانے میں ہے اچھا اللہ تعالیٰ تمہارا سفر قبول فرمائے اور قیامت کے دن اس کے بہتر نتائج تمہارے لیے ثابت ہوں اللہ خیریت سے تمہیں لے جائے۔ خدا حافظ۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

انیسویں مجلس

ایک مرتبہ سال کے ابتداء میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی کسی معاملہ میں پریشانی تھی جو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کر دی تو جواب میں فرمایا نسبت بڑی شے ہے جب تک بندہ اپنا آپ اللہ کی راہ میں مٹا نہیں دیتا کامیاب زندگی کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر کے ہی بلند مراتب پائے جب ان کی نسبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مضبوط ہوگئی تو مخلوق کا خوف ان کے دلوں سے جاتا رہا ایک مرتبہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جنگل میں شیر آ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں آپ رضی اللہ عنہ کا اتنا کہنا تھا کہ شیر نے سر جھکا لیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی قدم بوسی کرنے لگا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پہلوان تھے ایک مرتبہ کمزور و نحیف شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ میں کشتی کے لیے آیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا نہ تیرا جسم پہلوانوں والا اور نہ تیرے بدن میں طاقت کوئی مجبوری ہے یا خودکشی کا ارادہ؟ اس پر اس شخص نے جواب دیا میں سیّد ہوں میرے بچے کافی دنوں سے بھوکے ہیں جب کھانے کو نہ ملا تو میں نے فیصلہ کیا کہ مر جانا چاہیے کسی سے بھیک نہیں مانگنا ادھر میں نے کشتی کا اعلان سنا تو دل میں خیال آیا سید کا بیٹا ہوں میدان میں ہی کیوں نہ جان دوں چنانچہ میں تمہارے مقابلے میں آ گیا ہوں اس پر جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بس تھوڑی دیر میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنا میں گر جاؤں گا تم میرے اوپر بیٹھ جانا بعد میں لوگ تمہیں انعام میں بہت کچھ دے دیں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا اس سید کو دنیا نے کندھوں پر اٹھا لیا اور بہت سا انعام دیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب گھر جا کر سوئے تو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لائے اور فرمایا جنید رحمتہ اللہ علیہ تو نے میری آل کی عزت کی میں نے اپنی امت کے دل میں تمہاری عزت ڈال دی اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت زیادہ اشک بار ہو گئے اور فرمانے لگے اللہ ہمیں بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کی عزت کی توفیق عطا فرمائے پس بیٹا نسبت بڑی دولت ہے کسی کے ساتھ ہو جائے تو بڑی برکتیں ہیں اور اگر کوئی ایسے شخص کے ساتھ نسبت رکھتا ہے تو اس کے لیے بھی برکتیں ہی برکتیں ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے جو بھی میرے سلسلہ میں داخل ہو گا میں اس کی نجات کراؤں گا ہمارے مشائخ رحمتہ اللہ علیہم کے اقوال ہیں کہ ہمارے سلسلہ میں محرومی نہیں جو اس سلسلہ میں داخل ہو گا محروم نہ رہے گا اور جسے محروم رہنا ہے وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکے گا حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہونے والے لوگوں کی صورتیں مجھے دکھا دیں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مرید کا انتقال ہوا اس کی قبر سے خوشبو آ رہی تھی اور اس مرید کی صورت پر نور بھی بہت تھا ان سے کسی نے عرض کیا حضرت آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید کی قبر سے خوشبو بھی آ رہی تھی اور چہرے پر نور بھی بہت تھا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا اس کی قبر کے سرہانے سورۃ یٰسین تیری نانی تو نہیں پڑھ رہی تھی ایک مرتبہ ہم اپنے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ ہم سے آنکھیں بند کر کے گفتگو میں مصروف تھے اسی دوران ایک کتا ان کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ مجلس میں ایک آدمی نے اس کتے کو ایک ڈھیلا مار کر بھگا دیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا کس نے مارا اسے؟ شیخ کے الفاظ میں ذرا سختی تھی اس لیے سب نے خاموشی اختیار کی شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے دو مرتبہ اور پوچھا پھر رونے لگے اور فرمایا کہ میرے ساتھ محبت ہوتی تو میرے پاس بیٹھے کتے کی بھی قدر کرتا اس کے بعد شیخ رحمتہ

اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے اور گھر تشریف لے گئے۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔آمین!

بیسویں مجلس

ایک مرتبہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت اشکبار تھے ایسے لگتا تھا جیسے کافی زیادہ مغموم ہوں پھر ارشاد فرمایا دس محرم کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا ختم دلاتے ہو عرض کیا جی حضرت فرمایا اللہ تمہیں جزا دے پھر فرمانے لگے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے لختِ جگر نے اپنی جان و آل ہر چیز دین اسلام کی سربلندی کے لیے قربان کر دی آج اسلام میں جو حقیقت کی بات ہے وہ اسی ہستی کی قربانی کا صدقہ ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں پہنچتے ہی اپنے ساتھیوں سے اندھیروں میں خطاب فرمایا کہ مجھے لگتا ہے کہ جیسے میں اپنی منزل پر پہنچ گیا ہوں اب میرا یہاں سے واپس پلٹنا ممکن نہیں تم میں سے جو جانا چاہے چلا جائے اس سے کوئی ناراضگی نہیں اور نہ ہی اس کا مواخذہ ہوگا جب دیے جلائے گئے تو سب وفادار ساتھی موجود تھے ہر ایک نے رو کر عرض کیا اے ابنِ حیدر کرم اللہ وجہہٗ ہم آپ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتے ہماری زندگیاں آپ علیہ السلام کے نام ہیں جب تک کسی کے دل میں آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا نہیں ہو جاتی اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محب نہیں ہو سکتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ حضرت امام حسن و حسین علیہم السلام بہت پیارے تھے ان کو چادر میں لے کر فرمایا کہ یہ پنجتن ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ادا فرمایا کرتے تو یہ دونوں بھائی کندھے پر سوار ہو جاتے کبھی رکوع کی حالت میں دونوں مبارک ٹانگوں سے گزر جاتے جب جبرائیل علیہ السلام دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آتے تو ان

کے لیے جنتی میوے لے کر آتے ان دونوں میں سے رات کو کوئی جاگ پڑتا تو آ کر جھولا جھلاتے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دونوں بھائی بہت ہی زیادہ محبوب تھے امت کی بدقسمتی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دے کر شہید کر دیا اور امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ میں خود کو ایمان والے کہنے والے ہی نکل آئے جب یہ دونوں بھائی شہید ہوئے ہوں گے غم کا کیا عالم ہو گا زمین و آسمان پر کیا ماتم برپا ہوا ہو گا اللہ رحمت کرے اللہ خیر کرے اللہ ہمیں ان کی محبت سے کبھی جدا نہ کرے کبھی ان کے دامن پاک سے جدائی نہ ہو کبھی ایک بھی سانس ان سے محبت کے بغیر نہ آئے اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ بول نہ سکے اس قدر اشک بار ہوئے کہ ان کی اس کیفیت کا ہمارے اوپر اس قدر اثر ہوا ہمیں تو اپنی خبر بھی نہ رہی پھر ارشاد فرمانے لگے میرے بچے ان سے پیار کرو ان کا ذکر کرتے رہو ان کے ذکر میں خیر و بھلائی ہے ان سے جدائی میں ذلت و رسوائی ہے تقریر کرو تحریر کرو لکھو محفل سجاؤ ان کا ذکر پاک کرتے رہنا اس میں تمہارا بھی بھلا دوسروں کا بھی بھلا اور نہ ولایت ان کے بغیر ملتی ہے نہ عمل ان کی محبت کے بغیر قابل قبول ہے نہ راہ حق ان کی محبت کے بغیر کھلتی ہے یہ نور و ہدایت کا گھرانہ ہے تم میرے دل کی بات نہیں جان سکتے مگر تم سے اتنا ضرور کہتا ہوں کہ کاش تیرا مرشد کسی سید کے پاؤں کا جوتا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مجلس نمبر 21

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جس سے بھی تعلق ہو خدا تعالیٰ کے لیے جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی رکھو ہمارے معاشرے میں یہ عام رواج ہے کہ لوگ اپنے دنیاوی تعلقات کو زیادہ اہمیت دیتے ہوئے دنیا دار لوگوں کے عہدوں، انکی دولت اور ان کی جاگیروں کی وجہ سے ان سے دوستی رکھتے ہیں اور جہاں کہیں اپنے مفادات کو مکمل ہوتا نہیں دیکھتے دوسرے دنیا دار کا دامن پکڑ لیتے ہیں حالانکہ کون نہیں جانتا کہ دنیا عارضی جگہ ہے ہر انسان نے واپس اپنے رب تعالیٰ کی طرف جانا ہے پھر بھی لوگ غفلت میں مبتلا ہو جاتے ہیں انسان کو چاہیے اپنے رب تعالیٰ کی سچی تابعداری کرے کسی مقام پر بھی دنیا کے دھوکے میں نہ آئے یہ دنیا کی زندگی عارضی ضرور ہے مگر بہت قیمتی ہے یہ آخرت کی کھیتی ہے جو بیج بویا جائے گا وہی کاٹا جائے گا یاد رکھو نیکی کا بدلہ نیکی اور برائی کا بدلہ برائی ہے اللہ کے بندے ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا نیک عمل میں کوئی مددگار نہیں ہے اللہ تعالیٰ سے نیک عمل کی توفیق طلب کرتے رہو اور اس سے فضل مانگو بے شک فضل اس کا ہے اور وہ جس پر چاہتا ہے اپنا فضل فرماتا ہے اس کا فضل بڑا ہی عظیم ہے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کر رہا ہے اے اللہ مجھ پر اپنا فضل فرما دے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے ایسا کون سا کارنامہ انجام دیا کہ اللہ تجھ پر اپنا فضل فرما دے اس شخص نے عرض کیا حضرت صاحب اصل معاملہ یوں ہے کہ جب وہ مجھ پر فضل کر دے گا تو میرا ہر کام کارنامہ ہی بن جائے گا اور جب مجھ پر فضل نہیں ہوگا تو میرا بڑا کام بھی کچھ نہیں

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے سچ کہا پس یاد رکھو کہ جب بھی بندہ اپنے رب تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرتا ہے تو اس وقت اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طاقت اور ہمت ملتی ہے جس سے اس کا ہر عمل بہتر سے بہتر ہوتا جاتا ہے اور وہ بندہ درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے پھر دنیا کی کوئی چیز اس بندے اور حق کے درمیان رکاوٹ نہیں بنتی وہ اپنے رب تعالیٰ کے قرب کی لگن میں ہر مشکل گھاٹی کو عبور کرتا چلا جاتا ہے۔یاد رکھو خدا تعالیٰ کے بندوں کے ہر دور میں دشمن ہوئے ہیں ان کو مٹانے کی کوششوں میں لگے رہے لیکن جس کی حفاظت خود حق تعالیٰ کرے دنیا کی کوئی شے اسے نقصان نہیں دے سکتی حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے بڑے بزرگوں میں شمار کیے جاتے ہیں ان کے ساتھ حضرت رقام اور ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہم سے غلام الخلیل نے اپنی عداوت ونفرت کا ثبوت اس رنگ میں دیا کہ بادشاہ کو شکایت کی کہ یہ صوفیا بے دینوں کا ٹولہ ہیں اگر آپ ان کو قتل کرادیں تو باقی سب بے دینی سے بچ جائیں گے اور میں بادشاہ سلامت کا آخرت میں اجر وثواب کے معاملہ میں گواہ ہوں اگر بادشاہ سلامت ان کو اپنے ہاتھ سے اس انجام تک پہنچاویں۔بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ہاتھ باندھ کر ان کے سر قلم کر دیے جائیں جلاد حضرت رقام رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بڑھا تو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان سے پہلے میرا سر حاضر ہے، پہلے مجھے قتل کرو یہ فرمایا اور سر تلوار کے نیچے رکھ دیا سب حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ جلاد نے کہا تلوار ایسی پسندیدہ چیز تو نہیں کہ جس کے سامنے ایسی دلچسپی سے آیا جائے جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ آئے حالانکہ ابھی تمہاری باری نہیں آئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے دنیا میں سب سے پسندیدہ چیز زندگی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ چند سانسیں اپنے بھائیوں پر ایثار کردوں کیونکہ میرے نزدیک دنیا کا ایک سانس آخرت کے ہزار سانسوں سے قیمتی ہے اس لیے کہ دنیا جائے خدمت

اور آخرت مقام قرب ہے قرب خدمت سے حاصل ہوتا ہے یہ سنا تو جلاد کانپ کر رہ گیا اس نے بادشاہ سے تمام معاملہ کہہ دیا بادشاہ اس معاملہ پر حیران و پریشان ہو گیا اور فوراً اس عمل کو روک دینے کا حکم صادر کر دیا اور قاضی القضاۃ عباس بن علی کے سپردان تینوں کو کر دیا کہ شریعت کے متعلق ان سے پوچھ گچھ کرو عباس بن علی نے شریعت کے متعلق ان سے سوال جواب کیے انہیں کامل پایا تو وہ اپنی غفلت و نادانی پر بہت افسوس کرنے لگا اس وقت حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے قاضی تو نے بہت کچھ پوچھا مگر ابھی کچھ نہیں پوچھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے بھی ہیں جن کا قیام اسی سے اور ان کا اٹھنا بیٹھنا بولنا اور حرکت و سکون اسی کی ذات سے وابستہ ہے اور وہ اسی کے مشاہدے کی بدولت زندہ و پائندہ ہیں اگر ایک لمحے کے لیے بھی مشاہدہ حق سے محروم ہو جائیں تو ان کا دل تڑپ اٹھتا ہے قاضی ان کے مقام و کلام پر حیرت زدہ رہ گیا اسی وقت بادشاہ کو لکھا کہ اگر یہ لوگ گمراہ ہیں تو پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ روئے زمین پر کوئی حق پرست نہیں بادشاہ نے ان کو بلوایا کہا کہ آپ کو کوئی حاجت ہو تو فرمائیں اس پر ان حضرات نے فرمایا صرف ایک بات کی خواہش ہے وہ یہ کہ ہمیں آپ بالکل فراموش کر دیں، نہ ہمیں پسند کر کے مقرب بنائیں اور نہ ہی راندہ درگاہ سمجھیں اس لیے کہ آپ کا ہمیں دور کر دینا ہمارے نزدیک آپ کا قرب ہے اور آپ کا قرب ہمارے لیے دور کر دینے کی طرح ہے یہ سن کر بادشاہ آبدیدہ ہو گیا اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ رخصت کر دیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد اشکبار ہو گئے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرما رہے تھے دیکھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کی شان کہ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی ذات کو عزیز رکھتے ہیں، نہ موت سے گھبراتے ہیں اور نہ بادشاہ کی صحبت کو ترجیح دیتے ہیں سیکھنے کے لیے ان کی زندگیاں ہمارے لیے بہت کچھ ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ چادر اوڑھ کر آرام فرمانے لگے

چند منٹ بعد چادر چہرے سے ہٹا کر ہماری طرف دیکھا اور پھر فرمایا اللہ کے بندے بھی کیا بندے ہوتے ہیں کسی معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں رکھتے ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں پر نازل فرمائے۔آمین!

مجلس نمبر 22

ماہ صفر المظفر میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کچھ لوگوں سے توبہ کے متعلق ارشاد فرما رہے تھے کہ گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو گناہ آخر گناہ ہی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ارشاد کے مطابق صغیرہ گناہ کو صغیرہ نہ سمجھو کہ یہی کل بڑے گناہوں کی وجہ بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں صبح شام اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی غلطیوں کی معافی طلب کرتے رہو ہمارے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم میں حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ توبہ کرتے رہو کیونکہ توبہ تمام عبادات کا سر ہے توبہ یہ نہیں کہ زبان سے کہہ دیا میں نے توبہ کی توبہ یہ ہے کہ اپنے گناہوں پر پشیمانی اور شرمندگی ہو اور ساتھ نیت ہو کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا ہر گھڑی اپنے پیارے رب تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور معافی مانگتا رہے جس کسی کا حق دینا ہو اس کو راضی کرے اور ایسے رنگ میں توبہ کرو کہ تمہارے آنسوؤں کا اثر تمہارے دل پر ہو اور معصیت کے داغ دھل جائیں اور توبہ کرنے والے کا نام تائب تم پر صادق ہو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ عبادت توبہ کے سوا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اپنے رزق میں تاخیر پائے اسے طلب مغفرت زیادہ کرنی چاہیے حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے آپ کو ہر

لحہ اللہ کی نظر میں سمجھو جہاں تک ہو سکے اچھے کام کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرو
نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو سبق دیا گیا اسے توجہ سے کرتے رہو نماز با جماعت کی
پابندی کرو۔ تلاوت کلام پاک کرو درود و سلام پڑھو چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہو
باوضو رہنے کی پوری کوشش کرو جو کاروبار کرتا ہو یا نوکری کرتا ہو اس کی راہ میں کوئی شے
رکاوٹ نہ بنے گی یاد رکھو جو آدمی سیدھے راستے پر چلتا ہے اس کی بات بھی سیدھی ہو گی
وہی آدمی اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے خواہ دنیا والے اسے کچھ بھی کہیں پرواہ نہ کرے اپنا
راستہ جو دیا گیا اس پر چلتا جائے دنیا کی زندگی آخر ہے کتنی جسے لوگوں کے ساتھ
جھگڑوں، فضول کاموں میں بسر کر کے ضائع کر دیا جائے انسان جب پیدا ہوتا ہے کتنی
برائیاں اس کے خمیر میں ہوتی ہیں کتنی برائیاں اس کے ماحول میں ہوتی ہیں پھر بھی اللہ
تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ بندے پر کھول رکھا ہے وہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے دیکھو
ہمارا رب کتنا عظیم ہے کتنا پیار فرماتا ہے ہم سے گنہگاروں کے لیے کتنی رعایت ہے آؤ
مل کر اس کی بارگاہ میں عرض کریں کہ جس حالت سے بھی گزریں اس کے سوا کسی کو معبود
نہ مانیں ہمارا خاتمہ اس کے ماننے والوں میں سے ہو زندگی میں بڑے امتحان آتے ہیں
بڑے بڑے مشکل سوال کیے جاتے ہیں سوال کرنے والوں کو اس وقت تک سکون نہیں
ملتا جب تک سوال کا جواب صحیح صحیح نہ دیا جائے لیکن بندہ خود ایسی حالت سے گزر رہا ہوتا
ہے جس میں ان سوالوں کے جوابات کی گنجائش نہیں ہوتی لوگ سوال کرتے ہیں من
گھڑت ان سے ہوشیار رہو سیدھی راہ اختیار کرو اسکے ساتھ سچی لو لگا لو جس کی طرف
سے آئے ہیں واپس اسی کی طرف جانا ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے
بہت زیادہ آبدیدہ ہو گئے اسی حالت میں آنسو پونچھے جاتے اور فرماتے رہے کہ کتنے
گناہ کتنی غلطیاں ہیں جو وہ دیکھ کر پردہ ڈال رہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے ارشاد

فرمایا غلطی کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے ایک سانس کی بھی مہلت دے تو میں سمجھوں گا کہ اس نے مجھے بخشنے کا ارادہ فرما لیا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے کیا گناہ کرنا وہ تو اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں گناہوں سے محفوظ ہیں یہ سب ہماری ہمت بڑھانے کے لیے ہے یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے آتے ہی دنیا میں کمزوروں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے ہیں تا کہ وہ نجات پا جائیں، اپنے برے اعمال سے توبہ کر کے نیک ہو جائیں میں جب بھی اپنے شیخ بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کی طرف دیکھتا ہوں تو دل قربان ہونے کو جاتا ہے صبح وشام دین اسلام کی ترویج واشاعت میں زندگی بسر فرمائی بھولے بھٹکوں کو راہِ حق دکھائی حقدار کو حق دیا اللہ کی توفیق سے منفرد اور انوکھا مرتبہ پایا میرے بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ لجپال نے کسی معاملہ میں بھی شرم نہ رکھی ہر اک کو اس کے مقام کے مطابق شریعت سمجھائی تا کہ کوئی اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے نقصان میں نہ چلا جائے آج ان کا مزار شریف ان کی خدا تعالیٰ سے محبت کا ثبوت پیش کر رہا ہے ان کی محبت ان کی شفقت کا نتیجہ کہ میرے جیسے ان کے غلام خدمت دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں بڑے پر درد انداز میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہماری زبانیں اور ہمارے کام دوسری طرف دین اسلام کی بات اللہ اللہ تیرا احسان ہے کہ تو نے ہمیں حق سکھا دیا تو نے ہمیں توفیق دے دی تو نے ہم سے گنہگاروں کو چن لیا آج کہاں کہاں سے تیرے بندے مجھے تیرا بندہ سمجھ کر آ رہے ہیں اور خیر سے اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت غمزدہ ہو گئے محبت الٰہی میں ایسے اشکبار ہوئے کہ پھر سلسلہ گفتگو رک گیا اسی دوران نماز ظہر کی اذان ہوئی بہتے آنسوؤں کے ساتھ اذان کا جواب دیتے رہے پھر اشارے سے ہمیں مسجد کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مجلس نمبر 23

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا بات ہے؟ آج کچھ زیادہ ہی دنوں کے بعد چکر لگایا ہے عرض کیا بس یونہی اِدھر اُدھر کے معاملات میں گھرا رہا ورنہ کوئی ایسا خاص کام نہ تھا جو اس سعادت سے محروم رہتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم نے تو ہر لحہ کشش کی، خود ہی خطا کار رہا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں سمجھا شاید مجھ سے کوئی بے ادبی ہوگئی (شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا ازراہِ ہمدردی یا مزاح تھا) عرض کیا حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہے جو کمی ہے وہ میری طرف سے ہی ہے اور آج بھی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت کے صدقے سے ہی پہنچ گیا ورنہ کم بختی کا عرصہ طویل ہوتا ہی دکھائی دے رہا تھا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے بیٹا! جس عمر سے گزر رہے ہو اس میں غفلت، خیالات و خواہشات ہمیشہ ہی بندہ کو حقیقت سے دور رکھنے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں اگر مرشد کامل نہ ہو تو ہر سعادت سے محرومی مقدر بن جاتی ہے عمر یونہی گزر جاتی ہے اور کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا ہے بڑھاپے میں سوائے آہوں کے، سسکیوں کے کچھ پلے نہیں پڑتا اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی فلاح کے لیے انبیاء کرام پیدا فرمائے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہوگیا، کوئی نبی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہیں آنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت عالمگیر نبوت ہے اللہ تعالیٰ کا نبوت کے بعد بڑا انعام حکمت ہے جو وہ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں باکمال لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جن سے کرامات و تصرفات کا ظہور ہوتا رہا ہے وہ لوگ اللہ کی طرف سے عطا کردہ حکمت کی بدولت دنیا کے ساتھ برتاؤ فرماتے ہیں ان کے کلام کی برکت سے کافر مومن، بدکار

نیکوکار اور غفلت میں ڈوبے لوگ سنجیدہ اور کار آمد ہو جاتے ہیں یہ لوگ انسانیت کی تربیت ایسے انداز اور طریقہ سے فرماتے ہیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کوئی جھگڑا نہیں فرماتے کوئی ایسی راہ اختیار نہیں فرماتے کہ جس سے دوسروں کو تکلیف ہو بلکہ حق بات ایسے رنگ میں بیان فرماتے ہیں کہ حق ہی حق رہ جاتا ہے اور باطل جھک جاتا ہے

حضرت شاہ بہلول رحمتہ اللہ علیہ ایک بزرگ گزرے ہیں جو خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں تھے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے ان سے سوال کیا کہ حضرت انگور کھا کر پانی پی لیا جائے تو کوئی ممانعت تو نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہیں اس نے کہا اگر انگور پانی میں ڈال کر کچھ عرصہ مٹی میں دبا دیئے جائیں پھر نکال کر انہیں آگ پر اُبال کر کشید کر کے استعمال کیا جائے تو حرام کیوں ہو جاتے ہیں؟ حضرت شاہ بہلول رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تھوڑی مٹی اٹھا کر تمہارے سر پر ڈال دوں اور پھر اس پر پانی ڈال دوں تو کیا تمہیں کوئی تکلیف ہو گی خلیفہ نے کہا نہیں حضرت شاہ بہلول رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہی مٹی پانی میں بھگو کر کچھ دن دھوپ میں رکھ دوں پھر وہ خشک ڈھیلا تمہارے سر پر ماروں تو کیا ہو گا؟ اس نے عرض کیا میرا سر پھٹ جائے گا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بس یہی سمجھانا چاہتا ہوں کہ چند دن انگور اور پانی مل کر دفن ہونے کے بعد جب ابلتے ہیں تو ایک ایسی چیز یعنی شراب جو شریعت میں حرام ہے بناتے ہیں اس کے استعمال سے شریعت کی حد ٹوٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ شریعت کی حدیں توڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتا انہی بزرگ سے ایک مرتبہ ایک (منکرِ خدا) دہریے نے سوال کیا تم لوگ کہتے ہو کہ ساری کائنات کا نظام تمہارا خدا چلا رہا ہے اور اس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہلتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر بتاؤ کہ ایک انسان اگر دوسرے انسان کو تکلیف دیتا ہے یا قتل کر دیتا ہے تو دوسرے انسان کو قصور وار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے دوسرا یہ کہ جب شیطان آگ کا

بنا ہے تو اسے سزا کے طور پر آگ میں پھینکنے کا کیا فائدہ؟ جبکہ وہ خود بھی تو آگ کا بنا ہوا ہے۔ تیسرا یہ کہ جب اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو نظر کیوں نہیں آتا ہے؟ ان سوالوں کا جواب دیں حضرت شاہ بہلول رحمۃ اللہ علیہ نے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھایا اور اس آدمی کو دے مارا وہ چیختا چلاتا قاضی کے پاس پہنچ گیا اور حضرت کی شکایت کر دی حضرت کو قاضی نے بلوالیا اور کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عجیب بزرگ ہیں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو مارتے ہیں اس پر حضرت نے فرمایا میں نے تو سوال کا جواب ہی دیا ہے قاضی نے کہا یہ کون سا طریقہ ہے جواب دینے کا؟ حضرت نے فرمایا اس کا سوال ایسا تھا کہ جس کا جواب یہی بنتا تھا قاضی نے کہا کہ ایسا کون سا سوال ہے جس کا جواب یہ بنتا ہے حضرت نے فرمایا اس نے کہا انسان اگر انسان کو تکلیف دیتا ہے تو انسان کو قصوروار کیوں کہا جاتا ہے جبکہ کرنے والا اللہ ہے اب میں نے اس کو ڈھیلا مارا تو یہ آپ کے پاس کیوں آیا دوسرا یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا اس کا جواب یہ ہے کہ اس کو میں نے ڈھیلا مارا اسے درد ہو رہا ہے لیکن ہمیں دکھائی نہیں دے رہا کہ درد کہاں ہے اصل میں اسے درد محسوس ہو رہا ہے اسی طرح ہم اپنے اللہ کو محسوس کرتے ہیں دیکھتے نہیں بھی تو کوئی بات نہیں تیسرا یہ کہ اس نے کہا شیطان آگ کا بنا ہے اس کو آگ میں پھینکیں گے تو کیا اس کو تکلیف ہو گی؟ جواب یہ ہے کہ انسان مٹی سے بنا ہے مٹی کا ڈھیلا میں نے اسے مارا اسے تکلیف ہوئی جب مٹی مٹی کو تکلیف دے سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بنے ہوئے شیطان کے لیے آگ بھی ایسی تیار کی ہے کہ وہ اس کو تکلیف دے گی یہ سن کر وہ شخص تائب ہو گیا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ کے یہ بندے انسانیت میں بڑا منفرد اور اعلیٰ مقام رکھتے ہیں ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے ایک بزرگ سے کہا میرے لیے کوئی دعا

کرو (حجاج بن یوسف ایک ظالم گورنر تھا جس کا کام نیک لوگوں کو قتل کرنا یا تکلیف دینا تھا وہ کئی صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اولیاء رحمتہ اللہ علیہم کا قاتل تھا) اس بزرگ نے کہا خدا تجھے زیادہ دیر تک سونے کی توفیق دے اس نے چلا کر کہا یہ کیسی دعا ہے اس بزرگ نے فرمایا! میں اس لیے یہ دعا کروں گا کہ ظالم جتنی دیر سویا رہے گا اتنا ہی لوگوں پر ظلم کم ہو گا اس پر وہ بہت ناراض ہوا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے بیٹا اللہ کے بندے حکمت کے دریا سے سیراب ہوتے ہیں انہیں کوئی غم اور خوف نہیں ہوتا وہ ہر جگہ حق بیان فرماتے ہیں ان کے خمیر میں حق ہی حق رچ بس چکا ہوتا ہے اس لیے وہ ہمیشہ حق کی طرف ہی راغب رہتے ہیں اور حق تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہوتا ہے بس اللہ سے دعا کرتے رہا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق کے ان بندوں کے صدقہ سے حق کی راہ نصیب فرمائے اور ہر قدم حق کی راہ کی طرف ہی اٹھے ورنہ زندگی کی لذت کوئی لذت نہیں ہے کیونکہ اس زندگی میں ہی بندہ نے آخرت کے لیے کچھ کرنا ہے بعض لوگ اپنی عادت غفلت کی وجہ سے بدلنے میں ناکام رہتے ہیں اور یہی تصور رکھتے ہیں کہ آج کرتے ہیں کل کرتے ہیں پس ان کے صبح و شام بے فکری میں گزر جاتے ہیں بعد میں وہ کچھ نہیں کر پاتے بندہ کو چاہیے کہ غفلت کی جو چادر اس نے اوڑھ رکھی ہے اسے اتار پھینکے دنیا کے عارضی آرام و راحت کو آخرت کے مستقل نصیب ہونے والے آرام پر قربان کر دے اپنے صبح شام کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے احکامات خداوندی کی پیروی حضرت نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ کے مطابق کرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی بھی عہد کر لو تو اسے پورا کرو خواہ تمہیں کوئی بھی تکلیف آئے برداشت کرو جو بھی ظاہری نقصان ہوتا نظر آئے ہونے دو اپنی ساری توجہ اپنے اس مقصد جس کے لیے تم نے عہد کر رکھا ہے پر کرو

پھر انشاءاللہ کامیابی اس طالب علم کے قدم چومتی ہے میرے مرشد حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ بھی یہی فرمایا کرتے کہ طالب کبھی سلوک کرے کبھی نہ کرے تو کچھ ہاتھ نہیں آتا اگر تسلسل کے ساتھ سلوک کرنا نصیب ہو تو ہر سعادت ملتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیسے خبر ہو کہ ہمارے اعمال بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوتے ہیں؟ تو جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی نیک کام جو اللہ تعالیٰ تمہیں مسلسل کرنے کا موقع عنایت فرمادے وہ کام سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے ہاں بندہ کو بعض اوقات اپنے نیک اعمال میں کئی قسم کے خیالات بھی آتے ہیں اس کے صحیح غلط ہونے کے متعلق دل میں وساوس بھی پیدا ہوتے ہیں ایسی صورت میں اسے دھیان رکھنا چاہیے کہ جب بندہ سفر پر نکلتا ہے تو راستے میں خوبصورت مقامات بھی آتے ہیں اور گندگی کے ڈھیروں والی جگہیں بھی آتی ہیں نہ اس کا مستقل ٹھکانہ خوبصورت مقامات ہیں اور نہ ہی مستقل ٹھکانہ گندگی کا ڈھیر ہوتے ہیں اچھی جگہیں راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتی ہیں اور گندی جگہوں سے بندہ جلدی جلدی گزر جانے کی کوشش کرتا ہے بس اسی طرح انسان کو عبادت وریاضت کے دوران اچھے برے خیالات آتے رہتے ہیں خیالات اچھے ہوں تو بندہ ان میں الجھا نہیں رہتا ہے بلکہ جلد از جلد عمل کی کوشش کرتا ہے کہ برائی نہ ہو جائے برے مقامات پر جانے سے بچا جائے بس آدمی کو اصل میں منزل تک پہنچ جانے کا شوق زندہ رکھنا چاہیے کہ کچھ تو اس کے اپنے بس میں اور کچھ کامل راہنما کی نظر عنایت پر موقوف ہوتا ہے کہ وہ کب کیسے یا کس طرح اس کو اس مشکل راستہ سے نکالتا ہے انسان محبت میں کامل رہے اپنے راہنما کے دیے ہوئے سلوک کو کرے ذمہ داری کا احساس رکھے اور اپنے عمل میں کوتاہی سے بچے آج نہیں تو کل کامیاب زندگی اس کا

مقدر بن جائے گی جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے ہیں انہوں نے اپنے تمام معاملات کو پس پشت ڈال کر آخرت کے معاملات کی طرف نظر رکھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی دی حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے روزے ہم رکھ رہے ہیں۔ عید ہماری اولاد کرے گی بزرگ کی اولاد فقط ان کے گھر والے نہیں ہوتے بلکہ ان کے مریدین اور بعد میں سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے والے لوگ بھی ہوتے ہیں حضرت خواجہ غلام حسن رحمتہ اللہ علیہ کی میرے حال پر بھی بڑی شفقت ومہربانی ہے میں سات برس کا تھا جب ان کا وصال ہوا میری ظاہری ملاقات ان سے نہیں مگر میری زندگی کی تمام کامیابیاں ان کی نظر عنایت کا صدقہ تکمیل کو پہنچیں اور آج بھی ان کی نظر میرے حال پر ہے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ اپنے کمالات میں بے مثال شخصیت کے مالک اور منفرد مقام رکھنے والے بزرگ تھے یہ مقام بہت کم کو نصیب ہوتے ہیں ان سے بہت کرامات صادر ہوئیں بڑے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے بڑے مذہبی غیرت رکھنے والے بزرگ تھے اعمال وعقائد کی درستگی میں بڑے ماہر تھے بھولے بھٹکے لوگوں کو بہت جلد حق کی طرف گامزن فرمادیتے اور جو لوگ دین اسلام میں نئی نئی باتیں پیدا کرتے اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی شان میں گستاخی کرتے ان کی اصلاح فرماتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صدقہ سے بہت سارے غیر مسلم بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ گاؤں میں خطاب کے لیے تشریف لے گئے تو واعظ کے دوران چھت پر کھڑی دو بچیوں پر نظر ڈالی جن کا تعلق سکھ خاندان سے تھا (آپ رحمتہ اللہ علیہ جب بھی کسی پر نظر فرماتے تو یہ شعر پڑھتے "کلمہ نبی دا عمر دا گہنا، پڑھی پڑھی حسن نماناں، جھوک فنا دی کے بکیوں رہنا" بس جب یہ شعر پڑھتے اس کے بعد کسی پر بھی نظر کرتے اسے سیدھا راستہ نصیب ہوجاتا) یہ شعر پڑھ کر ان بچیوں پر نظر

ڈالی تو وہ چھت سے نیچے آگریں لوگ انہیں اٹھانے کے لیے دوڑے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ لوگو! یہ ازل کی نہیں بلکہ فقیر کی توجہ سے گری ہیں اگر ایک چوڑی بھی ٹوٹی ہو تو فقیر ذمہ دار ہے جب لوگ ان بچیوں کے قریب پہنچے تو وہ کلمہ پڑھ رہی تھیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اس کرامت کو دیکھ کر سینکڑوں سکھ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اسی دوران شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے ان کے علاقہ کے کچھ لوگ ملنے آگئے آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کے ساتھ مصروف گفتگو ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 24

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہونا چاہیے دنیا کی زندگی بھلے عارضی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس عارضی زندگی کو عارضی سمجھ کر ضائع کر دیا جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے متعلق پوچھ گچھ فرمائے گا مال و دولت، عزت و وقار، اقتدار و حکومت، حسن و جوانی، علم و حکمت غرضیکہ زندگی کی ایک ایک گھڑی کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کن کاموں میں زندگی بسر کی بس بے مقصد زندگی گزارنے والے انتہائی نقصان اٹھانے والے ہوں گے اور جنہوں نے اپنی زندگی کی ہر گھڑی، ہر سانس اور وقت کی قدر کی ہوگی ان کی زندگی کامیاب و کامران اور اجر و ثواب کی مستحق ٹھہرے گی انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ماں باپ یا جن کے ماں باپ بچپن میں انتقال کر جاتے ہیں ان کے کوئی نہ کوئی وارث پیدا فرما کر ان کی کفالت فرماتا ہے پھر بچپن سے جوانی میں داخل ہو کر انسان قدموں پر کھڑا ہوتا ہے زندگی کی بے پناہ خوشیاں پاتا ہے اور جوانی

ڈھلنے کے بعد بڑھاپا اور پھر دنیا سے رخصتی یہ ہر انسان کی زندگی کے اوقات ہیں کوئی بچہ اپنے آپ کو جوان ہونے سے، کوئی جوان اپنے آپ کو بوڑھا ہونے سے اور کوئی انسان اپنے آپ کو مرنے سے نہیں روک سکتا کسی مقام پر انسان کو وقت پر اختیار نہیں ہے لیکن اگر انسان اللہ پاک پر ایمان لائے، پھر اس کے بعد نیک عمل کرے جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے اسے سونپی ہیں ان کو پورا کرے جو کام ذمے نہیں لگائے ان میں دلچسپی نہ لے تو انشاء اللہ وہ شخص بے مقصد زندگی نہیں گزارتا ہے عرض کیا حضرت اس پرفتن دور میں جب قدم قدم پر برائی کا امکان اور ہر سانس پر ایک نئی خواہش جنم لیتی ہے انسان چاہے نہ چاہے دونوں صورتوں میں برائی ہونا ممکن نظر آرہا ہے اب کیا کریں؟ نجات کی راہ کا ایسا طریقہ بیان فرمادیں کہ جس سے نہ صرف بے راہ روی سے بچ جائیں بلکہ زندگی بے مقصد نہ رہے اس پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے ایک سرد آہ (جس میں حسرت نمایاں تھی) کے بعد فرمایا سچ کہا تم نے آج کل قدم قدم پر برائی اور ہر سانس پر اک نئی خواہش کا انسان دیوانہ ہو رہا ہے دین بچے نہ بچے اس کی پرواہ نہیں دنیا میں سرخرو ہونے کی آرزوئیں ضرور پوری کرنا چاہتا ہے ہائے افسوس ایسی زندگی پر! ہائے افسوس ایسی زندگی پر جو میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں بسر نہ ہو ہر قدم، ہر سانس، ہر خواہش غلامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہونا چاہیے اللہ سے مانگو تو نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مضبوط کرنے والی چیز مانگو ورنہ کچھ پا کر بھی نہ پایا زندگی کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا پیار، اہل بیت عظام رضوان اللہ اجمعین سے سچی نسبت ہونا چاہیے مجھے سو زندگی بھی ملے تو اس عقیدہ پر قربان کردوں میں ہر لحہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہوں کبھی مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کروں، کبھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان بیان

کروں، کبھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایثار اور ان کے حیاء پر بات کروں، کبھی شیرِ خدا محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے حالت کافی غیر ہو گئی کچھ بھی بیان کرنے سے قاصر ہو گئے سر جھک گیا رومال آنکھوں پر لگا لیا چند لمحے کی غمناک اور تڑپا دینے والی خاموشی پھر ہچکی سی بندھ گئی کبھی آواز نکلتی کبھی نہ نکلتی کچھ وقت یونہی گزرا پھر ارشاد ہوا میں شیرِ خدا محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے پیارے بیٹوں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے نور اور ان کی پیاری امی جان ساری امت کی محسنہ اس مقام پر (شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت روئے بہت تڑپے لفظ اپنے تسلسل میں نہ رہے) فرمانے لگے میں سو بار قربان مجھے جو ملے ان پر قربان مجھے کچھ نہ ملے میں خود ان پر قربان میرا قدم کبھی نہ ڈگمگائے ان کی محبت کے سوا کبھی چین نہ آئے میں انہی کا محب انہی کا غلام میں ان کے غلاموں کا غلام یہاں تک کہ میرے مرشد حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ جو مجھے یہ راہ بتانے والے جو مجھے دلدل دنیا سے نکالنے والے جو میری مضبوط نسبت ان سے کرانے والے میں ان کے ذکر میں رہوں (پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ روتے رہے یہاں تک کہ حالت غیر ہونے کے سبب لیٹ گئے چادر اوپر اوڑھا دینے کے لیے فرمایا سکوت سا طاری ہو گیا کافی دیر بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ اٹھے فرمایا گھر چلتا ہوں اگلے دن صبح جب تھوڑی سی دھوپ نکل چکی تھی شیخ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو لبوں پر نعت شریف کے کچھ اشعار تھے پھر فرمانے لگے ہر خوشی اس بندے کا نصیب جسے دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طلب ہو اور اسے حاصل ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی بندہ مقبول ہے جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی بسر کرتا ہے یقین جانو مجھے حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر جو یہ بات کرتے ہیں کہ دین کے مطابق زندگی بسر کرنا ممکن نہیں اصل بات یہ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خواہشات کو

طول ہی اتنا آج کل لوگ دے دیتے ہیں کہ دین کی طرف دھیان ہی نہیں رہتا ہے دنیا کی دلدل میں جس بندے کا قدم پھنس جائے تو اس بندے کو اگر دین کی طرف پلٹ آنا نصیب ہو جائے تو اس بندے پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے ورنہ جو بندہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہوا اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا وہ اگر دنیاوی دولت، جاہ و حشمت کو سب کچھ سمجھے تو یہ اس کی نادانی ہے کیونکہ دنیا کی ہر شے فنا ہونے والی ہے باقی صرف نیک اعمال ہیں جو بندے کے ساتھ جانے ہیں یا وہ کام جو دنیا میں وہ صدقہ جاریہ کے طور پر مثلاً پانی کی سبیل لگا دینا، کسی مسجد کی تعمیر میں یا جگہ میں حصہ ڈال دینا، کسی مدرسہ کا قیام کروا دینا یا بحیثیت باپ یا استاد کے اولاد یا شاگردوں کی تربیت اچھے طریقہ سے کر دینا جتنے بھی وہ نیک کام کریں گے بندہ کو مرنے کے بعد ان کا اجر ملے گا اس کے علاوہ اور بھی ایسے کام جن سے لوگ فیض پائیں صدقہ جاریہ ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ آدمی کے تین دوست ہیں ایک مرنے پر ساتھ چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قبر میں دفن کے بعد ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اور ایک حشر تک ساتھ دیتے ہیں مرنے کے بعد ساتھ چھوڑ جانے والے دوست مال و دولت ہیں قبر میں دفن کرنے تک گھر والے، دوست احباب جو انسان کا جنازہ اٹھا کر قبر تک لے آتے ہیں قبر پر مٹی ڈال کر چلے جاتے ہیں اس کے بعد انسان کے اعمال ہیں اگر اچھے ہیں تو حشر کے دن ان کی وجہ سے نجات اور اگر برے ہیں تو سزا کا باعث ہوں گے اس لیے انسانوں کو قبر میں دفن ہونے کے بعد والے دوست کی زیادہ ضرورت ہے زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کرنے چاہییں جو موقع یا وقت نیک کام کرنے کا ملے ہاتھ سے نکلنے نہ دو اسے ضائع نہ کرو ہو سکتا ہے وہ تمہاری زندگی کی آخری نیکی ہو یا وہ نیکی تمہاری توبہ یا نجات کا باعث بن جائے یا تمہیں مقبول بارگاہ بنا دے ایک آدمی ساری زندگی گناہ کرتا رہا آخر ایک دن اس کے دل میں خیال آیا توبہ

کروں اس نے توبہ کی طرف ایک قدم بڑھایا تو اسے موت آ گئی دوزخ کے فرشتے دوزخ میں لے جانے اور جنت کے فرشتے جنت میں لے جانے کے لیے آ گئے جب جھگڑا ہونے لگا تو اللہ نے فرمایا جگہ ناپ لو جس طرف جھکاؤ زیادہ ہو اس طرف کے فرشتے اسے لے جائیں پس جب جگہ کو ناپا گیا تو جو قدم توبہ کی طرف بڑھا تھا وہ کام آ گیا بس اللہ تعالیٰ جس کے حال پر مہربانی کرے بندہ اس وقت تک توبہ نہیں کر سکتا جب تک اللہ اسے بخشنے کا ارادہ نہیں فرماتا حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کرام ایسے ہیں جن کو اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے دنیا کی محبت سے نکال کر اپنی محبت عطا فرما دی آج ان کے نام طریقت کے پیشواؤں میں ہیں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ شراب کے کارخانوں کے مالک تھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا ہوا تھا جو زمین پر گرا ہوا تھا اسے اٹھا کر بلند مقام پر احترام رکھ دیا اللہ پاک کو ان کی یہ ادا پسند آ گئی اور فضل و کرم کے دروازے ان پر کھول دیے ان کی زبان میں ایسی تاثیر پیدا ہو گئی کہ لوگ ان کے کلام سے ہدایت پانے لگے ایک مرتبہ ایک بدمعاش سرِ بازار اپنی طاقت کے گھمنڈ میں ایک عورت کو پکڑ کر اس سے زیادتی کرنے لگا تھا بازار میں اس کے خوف سے کسی میں جرأت نہ ہوئی کہ اسے روک لیتا ادھر سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں کچھ فرمایا اور چل دیے وہ بدمعاش عورت کو چھوڑ کر رونے لگا کسی نے حوصلہ کر کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا وہ بزرگ مجھے فرما گئے کہ سب تجھ سے ڈر گئے تو اللہ پاک سے ڈر جا آپ رحمۃ اللہ علیہ جس علاقے میں رہتے تھے وہاں کے جانور گلیوں میں گوبر نہ کرتے تھے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پاؤں سے ننگے رہتے تھے ایک دن ایک

گلی میں گوبر پڑا دیکھ کر ایک بزرگ نے قریبی گھر والوں کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھا حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے ہیں کیا؟ گھر والوں نے کہا ہاں اس بزرگ نے فرمایا اسی لیے گلی میں گوبر پڑا ہے اس کے بعد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے اللہ پاک اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے پس جس پر وہ چاہتا ہے مہربانی فرماتا ہے اس کی مہربانی کے کیا کہنے مجھے ان خوش نصیب لوگوں کا ذکر کرنا بہت اچھا لگتا ہے، دل کو راحت و اطمینان ملتا ہے شاید ان کے صدقے سے ہمارے حال پر بھی مہربانی اور عنایت ہو جائے، خوش قسمتی ہمارا مقدر بن جائے اللہ تعالیٰ ہم سب پر مہربانی فرمائے، ان ہستیوں کا سدا محب رکھے تاکہ رحمتوں کی بارش ہم پر ہوتی رہے جو جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے اسی کا ذکر کرتا ہے بھلے لوگوں کا ذکر بھلائی کی دعوت دیتا ہے برے لوگوں کا ذکر برائی کی طرف کھینچتا ہے آدمی جیسا راستہ چاہتا ہے ویسا ہی اسے عطا کر دیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ذکر میں رہو، ان کی باتیں کرو ان پر عمل کرو، ان کے راستہ پر خود بھی چلو دوسروں کو بھی ترغیب دو انشاء اللہ راہِ حق آسان ہو جائے گی بندہ بزرگ کامل نہ بھی بنے بزرگوں کے راستہ پر تو مرے اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے اور زندگی کا ہر قدم صراطِ مستقیم کی طرف اٹھے آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مجلس نمبر 25

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے زندگی میں کئی بار امتحانوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کئی بار بندہ امتحان میں خود پھنس جاتا ہے اور کئی امتحان بندے کو پھنسا لیتے ہیں دونوں صورتوں میں انسان کے لیے بڑا بُرا وقت ہے بس اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو ہر امتحان ہلاکت کا سامان ہے ہم دراصل زندگی کی اصل حقیقت سے آشنا نہیں ہیں اسی لیے زندگی کی قدر نہیں کرتے ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں مسلمانوں کے گھروں میں پیدا فرمایا پھر صالحین کا نقشِ قدم نصیب فرمایا اللہ پاک نے قرآن میں مشرکین کو مردہ فرمایا ہے کہ یہ جو چلتے پھرتے کافر ہیں یہ مردہ ہیں زندہ صرف وہ ہے جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدق دل سے پڑھا ہے پس یہ احسان کوئی کم نہیں کہ ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زندگی ملی ہوئی ہے اس کی قدر ہم پر لازم ہے عرض کیا حضرت آج کل لوگ کثرت سے علماء کرام اور پیروں کے خلاف باتیں کرتے ہیں لوگوں کا اس معاملہ میں شدید ردِ عمل کیوں ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا بیٹا لوگوں کا اعتراض وتنقید کرنا بجا مگر ان کا خود بھی اسلام سے دور ہونا تباہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ برصغیر میں صوفیائے کرام کے ذریعے اسلام پھیلا اسلام میں جو زندگی ہے وہ ان نفوسِ قدسیہ کی بدولت ہی ہے انہوں نے ظاہری نمود ونمائش کو ترک کر کے اپنی ہر سانس کو دین اسلام کے احکامات کے تابع کیا جو صفات ایک دنیادار کی ہوتی ہیں ان سے دور رہے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں صرف فرمادیا ان کے حالات وواقعات نے کفر وضلالت میں ڈوبے لوگوں کو حق کی راہ کی طرف بلایا اور انہیں ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا ان کے کردار لوگوں کی عملی

زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے رہے، لوگ ان سے بے حد متاثر ہوتے رہے اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ یہ سچے خدمت گارِ دین تھے، اِن پر کوئی اعتراض کرتا تو وہ ناراض نہ ہوتے، کوئی تنگ کرتا افسردہ نہ ہوتے، راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا پریشان نہ ہوتے بلکہ ہمت وحوصلہ اور جرأت کے ساتھ حالات کا خواہ وہ کسی بھی قسم کے ہوتے مقابلہ فرماتے کسی بھی قسم کا سوال کیا جاتا جواب سمجھا دیتے، کوئی دھوکہ کرتا اسے محسوس نہ کراتے جیسے حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ محبوب الٰہی کے پاس چند لوگ ان کی زیارت کے لیے آئے۔ان کے پاس تحائف تھے ایک لڑکا جو شریر تھا اس نے ازراہِ مذاق کچھ مٹی کاغذ میں ڈال لی اور تحفے کے طور پر لے آیا جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے جوان تم کیا لائے؟ اس نے کہا سرمہ لایا ہوں تھوڑی دیر بعد ان کے آگے کھانا رکھا گیا پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا لاؤ بھئی سرمہ لاؤ میں ذرا آنکھوں میں ڈالوں جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا تو لڑکا پریشان ہوگیا چہرے کا رنگ اڑ گیا خادم وہ پڑیا باہر لایا تو لڑکا ندامت سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے کسی تحفے کی حاجت نہ تھی مگر تیرا علاج ضروری تھا کہ تو غافل نہ رہے کہ خدا کے دوست کسی کی حرکت سے آگاہ نہیں ہوتے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ ایسی ہستیوں کے واقعات کے بعد ان کے اثرات رکھنے والی ہستیوں کی تلاش کرتے ہیں جو آج کے علماء اور بعض پیروں (جو کہ رسمی ہیں) میں نظر نہیں آتے پھر وہ واویلا کرتے ہیں انہیں شور وغل اور اعتراض وتنقید کی بجائے ٹھنڈے دماغ سے حالات کا جائزہ لینا چاہیے کہ برصغیر میں ہی نہیں پوری دنیا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے مسلمان شدید سازش کا شکار ہوئے ہیں مدارس اور یونیورسٹیوں کے علم کی جدائی، لڑکے لڑکیوں کی بے پردہ تعلیم وتربیت، فحش ڈرامے اور فلمیں، بے شمار لوگوں کا اس دور

میں غیر ضروری کتابیں لکھنا اور مدارس میں تعلیم وتربیت کا فقط زکوٰۃ، فطرانہ، قربانی کی کھالوں اور امدادوں پر رہ جانا ایسا معاملہ ہے کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں ایسے علماء یا مولویوں کی بے قدری ہوگئی تم دوسرے لفظوں میں ان مولویوں کو غلام کہہ سکتے ہو کہ غلامانہ زندگی ان کو مختلف دیہاتوں میں اور شہروں کی مساجد میں نصیب ہے یہ لوگ اپنے حقوق کی جستجو میں لڑائی لڑیں یا دین کی خدمت کریں دوسری طرف دنیا دار لوگوں کا مساجد اور مدارس پر مکمل کنٹرول ہے یہ لوگ ان کے زیرِ عتاب رہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ نفسیاتی طور پر غلامانہ زندگی کا شکار ہو جاتے ہیں یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لیے روزگار کے بے پناہ مواقع اور ان کے لیے فقط چند سو روپے تنخواہ اولاد کا پیٹ چند روپوں میں پالیں، اپنے لباس کا خیال رکھیں یا بوڑھے والدین کی بیماریوں پر خرچ کریں ان کی زندگی نہ صرف قحط کا شکار ہے بلکہ ان کے ان حالات نے ان کی سوچ کو بھی بیمار کر دیا ایک بیمار سوچ معاشرے میں تبدیلی نہیں لاسکتی اس کے برعکس پیروں کا معاملہ ہے تو آج کل زیادہ تر سجادہ نشینی والی پیری مریدی عروج پر ہے نہ پیر صاحب کے پاس سلوک کامل نہ علم کامل اور نہ ہی شخصیت کامل اس وجہ سے وقت سے پہلے کچھ بننے کے عمل نے انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر لی ہے باقی رہا عوام کا تقلیدی مسئلہ تو یہ ان کی طرف سے زیادتی ہے کیونکہ جو لوگ بچپن سے ہی عوام کی عدم توجہ کا شکار ہیں ان پر تنقید حقیقت میں عوام کی اپنی غفلت پر تنقید ہے ہم مولوی کو کیا دیکھنا چاہتے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں ہمارے ملک میں بہت سے علماء ہیں جو اگرچہ تقریر کے زیادہ ماہر نہیں مگر تربیت کے بڑے ماہر ہیں بہت سے بزرگ ایسے ہیں جو اپنی شخصیت میں بہت کامل ہیں انہیں دنیا کی کسی چیز کی آرزو نہیں سوائے دین اسلام کی سربلندی کے ہمیں حالات کا مل جل کر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے بطور ایک اچھے مسلمان کے ہمیں

شریعت وطریقت کا علم لازمی آنا چاہیے جو نہیں آتا نہیں اعتراض بھی شریعت وطریقت والے لوگوں پر کرتے ہیں جب ان کے قریب نہیں ہوں گے تو جانیں اور سیکھیں گے کیسے اس لیے ضروری ہے کہ اپنی توانائیاں اپنی توجہ اپنی عمر اپنی دولت دین اسلام کی خدمت میں صَرف ہو اور جو حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسی کو اختیار کرنا چاہیے اور دین اسلام کو جاننے کی بھرپور کوشش ہونی چاہیے اللہ سب کو توفیق دے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 26

ایک روز زیارتِ شیخ رحمتہ اللہ علیہ اس حالت میں نصیب ہوئی کہ ایک لوٹا پانی سے بھرا زمین پر پڑا تھا اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ اس کے پاس کھڑے کپڑے وغیرہ درست کر کے نیچے بیٹھ کر وضو فرمانے کی تیاری میں تھے میں نے جلدی جلدی آگے بڑھ کر لوٹا اٹھانے کی کوشش کی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا رہنے دو میں خود ہی وضو بناؤں گا دورانِ وضو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے کوئی گفتگو نہ فرمائی جب کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے یہ میری عادت نہیں ہے کہ میں بغیر کسی عذر کے کسی سے خدمت لوں وضو میں خود ہی کیا کرتا ہوں پھر کمرے میں تشریف لے گئے نمازِ عصر ادا فرمائی (یہ پاکپتن شریف کا واقعہ ہے) اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے طہارت نصف ایمان ہے فرمایا گیا ہے نماز سے پہلے پاک صاف ہونا ضروری ہے چار فرض چار چیزوں میں (یعنی منہ دھونا، کہنیوں تک ہاتھ دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا، پاؤں ٹخنوں تک دھونا) ایک میں بھی رائی کے برابر کمی رہ

جائے تو وضو نہیں ہوتا ایک دفعہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ امامت کے لیے مصلی پر کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے لگے تو اچانک ایک شخص کا نام لے کر فرمایا "اے فلاں تو وضو کر کے آ" وہ شخص حیران ہوا کہ میں نے تو وضو کیا ہے لیکن پھر بھی حضرت نے مجھے فرمایا ہے کہ وضو کر کے آؤ وہ شخص غالباً وضو کا ایک اہم رکن بھول گیا تھا نماز کے بعد حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے "خدا کی قسم فقیر کبھی کسی کا پردہ فاش نہیں کرتا لیکن چونکہ نماز وضو کے بغیر ادا کرنا کفر ہے (خیال رہے اگر وضو کے لیے پانی میسر نہ آئے تو تیمم کیا جاتا ہے جو ایک نماز کے لیے ہوتا ہے اور وضو ہی کا درجہ رکھتا ہے اگر تیمم نہ کیا جائے تو نماز ادا نہ ہوگی) اس لیے اتنے آدمیوں میں تمہارا ذکر کر دیا" اس کے بعد شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کمال اولیاء میں سے تھے ایک مرتبہ ایک چور کے پیچھے ایک پولیس افسر لگا ہوا تھا وہ چور حضرت کے آستانہ کی طرف آ نکلا ادھر مسجد میں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ امامت فرما رہے تھے وہ چور بھی مقتدیوں میں شامل ہو گیا تھوڑی دیر بعد ہی وہ پولیس والا بھی آ گیا اس نے دیکھا کہ چور نماز میں مشغول ہے اس نے بھی وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگا جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ چور کی جگہ کوئی اور بیٹھا ہے بڑا حیران ہوا اٹھ کر باہر جانے لگا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں چور بیٹھا ہے قریب آیا تو چور کی جگہ کوئی اور بیٹھا تھا دو تین مرتبہ ایسا کرنے کے بعد وہ حضرت کے قدموں میں گر کر ماجرا بیان کرنے لگا اور کہنے لگا کچھ سمجھ میں نہیں آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی بتا دیجیے اس کے بعد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "او ئے تھانیدار اگر چور فقیر کے در پر آئے اور تو اسے لے جائے تو ہماری حکومت کس کام کی۔" اس کے بعد وہ تھانیدار بھی نوکری چھوڑ کر حضرت کے عقیدتمندوں میں شامل ہو گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ

فرمانے لگے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہی لجپال فقیر تھے کرم نوازی ان کا شیوہ تھا اور لجپالی ان کی عادت تھی اس دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم بھی فرمایا اور آنکھ سے آنسو بھی نکلا ساتھ ہی ارشاد فرمانے لگے ایک دفعہ ان کا لانگری جس کے ساتھ حضرت کی دل لگی بھی تھی (اس لانگری نے اپنی عمر بھی یہیں گزار دی تھی) کسی بات پر حضرت سے ناراض ہو گیا اور کہنے لگا جا رہا ہوں میں تمہیں چھوڑ کر حضرت نے بھی فرمایا "جاؤ بھاگ جاؤ یہاں سے" وہ غصہ میں آ کر اونٹ لے کر چل پڑا کافی دیر سفر کی مشقت اٹھانے کے باوجود دیکھتا تو حضرت کے آستانہ پر ہی پہنچ جاتا یہاں تک کہ اپنی ساری کوششوں میں تھک ہار کر حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ سے جو اس وقت اپنی سفید چادر کا ایک سرا اکٹھا کر کے منہ ڈھانپ کر مسکرا رہے تھے (شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیر سواگ کی یہ بات بیان کرتے وقت اپنی سفید چادر جو انھیں حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمائی تھی سے منہ ڈھانپ کر بتایا کہ اس طرح حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ مسکراتے ہوئے کر رہے تھے) لانگری محبت بھرے غصے میں کہنے لگا "بھگاتا بھی ہے اور روحانی طاقت بھی استعمال کرتا ہے" اس کے بعد حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حال پر شفقت فرمائی حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے یہ لوگ بڑے خوش قسمت تھے کہ اللہ کے ایسے پیارے لوگوں کے پاس انہیں بیٹھنا نصیب ہوا اور ان کے ساتھ وہ ایسی شفقت سے پیش آتے تھے پھر فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ان کی صحبت کامل سے فیض یاب ہونے والی ہستی حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کی مجھے زیارت نصیب ہو گئی ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کے ساتھ ساتھ بے پناہ الطاف و مہربانیاں میرے دامن میں آ گئیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ مغموم سے ہو کر رہ گئے اور فرماتے رہے "وہ بھی بڑے غریب نواز

تھے غریب نواز" پھر اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے کچھ دیر اسی طرح روتے رہے (ہماری طبیعتیں بھی مضطرب ہوگئیں اس بات کے انتظار میں کہ وہ کونسا اگلا نقطہ ہے جس کے بیان سے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت مغموم ہوگئی) پھر ارشاد فرمایا "مجھے حشر کی وہ گھڑیاں یاد آرہی ہیں جب لوگ سر سے پاؤں تک ننگے ہوں گے پسینے سے شرابور ہوکر حلق تک اس میں ڈوب چکے ہوں گے اللہ پاک کا جلال و ہیبت مخلوق پر اس قدر طاری ہوگا کہ دوسروں کے بدنوں پر نظر در کنار کرنا الگ اپنے بدن کا بھی پتہ نہ ہوگا کہ بدن پر لباس ہے یا نہیں اس وقت اللہ پاک فرمائے گا آج کون ہے جس کی بادشاہت ہے پھر اللہ فرمائے گا کہ جاؤ ڈھونڈو آج اس کو جو تمہاری شفاعت کرے اس وقت لوگ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک بے شمار انبیائے کرام کے پاس جائیں گے سب کوئی نہ کوئی عذر پیش کریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں گے جاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ آج وہی ہیں جو تمہاری مدد کر سکتے ہیں امت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے آج میں ہوں جو تمہاری شفاعت کروں گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کراؤں گا اور تمہیں جنت الفردوس میں لے جاؤں گا شیخ رحمتہ اللہ علیہ اس بات پر بہت آنسو بہانے لگے اور فرمانے لگے "میں کیسے نہ اپنے اللہ پاک کے حکم کے تحت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مددگار سمجھوں میری اوقات کیا ہے میری حقیقت کیا ہے" میں کون ہوتا ہوں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے پیاروں کے مناقب و فضائل پر انگلی اٹھانے والا؟ میں ان لوگوں میں کیسے بیٹھوں جو میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت پر زبان دراز کریں اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو پانی پیش کیا گیا چند گھونٹ نوش فرمائے اور تھوڑی دیر لیٹ گئے چند لمحوں بعد ہی شیخ رحمتہ اللہ علیہ

کے عزیز جو سعودی عرب میں مقیم ہیں ملنے کے لیے تشریف لائے انہوں نے کچھ ایسے سوالات جوان کے ذہن میں عقیدہ کی کمزوری کا باعث بن رہے تھے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں معقول جواب کے لیے پیش کیے جن میں سے ایک یہ سوال تھا کہ نبی علیہ السلام، صحابی رضی اللہ عنہ اور ولی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وصال کے بعد کیسے مدد کر سکتے ہیں اگر کرتے ہیں تو کوئی دلیل پیش کریں تا کہ ایمان کو تسکین ملے؟ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ ایسے ولی ہیں جو حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے سو (100) سال سے زیادہ عرصہ بعد پیدا ہوئے (بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اپنے دور میں جب خرقان سے گزرتے تو ان کی پیدائش کی خبر دیتے تھے) اور ان کے مزار شریف پر بارہ برس تک عشاء سے فجر تک حاضری دیتے رہے اس دوران انہوں نے اپنی پشت مبارک کبھی مزار اقدس کی طرف نہ کی بارہ برس بعد مزار سے آواز آئی "تیرا کام مکمل" انہوں نے عرض کیا میں تو کچھ نہیں جانتا تو جواب ملا "سورۃ فاتحہ یہاں سے شروع کرو" انہوں نے سورۃ فاتحہ شروع کی تو گھر تک قرآن کے حافظ بن چکے تھے ان کے دور سے لے کر اب تک کی تاریخ کی تمام کتابیں دیکھو ان کے فیض حاصل کرنے کا یہ ذکر تمہیں ملے گا داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک سے حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا فیض لینا بڑا مقبول عام واقعہ ہے اس کے علاوہ ایک طویل فہرست ہے لیکن تمہارے تسکین قلب کے لیے دو واقعات کافی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچاس نمازیں لے کر واپس تشریف لا رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نمازیں کم کرانے کا مشورہ دیا اگر کوئی نبی علیہ السلام مرنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتا تو پھر یہ پچاس نمازیں کیسے کم ہو گئیں نورالدین زنگی مشہور مسلمان بادشاہ گزرا ہے اسے حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ملے (یہ غالباً 570ھ یا 571ھ کا واقعہ ہے) کہ یہ دو شخص میرے روضۂ اقدس سے جسدِ اقدس نکالنا چاہتے ہیں تین راتیں خواب میں تشریف لاتے رہے آخر کار نورالدین زنگی مدینہ منورہ میں آیا اور ان دونوں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوا۔ پتہ چلا کہ وہ بڑے عابد وزاہد بن کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دن بھر بیٹھے رہتے اور رات کو اپنے مکان کے نیچے سے سرنگ کھودتے رہتے تھے اسکے علاوہ مشہور سپہ سالار طارق بن زیاد کو خواب میں اُندلس کی فتح کی بشارت عنایت فرمائی اس کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں خلافت کی سپردگی کا اختیار دیا اس کے علاوہ ہمارے کریم ورحیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانے اپنی کتنی مہربانیاں ہیں جو بعد از وصال امت پر ہوتی رہتی ہیں اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بات کرتے ہیں کہ انہیں علم غیب نہیں مگر تمہارے لیے یہ بات کافی ہے کہ انہوں نے معراج شریف کی رات غیب ذات بابرکت کا دیدار اقدس کیا جب خدا تعالیٰ نہ چھپا تو اور کیا چھپنے والی چیز رہ گئی؟ اور پھر اپنی بیٹی رضی اللہ عنہا کے کان مبارک میں وصال مبارک سے قبل ارشاد فرمانا کہ تم میرے وصال کے بعد میرے خاندان میں سب سے پہلے وصال فرما کر مجھ سے آن ملوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مجلس نمبر 27

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو عبادت وریاضت میں محبت الٰہی کا ذکر فرما رہے تھے کہ اللہ پاک کی بندگی اللہ پاک کی محبت کے بغیر نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر محبت نہ ہوگی تو آدمی عبادت کرتے ہوئے بھی غفلت میں مبتلا رہے گا اور اگر محبت ہوگی تو پھر وہ کسی بھی بات کی پرواہ نہ کرے گا کیونکہ محبت میں اپنے محبوب کے سوا کسی اور کی شمولیت قابلِ قبول نہیں ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ایک مرتبہ عبادت الٰہی میں مشغول تھے کہ ایک اژدھا نمودار ہوا انہیں یاد الٰہی سے غافل کرنے کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پرواہ نہ کی یہاں تک کہ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں مبارک کا انگوٹھا منہ میں ڈال کر چبا دیا اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ یاد الٰہی میں مشغول رہے پھر اللہ پاک کی طرف سے ہاتف نے صدا دی کہ یہ شیطان ابلیس ہے اس پر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اسے خوب پیٹا اور لہولہان کر دیا انہی سے منسوب ایک اور واقعہ ہے کہ یہ نماز کی ادائیگی میں مشغول تھے کہ اس کمرے میں آگ بھڑک اٹھی احباب آوازیں دینے لگے! حضرت نماز توڑ دیں آگ لگ گئی آگ لگ گئی لیکن آپ رضی اللہ عنہ نماز ادا فرماتے رہے جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آگ بالکل آپ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ چکی تھی لوگوں نے عرض کیا حضرت! آپ رضی اللہ عنہ کو بہت آوازیں دیں آپ رضی اللہ عنہ نے جواب نہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھانے کے لیے فرمایا کہ میں تو اس سے بھی ستر گنا خطرناک جہنم کی آگ دیکھ رہا تھا پھر اس صورت میں یادِ الٰہی سے کیسے غافل ہوتا؟ اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اصل میں جب تک عبادت کرنے والے پر

آداب بندگی کی حقیقت منکشف نہیں ہوتی اس وقت تک اس کو عبادت میں لذت نہیں آتی صوفیائے کرام یہ جو مراقبات کرتے ہیں ان کے ذریعے انہیں غفلت سے نجات میں بڑی مدد ملتی ہے غیر کا خیال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا عرض کیا حضرت غیر کیا ہے ؟فرمایا ہر وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے وہ غیر ہے پس اپنے دل کو مختلف قسم کے خیالات سے محفوظ رکھنا چاہیے اور بلاوجہ خواہشات کو طول دینے کا کوئی فائدہ نہیں اپنے معاملات اللہ کے سپرد کرتے ہوئے زندگی بسر کرنا چاہیے اللہ پاک اپنے کسی بندے کو محروم و مایوس نہیں کرتا بشرطیکہ وہ اس کا فقیر رہے اس دوران کچھ لوگ شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے آ گئے ان کے ساتھ کچھ معاملات پر گفتگو فرماتے رہے گفتگو کا یہ سلسلہ کچھ زیادہ طویل نہ تھا جب وہ لوگ رخصت ہوئے تو مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ (انکا تعلق ہمارے سلسلہ عالیہ ہی سے تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام بھی بتایا مگر اس وقت ذہن میں نہیں کیونکہ یہ نام اس وقت بھی اعتماد کے ساتھ سننے سے محروم رہا تھا) جب اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گئے تو کچھ ایسے لوگ جو کہ صاحبِ اقتدار تھے ملنے آ گئے اس بزرگ کو انتظار کے لیے باہر ایک درخت کے نیچے بیٹھنا پڑا کچھ دیر انتظار کی وجہ سے اس بزرگ کی طبیعت مغموم ہو گئی اسی دوران خشک پتے زمین پر گرے تو بے اختیار اسی بزرگ کی زبان سے نکلا "اے درخت رونا تو مجھے چاہیے جس کا یار غیروں میں بیٹھا ہے تو کیوں روتا ہے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس کے دل میں اللہ پاک کی خاطر کسی کے لیے محبت پیدا ہوتی ہے پھر وہ اس سے جدائی میں چین نہیں پاتا ،راحت و آرام اس کی اپنے محبوب سے گفتگو ہوتی ہے اور اس بات کا خواہش مند رہتا ہے کہ اس کی ساری توجہ کا مرکز وہ خود ہی رہے کبھی کبھار ایسے بھی ہو جاتا کہ میں جب اپنے شیخ حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو حالات کچھ ایسے

(خصوصاً ان کے وصال کے قریب) ہوتے کہ ان کا زیادہ دیر گفتگو کرنا محال ہوتا تو ان کی زیارت پہ ہی گزارہ کرتا اور کبھی کبھی تو یہ بھی ناممکن ہو جاتا پھر تو طبیعت بڑی ہی اداس ہوتی کوئی چیز اچھی نہ لگتی کیونکہ میری تو یہ عادت تھی کہ جب کبھی دل میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا خیال آیا بس ان کی زیارت کے لیے نکل پڑتا مرشد سے اس قدر محبت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مرشد مرید کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا وسیلہ بنتا ہے اپنے محسن کی شکر گزاری بڑی ضروری ہوتی ہے کیونکہ جب بھی کسی مرید کو اپنی سابقہ زندگی پہ نگاہ کرنے کا موقع ملتا ہے تو اپنی محرومیوں مایوسیوں بھری زندگی پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے، بے اختیار اپنے اس محسن کا چہرہ دیکھنا اور اس کی زبان سے نکلنے والی میٹھی گفتگو سننے کے لیے دل بے چین ہو جاتا ہے دل چاہتا ہے اس آئینے میں اپنا آپ دیکھ کر کچھ اور بھی جو بگڑا ہوا ہے سنوار لیا جائے اور جو سنور چکا ہے اسے مزید نکھار لیا جائے مرید اس نشہ میں کاروبار و دیگر نجی معاملات کی پرواہ کیے بغیر اس دنیا و آخرت کے مستقل نفع بخش سودا کی جستجو میں لگ جاتا ہے ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بازار میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے فرمایا "تم نفع کے لیے ادھر دکانیں سجائے بیٹھے ہو ادھر مال غنیمت تقسیم ہو رہا ہے" لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہاں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "آؤ میرے پیچھے" سب آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل پڑے آپ رضی اللہ عنہ انہیں مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اس وقت چند لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ہر فرمان دنیا جہان کی قیمتی چیزوں سے بھی زیادہ قیمتی اور نفع بخش ہے" بس جیا جس کو حقیقت میں دنیا کی سمجھ آ گئی وہ اس سے دل چرانے کی تو ی کوششیں کرتا ہے ان کوششوں میں سب سے پائیدار اور نفع بخش کوشش اللہ والوں کی

صحبت ومحبت ہے یہاں علم وحکمت کے وہ موتی نصیب ہوتے ہیں جن سے زندگی اپنے اصل رنگ میں چمکنے لگتی ہے تاریکیاں دور ہوجاتی ہیں سویرا ہی سویرا انسان کا مقدر بن جاتا ہے اللہ والوں کے الفاظ کی تاثیر گناہ گاروں کے لیے اللہ پاک کا بہت بڑا تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 28

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو دیکھا کہ ایک نابینا شخص جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے ساتھ بڑی دلچسپی سے گفتگو میں مصروف تھے۔ میرے سلام کرنے پر جواب دیا بیٹھنے کا اشارہ فرما کر پھر اس کے ساتھ گفتگو میں مشغول ہوگئے پھر اس سے اچانک گفتگو کا رخ میری طرف پھیر دیا کہ اس کے لیے دعا کرو اس نابینا شخص نے کہا یہ کہاں سے آئے ہیں؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا پاکپتن سے اس نے کہا جہاں حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا ”ہاں“ اس نے کہا کہ ان کا تو بڑا مقام ہے وہ بڑے اونچے درجے کے فقیر تھے پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کوڈو فقیر کا مرید ہے عرض کیا کوڈو فقیر کون تھا؟ جواب میں فرمایا کہ وہ میلے کچیلے کپڑوں میں ملبوس رہتا تھا ظاہری طور پر نماز وغیرہ بھی نہ پڑھتا تھا جہاں کہیں جگہ مل جاتی سوتا تھا ایک بار کچھ لوگوں نے اسے سر راہ لیٹا دیکھ کر ٹھوکریں ماریں کہ نماز پڑھتا نہیں اور فقیر بنا پھرتا ہے جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا ”لوگو! کوڈو فقیر کو کچھ نہ کہا کرو یہ نمازیں اپنی باطنی طاقت سے مدینہ میں پڑھتا ہے

جب اسے کپڑا اوڑھ کر دیکھو تو سمجھا کرو اس کا بت ہی یہاں پڑا ہے یہ مدینہ میں ہے" جب کچھ لوگوں کا اصرار اس معاملہ میں بڑھا تو حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے کوڈو فقیر سے فرمایا "فقیر سائیں! شہر میں رہ کر شہر کا قانون اور جنگل میں رہ کر جنگل کے قانون کا احترام کرو" کوڈو فقیر نے بس ایک حسرت بھری نگاہ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر ڈالی اور چل دیا شاید وہ بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے ایسے الفاظ نہ سننا چاہتا تھا اس کے بعد اسے نہ دیکھا گیا شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر آبدیدہ ہو گئے اور ایک سرد آہ کھینچی کہ کبھی کبھی حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ اُس کو یاد فرمالیا کرتے میں نے عرض کیا اسے کہنا ہی نہیں تھا فرمانے لگے کیا کرتے شریعت کا حکم تو اس تک پہنچانا ہی تھا ورنہ بہت سے لوگ اس کی عادت اپنا لیتے پھر فرمانے لگے یہ نابینا مستو بابا اس کی صحبت میں پہلے بڑا عرصہ رہا یہ بعد میں نابینا ہوا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا تمہارا کھانا آجائے گا اب مجھے اجازت پھر یہی الفاظ مجھے فرمائے میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا خادم کی آپ کو ایسی بات کے جواب میں کیا مجال شیخ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا دیے اور گھر چل دیے ان دنوں شیخ رحمۃ اللہ علیہ چل پھر لیتے تھے رات تقریباً ایک بجے آنکھ کھلی تو ایسے ہی دل چاہا کہ سامنے کھلی فضا میں چل پھر کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی زندگی کی دینِ اسلام کی خدمت میں بسر ہونے کی دعا کرلوں کچھ دیر چہل قدمی کے بعد ایک جانب سے کوئی آواز محسوس ہوئی اس آواز کی طرف چلنا شروع کر دیا دیکھا تو وہی نابینا بابا مستو اللہ پاک کی بارگاہ میں جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعائیں کر رہا ہے آستانہ عالیہ کے قائم و دائم رہنے اور طریقہ عالیہ میں روحانی درجات کی بلندی کی دعائیں کر رہا تھا میں کچھ دیر اس کے قریب کھڑا رہا اسے محسوس نہ ہونے دیا کہ میں اس کے پاس کھڑا ہوں میری آنکھوں

میں آنسو بھی آ گئے کہ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کس قدر محبت بھرے انداز میں یہ شخص محوِ دعا ہے اور اپنے لیے کوئی دعا نہیں کر رہا ہے صبح ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے میں نے عرض کیا حضرت رات ایسے ہی ادھر ادھر چلنے کو جی چاہا تو دیکھا کہ یہ بابا اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعائیں کر رہا تھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے بیٹا اللہ کی خاطر کسی کے ساتھ بھلائی کرو تو خود بخود اس بندے کے دل سے تمہارے لیے دعائیں نکلیں گی خیر و برکت کا بندے پر نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے اصل میں بندہ کے لیے دعا ایسی ہی کارگر ثابت ہوتی ہے جو کوئی کسی کی ہمدردی سے خوش ہو کر کرے دیکھو میں اپنے شیخ حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہر اک آدمی کو خواہ میرے قریبی تعلق دار ہوتے یا دور کے رشتہ دار ہوتے لے جایا کرتا کئی بار حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تم خود بیعت کیا کرو ایک مرتبہ تو وہ بہت ہی مضطرب ہو کر فرمانے لگے میری حسرت ہے کہ تمہارا سلسلہ اپنی آنکھوں کے سامنے چلتا دیکھوں لیکن مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہی اس قدر تھی کہ دل ہی نہیں مانتا تھا پھر باروکریم رحمۃ اللہ علیہ میری اس بے ریا محبت پر مجھے بہت دعائیں دیا کرتے تھے اس کی خیر و برکتیں تمہارے سامنے ہیں مجھے اپنی امی جان کی خدمت کا بہت شوق رہتا تھا یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرطِ محبت سے رو پڑے اور ایسی حالت میں گفتگو جاری رکھی کہ وہ تھیں ہی بہت اچھی اور نیک سیرت درود و سلام زندگی بھر ان کا پسندیدہ وظیفہ رہا اور زندگی بھر نماز تہجد بھی ادا فرماتی رہیں مجھ سے خوش ہو کر ایک روز انہوں نے دعا فرمائی کہ میرے مولا پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے صدقے سے میرے بچوں کو کچھ زمین دے اور دنیا ان پر فراخ کر دے انہیں دنیا سے محبت کی بجائے ایثار کی توفیق عطا کرنا جتنی زمین کی امی جان نے دعا کی یہ سب اتنی ہی زمین ہے یہ سب امی جان کی دعا کی ہی قبولیت ہے تمہیں بتایا تھا کہ شروع شروع میں میں دینی

معاملات میں دلچسپی نہیں لیتا تھا لیکن امی جان سے بہت محبت کرتا تھا خدمت سے منہ نہیں موڑتا تھا امی جان میری اس فرمانبرداری کو دیکھ کر دعا کرتیں کہ بس اللہ کی راہ میں زندگی بسر کرو آخر کار روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے لیے دعا فرما دی اس کی قبولیت والا سارا واقعہ میں نے تمہیں ایک دو مرتبہ پہلے بھی سنایا تھا بس بیٹا کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو وہ کبھی اگر تمہارے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو بڑی محبت اور اخلاص کے ساتھ دعا کرے گا اور اللہ پاک اس کی دعا کو شرفِ قبولیت بھی عطا کرتا ہے میرے بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ جنہیں بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے خلافت واجازت تھی شروع ہی سے وظائف اور چلہ کشی کے شوقین تھے طبیعت کے بھی ذرا سخت تھے، کبھی مجھ سے کوئی لغزش ہو جاتی یا ان کی طبیعت کے خلاف کوئی کام کر دیتا تو پٹائی کر دیا کرتے تھے کئی بار میں ان کے آگے لگ کر بھاگ جاتا اور وہ میرے پیچھے ہوتے حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دعا کو اول آخر میں تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ لو تو دعا قبول ہو جاتی ہے اچھا ناشتہ کر لو اور چلو پھر کبھی آؤ گے تو باتیں کریں گے ایک تم سے شکایت رہتی ہے کہ تم کہہ کر چند دنوں کا جاتے ہو اور آتے کئی کئی ہفتوں اور مہینوں بعد ہو عرض کیا عادت بدلنے کی کوشش کروں گا یہی نظر کرم جاری رہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ سے آنسو چھلکا پھر فرمایا تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں میرے پاس اللہ کی خاطر آنے والے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 29

ایک مرتبہ سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ اس وقت داڑھی کی فضیلت پر گفتگو فرما رہے تھے کہ کوئی نبی علیہ الصلوۃ والسلام ان کا صحابی رضی اللہ عنہ یا حواری ایسا نہیں تھا جو اس سنت کا تارک ہو اور نہ ہی اولیائے کرام کی صف میں بغیر داڑھی کے کوئی معتبر ہوسکتا ہے فرمایا اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کے اس معاشرہ میں جب یہودیت اور عیسائیت کے رسم و رواج کا غلبہ اسلامی معاشرہ کے اُوپر ظاہری طور پر محسوس ہو رہا ہے اور لوگ نہ صرف اس سنت کے تارک ہو رہے ہیں بلکہ اس سے منحرف بھی ہو رہے ہیں اور بہت آسان الفاظ میں لاپرواہی اور بے رُخی کے عالم میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ کوئی ضروری تو نہیں داڑھی رکھنی ہے تو رکھو نہیں تو نہ سہی پھر ایک خاص بات جو تم لوگوں کے سامنے لازمی طور پر بیان کرنے والی ہے وہ یہ کہ اگر کسی داڑھی والے سے کوئی غلطی یا خطا ہو جائے تو اسے شرم داڑھی کے حوالہ سے دلائی جاتی ہے حالانکہ کوئی انسان اگر معاشرتی برائی کرتا ہے یا ایسی برائی جس کا تعلق فقط اس کی ذات سے ہے اسے نصیحت یا مشورہ دینے کے لیے یہ الفاظ ہونے چاہئیں کہ بھائی ایک اچھے مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسا کرے کیونکہ یہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مُبارکہ نہیں اور نہ ہی یہ صالحین کا نقشِ قدم ہے سننے والا مانے یا نہ مانے اس کی مرضی لیکن داڑھی والا طعنہ جو جہالت میں لوگوں نے عام کر رکھا ہے ساتھ ساتھ سنت کی مخالفت کے فروغ کو بھی لگے ہوئے ہیں کہ داڑھی والے شخص سے کوئی غلطی ہوئی تو کہہ دیتے ہیں کہ اسی لیے تو ہم داڑھی نہیں رکھتے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے میں تو انہیں کہتا ہوں کہ ارے نا سمجھو! پیغمبر صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کون ہے جس سے غلطی یا گناہ نہیں ہوسکتا اللہ پاک نے فرمایا ہے جب ایمان والوں سے گناہ ہو جائے تو وہ نیکی کر لیں

تو وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی پھر سورہ (قارعہ) میں اللہ پاک نے نشاندہی فرمائی ہے کہ جن کے اچھے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے وہ من پسند زندگی میں اور جن کے اعمال کے وزن ہلکے ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے پھر اللہ پاک فرماتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والوں، پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ان ساری پیاری پیاری باتوں سے نتیجہ نکالنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ نتیجہ بھی واضح ہے جب تخلیق کرنے والا جانتا ہے کہ جو کچھ میں نے تخلیق کیا فلاں فلاں غلطیوں کوتاہیوں کا ارتکاب ان سے ہو سکتا ہے اور ازالہ کے لیے اس نے راہیں بھی بتا دیں ہم دوسروں کے برے اعمال کے ڈھنڈورے پیٹنے کے ساتھ ساتھ سنت کے تارک ہونے کے دعوے کیوں کریں جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے اللہ پاک اسے گناہوں سے محفوظ فرما لیتا ہے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا ولی سے گناہ ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے حضرت مولٰنا روم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا جب ولی بغیر بھوک کے کھاتا ہے تو گناہ ہی کرتا ہے تمام صالحین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم پیدا نہیں کیا گیا جو صالح بنتا ہے اللہ پاک اپنے فضل سے اسے گناہ سے بچنے کی طاقت دے دیتا ہے اس کو گناہ کا عمل اچھا نہیں لگتا اور جب کبھی انجانے میں اس سے خطا ہونے لگے تو اللہ پاک کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جس سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے اس لیے میرے بیٹو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ شریعت کی پابندی کی طرف آؤ ایک ہی سنت داڑھی والی اتنی بڑی سنت ہے کہ سو شہیدوں کے برابر ثواب کا حکم آیا ہے انسان کے ہر عمل کا ثواب اس کے انجام دینے تک جاری رہتا ہے لیکن داڑھی کا ثواب آدمی سو بھی جائے تو ملتا رہتا ہے حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ اس پُرفتن ماحول میں اس سنت پر عمل مٹھی میں انگارہ لینے والی بات

ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کثرت سے لوگوں کو اس کی تلقین فرماتے میں نے حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کے ہزاروں مریدین میں تقریباً تقریباً نہ ہونے کے برابر ہی کوئی دیکھا جو داڑھی منڈواتا ہو۔تم اس عمل کے متعلق لوگوں کو تلقین کیا کرو کہ اگر داڑھی نہیں رکھتی تو نہ رکھو لیکن اس کی مخالفت نہ کرو اور نہ ہی کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو تو اسے یہ طعنہ دو کہ داڑھی رکھ کے ایسا کیا بلکہ وہی بات جو پہلے بھی یا اس کے ساتھ اس کی شخصیت کے مطابق کلام کردو کہ جناب کو یہ زیب نہیں دیتا کیونکہ آپ لوگوں کی نظر میں معزز ہیں بس اتنا کہہ دینے سے حیاوالا ہوگا تو سمجھ جائے گا ورنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ نصیحت اس پر اثر نہیں کرتی جس کا سینہ ایمان سے خالی ہو عرض کیا حضرت بے ادبی کی معافی چاہتا ہوں اس بات پر ذرا روشنی فرمایئے کہ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اور محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کے کارنامے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے بہتر طور ہیں کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سولہ برس کی عمر میں پاکستان بنتے دیکھا ان دونوں شخصیتوں کے متعلق معاشرے میں بڑی چہ مگوئیاں بھی ہوتی ہیں اور ان کے اعلیٰ ظرف کی بے شمار مثالیں بھی بیان کی جاتی ہیں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے بے شمار اشعار جن سے ایک مردہ قوم کو بھی زندگی ملتی ہے اور زندہ قوم کو نیا عزم وجذبہ ملتا ہے خاص طور پر ان کے بعض اشعار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں بہت ہی زیادہ پیار ومحبت سے بھرپور ہیں آج بھی ان کا بیان کہیں ہوتا ہے تو روح کو ایک خاص وجد نصیب ہوتا ہے لیکن ان کی داڑھی نہیں تھی مگر انہیں قلندر بھی کہا جاتا ہے بعض انہیں اولیاء کی صف میں شامل کرتے ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اسی وقت فرمایا بیٹا جب علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا نام لو تو ساتھ رحمتہ اللہ علیہ یا اقبال صاحب کہا کرو کیونکہ ایک مرتبہ میں جب تمہاری طرح جوانی کی عمر میں تھا حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر بیعت ہو چکا تھا میں بادشاہی مسجد کی

طرف جا رہا تھا سیڑھیاں چڑھنے لگا تو دیکھا کہ ایک باریش بزرگ کھڑے ہیں انہوں نے فرمایا جام صاحب رحمۃ اللہ علیہ! جلدی ادھر آ کر کھڑے ہو جایئے اور اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف چہرہ کر لیجیے۔ میں اس بزرگ کے ساتھ ادب سے کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر بعد اس بزرگ نے فرمایا آج اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یوم وصال تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے اس لیے تمہیں ایسا کرنے کو کہا میں نے واپس جا کر حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں امتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرنے پر ان کا بہت بلند مقام ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے کہ جو دوسروں کو نفع پہنچائے بس محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے امتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذلت و رسوائی سے بچانے کی کوششیں کیں ایک علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کی نہ صرف کوششیں بلکہ عملاً ثابت کر دکھایا یہ نیکی ان کی داڑھی کو بھی چھپا لے گی اور جو کوئی خطا ان سے منسوب کی جاتی ہے اس پر بھی ان کا اللہ پاک مواخذہ نہیں فرمائے گا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے عرض کیا حضرت میں نے پڑھا بھی اور سنا بھی ہے کہ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ تو نماز بھی نہیں پڑھتے تھے اور تلاوت قرآن پاک کے متعلق بھی آخری ایام میں ہی تھوڑی بہت روایت ملتی ہے جواب میں فرمایا ہاں یہ بات تو میں نے بھی ایسے ہی سنی ہے مگر میں نے تمہیں بتایا کہ نماز یا قرآن کی تلاوت کا تعلق اللہ پاک کے حقوق سے ہے اور وہ رحیم ہے ہاں البتہ کوئی تم سے ان کے متعلق ایسی ویسی بات کرے تو اسے بولو کہ تمہارے ساتھ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کیا زیادتی کی تمہارا یا تمہارے کسی جاننے والے کا کیا حق مارا اگر مارا ہے تو بتاؤ نہیں مارا تو اپنے محسن کے متعلق ایسا نہیں کہتے کسی کی برائی گننا عقلمند کا کام

نہیں کئی فرامین سے واضح ہے کہ جو لوگ کسی کی نیکیوں کو نظر انداز کر کے ان کی برائیوں کو گنتے ہیں وہ انتہائی بد بخت ہیں پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور سردی کے موسم میں بھی پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں چہرے کی رنگت سرخ اور بدن کے اعضاء تھر تھر کانپنے لگے فرمانے لگے انسانوں کا شکر ادا نہ کرنے والے اللہ کے شکر گزار نہیں ہو سکتے۔ مجھے لوگوں کی سمجھ نہیں آتی کہ اتنے بڑے لوگوں کے متعلق اپنی زبانیں کس طرح دراز کر دیتے ہیں میں نے خود علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پہلی صف میں بیٹھے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک گفتگو فرماتے رہے اقبال رحمتہ اللہ علیہ اسے بڑی توجہ سے سنتے رہے جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے میں نے اقبال رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ اتنا درد کیسے ملا؟ اقبال صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اشارہ فرمایا اس کے بعد وہ مدہوش ہو گئے اقبال رحمتہ اللہ علیہ اپنے اشعار میں فرماتے ہیں کہ یورپ کے ممالک میں بھی میں تہجد کی نماز کو فراموش نہیں کر سکا اور ان کا یہ شعر

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ میں خاکِ نجف و مدینہ

بس آئندہ مجھ سے بڑی ہستیوں کے کردار کے متعلق تنقیدی گفتگو نہ کرنا خواہ ان دونوں کے متعلق ہو یا صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے بعض جھگڑوں کے متعلق تم ان کے فضائل بیان کرو، ان کے نام اچھے انداز میں لو کوئی ان کے متعلق ایسی ویسی بات کہے تو تم گفتگو سے گریز کرو ہاں کوئی ان دونوں ہستیوں کو مثال بنا کر داڑھی نہ رکھنے کا دعویٰ کرے تو اسے کہو اقبال رحمتہ اللہ علیہ یا محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ بن کے دکھا دو یا دکھا دو لکھا ہوا کوئی ایسا ان کا قول جس سے یہ ثابت ہو کہ انہوں نے داڑھی نہ رکھنے کا حکم دیا ہو لوگ خوامخواہ

میں اپنے مفاد کے لیے ان کا نام استعمال کرتے ہیں 1945ء میں کسی عالم نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قریب بٹھائے ہوئے ہیں لوگوں نے عرض کیا ہم یہ کیا دیکھ رہے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ محمد علی جناح میری امت کے خیر خواہ ہیں اچھا اب تم چلو! اچھے لوگوں کو اچھے لفظوں میں یاد کرو گے تو لوگ تمہیں بھی تمہارے بعد اچھے لفظوں میں یاد کریں گے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ اللہ نگہبان!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 30

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے دنیا میں انسان کا تعلق سب سے خدا کے لیے ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھو اللہ تعالیٰ کے لیے ہی دشمنی رکھو ہمارے ہاں آج کل عام رواج ہے کہ دنیاوی معاملات میں اپنے اپنے مفادات کے لیے ایک دوسرے سے دوستی اور مفادات کی تکمیل نہ ہونے کی صورت میں دشمنی ہے دنیا میں ہر انسان خوشحال زندگی بسر کرنے کا آرزومند ہے اور پریشانیوں سے نجات پانے کی کوشش میں رہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر اک سے تعلق قائم کرے تو اس میں اسے خوشیاں ہی خوشیاں نصیب ہوں گی اور برائی کے معاملات میں لوگوں سے دور رہے تو ہر غم و مصیبت سے اسے نجات ملے گی ایک شخص حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر عرض کرنے لگا ''اچھے دوست دنیا میں نہیں رہے بہت برا وقت آگیا اب تو لوگ اپنے اپنے مفادات کو لگے ہیں جس کے ساتھ مرضی بھلائی کرلو جس کے ساتھ مرضی وفا کرلو جواب میں تکلیفیں ہی اٹھانا

پڑیں گی" حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "اگر تجھے اپنے غم و مصیبتیں دور کرنے والا دوست چاہیے تو واقعی ایسے لوگوں کی کمی ہے اور اگر تو اپنے دوستوں کی مصیبتیں، غم دور کرنا چاہتا ہے تو ایسے لوگ بہت ہیں اس دنیا میں جن کو اپنے غموں اور مصیبتوں کے دور کرنے والے ایک ہمدرد کی ضرورت ہے" اس کے بعد شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے بیٹا! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تبلیغ فرماتے تو بے پناہ تکالیف انہیں اٹھانا پڑتیں، اہل وعیال پریشان ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے "اللہ میرے ساتھ ہے" بس جب تم کسی انسان کو دوست سمجھ کر اس کے ساتھ بھلائی کرو اور وہ جواب میں تمہیں تکلیف دے تو تم معاملہ اللہ کے سپرد کر دو اسے کچھ نہ کہو وہ ٹھیک ہو جائے تو درست نہ ہو تو جب کبھی بھی وہ تمہارے پاس اپنی حاجت لے کر آئے اس کی مدد کرو مگر زبان پر اپنے احسانوں کا ذکر نہ لاؤ اللہ تعالی نے چاہا تو ایک دن اسے احساس ہوگا اور اگر اسے کوئی احساس نہ ہو تو تمہیں تمہاری نیکیوں کا اور احسانوں کا بدلہ اللہ تعالی دے گا کیونکہ تمہارا اس کے ساتھ تعلق اس کے ساتھ بھلائی کرنا اللہ تعالی کے لیے تھا اور اللہ تعالی بھلائی کرنے والوں کا دوست ہے کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں انسان ہونے کے ناطے کئی بار ایسی ایسی باتیں دوستوں سے سننا پڑتی ہیں کہ جن کی برداشت کی ہمت بسا اوقات جواب دے جاتی ہے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جن لوگوں کی کفالت فرماتے تھے انہی لوگوں میں سے ان کی پیاری بیٹی اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے والے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگئے تم غور کرو کہ جن لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوشش کرتے انہی لوگوں نے انہیں پتھر مارے، گالیاں دیں، برا بھلا کہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان

کے لیے دعائے ہدایت فرمائی حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ پانی میں گرے بچھو کو نکالنے کی کوشش کرتے تو وہ ڈنک مارتا ایک راہ گیر نے عرض کیا حضرت وہ ڈنک مارتا ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ اسے بچاتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "ڈسنا اس کی فطرت ہے جب وہ اپنی فطرت سے باز نہیں آتا تو میں اپنی اچھی عادت سے باز کیوں آؤں" بس اسی طرح کوشش کرنی چاہیے کہ آدمی اپنے عمل کی طرف دیکھے اگر وہ اللہ کے لیے ہے تو غم نہ کرے ایک دن مخالف ہونے والے اور تکلیفیں دینے والے بھی دوست اور ہمدرد بن جائیں گے مگر اسے ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی کیونکہ جو اپنے اعمال خدا تعالیٰ کے لیے سرانجام دیتا ہے تو پھر ایک دن اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت کا ایسا جام پلا دیتا ہے کہ اسے کسی دوست اور دشمن کی پرواہ نہیں رہتی میں صبح سے لے کر شام تک اپنے رب کی یاد میں ہوں مجھے کسی دوسرے سے نہ نفع کی توقع نہ نقصان کا خوف، میرے دل میں فقط اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے میں صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہلِ بیت عظام کے ساتھ ساتھ اپنے پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم کے نقشِ قدم اور ان کی مضبوط نسبت میں بندھا ہوں اور اپنے پاس آنے والے ان لوگوں سے بہت محبت کرتا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر میرے پاس آتے ہیں، ان کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت میں سفر کی توفیق بخشی اور جو لوگ گمراہ ہیں یا جاہل ہیں یا جن کے عقائد درست نہیں میں اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ بڑے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں یا چھوٹے خاندانوں سے ان کی تربیت اور خدمت کی کوشش کرتا ہوں، حق بات کرنے سے گریز نہیں کرتا کیونکہ میں جو دل میں رکھتا ہوں وہی زبان پر لاتا ہوں میری ہر صبح ہر شام میرے رب کے نام ہے میں اسی کا بندہ ہوں اسی کی طرف جانے والا ہوں یہی سبق میں نے اپنے مرشد سے سیکھا ہے مجھے مخلوق

سے کوئی شکوہ نہیں کیونکہ مخلوق محتاج و بے بس ہے بے بس اور محتاج سے کیا شکایت اللہ جو عطا کرتا ہے اس پر بھی شکر گزار اور جو خواہش تکمیل کو نہ پہنچے میں اس پر بھی شکر گزار عنایات پر اس لیے شکر گزار کہ اس نے مجھے اس قابل سمجھا، مجھ پر مہربانی فرمائی اور نہ ملنے پر اس لیے شکر گزار کہ اس نے مجھ کو وہ نعمت نہیں دی جس کا میں اہل نہ تھا اگر یہ نعمت مجھے مل جاتی تو ہو سکتا ہے کہ میں ناشکری کر بیٹھتا بہر حال اللہ تعالیٰ سب کے حال پر اپنا فضل وکرم فرمائے یہ نصیب کا سودا ہے جس پر اللہ تعالیٰ مہربان اس کا رنگ ڈھنگ ہی دوسروں سے جدا ہوتا ہے میرے مرشد حضرت بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے پیر بھائیوں پر شفقت کرو اور ایک دوسرے کی شکایت نہ لگایا کرو حضرت بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے اس فرمان کا مطلب صاف اور واضح ہے کہ پیر بھائی اللہ تعالیٰ کی خاطر بننے والا تعلق ہے جو تعلق اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اس میں شیطان کی مداخلت نہیں ہونے دینا چاہیے آج کل حالات کچھ زیادہ ہی غیر شرعی ہو گئے ہیں اسی لیے لوگوں کو تعلق الی اللہ کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ جو بندہ کسی دوسرے سے میری خاطر ملتا ہے میں ان کے مل کر جدا ہونے سے پہلے تمام گناہ بخش ڈالتا ہوں۔ اچھا کافی گفتگو ہو گئی اپنی حالت پر نگاہ اور دل کی صفائی کی طرف دھیان دو مخلوق پر بھروسہ نہ رکھو اللہ پاک کی طرف توجہ کرو جس قدر رجحان اس طرف بڑھے گا اسی قدر حال میں صفائی نصیب ہو گی پھر دیکھنا کیسی نوازشات کی بارش ہوتی ہے زندگی کا ہر سانس اللہ کی امانت اور ہر قدم پر لغزش کا اندیشہ ہے اس تک پہنچنا مشکل مگر جس کے لیے وہ راہ آسان کر دے اپنا فضل فرمائے اس کے لیے کوئی مشکل نہیں اللہ تعالیٰ تم پر اور ہم سب پر اپنا فضل وکرم فرمائے تمہاری زندگی کی رونق سدا ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہے اور تعلق الی اللہ کی توفیق ہمیشہ تمہیں نصیب ہو خواہ تمہارے قدم بھی بھٹک بھی جائیں محبت کے طریق تمہیں کھینچ کر واپس اس راہ کی طرف لے آئیں۔ آمین! اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 31

ایک مرتبہ سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بچپن سے لے کر اس وقت تک جس دن میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا حالات بیان فرمائے ان حالات و واقعات کے دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے کئی بار آنسو بھی بہہ جاتے بڑے پُر درد انداز میں گفتگو فرمائی اس سے قبل میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو اتنا مغموم کبھی نہ دیکھا اور نہ ہی بعد میں ان کے وصال تک دیکھا شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ شروع میں صاف ستھرا لباس پہنتا، صاف ستھرے اور مہنگے جوتے پہنتا، بال وغیرہ کٹوانے کے لیے بھی کسی بڑے شہر کا رخ کرتا اپنے تن کی زیب و آسائش میرا پسندیدہ مشغلہ تھا امی جان کو میں دیکھا کرتا تھا کہ وہ دن بھر تسبیح ہاتھ میں پکڑے کچھ پڑھتی رہتی ہیں اور روتی بھی رہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ وہ تسبیح ہاتھ میں لیے کیا پڑھتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا "میں اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھتی ہوں تم بھی بیٹا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں زندگی بسر کرو" میں امی جان کی بات کو ٹال گیا اور کبھی کبھار وہ مجھ سے تذکرہ بھی کرتیں تو میں ایسے ہی کہا کرتا کہ امی جان ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟ کر لوں گا دین کے کام کے لیے ساری عمر پڑی ہے آخر کار جب امی جان حج پر گئیں تو میں نے ان کے حج کا انتظام کیا بھائی جام نور محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ تھے امی جان مجھے راستہ میں سمجھاتی رہیں کہ بیٹا کاش تم بھی اس عظیم اور مقدس سفر کا شوق رکھتے جب امی جان کو رخصت کیا تو پھر واپس چلنے پر ہر چیز سے یہی صدا آنے لگی جام ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تیرا دل تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہوتا، تُو اپنے خدا تعالیٰ کی بندگی دل جمعی سے کرتا بس پھر کیا درختوں سے بھی یہی پکار، راہوں سے بھی یہی پکار، دیواروں سے بھی یہی پکار یہاں تک کہ جب گھر پہنچا تو میری طبیعت نڈھال

سی ہو چکی تھی میں کھویا کھویا سا رہنے لگا کئی بار ایک انجانا سا خوف میرے اعصاب پر طاری ہو جاتا، میں پسینے سے شرابور ہو جاتا، روتا رہتا کہ کاش میں بھی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سچا محب ہوتا ایک دن میں نے کاغذ قلم لیا اور اپنی امی جان کے نام خط لکھا کہ امی جان میرے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں سے قبولیت کا تحفہ لیتی آنا کیونکہ جب امی جان رخصت ہوئی تھیں تو میں نے دنیوی تحائف کی فرمائش کی تھی خط کا جواب مجھے خواب کی صورت میں ملا کہ امی جان مجھے خواب میں ملیں اور فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں قبول فرمالیا ہے وہ میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا نیک بخت میں نے تیرے بیٹے کو قبول کیا امی جان کے حج سے واپس آنے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے جاتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہء اقدس پر میرے لیے دعا فرمائی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے جام ظفر اللہ کو اپنا بنا لیجیے امی جان نے دعا بڑی گڑگڑا کے کی تھی اور بہت روئی تھیں اسی رات انھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور فرمایا کہ میں نے تیرے بیٹے کو قبول فرمایا اسے میری محبت میں زندگی بسر کرنے کی توفیق ملے گی یہ انہی ایام کا واقعہ ہے جن دنوں میں میں نے خط لکھا تھا خواب میں امی جان نے یہ بھی اشارہ فرمایا تھا کہ عنقریب ہمارے شہر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا محب آئے گا تم ان کی صحبت پانا اور تربیت حاصل کرنا چنانچہ اس خواب کے چند روز بعد ہی حضرت سلطان الاولیاء پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ جو شہبازِ ولایت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے ہمارے شہر کوٹ سلطان میں تشریف لائے میں ان کی زیارت کے لیے گیا تو پہلی ہی نظر میں مجھے ان کی طرف سچی رغبت ہوئی اس کے چند دن بعد میں کوٹ سلطان سے پیدل حضرت باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچا اور بیعت کی

استدعا کی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ حضرت سارا خاندان سلسلۂ قادریہ میں بیعت ہے ان سے قبل آباؤ اجداد کے کچھ احباب سلسلہ عالیہ سہروردیہ سے بھی فیض یاب ہوئے ہیں میں اکیلا ہی اس سلسلہ میں بیعت ہو رہا ہوں کرم نوازی فرمایئے گا کہ بھرم رہ جائے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خصوصی شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا انشاءاللہ ہر سلسلہ کی کرم نوازیاں جاری و ساری رہیں گی اور خصوصی رنگ لگے گا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ وار جو نعمت چلی آرہی تھی اس سے مجھے بھی مستفیض کیا تمام لطائف پر سلوک طے کرایا، پھر نفی اثبات کے تینوں طریقے جو اس سلسلۂ عالیہ میں سالک کو اپنی اپنی طاقت و فہم کے مطابق کرنے کی اجازت ہے طے کرائے اس کے بعد مراقبات کی منازل طے کرائیں یہاں تک کہ وہ سعادتیں میرے حصہ میں آئیں کہ جن کا اظہار کرنے کا حکم نہیں ہے تمام پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کی بارگاہ میں سلسلہ وار پیش کرنے کے بعد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیا گیا، چہار اصحاب رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ ساتھ مشائخ عظام کو بھی سر جھکائے اس مبارک بارگاہ میں بیٹھے پایا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ان عظیم اور مقدس ہستیوں کی قربتِ خاص کا وہ فیض جسے پائے بنا راہِ طریقت کے مسافر کو چین نہیں مجھے نصیب ہوا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی قیامت تک جاری رہنے کا مجھے وعدہ دیا گیا میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عُمرِ فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو ان عظیم اور بلند مراتب پر دیکھا کہ لوگ کس طرح ان کے مقام پر اعتراض و تنقید یا تقسیم کے قائل ہیں مجتہدین اور آئمہ معصومین یعنی بارہ اماموں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریائے رحمت سے سیراب دیکھا ان کی عظمت اور خدمت کا تہہ دل سے گرویدہ ہوا چہار سلاسل پر کرم نوازیوں میں میں نے سلسلۂ

عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اولیاءِ عظام کو خاص عنایت سے مستفیض دیکھا اس سلسلۂ عالیہ کی عظمت اور بھی میرے دل میں گھر کر گئی حضرت عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ (ان کا نام لیتے ہی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے) کی خاص عنایت مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کے شاملِ حال دیکھی انہوں نے بھی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مجھے قیامت تک اور قیامت کے بعد بھی ساتھ دینے کے وعدے کیے اس کے علاوہ بے شمار مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح ظاہر و باطن میں میرے ساتھ کرم نوازی اور رحم دلی سے پیش آتی رہیں یہاں تک کہ منازلِ سلوک طے کرنے کے بعد جب میں حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا جام ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہا کیلئے ہی آئے ہو قدم بوسی کرتے ہوئے عرض کیا نہیں غریب نواز اللہ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہار اصحاب رضوان اللہ اجمعین، پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دستِ شفقت میری کمر پر ہے میں اکیلا کیسے آ سکتا ہوں اور کیسے چل پھر سکتا ہوں بس حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اپنی خاص استعمال شدہ دستار مبارک اتار کر میرے سر پر باندھ دی اور فرمانے لگے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو نعمت ہمارے سلسلہ عالیہ کو سلسلہ وار ملتے ملتے مجھ تک پہنچی میں نے بغیر کسی کمی کے وہ تمہارے سپرد کر دی یہ 1962 میں پیر کے دن کا واقعہ ہے (تمہیں یہاں ایک دلچسپ بات بھی بتاتا چلوں کہ پیر کے دن میں پیدا ہوا پیر کے دن ہی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خواب میں اپنے میلاد مبارک منانے کا حکم عنایت فرمایا) اس کے بعد پھر 1966 میں پہلی بار سعادتِ حج نصیب ہوئی چند احباب بھی میرے ساتھ تھے میری درخواست منظور نہ ہوئی میں اس سلسلہ میں لاہور گیا کام نہ بنا تو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو برصغیر کے وائسرائے ہیں بیرونی ان کی

کرم نوازی سے خاص فیض پاتا ہے ان کی خاص عنایت مجھ پر ہے کبھی ان کے مزار شریف پر مجھ سے نسبت رکھنے والا حاضری دے گا تو خود بخود اس کو اندازہ ہو جائے گا میں نے ان کے مزار شریف پر خاص عنایت کی استدعا کی عرض کیا کس انداز میں؟ فرمایا یہ نہیں بتاؤں گا اس کے بعد میں واپس آ گیا تو گلی میں ایک ایسی عورت ملی جو بظاہر مست تھی کہنے لگی جام صاحب عرفات میں ملیں گے میں نے کہا عرفات میں کیسے ملیں گے کام تو پتا نہیں کہنے لگی یوں نہ مجھے سنایئے یہ کام تو ہو گیا ہے میں جب گھر گیا تو کراچی سے ایک پیر بھائی کے ذریعے اطلاع ملی کہ یہاں آ جاؤ جب وہاں پہنچے تو کام بن گیا میں جب مدینہ شریف پہنچا تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی وہ جو ہر اک امتی پر ہوتی ہے میں نے خاص اس سے نعمت پائی مدینہ شریف اور بیت الحرم میں اللہ پاک کے باکمال بندے کونوں میں بیٹھے دیکھے ان پر استغراق اور عجیب کیف و مستی تھی کسی سے ہم کلام نہ ہوتے بس اپنی موج میں اپنے مالک اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں محو تھے مدینہ شریف میں مجھ پر حالت خاص اس وقت طاری ہوتی تو میں آج کل جہاں باب بقیع ہے اس سے باہر نکلو تو بائیں جانب جہاں آج کل چاردیواری ہے ساری رات یہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں گزار دیتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی اور نظرِ رحمت مدینہ میں مہمان بن کر آنے والے امتیوں پہ ایسی کہ احاطہ نہیں کیا جا سکتا مدینہ میں جب کوئی امتی پہنچتا ہے تو اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اسے ایک بار پھر نئے انداز میں جینے کا موقع ملتا ہے امتی جب مدینہ شریف آتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضہ اقدس کے دروازہ پر اس کا استقبال فرماتے ہیں اس پر اپنی نظر کرم فرماتے ہیں اور جب امتی رخصت ہوتا ہے تو پھر اس کو دروازہ پر کھڑے دیکھتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے مولا

پاک میرے امتی کی حفاظت فرماتا شیخ رحمتہ اللہ علیہ یہاں بہت اشک بار ہو گئے اور سر جھکا کر اپنی آنکھوں کو رومال سے دبا لیا آنکھوں سے رومال ناک تک اور پھر ہونٹوں کو صاف کر کے ارشاد فرمانے لگے ایک ماں یا دنیا کی ساری رشتہ داریاں کیا محبت دے سکتی ہیں انسان کو جو اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں اور پھر ایسے رب کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں جو ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار انسان سے کرتا ہے حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ میرا مدینہ میرے امتی کے گناہوں کو جلانے والی بھٹی ہے جو یہاں ایمان کی حالت میں آتا ہے اس پر میری شفاعت واجب ہے جب میری واپسی کا دن حسب دستور آتا تو میں بہت زیادہ اداس ہو جاتا آج کل تو مخصوص ایام ملتے ہیں ان دنوں تو کئی کئی ماہ وہاں قیام ہو جاتا میری زندگی وہاں گزرتی اور باقی اپنے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں گزر جاتی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے اپنی یاد میں رکھنے کے بہانے عطا فرمائے اس دوران خواجہ غلام یٰسین صاحب تشریف لے آئے شیخ رحمتہ اللہ علیہ ان سے محوِ گفتگو ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 32

ماہِ اکتوبر کے پہلے عشرہ میں چند پیر بھائیوں کے ہمراہ سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ پہلے ہی درختوں کے سائے تلے تشریف فرما تھے رات کے سفر کی وجہ سے نیند کا غلبہ تھا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے تھوڑی دیر آرام کرلو پھر بات کرتے ہیں تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے وہ واقعات جو دین اسلام کی تبلیغ کے دوران ہوئے بیان فرمانے لگے کہ اللہ پاک کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین اسلام کے لیے کیا کیا تکلیفیں نہیں اٹھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے انتہا درجے کی تکلیفیں برداشت کیں گھربار، مال واولاد، عزیز واقارب ہر چیز کی جدائی کو برداشت کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر مشکلات کے باوجود بھی مخلوق کی ہدایت کی دعائیں کرتے رہے۔گالیاں سن کر مسکراتے رہے، پتھر کھا کر بھی صبر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ہماری نجات ہے ان کی محبت واتباع میں زندگی بسر کرکے اولیاء اللہ نے بے پناہ مراتب پائے اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر کامیابی کا تعلق انہی سے مضبوط نسبت پر ہے جو کوئی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منہ پھیرتا ہے وہ سمجھ لے کہ اس کا دل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے روشن نہیں ہے کیونکہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اسی کے طریقہ پر ہوتا ہے عرض کیا ہمارے دل بہت چاہتے ہیں کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں زندگی بسر کرنا نصیب ہو تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اچھی سوچ ہے مگر اس میں کامیابی انہی کے کرم پر موقوف ہے کیونکہ جب ان کا کرم ہوتا ہے تو انسان کے حالات خودبخود بدل جاتے ہیں صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی سیرت مبارکہ کو اگر دیکھا جائے تو واضح پتا چلتا ہے کہ ان میں

سے بعض حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں اسلام قبول کرنے سے پہلے سرگرم رہتے تھے۔ مگر جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اُن کی ہدایت کے لیے ہوئی اور ان کی لغزشوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درگزر فرمایا تو وہ اپنی سابقہ زندگی بدلنے میں کامیاب ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اپنی زندگی ان کی زندگی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے وہی حقیقت میں دین اسلام کا سچا محب اور کامیاب شخص ہے۔

مانا کہ احترام کے قائل ہیں بہت لوگ
میں مانتا ہوں سب کو پیارے مصطفےٰ ﷺ کے بعد

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ولی وہ ہے جو اتباعِ سنت کا پورا پورا متبع ہو حضرت بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ شریعت کی پابندی ہی ولایت ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق کہ ولی کے لیے شریعت کا پابند ہونا ضروری ہے کرامت نہ بھی دکھائے تو بھی ولایت کے درجات میں کوئی فرق نہیں پڑتا بس جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے انسان کو دائرہ شریعت میں رہ کر اپنے کام خوش اسلوبی سے سرانجام دینے چاہئیں اگر ایسا نہ ہو تو کوشش کرنی چاہیے کہ شریعت کے احکام کی پابندی کی طرف توجہ دی جائے تاکہ بے موت نہ مارا جائے سیرتِ پاک ﷺ کی کتابیں پڑھنی چاہئیں تاکہ اپنے کردار کو بہتر بنانے کی کوشش جاری رہے لیکن ان سب سے بھی بڑھ کر کسی اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی بسر کرنے والے ولی کی صحبت نصیب ہو جائے تو سبحان اللہ! حدیث پاک میں ایسے شخص کی صحبت میں ایک لحہ بیٹھنے کو سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر قرار دیا گیا ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کامل میں بیٹھنے والے صحابی رضی اللہ عنہ کے درجہ کا اندازہ اس بات سے لگایا

جا سکتا ہے کہ ان کے پاؤں کی گرد کے برابر سارے زمانے کے صالحین نہیں ہو سکتے پھر اچھے لوگ وہ جو ان کی صحبت میں بیٹھے، دین سیکھا۔ پھر ان کی صحبت میں جو بیٹھے وہ بہتر یہاں تک کہ تمام سلاسل میں سے کسی سے بھی بیعت انسان کو ان تک پہنچنے کی سعادت عطا کرتی ہے کسی کامل کے ہاتھ میں ہاتھ بڑی سعادت ہے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود جب تک حضرت ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اقدس میں نہ گئے تکمیل نہ ہوئی حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جب تک حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اقدس میں نہ گئے تکمیل نہ ہوئی پھر جب تکمیل کے بعد ان کے وصال کا وقت آیا تو شیطان نے وقتِ نزع کے قریب ان سے بحث شروع کر دی کہ تم نے خدا کو کس طرح پہچانا یہاں تک کہ انہوں نے 360 دلیلیں پیش کیں جنہیں شیطان نے رد کر دیا حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ جو ان سے کوسوں دور بیٹھے تھے نظرِ باطن سے دیکھ کر ارشاد فرمایا یہ کیوں نہیں کہتے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل مانا ہے بس اسی وقت شیطان خبیث بھاگ نکلا ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو غلط فہمی ہو گئی اور خود ہی مراقبہ و ذکر میں مشغول رہنے لگا اور مختلف خوابات دیکھ کر خود کو بلند مرتبہ سمجھنے لگا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ملی تو انہوں نے اسے فرمایا تمہیں شیطان رات کو بہکاتے ہیں آج ایسا معاملہ پیش آئے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ پڑھنا ایسا کرنے پر ہر چیز واضح ہو گئی اس مرید کو اپنی نادانی پر بہت پشیمانی ہوئی بس ولی اللہ کی صحبت حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فضل و کرم ہے ان سے علیحدگی میں بہت جلد شیطان اپنی گرفت بندے پر ڈال لیتا ہے بڑے مریدین ایسے ہیں جنہوں نے اپنے شیخ سے اختلاف پر ذلت کمائی یہ لوگ حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے امت کے لیے تحفہ ہیں جانے کتنے بھولے بھٹکے لوگ ہیں جن

کوان کی تربیت اورنظرِ کامل کی بدولت کامیابی نصیب ہوئی اور ہدایت یافتہ بن گئے ان کے کمالات وکرامات حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ہیں نماز کی ہر رکعت میں انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے اور گمراہ لوگوں کی راہ سے بچنے کے متعلق ہم دعا کرتے ہیں خود سوچو ان انعام یافتہ لوگوں کو چھوڑ کر ہم کدھر جائیں گے کامیابی کیسے نصیب ہوگی۔

اللہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔آمین!

مجلس نمبر 33

سخت سردی کے موسم میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو فرمایا اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں زندگی بسر کرو شیخ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین کے احوال میں ترقی پر خوش اور تنزل پر دکھ محسوس کرتا ہے پھر فرمایا کہ" جب کوئی مالی پودا لگاتا ہے تو اس کی حفاظت بھی کرتا ہے اسے پانی دیتا ہے لیکن جب خزاں کا بے درد جھونکا اسے جڑ سے اکھاڑ دے تو دکھ بھی مالی کو ہوتا ہے" عرض کیا حضرت اس پُرفتن ماحول میں اپنے پرائے سب دنیا بنانے کا کہتے ہیں دین پر چلنے کے لیے راہیں دشوار ہیں اس پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا" اللہ پاک کے پیاروں کو کیا کیا تکلیفیں نہیں اٹھانا پڑیں حق کی راہ پر چلتے ہوئے بیوی بچے گھر بار لٹانا پڑے لیکن ان کے قدم حق کی راہ پر گامزن رہے لوہے کی کنگھیوں سے ان کے بدنوں کا گوشت ہڈیوں سے جدا کردیا گیا لیکن پھر بھی انہوں نے ہار نہ مانی ہمیں دکھ اور تکلیف ہی کیا آتی ہے ان کے مقابلہ میں ایک مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے شریعت کی پابندی نہیں کرسکتے تو اور کہاں کریں گے اللہ پاک سے محبت کرنے والے تو لوگوں کی تکلیفیں دور

کرتے ہیں اپنا سب کچھ راحت و آرام تک ان کے لیے وقف کر دیتے ہیں اور پھر بھی کہتے ہیں کہ ابھی کچھ نہیں کیا ایک غزوہ میں صحابیوں رضوان اللہ عنہم اجمعین کا زخموں اور پیاس سے نڈھال ہونے کے باوجود اپنے پر دوسرے کی پیاس کو ترجیح دینا یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش فرما لینا کیا سبق دیتا ہے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے وار کے نیچے جب ایک یہودی آیا تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک چہرے پر تھوک دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اسے چھوڑ دیا اس پر یہودی نے حیرانگی سے پوچھا کہ میں تو یقین کر بیٹھا تھا کہ اب میری خیر نہیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے اس عمل کے بعد تمہیں قتل کرتا تو یہ نفس کے لیے ہوتا میں تو صرف اللہ کے لیے لڑتا ہوں اس پر وہ یہودی ایمان لے آیا میرے شیخ حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ جانے کتنے فاقے کرتے رہے اور جب بھی کھانا نصیب ہوتا بھی تو ابلا ہوا ساگ اور کبھی بھنے ہوئے دانے لیکن انہوں نے کبھی بھی شریعت کی حد نہ توڑی وہ تو یہاں تک فرمایا کرتے کہ میں تو ریت کی ڈھیری پر بیٹھ کر بھوکا پیاسا رہ سکتا ہوں لیکن کسی کے دروازے پر مانگنے نہیں جاؤں گا اس فرمان کو سمجھو کہ آدمی پر جب مشکل آتی ہے تو وہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست سے بات کر ہی لیتا ہے اور ویسے بھی یہ بات گناہ کے زمرے میں نہیں آتی ہے لیکن بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ انتہا درجے تقویٰ کی زندگی بسر کرتے تھے اس لیے غیرت مندانہ فیصلے ان کی عادت رہے اور حکم بھی یہی ہے کہ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے چوری، ڈاکے حرام ذرائع سے مال حاصل کرنے کے متعلق سوچنا بھی اللہ کے نیک بندوں کے وہم و گمان میں نہیں ہوتا تم سن لو کہ جوانی کی عبادت اللہ پاک کو بہت پسند ہے تم جب کبھی نعت شریف لکھتے ہو یا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس پر تقریر کرتے ہو تو آنے جانے والوں سے سن کر

بڑی خوشی ہوتی ہے خود میں نے بھی تمہاری گفتگو سنی ہے مجھے تو ایمان کی لوریاں تمہاری تقریر لگتی ہے بس بیٹا! اچھے راستہ پر رہو دوسروں کو بھی اسی راستہ پر چلاؤ میری آنکھیں تمہارے لیے صرف ایک ہی راستہ دیکھنے کی آرزو کرتی ہیں اور وہ ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میں نے تمہیں سمجھایا بھی ہے کہ نفس وشیطان پر قدرت انسان کے اپنے بس کی بات نہیں ہے بلکہ یہ عمل اللہ پاک کے فضل وکرم کا محتاج ہے۔ اللہ پاک کے فضل و کرم کا راستہ اللہ پاک کی پسندیدہ راہوں پر چلنا ہے جب بندہ خلوصِ دل سے نیک نیتی سے اس راہ پر چلتا ہے تو پھر سارے راستے آسان ہو جاتے ہیں سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں اللہ پاک کی عنایت کی بدولت بندے کے اعمال اس قدر خوبصورت ہو جاتے ہیں کہ جن وبشر وملائکہ بھی اس کے مقدر پر رشک کرتے ہیں اس بندے کے لیے دنیا اور آخرت کی زندگی نفع بخش ہو جاتی ہے تم اپنی زندگی کو دین اسلام کے لیے وقف کر دو جب کبھی نفسانی شیطانی قوتیں غالب ہونے لگیں تو اللہ پاک سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے پناہ مانگو یاد رکھو کامیابی کا کوئی راستہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ اور اطاعت ومحبت کے بغیر نہیں جس نے ان کی محبت کے بغیر راستہ اختیار کیا وہ گمراہیوں میں چلا گیا اور بدنصیبی اس کا مقدر بن گئی اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم فرماتے ہیں ”تم دنیا میں جو مرضی مقام حاصل کرلو مگر کامیابی صرف حضور علیہ السلام کی محبت میں کیے گئے عمل میں ہی ملتی ہے“ اس لیے انسان کو چاہیے کہ دنیا میں وقت برباد نہ کرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ پڑھے اور اس میں اُن کے انسانوں کے ساتھ رویے اور اخلاق کے متعلق جانے رشتہ داری، محلہ داری، دنیا داری، دین داری کے متعلق اُن کے ارشادات پر عمل کرے کامیابی اُن کے کرم پر ہے جتنے بھی بزرگ لوگ کامیاب ہوئے سب کو کامیابی اسی طریقہ پر ملی قرآنِ پاک میں انہی کے طریقہ پر

چلنے کا ہمیں بھی حکم ہے اور انہی کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ اس پُرفتن ماحول میں جو برے اثرات زندگیوں پر پڑ رہے ہیں ان سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ ہمیں درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھکاری رکھے اور ان کی محبت سے ہمارا دامن بھر دے اور جو عزت ملے اور جو علم ملے، جو نیک عمل ہو، جو کامیابی نصیب ہو وہ سب انہی کی نسبت سے نصیب ہو اللہ تعالیٰ ہمیں انہی کی محبت میں موت نصیب فرمائے اور سرِ حشر انہی کی امت سے اٹھائے اور نجات نصیب فرمائے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا میرے بچے میری آنکھیں تمہاری کامیابی کی منتظر رہیں گی اور میری دعائیں تمہارے لیے کامیابی کی راہ آسان کرتی رہیں گی پھر بچوں کو بلایا اور گھر کی طرف چل دیے اور ہم محبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور دعائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ لیے واپس چل دیے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 34

سردی کے موسم میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے طبیعت بے چین ہوئی تو سفر کر کے شام کے وقت پہنچا تو پتہ چلا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کافی دنوں سے باہر تشریف نہیں لائے کسی کے ہاتھ پیغام بھیجا تو جواب میں فرمایا انشاءاللہ صبح ملوں گا طبیعت کافی اداس تھی ساری رات بے چینی میں گزری تو صبح فجر کی نماز کے فوراً بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا مرید جب گھر سے چلتا ہے تو مرشد کی نظر میں ہوتا ہے اور اس کے حال کی بھی مرشد کو خبر ہوتی ہے میں نے چاہا تمہیں انتظار میں اور برکتیں نصیب ہوں اس لیے رات نہ آیا اور اب آیا ہوں حدیث پاک میں ارشاد ہے "اللہ کی خاطر ملاقات میں بھلائی اور نجات ہے" اسی دوران ایک شخص کے ہاتھ میں ریڈیو پر ایک صوفی کا کلام

نثر ہوا اسے قریب بلا کر سنتے رہے اور روتے رہے جیسے ہی کلام بند ہوا ریڈیو بند کروادیا پھر فرمایا تمہاری آمد سے مجھے اپنی جوانی کے ایام یاد آگئے جب میں اپنے مرشد باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بے چین ہوکر جایا کرتا بس پوچھو نہ دیدار پائے بغیر قرار نہ ملتا جب وہ ملتے تو پھر آنکھیں بے اختیار برستیں وہ شفقت اور محبت میں فرمایا کرتے مرشد کی محبت بڑی شے ہے میری طبیعت جھوم جایا کرتی میں اپنی زندگی پر رشک کرتا اور اللہ کا شکر ادا کرتا کہ اس نے مجھے اپنے بندے کی خدمت میں حاضری کی توفیق بخشی میں نے سن رکھا تھا کہ خدا کو ڈھونڈنے نکلو تو خدا کے بندے تک بندہ پہنچتا ہے پھر وہ بندے کو آدابِ بندگی سکھاتا ہے یاد رکھو بندہ اپنے اور اللہ کے درمیان کسی چیز کو حائل نہ ہونے دے تو تبھی کامیابی نصیب ہوتی ہے اور محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ محبوب سے کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی بلکہ سب کچھ محبوب پر قربان کرنے پر ہی منزل نصیب ہوتی ہے ایک دفعہ حضرت ابو محمد مرتعش رحمتہ اللہ علیہ جنہیں اپنے دور کے صوفیاء میں خاص مقام حاصل تھا انہیں شدید پیاس محسوس ہوئی ایک دروازے پر دستک دی تو ایک حسین وجمیل لڑکی باہر آئی۔بس اس چہرے پر نظر پڑتے ہی سب کچھ بھول گئے اور کچھ آدمیوں کو ڈال کر شادی کی تاریخ طے کرانا چاہی لڑکی والوں نے کہا کہ ہماری شرط یہ ہے کہ گدڑی اتار دیں اور دولہا والا خوبصورت لباس زیب تن کریں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شرط منظور کر لی جب رسمِ عروس کے لیے کمرہ میں دولہن کے قریب ہونے لگے تو ندا آئی اے ابو محمد رحمتہ اللہ علیہ! لڑکی کے ساتھ محبت کے اظہار پر تو صرف ہم نے گدڑی اتروائی ہے اب اگر قریب ہوئے تو ہم دل سے اپنی محبت بھی نکال دیں گے۔بس اسی وقت ابو محمد مرتعش رحمتہ اللہ علیہ وہاں سے دوڑ پڑے۔بس اچھی طرح سمجھ لو غیر کی محبت سے دوڑ کر نکل جانا ہی اللہ پاک کی محبت میں داخل ہوتا ہے پھر اللہ پاک اس بندے کے لیے بے شمار نعمتوں اور

برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے لیکن بندہ اللہ پاک کی محبت ودیدار کے بغیر کسی چیز سے دل نہیں لگاتا ایک جوان ایک لڑکی کے ساتھ اس قدر محوِ گفتگو تھا کہ اس کی طبیعت پر ایسا جادو چلا کہ عشاء کہ نماز بھی فوت ہو گئی اور فجر کی اذان کو عشاء کی اذان سمجھ بیٹھا تو لڑکی نے کہا کہ یہ تو فجر کی اذان ہے عشاء کی نہیں اس پر وہ لڑکا بے چین ہو کر واپس پلٹا تو ندا آئی اے جوان اتنی محویت ومحبت میں اگر تو ہماری بارگاہ میں کھڑا ہوتا تو ہم تمہیں اتنا نواز دیتے کہ کمی نہ رہتی اس پر وہ جوان تائب ہو گیا اور بڑا ہو کر بلند مقام پایا اور ان کا نام تھا حضرت عبداللہ ابنِ مبارک رحمتہ اللہ علیہ بس نصیب جگانے والی ایک ہی ذات ہے جب کسی کے حال پر مہربانی فرماتا ہے تو پھر ایسے رنگ انسان کی شخصیت میں بھر دیتا ہے کہ دیکھنے والے یقین نہیں کر سکتے ہیں کہ یہ وہی بندہ ہے جو کل تک اتنا گناہ گار تھا اور آج اس کے صدقے سینکڑوں نیک ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبول فرما کے ایسا بہانہ بنا دے کہ گمراہی کا خیال بھی دل میں نہ آئے زندگی اسی کی امانت ہے اس کی محبت میں بسر ہو جائے مدرسہ کے بچوں کی طرف دیکھ کر فرمایا دیکھو کتنے خوش نصیب ہیں قرآن پاک یاد کر رہے ہیں اللہ! پھر آنکھ سے آنسو چھلکا سر جھکا لیا اور خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا جس خیال سے تم نے سفر کیا تھا اللہ تعالیٰ اس کی برکتیں تمہیں ضرور عطا فرمائے گا زندگی میں اسی راستہ پر ثابت قدم رہو حالات بگڑتے سنورتے رہتے ہیں اونچ نیچ آتی رہتی ہے اپنا راستہ جو اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے مت چھوڑو جب خاتمہ اللہ کے بندوں میں ہو گا تو انجام بھی انہیں میں ہو گا بس کبھی لوگوں کو، چیزوں کو اپنے اور ان ہستیوں کے درمیان نہ آنے دو حوصلہ ہمت جوان رکھو سب کچھ نصیب رہے گا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیاروں کی محبت میں رکھے مجھے تمہارے آنے پر خوشی اور تم سے بات کر کے مسرت نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کی چھاؤں تلے

رکھےاور سدا حق کی راہ نصیب فرمائے اچھا اب تم چلو سفر لمبا ہے آسانی سے اللہ تعالیٰ گھر پہنچنے کی توفیق دے۔ اللہ نگہبان!

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 35

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو دیکھا کچھ لوگ بیعت کے لیے آئے ہوئے تھے بیعت فرمانے کے بعد سب کو عقیدہ اہل سنت وجماعت رکھنے کی تلقین فرمائی (اس بات کی تلقین شیخ رحمتہ اللہ علیہ ہر مرید کو فرمایا کرتے تھے) اور مخالف طریقہ کی صحبت سے گریز کرنے کا ارشاد فرمایا عرض کیا کہ اس دور میں بے شمار فرقے ہیں ہر فرقہ اللہ پاک کے فرامین پر عمل کا دعویٰ کرتا ہے اور قرآن پاک کی روشنی میں جوابات پیش کرتا ہے عقل اس قسم کے معاملات پر حیران رہ جاتی ہے اور فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اب کیا کیا جائے جب نماز پڑھتے اور اسلام پر قائم رہنے کا شوق رکھتے ہیں تو یہ بات بڑی ضروری ہے کہ ہماری زندگی اسلام کے احکام کے مطابق بسر ہو جائے؟ جواب میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا تمہارا یہ سوال مجھے پسند آیا ہے اس کے جواب سے تمہارا اور بے شمار لوگوں کا بھلا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک پر کچھ لوگوں نے جن کا تعلق اسلام سے تھا انہوں نے ہی زکوۃ جیسے اسلام کے اہم رکن کا انکار کر دیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ضروری نہیں اب ذرا سوچو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن کو اس باطل خیال سے منع کیا وہ باز نہ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھانے کا فیصلہ کیا اس پر بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ان کو منع کیا کہ یہ لوگ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں ان کے ساتھ نرمی

کی جائے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آج نرمی ہوگئی تو قیامت تک لوگ ہر فرض وواجب کا انکار کرکے نرمی کے عمل کو ہی فروغ دیتے رہیں گے آج تک بڑے لوگ ہیں جو خود کو مسلمان تو کہتے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے ہوئے زکوۃ جیسے اسلامی رکن کا انکار کرتے ہیں اب کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کی ہم حمایت کریں گے یا ان کے اس عمل کی مخالفت کرتے ہوئے ان سے دور رہیں گے تاکہ ہم پر بھی ان کی نحوست کا اثر نہ ہوجائے پھر بعد میں بعض لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے عظمتِ اہلِ بیت رضوان اللہ اجمعین کو بیان کرتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے فضائل کا انکار کیا حالانکہ اہلِ بیت وصحابہ رضوان اللہ اجمعین بظاہر دور ونزدیک کا رشتہ رکھتے ہیں لیکن اسلامی زندگی میں یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برابر عزیز ہیں۔ ہر ایک کی قربانیاں اپنی اپنی جگہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں عقل مندی سے کام لیا جائے تو کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان تین پیارے یاروں کو برسرِ منبر (معاذاللہ) گالیاں نہ دی جائیں اب خود سوچو کہ کوئی بندہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمائے ہوئے دو رشتوں میں سے ایک کی قدر کرے اور دوسرے کی بے قدری کرے تو کیا ہم ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گے یا ان کو سمجھائیں گے اور منع کریں گے کہ یہ عمل درست نہیں اور وہ ہمیں اپنے اس باطل عمل کی مضبوطی کے لیے بے شمار دلیلیں پیش کرتے ہوئے غفلت کی راہ دکھائیں اور ہم ان کے پیچھے لگ جائیں ایسا نہیں بلکہ ہم نے انہیں صحابہ رضوان اللہ اجمعین پر تنقید واعتراض سے منع کرنا ہے اگر یہ باز نہیں آتے تو یہ اپنے دین پر درست اور ہم اپنے دین پر درست رہتے ہوئے ان سے گریز کریں گے پھر وقت آیا کہ کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے نور ہونے، علم غیب پر اعتراض وتنقید، جسمانی سایہ کو ثابت کرنے کی کوششیں اور نہ صرف بے پناہ کمالات کا انکار کیا بلکہ ان کو اپنے جیسا بشر کہنا شروع کر دیا اور بے شمار قرآن وحدیث کے فرامین سند کے طور پر پیش کیا اور معانی ومطالب اپنی ضرورت کے مطابق اخذ کرتے ہوئے خالص توحید کے نام پر ایسا ڈھونگ رچایا کہ ان کی زبانیں رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت کے لیے ادب کے الفاظ بھول گئیں اب کیا ان کی ان باتوں کو مان لیا جاتا کہ جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ سکتے ہیں وہ ہم بھی دیکھ سکتے ہیں، جو کمالات ان کی ذات بابرکت میں ہیں وہ ہماری شخصیتوں میں بھی ہو سکتے ہیں اور جس طرح لوگوں کے پاؤں تلے ہمارا سایہ آتا رہتا ہے اسی طرح ہم اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسا سوچتے (معاذ اللہ) ہم ایسا کیونکر سوچ سکتے ہیں؟ اس طرح کی دنیا وآخرت میں ذلیل کرنے والی باتیں ہم نہیں سوچ سکتے۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات میں اللہ پاک کے دیے ہوئے اختیار سے غیب کی ہر وہ بات جانتے ہیں جو اللہ پاک نے ان پر ظاہر کی ان کا سایہ اس طرح نہیں تھا جس طرح ہمارا ہے بلکہ ان کا سایہ سارے جہانوں پر ہے کیونکہ وہ سارے جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔ ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک کے مقابلہ میں کوئی علیحدہ مددگار نہیں سمجھتے بلکہ اللہ پاک کے وہ اختیارات جو انہوں نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے ان کے تحت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اختیارات اپنی امت کے صالحین کو عطا فرمائے ان کے تحت ان کی دستگیری کے قائل ہیں کہ وہ پیارے اور مقبول ہونے کے ناطے انعام یافتہ لوگ ہیں جو ان پر انعام ہوئے یہ ان میں سے ہمیں بھی عطا کرتے ہیں میں تمہیں اور کیا کیا باتیں بتاؤں لوگ تو (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی

مثل بشر بھی ثابت کرتے ہیں حالانکہ ان کے صحابی رضی اللہ عنہ پر پڑی گرد کے برابر امت کے سارے ولی نہیں ہو سکتے تمام مسلمانوں کی تو ان صحابی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں کیا حیثیت رہ جاتی ہے اور صحابی رضی اللہ عنہ سے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانے کتنا بلند درجہ ہے ہم اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے لوگ اپنی جہالت اور نادانی میں پتہ نہیں کس بات کے تحت اتنا کچھ کہہ جاتے ہیں میری سمجھ سے باہر ہے اللہ ان کو ہدایت دے صالحین کے فرامین کی روشنی میں یہ حقیقت ہم پر اصل میں واضح ہوتی ہے کہ ابوجہل کی طرح ازلی محروم نعمتِ خداوندی ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ ہوتا ہے اور کوئی رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی طرح اسلام قبول کر کے بھی رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت واتباع کا دل سے قائل نہیں ہوتا اور محروم مر جاتا ہے پس جو شانِ رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھوڑی سی کوتاہی سے بھی زبان دراز کرتا ہے ان گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری قبول کرتا ہے۔ پرانے زمانے میں ایک بڑے ہی گناہ گار یہودی کو جسے اس کے فسق کی وجہ سے آبادی سے باہر نکال دیا گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک ایک مرتبہ اس نے تورات میں پڑھا اور اس پر بوسہ دیا اس کے مرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی گئی! اے موسیٰ علیہ السلام فلاں جگہ ہمارا ایک بندہ وفات پا گیا ہے تم اس کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا یہ کیا ماجرا ہے؟ یہ شخص اپنے فسق کی وجہ سے بستی سے نکالا گیا اور تو نے مجھے اس کی تجہیز و تکفین کا حکم دیا اس کے جواب میں وحی آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام تیرے بعد میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے اس نے ان کا نام تورات میں پڑھا اور فرطِ محبت سے بوسہ دیا مجھے شرم آتی ہے کہ جو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار کرے اور میں اس پر مہربانی نہ کروں شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس

کے بعد بہت اشکبار ہو گئے اور فرمانے لگے اللہ پاک قیامت کے دن کوئی ایسا بہانہ ہی بنا دے کہ جاؤ جام ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ! میں نے تمہیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فلاں وقت محبت کے اظہار پر معاف کیا ہائے ہائے! کتنا پیارا وقت اور لمحہ ہوگا "اللہ" ایک دم شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلا پھر ایک ہچکی بندھ گئی۔ کچھ دیر بولے نہیں اشکوں سے داڑھی مبارک بھیگ گئی پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے وہ عزیز جو سوال لے کر آئے تھے وہ بھی اشکبار ہو گئے اور مطمئن ہو کر چل دیے اگلے روز صبح ہی صبح شیخ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو بڑے پرکشش اور خوش و خرم سر پر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ زبان پر ایک شعر تھا۔

صدقہ نبی ﷺ دی آل رضوان اللہ علیہم دا دیوے رب شفا
منگو سب دعاواں میرے جتے بیمار واسطے

تھوڑی دیر اس کا ورد جاری رکھتے ہوئے پھر ہم کلام ہوئے کیسی رات گزری؟ عرض کیا اللہ کا شکر ہے خوب تسکین قلب حاصل رہا کل کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گفتگو نے ایمان کی سلامتی کا خوب سامان مہیا کیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک تو ہے ہی شفاء جس کے لب پر آجائے وہ رحمت کی آغوش میں آجاتا ہے اس نام مبارک کی برکتیں ہی انسان کو کامیابی کی راہ دکھاتی ہیں اللہ جنت نصیب کرے میری ماں کو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت کرتی تھیں ان کی یاد میں بہت رویا کرتی تھیں درود و سلام ان کی زبان پر شب و روز رہتا تھا فرمایا کرتی تھیں اس نام کے طفیل اللہ پاک سے سب کچھ ملتا ہے میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر یہ سب کچھ انہوں نے ہی مانگا تھا پھر اچانک فرمایا! تم اب چلو دیر ہو جائے گی گھر پہنچنے میں دقت نہ ہو۔

السلام علیکم! خدا حافظ۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 36

ایک مرتبہ ماہِ نومبر میں اچانک دل میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی یاد آئی تو سفر خیر کر کے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچا تو پتہ چلا کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ اپنے چند رشتہ داروں کے ہمراہ مچھلی کے شکار کے لیے تشریف لے گئے تھے اس بات کو دو یا تین دن ہو چکے تھے اس بات کی کسی کو خبر نہ تھی کہ وہ کب واپس تشریف لائیں گے؟ یہ واقعہ چونکہ میرے بیعت ہونے کے ایک سال بعد کا ہے اس دوران کوٹ سلطان کا کوئی بھی آدمی مجھ سے واقفیت نہ رکھتا تھا لہٰذا مجھے ہیں رکنا پڑا اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا انتظار کرتا رہا شام کے وقت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک پیر بھائی حاجی محمد شریف نا کی صاحب تشریف لائے وہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ اور بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق بڑی پرلطف گفتگو فرمایا کرتے تھے ان کے پاس حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ کا دیا ہوا تھوڑا سا گڑ تھا اس میں سے کچھ انہوں نے مجھے دیا اس کے بعد وہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق بہت سے واقعات بیان کرنے لگے۔ پھر اگلے روز وہ واپس چلے گئے میں اکیلا آستانہ عالیہ پر رک گیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ تیسرے روز عشاء کے وقت واپس تشریف لائے شیخ رحمتہ اللہ علیہ چونکہ بڑے دروازے سے گھر تشریف لائے تھے اور میں دوسرے دروازے والی جانب پہلے کمرے میں تھا۔ مجھے اس وقت خوشگوار حیرانگی ہوئی جب شیخ رحمتہ اللہ علیہ کمرہ میں تشریف لائے اور فرمانے لگے جب گھر آیا تو تمہارا پتہ چلا تو دیکھ لو بغیر ہاتھ منہ دھوئے ہی آ گیا ہوں بڑا اچھا کیا جو تم نے دو تین دن یہاں رہ لیا مجھے بڑی خوشی ہوئی کیونکہ ہوسکتا تھا کہ تم وہ بات یہاں سے جا کر نہ جان سکتے جو اب جان جاؤ گے عرض کیا حضرت وہ کونسی بات ہے جو مجھ خطا کار کے حصہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک

سے نکل کر باعث برکت بنے گی؟ فرمایا یہ تمام لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں شکار کے لیے گیا تھا لیکن شکار کا تو مجھے پتہ ہی نہیں کیسے کیا جاتا ہے یہ سب لوگ کشتی میں شکار کے لیے نکل جاتے اور میں وہ سبق جو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی سنت تھا اس دریائی علاقہ میں کرتا رہتا تھا۔ کیونکہ میں یہی چاہتا ہوں کہ طریقت کا جو قاعدہ اور ضابطہ ہے ایک مرید کی حیثیت سے بھی اور ایک پیشوا کی حیثیت سے بھی ایمانداری کے ساتھ اس پر چلتے ہوئے زندگی گزار دوں۔ بس یہ بات تمہیں بتانے آیا تھا کہ میرا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہ تھا اچھا اب چلتا ہوں صبح ملوں گا میں تمہارے لیے کھانا بھیجوں گا آج کا کھانا اپنے حصہ کے کھانا سے بھیجوں گا اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے۔

اگلے روز صبح تشریف لائے تو اپنے پیر بھائیوں کے حالات و واقعات کے متعلق دریافت فرمانے لگے عرض کیا سب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کرتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے ہیں فرمایا میں بھی ان کے لیے ایسے ہی جذبات رکھتا ہوں تا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر قائم ہونے والا رشتہ خیر و عافیت سے اپنے انجام کو پہنچے پھر فرمانے لگے حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ پیر بھائیوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ پیر بھائیوں کی کوئی ایسی بات جو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو ان کے متعلق بدظن کر دے نہ کہنی چاہیے میں نے ایسے بہت سے لوگ دیکھے جو اپنے پیر کو اپنے ہی پیر بھائیوں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہ نامراد یہ نہیں سمجھ پاتے کہ کامل شیخ تو اپنے ہر مرید کے متعلق سب کچھ جانتا ہے وہ گھروں میں کیا کرتے ہیں اور باہر کیا کرتے ہیں اللہ کا ولی پردہ پوش ہوتا ہے اشاروں سے بات سمجھاتا ہے اگر مریدین میں سے کوئی متوسط الحال ہو تو اس کے ساتھ ذرا کھلی بات بھی کر لیتا ہے تا کہ وہ بامراد ہو جائے مجھے اس بات سے شدید کوفت ہوتی

ہے جب کوئی مرید اپنے پیر بھائی کی اپنے راہنما سے شکایت کرتا ہے بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ ایسے آدمی کو قطعی پسند نہیں فرماتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں برا شخص وہ ہے جو دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالتا ہے پس جب بھی اپنے بھائیوں کی عملی زندگی میں خرابی دیکھو تو پہلے اپنی زندگی میں خرابیاں تلاش کر کے انہیں درست کرو پھر ان سے بات کرو تا کہ ان میں بھی یہ اخلاقی تبدیلی رونما ہو اگر کوئی ایسا نہ کرے تو سچی نیت اور اخلاص کے ساتھ اپنے شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے اس کی اصلاح کی خاطر بات کر لینے میں حرج نہیں لیکن بغض وعناد کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ انتہائی نا مناسب ہے یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت ومحبت کا راستہ نہیں جہاں تک ہو سکے اس عمل سے بچنا اور دوسروں کو بھی ترغیب دینا میں ایسی پیری مریدی کا قائل نہیں کہ مرید کہاں ہو اور پیر کہاں ہو میں نے تو اپنے شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے سنا کہ مرشد کامل وہ ہے جو ہزار میل پر بھی اپنے مرید کی کفالت کرے ایک مرتبہ ایک پیر بھائی ایبٹ آباد کے علاقہ میں تھا شدید طوفان اور بارش میں جب گھبرا گیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کیا حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ فوری ظاہر ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا میرے بچے پیر اپنے مرید کے ہمیشہ ساتھ ہوتا ہے دیکھو بیٹا وہ پیر ہی کیا جو مرید کی دستگیری نہ کرے آج کل لوگ مال ودولت، ہوس ولالچ کی خواہشات لے کر پیروں کے در پر آتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کی ضرورت کا سامان موجود ہوتا ہے۔ایک ایمان والے کے پاس روٹی، کپڑا، مکان ہو تو بہت ہے لمبی لمبی آرزوئیں باندھنا کوئی عقلمندی تو نہیں قیامت کے دن سب سے بہتر غربا ہی ہوں گے کیونکہ ان کے پاس دنیا میں ضرورت کے مطابق یا ضرورت سے کم رہا اس وجہ سے ان کو امتحان کی آفت سے بھی نجات مل جائے گی لیکن جن لوگوں کے پاس مال کی فراوانی رہی تو ان کو اس کا حساب بھی

دینا ہوگا کہ کن کاموں میں صرف کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔آمین!

مجلس نمبر 37

ایک روز سردیوں کی سہ پہر سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو دیکھا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کے ننھے منے بچوں کے ساتھ سرائیکی زبان میں مزاح فرما رہے تھے وہ بچے بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے کی شکایتیں بیان کر رہے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت مسرور ہو رہے تھے ہمیں دیکھ کر خوشی سے فرمانے لگے "یقین کرلوں کہ تم حسبِ وعدہ پہنچ گئے" عرض کیا حضور کے ارادہ پر جس طرح پسند فرمائیں غلام اپنی مرضی سے بے دخل ہے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر فرمایا بہت خوب جو یہ سعادت مرید کو نصیب ہو جائے پھر باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی طرف چہرہ کر کے فرمایا "واہ باروسائیاں تیڈے کرم" تھوڑی دیر بعد مؤذن نے عصر کی نماز کے لیے اذان سے پہلے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا تو انتہائی ادب سے ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے میرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میں سو جان سے قربان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی برکت کہ ہم جیسے آج بھی فیض یاب ہو رہے ہیں پھر مؤذن نے اذان شروع کی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کے ساتھ چار مرتبہ یہی کلمات دہرائے پھر دو مرتبہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے کلمات دہرائے پھر اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات دو مرتبہ دہرائے حی علی الصلوٰۃ کے جواب میں دو مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے کلمات دہرائے پھر حی علی الفلاح کے جواب میں دو مرتبہ لا حول ولا قوۃ

الا باللہ العلی العظیم کے کلمات دہرائے اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کے جواب میں وہی الفاظ دہرائے پھر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پڑھا اللھم رب ھذہ الدعوۃ والی دعا پڑھ کر فرمانے لگے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا'' یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے بندوں کو اپنی طرف پکارا اپنے ساتھ ملاقات کے لیے تیرے فضل وکرم کو کس طرح بیان کروں اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اور ہم نے نمازِ عصر ادا کی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر نورانیت ہی نورانیت پھوٹ رہی تھی اس سے قبل کہ ہم کوئی بات عرض کرتے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''نماز دین کا ستون ہے برائیوں سے نجات کا اہم ذریعہ اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا خزانہ ہے'' ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے ارشاد فرمایا ''تمہارے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور تم ایک دن میں اس میں پانچ مرتبہ غسل کرو تو کیا تمہارے بدن پر میل باقی بچے گی؟'' صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا بالکل نہیں فرمایا ''بس نماز سے تمہارے گناہ اسی طرح صاف ہو جاتے ہیں اور چہرے پر نورانیت اور خوبصورتی ظاہر ہو جاتی ہے جس سے دیکھنے والوں کو راحت اور خوشی محسوس ہوتی ہے'' پھر ارشاد فرمانے لگے میرے بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ لچپال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کے درِ اقدس پر آنے والوں کی سدا جھولیاں بھرتی رہیں، اللہ تعالیٰ ان کی آل اولاد کی خیر فرمائے، ان کا فیض قیامت تک جاری وساری رہے انہوں نے ہم غریبوں کے حال پر (یہاں شیخ رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہوگئے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے) کس قدر مہربانی فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیوانہ بنا دیا ان کی نظرِ کرم سے ہمارا ایمان سلامت، اعتقاد زندہ اور حالات ومعاملات خوشحال ہیں ورنہ محبت رسول صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے خستہ حالی اور مفلسی زندگی میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھی آج سب انھیں کی محبت کا صدقہ ہے آج عطاؤں کی بارش ہے مانگنے سے پہلے ہی بھیک ملتی ہے اور کئی بار سوال لب پر ہوتا ہے اور مہربانی ہو جاتی ہے حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ بڑھاپے میں نماز کو باجماعت اور باقاعدگی سے ادا فرمانے کی کوشش میں رہے کئی بار ہم جوانوں سے سو برس سے زیادہ عمر کے باوجود چاق وچوبند نظر آتے ایک بار میری حیرانگی پر ارشاد فرمایا "بابو میں اپنے کام اور ذمہ داریاں نہ نبھاؤں گا تو کون نبھائے گا" پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی زبان سے اونچی آواز میں اللہ نکلا تھوڑا سر جھکایا اور پھر سرد لہجے میں ہائے ہائے اللہ کو یاد کرنے والے اللہ سے پیار کرنے والے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے یہی لوگ تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی زندگی کی قدر کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قدر اپنی مخلوق کے دل میں رکھ دی بعد از وصال بھی ان کے ذکر کے ڈنکے بج رہے ہیں پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ تڑپ سے گئے اشکوں کی بارش آنکھوں سے ہونے لگی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے مولا پاک! مجھے میرے مرشد کے در کا غلام رکھنا پھر بول نہ سکے تقریباً 15 منٹ یہی سلسلہ جاری رہا پھر ارشاد فرمایا بچوں کو بلاؤ مجھے گھر جانا ہے جب تشریف لے جانے لگے تو میں ساتھ ساتھ دروازے تک آیا جاتے ہوئے فرمایا آج بھلے وقت میں تمہاری آمد ہوئی ایسے جیسے سعادت کی گھڑیاں کسی کی منتظر رہتی ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سے نوازے اور پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم کا فیض اور راستہ نصیب ہو ہر قدم دین اسلام کی خدمت کے لیے اٹھاؤ پھر آنکھوں میں آنسو آگئے اور گھر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 38

ایک روز سردیوں میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو ایک ہیڈ ماسٹر اور چپڑاسی جو آپس میں جھگڑ پڑے تھے اور ان کا جھگڑا کافی طول پکڑ چکا تھا بات عدالت تک پہنچ چکی تھی شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہیڈ ماسٹر سے فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں بڑے مشہور پہلوان تھے ان سے کوئی مقابلہ کم ہی کرتا تھا ایک دفعہ بڑے ہجوم میں بادشاہ کی طرف سے اعلان ہوا کہ کوئی ہے جو جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کشتی کرے ایک دبلا پتلا سا آدمی جس کا وجود نہ تندرست و توانا تھا اور نہ ہی بظاہر کوئی ایسی کشش کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ وہ پہلوانی سے کسی دور میں بھی لگاؤ رکھتا تھا وہ ہجوم سے باہر میدان میں آیا اور کہا کہ میں مقابلہ کروں گا سارا مجمع حیران رہ گیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی حیران رہ گئے بہت پریشان سے ہو گئے کہ اس آدمی کو کس چیز نے پریشان کیا جو یہ میرے مقابلہ میں آ گیا اب اگر جیتتا ہوں تب بھی شرمندگی اور ہارتا ہوں تب بھی شرمندگی مقررہ وقت پر میدان میں لوگ جمع ہو گئے وہ دبلا پتلا شخص بھی میدان میں آیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے تو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شخص کس چیز نے تجھے اس موت کے منہ میں دھکیل دیا نہ تو پہلوان اور نہ ہی تیرا بدن اتنا تندرست و توانا سچ سچ بتا کیا پریشانی ہے؟ اس نے جواب میں کہا میں سید زادہ ہوں کئی دن سے میرے بیوی بچے بھوکے ہیں میری عزت نے یہ گوارا نہ کیا کہ میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں چنانچہ میں گھر سے خودکشی کے ارادہ سے نکلا لیکن خودکشی حرام ہے میرا گزر ادھر سے ہوا تو اعلان سنا میں نے فیصلہ کیا کہ سید کا بیٹا ہوں کیوں نہ میدان میں جان دوں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں

آنسو آ گئے فرمانے لگے آپ اس میدان کے بھی سردار ہیں مجھے معاف کیجیے گا میں تھوڑی حرکت کرتا ہوں آپ بھی کیجیے میں گر جاؤں تو آپ میرے سینہ پر بیٹھ جایئے گا۔ چنانچہ دو تین حرکتوں کے بعد حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ گر گئے وہ سید سینہ پر بیٹھ گئے ساری دنیا حیران رہ گئی اس سید کو کاندھوں پر اٹھالیا گیا انعام و کرام کی بارش اس پر ہونے لگی دنیا حیران رہ گئی کہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کشتی کیسے ہار گئے بادشاہ نے پوچھا یہ کیسے ہو گیا؟ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے راز سینہ میں ہی رکھا گھر پہنچے پہلی بار زندگی میں راحت نصیب ہو رہی تھی سوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جنید رحمتہ اللہ علیہ! تم نے میری اولاد کا احترام کیا میں نے اپنی امت کے دل میں تمہارا احترام ڈال دیا آج سے تم قطب الاقطاب ہو اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اس ہیڈ ماسٹر سے فرمایا نہ تم جنید رحمتہ اللہ علیہ ہو اور نہ وہ سید ہے تم دونوں امتی ہو تم بڑے عہدے پر ہو اور وہ معمولی عہدے پر تم ہار و تب بھی شرمساری جیتو تب بھی شرمساری ہاں تم اس پر شفقت کرو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت تمہارے شاملِ حال ضرور ہو گی میرے نزدیک تو تمہارا فیصلہ یہی ہے باقی تم جو چاہو کرو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں فارغ کر دیا پھر مجھ سے فرمانے لگے کیوں ڈاکٹر صاحب ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کیا آپ بہتر جانتے ہیں اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کمزوروں کے ساتھ طاقتوروں کا کیا مقابلہ؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کمزور کے ساتھ محبت سے پیش آؤ تا کہ اس کا حوصلہ بڑھے اور وہ ترقی کرے آج کل لوگ غریبوں کا حشر نشر کر دینا چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے قریب ہونا چاہتا ہے وہ غریبوں کو اپنے قریب کر لے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین غریبوں کے گھر آیا، غریبوں کے ذریعے پھیلا اور غریبوں کے ذریعے

ہی آسندہ پھیلے گا قیامت کے دن غریب سب سے زیادہ سکھی ہوں گے کیونکہ انہیں حساب دینے میں دولت مندوں اور عہدیداروں کی طرح پریشانی نہ ہوگی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اسی لیے فقر اختیار کیا صحابہ رضوان اللہ اجمعین میں خصوصاً خلفائے راشدین، حضرات حسنین رضی اللہ عنہم اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بھی اختیارات کے باوجود فقر وقناعت کی زندگی اختیار کی اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہدایت دے اگر کسی بندے کو کوئی نعمت یا اختیار مل جائے تو ساتھ اسے اللہ پاک یہ بھی توفیق دے کہ وہ خود خدا بننے کی کوشش نہ کرے بلکہ دوسروں کو اس نعمت سے مستفیض کرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ ایک بستی میں ایک ایسے گھر میں ٹھہرے جو بہت ہی غریب تھے لوگ نذرانے لے کر آپ رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سب کچھ ان غریبوں کو دے دیا اور فرمایا میرا یہاں ٹھہرنا ان کی امداد کے لیے تھا حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمتہ اللہ علیہ دولت مندوں سے کچھ نہ لیتے تھے اپنے غریب عقیدتمندوں سے کچھ قبول کرلیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے یہ میرے ساتھ مخلص ہیں (خود شیخ حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ہمیشہ غریب ہی ہوا کرتے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کا پوری طرح سے خیال رکھتے تھے) پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے لوگوں کے ساتھ نرمی اور پیار سے ہی پیش آنا چاہیے پتہ نہیں خدا کس کی دعا سے دن پھیر دے اور کسی کی بگڑی سنوار دے دنیا کی چند سالہ زندگی میں آدمی ڈھیروں خوشیاں پاتا ہے لیکن یہ سب عارضی خوشیاں ہیں چاہیے کہ ان عارضی خوشیوں کے بدلے حقیقی خوشیاں خرید لے کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا تو پڑتا ہی ہے میرے نزدیک دنیا کی حقیر چیز دینے سے اگر آخرت میں اعلیٰ نصیب ہوتی ہے تو عارضی خوشی کی قربانی کیا وقعت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 39

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کیا حال ہیں؟ عرض کیا اللہ کا کرم ہے پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم کی عنایت سے فرمانے لگے بہت خوب سوچ کا یہ معیار اچھا ہے پھر فرمانے لگے مرید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ کے کسی بندے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کیونکہ مرید ہونا اسی شخص کے لیے زیب ہے جس کا دل طلب حق کے لیے کھڑا ہو گیا کوئی پیر اگر کہے اے فلاں میں نے تجھے مرید کیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا کہنا درست نہیں اور نہ ہی وہ شخص مرید ہوا اگر کوئی مرید کسی شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے کہے میں آپ کا مرید اور وہ پیر کہے میں نے تجھے قبول نہیں کیا تو مرید ہو گیا اگر چہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے قبول نہیں کیا کیونکہ مرید کا ہونا اس کے ارادہ سے (مرید ہونا) ہے نہ کہ شیخ کے ارادہ سے پھر فرمایا مجھ سے کیا چاہتے ہو عرض کیا درد چاہتا ہوں ایک ٹھنڈی آہ کھینچی اور فرمایا اس کی آرزو میں میں بھی ہوں پھر ارشاد فرمایا مرید کو پیر سے اچھی چیز کی طلب کرنی چاہیے سب سے اچھی چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہے دنیا کی چیزوں کی بجائے حصول آخرت کی کوشش کرنی چاہیے ایک دفعہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مریدین میں سے حضرت نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا تمہاری کیا خواہش ہے؟ عرض کیا قطبیت چاہتا ہوں فرمایا مصر چلے جاؤ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا غوثیت چاہتا ہوں فرمایا ملتان چلے جاؤ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا سعدی رحمتہ اللہ علیہ تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا حضرت درد چاہتا ہوں فرمایا بیس برس سے اس کی آرزو ہے ابھی بیٹھ جاؤ پھر فرمایا درد

دل بڑی شے ہے اس کے بغیر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل نہیں ہوتا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں یہ نصیب ہوا ان کے بعد وہ لوگ جنہوں نے اس کے حصول میں زندگی بسر کر دی بدقسمت اور بے کار لوگ وہ ہیں جن کو دردِ دل نصیب نہ ہوا اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر زندگی بسر ہوئی مرید کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا مطیع رہے اس کے حکم کی پیروی کرے جو کام اس نے ذمہ لگایا اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اس کام کو معمولی نہ سمجھے کیونکہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہے مرید کی تربیت کے لیے ہے بعض دفعہ مرید اپنی مرضی کرتے ہیں بھلا بیعت کے بعد اپنی مرضی ہی زندہ رکھنی ہے تو پیر کے ہاتھ بیعت کی کیا ضرورت؟ اپنے مرشد سے جلد از جلد سلوک کی تکمیل کرنی چاہیے اس کی فرمانبرداری میں اس حد تک کمال حاصل کرنا چاہیے کہ اس کی توجہ کا خاص مرکز بن جائے ادھر ادھر بھٹکنا نہیں چاہیے کبھی راہِ راست سے بھٹکنے لگے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف رجوع کرے مایوسی محرومی اور فرار کی راہ اختیار نہ کرے، زندگی بے کار باتوں میں بسر کرنا حماقت ہے اس زندگی سے آخرت کے لیے ایسا کام سرانجام دے کہ انعام و کرام نصیب ہوں آج کل نہ ایسے پیر اور نہ ہی ایسے مرید ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 40

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی (یہ غالباً ماہ ستمبر کے آخری ایام تھے) دینی معاملات میں دل بجھا بجھا تھا اسی لیے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے سلام ودعا میں گرم جوشی کا اظہار بھی نہ کر سکا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر توقف فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
کہ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر میں طالب صادق کو بڑی نصیحت ہے اگر وہ نصیحت پکڑے دنیا کی ہر شے عارضی ہے اس کا ٹھکانہ فانی ہے ظاہری آنکھ دنیا کے حسن کی طلب گار بن جاتی ہے تو دل کو بھی اندھا کر دیتی ہے اور اگر دل کی نگاہ روشن ہے تو پھر اس عارضی دنیا کی عارضی مشکلات میں بھی گھبراہٹ محسوس نہیں ہوتی پس ظاہری آنکھیں بند کر کے قلب کی نگاہوں سے اس کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غارِ حرا میں اپنا قلب مبارک اللہ رب العزت کی یاد میں لگایا تو اللہ کی طرف سے ایسی مہربانی ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے وہ مردہ دلوں کو زندگی کی طرف بلا رہا ہے اندھے دلوں کو بینائی عطا کر رہا ہے ساری کائنات میں اللہ تعالیٰ کا مشتاق دل مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جس کسی کو دل کی بینائی چاہیے وہ اس مبارک دل کے طفیل روشنی پاتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شروع ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے لیکن دل بینا انہیں غارِ ثور کی طرف جاتے ہوئے اس وقت عطا کیا گیا جب ان سے فرمایا گیا "اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم دو نہیں تین ہیں" یعنی

تیسرا ہمارا خدا ساتھ ہے جب غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک تھا اور سانپ نے ڈس لیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ٹانگ مبارک نہ ہلائی دل کی بینائی سے دیکھ لیا کہ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب رب تعالیٰ سے محوِ کلام ہے جب نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے سے محسوس فرمالیا کہ کسی مشکل میں ہیں لہٰذا انہوں نے اپنے وفاداری کی تعریف فرمائی اور زہر کے اثر کو ختم کر ڈالا نئی زندگی دے دی گئی ہم طالبوں کو نصیحت ہے اس بات سے کہ جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غافل ہیں ان کی زندگی ان کے بدن سے روح نکل جانے پر ختم ہو جاتی ہے لیکن جو محبّ ہیں ان کی زندگی ختم نہیں ہوتی ہم آج کل اخلاقی پستی کا شکار ہیں کامیاب زندگی گزارنے کا سلیقہ ہم بھول چکے ہیں جس قاعدے قانون کی پابندی ہم آج کل کر رہے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کے راستے ہیں زندگی گزارنے کے جو اصول آقائے نامدار حبیبِ کبریا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتلائے ان سے منہ پھیر کر لوگوں کو ذلت کے سوا کچھ نہ ملے گا تھوڑا پانے کی آرزو میں اتنا کچھ کھو رہے ہیں کہ ازالہ بھی نہ ہو سکے گا جن رشتوں ناطوں کا آج ہم تقدس کر رہے ہیں وہ ہم پر لازم نہ تھا اور جن رشتوں کی پرواہ نہیں کر رہے ان کا احترام ہم پر لازم تھا ہماری چھوٹی چھوٹی غلطیاں سنگین جرم بن رہی ہیں ہم ایسے مقام کی طرف جا رہے ہیں کہ جہاں ہمارا اپنا وجود بھی ہمیں تسلیم کرنے سے انکار کر دے گا وہ پیار، وہ محبت، وہ اخوت، وہ مساوات، وہ احساسِ ہمدردی، وہ زندگی کی زیب و زینت کہاں ہے ہمارے پاس جو ہمارے بڑوں نے ہمیں دی؟ ہر لمحہ ہر گھڑی انسانیت کے مقام کو بلند کرنے کے لیے جیتے تھے اور

انسانیت کو وقار بخش کر وصال فرماتے ہماری زندگی کا ہر سانس غفلت، ہر گھڑی ذلت کی طرف بڑھتا ہوا قدم اور لمحہ بہ لمحہ جنت سے دوری میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے دیکھو! دنیا بنانے کا شوق اس قدر غالب نہیں ہونا چاہیے کہ خالقِ دنیا کو ہی بھول جائیں کوئی چیز مرنے والوں کے ساتھ دفن نہیں ہوتی سوائے اس کے اچھے اعمال کے آج دنیا کی آرزوؤں نے اولادوں سے ماں باپ کی خدمت، ان سے محبت، ان سے حسن سلوک اور فرمانبرداری چھین لی ہے من پسند شادیاں والدین سے دوری کا باعث بن گئیں جائیدادوں کا حصول دل میں والدین کی موت (یہاں تڑپ کر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو چھلکے) کے خیالات پیدا کرتا ہے ماں باپ کتنی بڑی نعمت ہیں۔ کتنا عظیم تحفہ ہیں لوگوں کو کیا خبر جب ان کی نظروں کے سامنے ان کی ماں بوڑھی ہوگئی باپ بوڑھا ہو گیا اب وہ جائیداد چھوڑ کر دنیا سے جانے کی تیاری میں ہیں تو یہ کب جوان رہیں گے یہ کب تک جائیداد کے وارث رہیں گے اگلی نسلیں ان کا انجام بن کر پیدا ہو رہی ہیں انجام اچھا ہو یا برا فیصلہ ان کے اخلاق پر ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والدین کو حسن سلوک کا بہترین مستحق قرار دیا اور فرمایا یہ تمہیں دنیا سے نکل جانے کو کہیں تو نکل جاؤ (شرط یہ ہے کہ تمہارے والدین خدا تعالیٰ کے نافرمان نہ ہوں) ان کے سامنے زبان پر اف تک نہ لاؤ ماں کی خدمت خوب کرو کہ اس نے تمہارا بوجھ پیٹ میں اٹھائے رکھا پھر جنم کے وقت دردِ زہ کو جھیلا تم بچپن میں پیشاب پاخانہ کرتے رہے اسے صاف کر کے تمہیں نہلاتی، صاف ستھرے کپڑے پہناتی بیمار ہوتے تو ساری رات لوریاں دے کر سلاتی بھوک کے وقت سارے کام چھوڑ کر دودھ پلاتی تمہاری چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر تڑپ تڑپ جاتی تمہارا باپ تمہارے لیے دن بھر کام کاج کرتا در در کی ٹھوکریں کھاتا حقیر سے حقیر کام تمہاری زندگی میں سہولت کے لیے کرتا اپنی ہر

چیز تمہاری زندگی کے سکون کے لیے قربان کرتا اب جب تم جوان ہو جاؤ تو کیا ان کے احسانوں کا بدلہ تمہارے پاس ہے۔ان کی محبت کا صلہ تمہارے پاس ہے؟ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ تم ان سے بدتمیزی کرو ان کی خدمت سے منہ پھیرو ان کی باتوں کا مذاق اڑاو ان کی بات یا نصیحت کو بے بنیاد سمجھو یہ تمہاری زندگی کی زینت ہیں اگر سمجھ سکو تو یہ تمہاری زندگی کا لازوال تحفہ ہیں اگر جان سکو تو یہ تمہاری زندگی کا اصل قانون ہیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قبولیت کا وسیلہ سمجھو اگر سمجھ سکتے ہو یہ بڑی نعمت ہیں مجھے اپنی ماں، اپنا باپ آج بھی مل جائیں تو خدمت کروں آج بڑھاپے میں میرا بدن ناطاقتی کا شکار ہے اگر ماں زندہ ہوتی مجھے بلاتی تو میرا ایمان ہے میں ماں کی آواز کے صدقے صحت مند ہو جاتا، طاقتور ہو جاتا دوڑ کر اس کے پاس جاتا، پاوں دباتا، محبت بھرے انداز میں پوچھتا! جی امی جان حکم کیجیے اپنے لہجے میں پیار اور محبت کا ایسا اثر رکھتا کہ ماں کا دل جیت لیتا اس کی زبان اپنی ضرورت بھول کر میرے لیے دعا کرتی میرے سر پر ہاتھ پھیرتی مجھے کہتی کہ خدا تجھے زمانے کی بری ہوا سے بچائے، دشمنوں کے شر سے بچائے، حاسدوں کے حسد سے بچائے کبھی تجھے گرم ہوا نہ لگے تیرے من کی دنیا تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے آباد رہے میرا وہ سفر جو میں پچاس سالوں کی عبادت سے طے نہ کر پاتا وہ ایک پل میں ماں کی دعا سے طے کر لیتا اچھی طرح سمجھ لو کہ ماں کی دعا سبحان اللہ! کیا طاقت ہے اس میں قبولیت کا عظیم رنگ ہے اللہ تعالیٰ ماں کی دعا، مسافر کی دعا اور بیمار کی دعا کو رد نہیں کرتا ماں باپ قدرت کا عطیہ ہیں تم نے یہ نام تو سنے ہیں جن میں بے چارگی کا پہلو ہے یعنی یتیم، مسکین، غریب، یتیم وہ ہے جس کا باپ مر چکا ہو مسکین وہ ہے جس کی ماں نہیں اور غریب وہ ہے جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ماں باپ کی نعمت کا زندگی میں نہ ہونا کتنا بڑا دھچکا ہے کیسا نام پڑ جاتا ہے انسان کا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مجلس نمبر 41

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کھانا تناول فرما رہے تھے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو میں نے تقریباً پونے آٹھ برس میں کئی بار کھانا تناول فرماتے دیکھا سوائے ایک مرتبہ کے میں نے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو کبھی پوری چپاتی کھاتے نہیں دیکھا شیخ رحمتہ اللہ علیہ اپنی گفتگو جو کھانے کے دوران فرمایا کرتے اس میں ارشاد فرمایا کرتے کہ عمر کے آخری سالوں میں بزرگانِ دین کثرت سے کھانا کم کر دیا کرتے تھے میرے پیارے حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ تو بالکل ہی ایک لقمہ یا کبھی وہ بھی نہیں، چند گھونٹ دودھ یا کوئی اور ایسی ہی چیز کے نوش فرما کر بولا کرتے "بابو کھایا ہی نہیں جاتا" اگر کبھی کسی کے اصرار پر کوشش بھی کروں تو لقمہ حلق سے نیچے ہی نہیں اترتا میں ان دنوں کھانا وغیرہ ٹھیک ٹھاک کھالیا کرتا تھا مجھے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے اس فرمان پر حیرت ہوا کرتی کہ بندہ اس قدر قلیل کھانے پر کیسے زندہ رہ سکتا ہے لیکن آج محسوس کر رہا ہوں کہ جب اللہ پاک کی وہ نعمت خاص جو اولیاء اللہ کو سلسلہ وار نصیب ہوتی ہے تو ظاہری طور پر خود بخود کھانا پینا کم ہو جاتا ہے اور بندۂ خدا کی روح اپنے محبوب کے دیدار کے جلووں سے سیر ہوتی ہے عرض کیا حضرت جو لوگ زیادہ کھاتے ہیں ان کا کیا بنے گا؟ کیونکہ اگر کھانا کم کھانے سے نعمت خاص نصیب ہوتی ہے تو پھر ہر طالبِ صادق کو کھانا کم کر دینا چاہیے۔ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا نہیں داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کم کھانے سے خدا یاد رہتا ہے تو کم کھاؤ اگر درمیانہ کھانے سے اللہ پاک کی عبادت زیادہ ہوتی ہے تو درمیانہ کھاؤ اور اگر زیادہ کھانے سے بھی عبادت و ریاضت میں کمی واقع نہیں ہوتی تو کوئی حرج نہیں حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو

لقمہ مرغن کھا لیکن اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ رہ اولیا ءاللہ زیادہ کھانے سے منع اسی وجہ سے فرماتے ہیں کہ بندہ اگر ہر وقت ان باتوں میں ہی مشغول رہے گا تو ظاہر ہے اس کے اوقات میں سے کافی وقت ضائع ہو جائے گا بس جتنی طلب اتنا ہی صحت کا خیال رہے حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے ایک مرتبہ کھانا آیا تو انہوں نے پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں میں سے کسی کو بھی دعوت نہ دی یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب وہ طالوت علیہ السلام کے ہاں مزدوری کرتے تھے لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ علیہ السلام اتنے عابد و زاہد ہیں لیکن کسی کو کھانے کی دعوت نہ دی آپ علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا مجھے میری طاقت و توانائی کے پیش نظر بادشاہ نے رکھا ہے کہ میں دوسروں سے زیادہ کام کرتا ہوں ایک بھی لقمہ اپنے حصہ سے کم کھاتا تو بدن میں طاقت کی کمی ہو جاتی تھی اور اس سے میرے رزق میں فرق پڑ جاتا تھا اس دوران شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے کھانا کھالیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو چونکہ مستقل بیٹھے رہنے سے ہچکی سی محسوس ہوئی جیسے کوئی چیز معدہ پر جا کر جم گئی ہے اور زور لگا کر شیخ رحمتہ اللہ علیہ اسے باہر نکالنا چاہتے ہیں اس تکلیف کی وجہ سے کئی بار سانس لینے میں بھی دقت ہو جاتی اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو دوہرا بھی ہونا پڑ جاتا کئی بار چھاتی پر ہاتھ بھی رکھ لیتے اسی طرح کی کیفیت اچانک ظاہر ہوئی تو میں نے عرض کیا حضرت پانی پی لیں تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ناگواری کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا میں کھانے کے بعد پانی نہیں پیتا اس کے بعد حاجی خورشید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ ان سے فرمانے لگے حاجی خورشید احمد صاحب اللہ پاک آپ کے رزق میں فراخی عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں آپ کی یہ نیکی قبول فرمائے میں نے بزرگوں کے آستانوں کے علاوہ کسی کے گھر سے اتنے لوگ کھانا کھاتے نہیں دیکھے پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ اپنا چہرہ میری طرف کر کے ارشاد فرمانے لگے کھانا

کھلانے والی نیکی بڑی ہے چاہے یہ کسی کو بھی کھلایا جائے مراد جو بھی تعلقداری میں رشتے آتے ہیں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ پاک کی عبادت ہر طرح سے کی لیکن اللہ پاک کو کھانا کھلانے والے عمل سے بڑھ کر خوش ہوتے نہیں دیکھا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا بہترین عمل کیا ہے؟ تو جواب ملا پہلے سلام کرنا چاہے جاننے والا ہو یا انجان اور دوسرا کھانا کھلانا اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں پھر حاجی صاحب کی طرف چہرہ کر کے فرمایا حاجی خورشید احمد صاحب! اللہ پاک آپ کو اس عمل کا ضرور اجر دے گا اور یہی عمل آپ کی نجات کا باعث بنا دے گا اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ کھانا کھلانے کی سعادت اگر نصیب ہو جائے تو پھر یہ نہ سمجھے کہ اس نے کسی پر احسان کیا ہے بلکہ کھانا کھانے والے ہی کو نعمت سمجھے کیونکہ اگر وہ نہ آتا تو کھانا کس کو کھلاتا ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ مجلسِ وعظ میں تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر کہنے لگا اے جنید رحمتہ اللہ علیہ میں نے تم پر ایک احسان کیا تھا مجھے تمہاری ضرورت ہے یعنی تم تک ایک کام ہے میرے ساتھ آؤ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا مجھ پر کیا احسان ہے؟ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے تمہارے ہاں سے کھانا کھایا تھا حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ اس شخص کے ساتھ چل پڑے اور لوگ حیران رہ گئے کہ یہ کیا ایک کھانا کھایا دوسرا احسان بھی کیا بات ان کی سمجھ میں نہ آئی تھی جب حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ اس شخص کے ہمراہ واپس پلٹے تو اس شخص سے جو واپس جانے لگا تھا فرمایا ایک اور احسان کرتے جاؤ اس نے کہا کیا؟ فرمایا کھانا پھر میرے ہاں سے کھا لو اس کے بعد حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا لوگو! کھانا کھانے والا اصل میں کھلانے والے پر احسان کرتا ہے نہ کہ کھلانے والا اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ تھوڑی دیر چادر اوڑھ کر آرام

فرمانے لگے میں وہیں بیٹھا رہا چند منٹوں کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے چادر چہرہ سے ہٹائی تو ارشاد فرمایا جب دوپہر کا کھانا کھالیا کرو تو چند لمحے قیلولہ کرلیا کرو قیلولہ دوپہر کے کھانے کے بعد لیٹنے کو کہتے ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جو شخص محض اس نیت سے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے دو گھڑیاں لیٹے گا اسے پچاس برس کی عبادت کا ثواب ملے گا پاس بیٹھے شخص نے عرض کیا حضرت یہ تو ان کے لیے نہیں جو شب بیداری کرتے ہیں فرمایا سب کے لیے ہے ان کے لیے تو شب بیداری کے بعد دوہرا فائدہ رکھ دیا گیا کیونکہ اگر کوئی پچھلے پہر جاگے تو لازمی تھا کہ وہ دن کے وقت کچھ دیر لیٹتا لہٰذا اس کو اب آرام کے ساتھ ساتھ ثواب عظیم بھی مل گیا اس کے بعد باہر مجھے کوئی آدمی بلانے آگیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ اس کی سنو اگر ضرورت مند ہے تو تعاون کرو دوسروں کو نفع پہنچانے میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 42

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا نمازِ مغرب ادا کرلی عرض کیا حضرت کہیں کام گیا ہوا تھا واپس آیا تو مسجد میں مغرب کی جماعت بھی ہوچکی تھی اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو بھی جاچکے تھے اس لیے پھر نماز کا وقت نکل جانے پر میں ادھر ہی آگیا کہ کچھ اچھی باتیں سن لوں تاکہ غلطی کا ازالہ ہوسکے شیخ رحمتہ اللہ علیہ جو اس وقت لیٹے ہوئے تھے فوراً اٹھ بیٹھے اور فرمایا اللہ کا نام مانو جلدی نمازِ مغرب ادا کرو ابھی تو عشاء کی اذان ہونے میں بھی گھنٹہ باقی ہے میں نے وضو کیا نماز ادا کی شیخ رحمتہ اللہ

علیہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو گیا اس دوران ایک دو پیر بھائی اور بھی آ گئے شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے دیکھو بیٹا! نماز کا بہترین وقت اذان کے بعد مساجد میں جماعت کے لیے جو مقرر کیا جاتا ہے وہی ہے اس کے علاوہ اگر کبھی لیٹ ہو جاؤ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز کا وقت فوت ہو گیا بلکہ نماز کا جو وقت ہے وہ ہر اگلی نماز کی اذان سے قبل ادائیگی نماز کے وقت تک ہوتا ہے عرض کیا حضرت میں نے تو بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو کہتے ہیں۔بس جماعت کے بعد نماز کا پڑھنا نہ پڑھنا ایک جیسا ہی ہے اور بعض اپنی طبیعت کے اعتبار سے بات کرتے ہیں کہ اگر جماعت نکل جائے تو پھر نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا ہے اس مسئلہ کی وضاحت فرما دیجیے؟ جواب میں شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا! نماز ہر مسلمان پر فرض ہے جماعت اگرچہ فرض نہیں مگر اجر عظیم کا ذریعہ ہے یعنی ستائیس نمازوں کا ثواب جماعت کے ساتھ ادائیگی میں ہے یہ کہیں بھی روایت نہیں ملتی کہ اگر جماعت سے رہ جاؤ تو نماز نہیں ہوتی یا نماز کا مزہ چھین لیا جاتا ہے نماز تو اپنی اہمیت وفضیلت کے اعتبار سے اسی طرح رہے گی چاہے اکیلے میں پڑھی یا جماعت سے پڑھی۔حدیث پاک میں ہے "نماز مومن کی معراج ہے" بس مومن ہونے کا یہی ثبوت ہے کہ اگر بڑی نیکی نہ پا سکے تو اس سے کم نیکی کو ہاتھ سے نہ نکلنے دے کیونکہ چھوٹی نیکی بھی ہاتھ سے نکل جائے گی تو یقیناً گناہوں کا دروازہ کھلے گا اور نماز تو ایک ہی ترک کرنے پر کفر ہو جاتا ہے دوسرا یہ کہ اگر کوئی کہتا ہے کہ نماز جماعت کے بغیر مزہ نہیں دیتی تو اسے چاہیے ایک دو آدمی بلا لے اور دوبارہ جماعت کرا لیں کچھ کرنا ہو تو وسیلے بڑے بن جاتے ہیں اور اگر نہ کرنا ہو تو بہانے بہت ہیں میں ایسے کئی لوگوں سے ملا ہوں جو نماز سے جی چرانے کے بہانے تلاش کرنے میں اپنا مقام آپ ہی رکھتے ہیں میرے نزدیک ان کا یہ عمل نادانی اور سراسر کوتاہی تھا بھلا اللہ پاک سے جی چرانا کوئی عقلمندی

کی بات ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ سے آنسو چھلک پڑا اور فرمانے لگے کیا ہمارا عمل، کیا ہماری اوقات نماز کے ذریعے ہمیں ملاقات اور دیدار کا بہانہ عطا کیا جاتا ہے ذرا غور تو کرو کہ اللہ پاک فرماتا ہے ''تم مجھے نماز میں دیکھو اگر نہ دیکھ سکو تو یہ یقین کرلو کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں'' تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ نماز میں فرشتوں کو بھی شمولیت کا حکم نہیں ہوتا صرف بندہ اور اس کا خدا چپکے چپکے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پورے بدن پر اس دوران کپکپی سی طاری ہوگئی اپنی حالت کھو بیٹھے بہت روئے اور فرمانے لگے جب بندہ سلام پھیرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے بندے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی! کاش تجھے اس بات کی خبر ہوتی کہ تو کس کے ساتھ ہم کلام تھا تو کبھی سلام ہی نہ پھیرتا بس پاؤ اس نعمتِ خاص کو جب بھی اس کا وقت ہو جائے جس طرح کی بھی جیسی بھی نماز پڑھنا آتی ہو پڑھتے رہو کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے قیامت کے دن جب سوال ہوگا تو نمازیوں میں کھڑے تو ہو جاؤ گے جن لوگوں کو اچھی طرح نماز ادا کرنا نہیں آتی ہوگی وہ آخری صف میں چلے جائیں گے چلو انکاری لوگوں میں تو نہ اٹھو گے بڑا برا وقت ہوگا ان پر جو نماز سے غافل رہے ہوں گے کیونکہ قبر میں پہلا سوال نماز کا ہے کہ نماز پڑھی یا نہیں اچھی پڑھی بری پڑھی یہ سوال اور فیصلہ بعد کا ہے پہلے سوال میں کامیاب رہو میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ حضرت باروکریم رحمۃ اللہ علیہ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے ان کی خدمت میں تھک کر چور چور ہو جاؤں تو بھی ان کی شفقتوں کا حق ادا نہ کرسکوں گا انہوں نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ اونٹ خوش ہوتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے بیل نہیں بنایا بیل کہتا ہے اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے گدھا نہیں بنایا گدھا کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے کتا نہیں بنایا کتا کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سور نہیں بنایا سور کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے

مجھے بے نماز انسان نہیں بنایا سنو بیٹا! نماز کی عظمت بڑی ہے اسے ضرور ادا کرتے رہو کوئی اور عبادت ہو نہ ہو یہ عبادت ہی بڑی عبادت ہے اگر پانچ وقت با جماعت نماز مل جائے تو کیا چاہیے؟ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طالب کو چاہیے کہ وہ پانچ وقت کی نماز با جماعت ادا کرے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر پہنچے تو گفتگو کے دوران حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ وقت با جماعت عمل پر انہیں شکر خداوندی کا حکم دیا اور ساتھ فرمایا کہ تمہیں اور کیا چاہیے اسی لیے حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ مریدین کو با جماعت نماز کی خیر و برکت سے آگاہ فرماتے رہتے تھے اسی دوران کھانا آ گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ دھونے کا حکم صادر فرمایا جب ہاتھ دھوئے تو میں نے کپڑے سے صاف کر لیے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ان کا تولیہ پیش کیا تو انہوں نے فرمایا بیٹا! کھانے سے پہلے ہاتھ صاف نہیں کرتے بلکہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ جب دھوتے ہیں تو پھر صاف کرتے ہیں چنانچہ میں نے پھر ہاتھ دھوئے اور پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کھانا کھایا اس کے بعد میں اجازت لے کر گھر آ گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 43

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو فرمانے لگے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہر مسلمان کے لیے بہترین نمونہ قرار دی گئی ہے اب ہر مسلمان نیکی کا طریقہ اور راستہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں رہ کر ہی انجام دے سکتا ہے اسی دوران حاجی خورشید احمد صاحب تشریف لائے تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی سخاوت اور شب و روز دوسروں کے لیے دسترخوان کو کشادہ رکھنے پر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ساتھ ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سخی اللہ کا حبیب ہے چاہے وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو پھر فرمایا ایک جنگ میں کچھ قیدی گرفتار ہو کر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کے قتل کا حکم دے دیا لیکن ایک مشرک کے قتل کا حکم نہ دیا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے عرض کیا ایک کے لیے رعایت کیوں جب کہ سب کا جرم برابر ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ اللہ فرماتا ہے فلاں کافر کو قتل نہیں کرنا اس لیے کہ وہ ان میں سے سخی ہے لہٰذا کافر کو اس کی سخاوت کا اجر دنیا میں ہی دے دیا گیا ایک مسلمان کے لیے بڑی برکتیں اور رحمتیں ہیں اگر وہ سخاوت و ایثار کا عمل اللہ پاک کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے فرمایا ریاکاری یعنی دکھاوے سے آدمی اگر یہ عمل سرانجام دے تو اس کا روپیہ تو استعمال ہو گیا لیکن وہ مال سے بھی محروم اور اجر سے محروم رہا اگر یہ عمل صرف اس لیے انجام دیا جائے کہ اللہ پاک کا شکر اس نے مجھے اس لائق سمجھا کہ یہ سعادت میرے حصہ میں آئی تو انتہا درجے کی برکتیں ہی برکتیں ہیں پھر فرمانے لگے اولیاء اللہ کی زندگیاں ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف رغبت دلانے کا اہم ذریعہ بنی ہیں کیونکہ ان میں سے بعض کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کسی عمل میں کمزوری کے باعث اشارہ فرمایا کہ ایسا نہیں کرتے بلکہ

ایسا کرتے ہیں۔یعنی حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ عشاء کی غیر مؤکدہ سنتیں (جنہیں نہ پڑھنے پر کوئی مواخذہ نہیں) ادا نہ کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا "مہر علی رحمۃ اللہ علیہ تم میری سنتیں ادا نہ کرو گے تو اور کون ادا کرے گا" اسی طرح ایک بزرگ نے وضو کے دوران قلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے اور منہ دھونے میں سے کسی میں تجاوز کیا۔یعنی تین بار سے زیادہ عمل کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں انہیں فرمایا "تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ میرے عمل سے تجاوز کرو" اسی طرح مسح کے بعد ہاتھ کی پشت سے انگلیاں ڈال کر نکالنا اس عمل کے انجام نہ دینے پر ایک بزرگ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ جیسا طریقہ میں نے بتایا ہے اس طریقہ پر چلو تاکہ تمہارے پاس بیٹھنے والے لوگ اصلاح پائیں نہ کہ گمراہی اس دوران ایک شخص آیا اس نے مجھے آواز دی شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر باہر آ گیا کچھ دیر بعد دوبارہ آیا دیکھا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک پیر بھائی فیصل آباد سے حاجی محمد شریف نا کی ملنے آئے ہوئے تھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ماضی کے واقعات حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزرے لمحات پر ان کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے ان کے جانے کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ آدمی بڑا دلچسپ ہے اس کو حضرت بارو سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ سے نوازا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ جب بھی دیکھو کسی نئی گاڑی میں یہ ہمارے پاس پہنچا ہوتا تھا راہ جاتے آدمی پر توجہ کرتا اور وہ مسخر ہو جاتا اس کی تابع داری میں اس کے ساتھ ساتھ پھرتا رہتا ایک مرتبہ ایک گاڑی میں بغیر ٹکٹ کے بیٹھ گیا ٹکٹ والی سواری باہر کھڑی باقی ویگن مکمل تھی اب کنڈکٹر اور ڈرائیور پریشان تھے کہ کیا ماجرا ہے ٹکٹ والی سواری باہر کھڑی ہے ویگن بھری پڑی ہے انہوں نے جب ٹکٹ دیکھنا شروع کیے ازراہِ ادب ان سے بھی کہا کہ ٹکٹ دکھاؤ اس نے

جواب دیا کہ گاڑی بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کی ہے اور میں ان کا مرید ہوں۔بس انہوں نے انہیں گاڑی سے نیچے اتار دیا اس نے کہا جاتی ہے تو لے جاؤ میں پیدل چلا جاتا ہوں یہ پیدل چل پڑا وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے رہ گئے لیکن گاڑی اسٹارٹ نہ ہوئی آخر انہوں نے ان سے معافی مانگی انہیں ویگن میں بٹھایا پھر گاڑی چلی۔بس بارو سائیں رحمتہ اللہ علیہ کی توجہ کا غلط استعمال کرنے پر اس پر سے توجہ اٹھالی گئی اللہ کا ولی جب مہربانی فرمائے تو اس کا درست استعمال ہی کرنا چاہیے اسی میں بھلائی اسی میں کامیابی اور اسی میں بہتری پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے اور اپنی مہربانیوں سے نوازے اور جب کبھی کسی کو نعمت ملے تو شکر گزاری کی توفیق بھی نصیب ہو کیونکہ زندگی میں بہت ساری نعمتیں کئی بار اور بعض نعمتیں بار بار نہیں ملتیں نہ والدین نہ جوانی نہ حسن نہ مرشد اس لیے قدر والی چیز کی قدر ہی بھلی ہے ورنہ پچھتاوے اور دکھوں کے سوا کچھ نہیں ملتا اللہ ہم سب کو معاف فرمائے اور خصوصی نظر کرم فرمائے۔آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔آمین!

مجلس نمبر 44

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ اشعار اور سماع کے موضوع پر گفتگو فرما رہے تھے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی گفتگو میں بڑے واضح اور صاف الفاظ میں فرمایا وہ اشعار جن میں اصلاح کے پہلو نمایاں طور پر نکلتے ہیں اور جن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے پیاروں کا ذکر ہو بہترین اشعار ہیں مگر جن میں مجاز کی نمایاں جھلک ہو، لوگ ان اشعار سے گمراہ ہوں تو گمراہ ہونے والوں کے ساتھ ساتھ لکھنے والا بھی برابر کا حصہ دار ہے اور قیامت کے دن جواب دہ ہے ایسی بات

جو اچھی نہیں اسے لکھنے کا یا لوگوں میں بیان کرنے کا کیا فائدہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مومن کی یہ شان ہے کہ بولے تو اچھی بات ورنہ چپ رہے" شیخ رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا چشتیہ سلسلہ کے بزرگان نے قوالی سنی سماع وہ سنتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں تو انہوں نے جواب میں فرمایا اس معاملہ میں اپنے مشائخ کبار رحمتہ اللہ علیہم کے راستہ پر ہوں میرے مرشد حضرت باروکریم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "قوالی کے متعلق خاموش رہو" حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اسی موضوع پر ایسے ہی جواب دیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کا تذکرہ فرمایا کہ اُن کا وصال

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جان دیگراست

کے شعر پر ہوا حضرت بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ نے سماع کے اختلاف میں گفتگو کرنے والوں سے فرمایا ایک جل کر مر گیا اور تم ابھی اختلاف میں ہو پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سماع چشتیہ سلسلہ کا شعار ہے مشائخ چشتیہ کو اپنے ادوار میں اس نعمت کی حفاظت ذمہ داری سے کرنی چاہیے (وہ دیدارِ یار کا مزہ سماع کی لذت سے لوٹتے ہیں) کیونکہ آج گانا، قوالی اور غزل ایک ہی رنگ میں چل رہی ہے اللہ کی پناہ آج کے قوالوں سے دولت کی طلب میں جس طرح انہوں نے قوالی کا حلیہ ہی بگاڑ ڈالا بے وضو، بے نمازی اور بے ریش لوگوں نے اس میں بلجر بازی کا رنگ نمایاں کر دیا اور وہ روحانیت کے اثرات جو سماع کی محفل میں بیٹھ کر چشتیہ سلسلہ میں بیعت ہونے والے مریدین کو ارواحِ اولیائے چشت سے نصیب ہوتے تھے نہیں مل رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مجلس نمبر 45

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سناؤ کیا احوال ہے؟ عرض کیا دعا فرمادیں سیدھا راستہ نصیب ہو جواب میں فرمایا اللہ پاک کی خاطر گھر سے اتنی دور کافی روپے خرچ کر کے یہاں آئے ہو اور سیدھا راستہ کیا ہوتا ہے؟ فوراً ہی عرض کیا حضرت آج کل نماز ادا کرو تو لوگ سوال کرتے ہیں کہ ذرا بتاؤ تو تم لوگ نماز پڑھتے ہو اور نماز میں ہی کھڑے ہو کر سیدھے راستے کی دعا کرتے ہو بھلا نماز سے اچھا، صاف اور سیدھا راستہ کون سا ہو سکتا ہے؟ بس ایسے ہی کچھ سوالات ہیں کہ لوگ دین کی راہ پر چلتے ہوئے لوگوں پر ایسی ہی آوازیں کستے ہیں جواب میں فرمایا بیٹا سیدھے سادے لوگوں کا راستہ سیدھا ہے ان کو جو حکم ملا وہ سرِ تسلیم خم کرتے اگر گھر والوں سے تعلق توڑنے کا حکم آیا تو انہوں نے تعلق توڑ لیا ہجرتِ حبشہ یا ہجرتِ مدینہ کا حکم آیا تو انہوں نے قبول کیا نماز، روزہ، جہاد، زکوٰۃ کا حکم آیا تو قبول کیا اگر شراب، جوا اور حرام کاری چھوڑنے کا حکم آیا تو انہوں نے چھوڑ دی چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کاملہ میں رہتے ہوئے انہیں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو جو حکم ملا انہوں نے بلا اعتراض و تنقید اسے قبول کیا سیدھا راستہ کتابیں پڑھنا نہیں، سیدھا راستہ مناظرے کرنا نہیں بلکہ سیدھا راستہ یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی ہو اس ماحول میں رہتے ہوئے اپنے آپ کے ساتھ اللہ پاک کو سمجھنا اور معاملاتِ زندگی کو اس طرح سرانجام دینا جیسا اللہ پاک نے حکم دیا ہے اسے سیدھا راستہ کہتے ہیں فرمانِ عالی شان ہے کہ جو ایک لحہ صالح شخص کی صحبت میں بیٹھ گیا سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے ایسا اس وجہ سے ہے کہ صالح آدمی انعام یافتہ ہوتا ہے اور اہلِ دل میں سے ہوتا ہے اہلِ دل اسے کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں رکھتا ہو اسکے علاوہ

کسی دوسرے کا نہ دل ہے اور نہ ہی وجود اہلِ دل محبت بھرا کلام کرتے ہیں ان کی صحت مند محبت کے اثرات ہمارا ایمان والوں کی زندگی پر پڑتے ہیں جب ان کے دل بھی اللہ کے ساتھ لگ جاتے ہیں تو خود ہی وہ ہر بری عادت کو راہ سے ہٹانے کی جستجو میں لگ جاتے ہیں یہاں تک کہ کوئی چیز ان کی راہ میں حائل نہیں رہتی بس صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہلِ بیت عظام کی زندگیاں یہی درس دے رہی ہیں ہمارا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہمیں صحبتِ شیخ رحمتہ اللہ علیہ میں بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تاکہ ہر مرید کچھ سیکھ سکے، جو زندگی کے دن رائیگاں گزرے ان کا اس کیمیاء صحبت کے ذریعے ازالہ اور نفع بخش فوائد حاصل ہو جائیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پاک میں رہنے کا دیگر صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے زیادہ موقع ملا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اہلِ بیت میں سے زیادہ موقع ملا بلکہ ابتدائی تربیت ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پائی نتائج تمہارے سامنے ہیں ایک اہلِ صدق و وفا کا امام ہے اور دوسرا اہلِ ولایت وعلم و حکمت کا امام ہے بس بیٹا اسی لیے اہلِ دل ان صالح لوگوں کے طفیل نعمت خاص ان کی صحبت و تربیت سے پاتے ہیں حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ بیس برس اپنے مرشد کا بستر اٹھائے پھرتے رہے جو نعمتیں انھیں اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں ملیں انہیں رحمتہ اللہ علیہ کے طفیل ان کے کمالات روشن و منور ہوئے حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے شیخ حضرت حسن ختلی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہے تھے دل میں خیال آیا جب بندہ با اختیار ہوتا ہے سارے کام خود ہی سر انجام دیتا ہے تو پھر اس خدمت کی ضرورت کیوں؟ حضرت حسن ختلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا میں تیرے خیال کو بھانپ گیا جو تم نے دل میں کیا سنو جب اللہ تعالیٰ کسی کو سرداری سے نوازنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اپنے کسی بندے کی

صحبت میں بھیج دیتا ہے اس کی خدمت میں رہ کر اسے کمالات نصیب ہوتے ہیں تمام صحابہ رضوان اللہ اجمعین اور اہلِ بیت عظام نے زندگی بھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہ کر ایثار وقربانیاں دیں پھر اس کے بدل میں دنیا وآخرت میں انہیں سرداریاں نصیب ہوئیں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے دو ماہ اور چند دن اپنی صحبت میں رکھ کر بے پناہ کمالات سے نواز دیا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ کو ان کے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے چند لمحوں کی رفاقت میں تکمیل کو پہنچا دیا خیر ایسے واقعات کی تفصیل بیان کرنے کی حاجت اس وجہ سے نہیں رہتی کہ اس پر سب کا اتفاق ہے بس سیدھے راستہ کی نعمت یہی ہے کہ اللہ پاک کے پیارے بندوں سے ملاقات رہے ان کی صحبت نصیب رہے تو کوئی خرابی یا خامی شخصیت میں باقی نہیں رہتی اگر رہ بھی جاتی ہے تو ان چند لمحوں یا زیادہ وقت کی رفاقت کے اثرات اس بندے کو برے ترین مقامات سے نکال باہر لاتے ہیں کیونکہ نعمتِ خاص اگر نصیب ہو جائے تو رکنا نہیں چاہیے بلکہ سالک کو ترقی کرنی چاہیے اس وقت تک جب تک کہ اس کا ایک ایک عضو اللہ پاک کی تسبیح بیان کرنے نہیں لگ جاتا حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سلوک کی منزل میں سالک پر بعض مقامات ایسے بھی آتے ہیں کہ وہ ہوتا سراب ہے لیکن سالک اسے منزل سمجھ بیٹھتا ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے علاوہ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کشف وکرامت ولایت کا سترھواں درجہ ہے اور ابھی سالک کے لیے تراسی مقامات باقی ہوتے ہیں لیکن وہ اسی میں ہی مصروف رہ کر خوش ہو جاتا ہے اس لیے بہت سے لوگ یہیں رہ کر اپنی منزل میں ترقی نہیں کرتے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت تک قرار نہ پایا جب تک مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مبارک

نصیب نہ ہوگئی پھر متابعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی زندگی بسر کی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس راہ میں دھوکے بہت ہیں قدم قدم پر سالک کے لیے مشکلات اور تنگیاں ہیں ہر لحہ رابطہ شیخ ہی تکمیل کا باعث بنتا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے اس نعمتِ خاص کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت و محبت میں پایا جب تک انہوں نے تکمیل نہ کرادی میں ہر معاملہ کا مقابلہ ایثار و قربانی سے کرتا رہا حضرت بارو کریم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سلوک کی تکمیل آٹھ برس میں کرائی خیر ابھی تمہاری ابتداء ہے تمہیں ان باتوں کی سمجھ نہیں آئے گی یہ الفاظ بیان کرتے ہوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگ کی طرف دیکھا جو سامنے بیٹھے تھے اور انہیں فرمایا یہ آپ کے لیے ہے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کا چونکہ روئی کا کارخانہ تھا زندگی میں بڑے معاملات یا مقامات پر آپ کا ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہا ہوگا جس کی وجہ سے آپ کو راہِ حق سے بھی دوری رہی ہوگی آپ ان معاملات پر آج توبہ کیجیے گا تاکہ آپ کی جو زندگی رہ گئی ہے اللہ پاک کی یاد میں بہتر طریقہ سے گزر جائے پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ساتوں لطائف پر ذکر کا حکم صادر فرمایا بوڑھا ہونے کی وجہ سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے گنتی کی بجائے انہیں لطیفۂ قلب پر پندرہ منٹ اور باقی لطائف پر تین تین منٹ ذکر کرنے کا حکم صادر فرمایا اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عنایت فرمادی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 46

ایک مرتبہ گرمیوں کی دوپہر سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی شیخ رحمتہ اللہ علیہ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے ایک یا دو لقمے کھانے کے بعد ہی کھانا واپس بھجوا دیا پھر ارشاد فرمانے لگے کھانا کھایا ہی نہیں جاتا اس کے بعد حال دریافت فرمایا عرض کیا بالکل ٹھیک ہوں تھوڑی دیر بعد میں نے عرض کیا تقریباً چار سال ہونے کو ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ چلے پھرے ہی نہیں بس چارپائی پر تشریف فرما ہیں ٹانگیں بالکل ناطاقتی کا شکار ہو گئی ہیں جبکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ادھر ادھر بہت آیا جایا کرتے تھے اور کبھی بھی فارغ وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا کرتے تھے اب اس بیماری میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کیا محسوس کرتے ہیں؟ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا اب پہلے سے بہت زیادہ بہتر محسوس کر رہا ہوں سوائے اللہ تعالیٰ کی محبت کے کوئی اور چیز مجھ پر غالب نہیں ہے میں بہت خوش ہوں میں نے عرض کیا حضرت بیماری کی حالت میں آپ رحمتہ اللہ علیہ خوش ہیں جبکہ لوگ تو پریشانی کا اظہار کرتے ہیں شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے لوگوں کا اپنا خیال ہے میرے لیے بیماری بھی نعمت ہے میں ہر لمحہ خدا کو یاد رکھتا ہوں بے شک بیماری کی حالت میں بندہ اپنے رب سے راز و نیاز کرتا ہے اپنے گناہوں کی اپنے رب سے معافی مانگتا ہے لوگوں پر سے اس کا اعتماد اٹھ جاتا ہے اور اللہ پر مکمل بھروسہ کرتا ہے اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے اس کو راہِ حق نصیب ہو جاتی ہے عمل کا قبلہ درست ہو جاتا ہے مجھے کبھی خیال نہیں آتا کہ میں پہلے چلا پھرا کرتا تھا اور اب چل پھر نہیں سکتا تو اس بات کا میرے ذہن پر کوئی اثر پڑے میں تو پہلے سے خود کو خوشحال سمجھتا ہوں بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے میں نے اسے اللہ ہی کے لیے قبول کیا ہے

اور اللہ کے اس پیدا کردہ حال پر میں خوش ہوں پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ مسکرانے لگے اور ارشاد فرمایا کہ اس بیماری کے دوران مجھ پر بڑی کرم نوازیاں ہوئیں اور وہ کام جن کا مجھے صحت کی حالت میں پایہ تکمیل تک پہنچانا مشکل نظر آتا تھا اس حالت میں ان کی تکمیل بغیر کوشش کے ہی ہوگئی اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کھانا کھالو میں تھوڑی دیر آرام کرلوں شیخ رحمۃ اللہ علیہ چادر اوڑھ کر لیٹ گئے جب اٹھے تو فرمانے لگے میں اب گھر چلتا ہوں وہیل چیئر پر بٹھا کر میں ساتھ ساتھ چلنے لگا چھوٹے بچوں کو گھر کا بڑا دروازہ کھولنے کا فرمایا اس دوران شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت ومہربانیاں یاد آنے لگیں تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا بات ہے غمگین کیوں ہو؟ عرض کیا حضرت دل چاہتا ہے میری عمر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لگ جائے اور لوگ اللہ کی اس نعمت سے اور زیادہ مستفیض ہوں مجھ بے کار کو یہاں کیا کرنا؟ شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے نہیں ایسی بات نہیں اللہ تم کو بے کار نہیں رہنے دے گا تم سے دین کی خدمت کا کام لے گا۔ میری عمر بھی تمہیں لگے جو فیض تمہیں دیا ہے تم اسے لوگوں تک پہنچائے بغیر اس دنیا سے نہیں جاسکتے دل ہلکا نہ کیا کرو فقیر کبھی مرتا نہیں ہے مرید صادق اور فرمانبردار ہو تو پھر اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے چاہے پیر حیات ہو یا وصال کرجائے۔ دونوں حالتوں میں اللہ کا انعام اس کے شاملِ حال رہتا ہے اس دوران چلتے چلتے دروازہ تک پہنچ گیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دونوں بچے اندر لے گئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خدا حافظ کہا اور السلام علیکم فرمایا حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بہت زیادہ شفیق اور رحمدل طبیعت کے مالک تھے انتقامی بالکل نہ تھے بلکہ درگزر طبیعت کا خاصہ تھا بس ان کی کرم نوازیاں یاد آرہی تھیں اور طبیعت اداس ہی رہی پھر نیند آگئی صبح شیخ رحمۃ اللہ علیہ نماز کے فوراً بعد تشریف لائے اور فرمانے لگے کیسی رات گزری؟ عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیوں کی یاد

میں فرمایا میری کرم نوازیاں کیا ہیں کرم تو ان کا جن کا کرم ہے میں تو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں تم محبت سے یہاں آتے ہو میں تمہیں محبت سے مل لیتا ہوں ساری برکتیں اچھی نیت کی ہوتی ہیں جو جس نیت سے خدا کے دوستوں کے در پر آتا ہے وہی کچھ پاتا ہے اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تمہیں خوش رکھے دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے اللہ تعالیٰ خیریت سے تمہارا سفر انجام کو پہنچائے۔ اللہ نگہبان۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

مجلس نمبر 47

مئی کے مہینہ میں سعادت قدم بوسی کوٹ سلطان کے ہائی سکول میں نصیب ہوئی شیخ رحمتہ اللہ علیہ دفتر میں تشریف فرما تھے بہت خوشی سے ملے مجھے بیعت ہوئے چونکہ ابھی دس ماہ ہی ہوئے تھے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر صحابہ رضوان اللہ اجمعین ذکر اہل بیت اور سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے رہنے کی برکتوں پر روشنی ڈالی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیر بھائی مولوی رمضان صاحب باروی بھی اسی دن آئے تھے اور شہر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیر بھائی صوفی خالد صاحب باروی نے ان کو کھانے کی دعوت دی تھی۔ سکول میں آکر انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بھی کھانے کی دعوت دی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میری طبیعت علیل ہے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا تم ڈاکٹر صاحب کو میری جگہ لے جاؤ سمجھو میں ہی تمہاری دعوت میں شامل ہوں لہٰذا شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق میں ان کے ہاں چلا گیا انہوں نے مجھے عزت کے ساتھ اسی طرح کھانا

پیش کیا جیسے وہ شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو پیش کرتے تھے میں نے تھوڑی ہچکچاہٹ محسوس کی انہوں نے مجھے کہہ دیا کہ حضرت جام صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تمہیں اپنی جگہ بھیجا ہے میں نے وہی عزت اور پاسداری تمہاری کرنا ہے میں خاموش ہو گیا کھانے کے بعد واپس آیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے دریافت فرمایا کھا آئے کھانا میں نے عرض کیا جی حضرت! پھر فرمایا مولوی رمضان صاحب باروی ہمارے پیر بھائیوں کا کراچی میں خیال رکھتے ہیں یہ سب لوگ اُن سے اپنی اپنی محبت کا اسی طرح اظہار کرتے ہیں پھر صوفی خالد صاحب کے حال کی بھی تعریف فرمائی پھر ارشاد فرمایا! پیر بھائیوں کی آپس میں محبت اور اتفاق بہت اچھی بات ہے اس سے بہت سے مسائل کا حل آسانی سے حل ہو جاتا ہے پیر بھائیوں کو آپس میں پیار و محبت سے رہنا چاہیے ایک دوسرے پر بوجھ بننے کی بجائے بوجھ برداشت کرنے والا ہونا چاہیے صدقِ دل سے ایک دوسرے سے ملیں کسی میں کوئی کمی ہو تو اخلاقی طور پر اس کی تربیت کر دینی چاہیے اسکی عزتِ نفس کا خاص خیال رکھنا چاہیے آپس میں بغض اور کینہ نہیں ہونا چاہیے راہِ طریقت میں اکثر و بیشتر مریدین کو حسد ہی برباد کرتا ہے لہٰذا ہر لحہ اپنے خیالات اور حالات کی حفاظت اللہ پاک سے فضل طلب کر کے کرتے رہنا چاہیے پھر اپنے کچھ پیر بھائیوں کے نام لے کر ان کی منفی سوچ کا اظہار فرمایا (جن کے ذکر کی یہاں حاجت نہیں) پھر فرمایا کہ راہِ حق ثابت قدم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسی نعمتیں نصیب ہوتی ہیں کہ اس راہ کا مسافر اپنا ایک سانس بھی غفلت میں گزارنا اپنی موت سمجھنے لگتا ہے پھر فرمایا حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ آخری عمر تک آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر 130 برس تھی عبادت و ریاضت میں مصروف رہے دیکھو بیٹا! اللہ پاک اگر کوئی نعمت عطا کرے تو یہ اس کا بڑا کرم ہے اس کی نعمت کا خاص طریقہ سے استقبال کرنا چاہیے اور پھر بہتر طریقہ سے

اسے استعمال کرنا چاہیے تاکہ بندۂ خدا پر اور زیادہ اللہ پاک کی نعمتوں کی برسات ہو۔ اللہ پاک اپنے بندوں سے فرماتا ہے "اے میرے بندو تم اگر مجھے یاد کرو گے تو میں بھی تمہیں یاد کروں گا تم میری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور نعمتیں عطا کروں گا" جسے اللہ پاک سے محبت ہو جاتی ہے پھر وہ کسی چیز سے دل نہیں لگاتا بس اس کا چین واطمینان تو اللہ پاک کے دیدار میں ہی ہوتا ہے ایسے شخص کا ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے حضرت شاہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے درجے کے بزرگ گزرے ہیں وہ اللہ پاک کے دیدار کی طلب میں چالیس برس تک جاگتے رہے طرح طرح سے اپنی نیند بھگاتے رہے ایک روز اونگھ آئی تو اللہ پاک کا دیدار نصیب ہو گیا انہوں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مولا پاک تیرے دیدار کی خاطر چالیس برس تک جاگتا رہا تو نے مجھے اپنا دیدار نہ کرایا آج اس تھوڑی دیر کی نیند میں کرم فرما دیا تو اللہ پاک نے جواب میں فرمایا اے میرے بندے! تیرا سونا مجھے پسند آ گیا میں نے تجھے اپنے دیدار سے نواز دیا اللہ پاک کا اپنا فضل ہے جب چاہتا ہے کسی پر کر دیتا ہے اس کی بارگاہ میں کسی کمال یا بے کمالی کی کوئی اہمیت نہیں اس کی اپنی مرضی اور اپنے کرم کی بات ہے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کرم کی چھاؤں تلے رکھے اور ہمارے دل ہمیشہ اس کی یاد میں رہیں بے شک دل کی زندگی اللہ کا ذکر اور کامیابی اسی کی یاد میں رہنے سے ہے اللہ فضل وکرم فرمائے آمین!

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آمین!

مجلس نمبر 48

ایک مرتبہ موسمِ بہار ۱۹۹۹ میں سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ کیلئے ہی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔بڑی خوشی سے ملے اور میرے ہاتھ میں تحفے کے طور پر جو چیز تھی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے فرمانے لگے بہت اچھا کیا جو تم یہ چیز لے کر آئے مجھے بہت پسند ہے پھر فرمانے لگے سنا ہے تقریر اچھی کرنے لگے ہو عرض کیا حضرت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظرِ عنایت ہے یہ خطا کار اس قابل کہاں مسکراتے ہوئے فرمایا چلو بولو تو سہی میں بھی سنوں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ پر بولنا شروع کیا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت اشکبار ہو گئے میں چپ کرتا تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ پھر ارشاد فرماتے بولو بہت دیر تک سنتے رہے پھر فرمانے لگے یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی لوریاں ہیں جنہیں سن کر لوگ جھوم جایا کریں گے اپنے ایمان میں تازگی محسوس کیا کریں گے پھر فرمایا اتنے اچھے الفاظ پتہ نہیں کہاں سے بولتے ہو میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا حضرت کرم فرمانے والے جانیں یا آپ جانیں مجھے تو اپنی بے کمالی کا مکمل یقین ہے اب اس بے کمال میں جو کمال ہے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہی کا عطا کردہ ہے پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ اشکبار ہو گئے اور فرطِ مسرت سے فرمانے لگے کتنی اچھی بات ہے کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ پر گفتگو کرنے لگے کسی اور راہ پر نکل جاتے تو کتنا نقصان ہوتا تم نے اپنے لیے اچھی راہ کا انتخاب کر لیا دیکھو بیٹا! تم کبھی تقریر بیچنے والا نہ بننا نہ ہی طمع کرنا بلکہ میری تم کو نصیحت ہے کہ اگر تقریر سے پہلے طمع آجائے تو تم تقریر بند کر دینا میں نے عرض کیا زندگی بھر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر کاربند رہوں گا پھر ارشاد فرمایا! تم سوچو اتنی بڑی چیز حقیر چیز کے عوض کیسے دی جا سکتی ہے لوگ چند روپوں

میں اعلیٰ چیز کا سودا کر لیتے ہیں۔ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑی اور کیا چیز ہو سکتی ہے اس دولت سے بڑی دولت کون سی ہے؟ جسے یہ نصیب ہو گئی اسے کسی ملک کی سربراہی کی حاجت بھی نہیں یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے مجھے تمہاری تقریر کا انداز بہت پسند آیا اللہ تعالیٰ اس میں اور برکت عطا فرمائے اس کے بعد دوپہر کا کھانا آ گیا بہاولپور سے ہاشمی صاحب اور ساتھ دو آدمی اور آ گئے عصر کے وقت پھر مجھے تقریر کے لیے کہا ان کو بھی سنوائی پھر کتاب کا ذکر بھی فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کتاب لکھ رہے ہیں ان دو آدمیوں میں سے ایک نے کہا اگر یہ کہیں تو کتاب کے لیے روپے میں دے دوں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا جواب تو یہی دیں گے میں نے عرض کیا حضرت خود ہی چھپواؤں گا چاہے کتنی دیر لگ جائے اس کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے۔اگلے روز صبح تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت پر گفتگو فرمانے لگے کہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت میں ہی کمال پایا انہیں جب بھی کوئی دکھ تکلیف ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں التجا کرتے تو ہر دکھ تکلیف مٹ جاتی ایک مرتبہ ایک غزوہ میں ایک صحابی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا انہیں کسی نے مشورہ دیا کہ اسے کاٹ ڈالو انہوں نے فرمایا نہیں میں تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کروں گا جب وہ بارگاہِ اقدس میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا ڈھیلا دوبارہ آنکھ میں رکھ دیا اور وہ پہلے سے زیادہ روشن ہو گیا آج بھی کوئی امتی صدقِ دل سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکارے تو وہ دستگیری فرماتے ہیں لوگ ان کی نظر میں رہتے ہیں ایک مرتبہ ایک سید زادی جو بیوہ تھیں ان کے بچے بھوکے تھے کئی روز سے فاقہ تھا وہ ایک مسلمان کے دروازہ پر گئی اور فرمایا کہ میں سیّد زادی ہوں میرے بچے بھوکے ہیں ان کی ضرورت کے لیے کچھ دو

اس مسلمان نے کہا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم سیدزادی ہو؟ وہ غیرت والی تھی واپس پلٹ آئی اور ایک یہودی کے دروازہ پر دستک دی کہ تم میری مدد کرو اس یہودی نے احتراماً امداد کردی رات کو وہ مسلمان دیکھتا ہے کہ حشر کی عدالت لگی ہے سب مسلمان جنت میں جا رہے ہیں وہ جانے لگا تو اسے روک دیا گیا اس نے کہا میں بھی مسلمان ہوں مجھے بھی جانے دو جواب دیا گیا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے تم مسلمان ہو اس نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لو جب اسے بارگاہِ رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو کس چیز کا مسلمان ہے جب تیرے دروازہ پر میری بیٹی آئے اور تو اس سے ثبوت مانگے اور اسے محروم لوٹائے آج تیری بھی کوئی مدد نہیں ہوگی دوسری طرف یہودی خواب دیکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں "تو نے میری بیٹی کی آمد پر اس کی عزت کی میں اسکے بدلے میں تجھے دولتِ ایمان سے نوازتا ہوں"۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔آمین!

مجلس نمبر 49

ایک روز سعادت قدم بوسی نصیب ہوئی تو شیخ رحمتہ اللہ علیہ تنہا درختوں کے سائے تلے تشریف فرما تھے دست بوسی کے بعد ایک طرف بیٹھ گیا شیخ رحمتہ اللہ علیہ بدستور اُسی کیفیت میں مبتلا رہے کافی دیر بعد ارشاد فرمایا انسان نقصان کی طرف جا رہے ہیں اللہ پاک کی دی ہوئی مفت کی نعمتوں کی بےقدری کر رہے ہیں دنیا کی طلب نے انسان کی بےقراری اور ہوس میں اس قدر اضافہ کر دیا ہے کہ دین کی فکر دلوں سے نکل رہی ہے ہائے صد افسوس، ہائے صد افسوس شیخ رحمتہ اللہ علیہ رونے لگے اور فرمانے لگے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کتنے میلوں فاصلہ طے کر کے موسیٰ زئی

شریف جاتے اور تن من دھن سے اپنے مرشد اور اُن کے آستانہ کی خدمت فرماتے حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی طرح کئی کلومیٹر پیدل سفر فرماتے اور اپنے مرشد کی خدمت اُن کی اولاد کی خدمت اور آستانہ عالیہ کی خدمت سو سال سے زیادہ عمر ہو جانے کے باوجود فرماتے ان ہستیوں نے بھی اسی دنیا میں جنم لیا لیکن دنیا کو انہوں نے دنیاداروں کے لیے چھوڑ دیا اور اپنی ساری توجہ آخرت اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مرکوز رکھی زندگی کی ساری توانائیاں دین اسلام کی سربلندی اور اشاعت پر خرچ کیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں یہ مقبول و منظور ہو گئے انتہائی خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ کے بندوں کی بڑی شان ہے اِن کی خوش نصیبی کہ اللہ تعالیٰ اِن کی نگہبانی کرتا ہے آج کل دنیا کے حالات و معاملات پر نظر ڈالیں تو فرسودہ رسومات ہیں غیر شرعی تہذیبیں ہیں دنیاوی جاہ و حشمت کی طلب ہے شرعی احکامات کی کوئی حیثیت نہیں اور پھر اس سے بڑھ کر ظلم یہ کہ دین کے احکام میں اپنی مرضی سے ردوبدل کیا ہے عقیدہ کی خرابی رواج پکڑ گئی ہے سچائی پس پشت اور جھوٹ و منافقت عروج پر ہے حقیقت کی راہ سے زندگی اور اعمال دور بھٹک رہے ہیں پس جہاں تک ہو سکے انسان کو اپنا عقیدہ درست اور واضح رکھنا چاہیے جس پر صحابہ اور اہل بیت تھے اپنی مرضی کی راہ اختیار کرنے سے گریز کرنا چاہیے راستہ تو ایک ہی ہے اور وہ ہے صراطِ مستقیم یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پھر سب نے آپ ﷺ کی تابعداری اختیار کر کے اس راستہ کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ اُن پر راضی ہوا اُن کی قرآن پاک میں جگہ جگہ تعریف فرمائی پھر ان لوگوں کو سعادتیں نصیب ہوئیں جنہوں نے ان کی محبت اور نسبت سے اس راہ کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت اُن پر ہوئی اور آج تک ان سلاسل کو مقام حاصل ہے اور بے شمار ہستیوں کو ان سلاسل کی

نسبت دین اسلام کی سربلندی کے لیے خدمت کا موقع ملا اور لاکھوں کروڑوں لوگ رُوئے زمین پر اِن ہستیوں کے صدقے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جہاں خداتعالیٰ کے بندے اپنی سچی نسبت اور خلوص کے ساتھ دین اسلام کی ترویج واشاعت کا کام انجام دیتے رہے ساتھ ساتھ ان کے خلاف بھی سازشیں کرنے والے اپنے ناپاک ارادوں میں مصروفِ عمل رہے اور اس کے برے اثرات معاشرہ پر ہر دور میں پڑتے رہے اور لوگ دین اسلام کو سمجھنے کی بجائے فرقوں میں بٹتے رہے نت نئے فرقے بنتے رہے ختم ہوتے رہے بہت سارے لوگ گمراہی میں مبتلا ہوئے بہت سارے لوگ اپنے مضبوط ارادوں کی وجہ سے دینِ اسلام کی خدمت پر ہی قائم رہے اور انہیں ہدایت پر موت نصیب ہوئی زندگی کے کسی بھی حصہ میں کسی بھی وقت میں مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ قرآن پاک سے نبی کریم ﷺ کی ذات سے اپنا تعلق کمزور ہونے دے قرآن پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمایا ہے لہٰذا ہر بندہ قرآن پاک کے احکامات کو اپنے لیے سمجھے اور اس کے مطابق چلے عمل پر قائم رہنے سے ہی دوسروں کی میزبانی کرسکے گا اور بہتر نتائج پائے گا صبح وشام اور جب بھی ہوسکے زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجنے کو ترجیح دے تا کہ نجات کے راستے کھلے رہیں یہ ہندو سکھ ہمارے کیا لگتے ہیں یہ یہودی عیسائی انگریز ہمارے کیا لگتے ہیں جو ان لوگوں کے اداکاروں اداکاراؤں کی تصاویر بہت سارے لوگ اپنی دوکانوں اور گھروں میں لگا کر بیٹھے ہیں کسی بدمذہب یا مشرک کی تصویر کی زیارت کہاں لکھی ہوئی ہے اِن لوگوں کو سوائے نحوستوں کے کیا ملے گا حیاء کا دامن پکڑنا چاہیے اپنی اولاد اور سماج کو کیا دے رہے ہیں ان لوگوں کو توبہ کی ضرورت ہے اور ان کی تصاویر کو چھوڑ کر درود وسلام، قرآنی آیات، مکۃ المکرمہ، مدینہ منورہ اور وہ سارے بابرکت مقامات جنہیں دیکھ کر خداتعالیٰ یاد

آجائے کی طرف توجہ کرنی چاہیے بے موت نہیں مرنا چاہیے کہ آخرت کی کھیتی سُوکھی رہ جائے ویسے تو بہترین طریقہ صالحین کا نقشِ قدم ہے کہ دل میں یادِ الٰہی اور یادِ مصطفیٰ ﷺ ہونے چاہئیں تا کہ تمام آسانیاں جمع رہیں اور اُلفت کے راستے کھلے رہیں تا کہ موت کے وقت انسان کو بہترین منزل نصیب ہو سکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دنیا میں ہی جنت پانے والی ہستیوں میں سے ہیں عید کے دن گھر میں دروازہ بند کر کے رو رہے تھے لوگوں نے عرض کیا آج تو عید ہے فرمایا اُن کے لیے جن کی عبادت قبول ہوئی پتہ نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا کیونکہ آج بہت سارے لوگوں کے عمل مقبول ہوئے بہت سارے لوگوں کے عمل رد ہوئے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں اُن کی بیٹیاں آئیں عرض کیا ابا حضور کل عید کا دن ہے ہمارے پاس کپڑے نہیں ہیں کل عید کے دن کیا پہنیں گی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی جو تم نے آج پہن رکھے ہیں انہیں دھو کر پہن لو بچیاں ضد کرنے لگیں نہیں ہمیں کل نئے کپڑے چاہئیں آپ رضی اللہ عنہ خزانچی کے پاس گئے اور اُسے فرمایا کچھ روپے ادھار چاہئیں دو یا غالباً ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی مانگی خزانچی نے عرض کیا حضور والا آپ کو اگر یقین ہے کہ ایک ماہ زندہ رہیں گے تو میں تنخواہ دے دیتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ خزانچی کے جواب پر خوش ہوئے اور فرمایا تمہاری بات مجھے بہت پیاری لگی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو سینے سے لگا لیا اور آنکھوں سے آنسو آگئے اور فرمانے لگے میری بچیو! اپنے بابا کو معاف کرنا وہ تمہیں کپڑے نہیں لے کر دے سکا پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت زیادہ اشک بار ہوئے اور فرماتے گئے کہ ان لوگوں کے مقام اور مراتب اللہ تعالیٰ نے بنائے ان کے زندگی گزارنے کے طریقے دیکھو اِن ہستیوں نے شکر گزاری کے یہ سارے راستے انسانیت کو سمجھانے کے لیے اختیار فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر میں فرمائے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ کل عید ہے کل عید ہے مگر میں تو عید اُسی دن کو سمجھوں گا جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان محفوظ لے گیا ہم آج کے اہل اقتدار کو دیکھیں تو زندگی کی کتنی نحوستیں کتنی بے ایمانیوں کے بوجھ کندھوں پر اٹھا کر یہ لوگ فخر سے عیدیں منا رہے ہیں شرم آنی چاہیے اور توبہ کر کے زندگی کے حقیقی راستوں پر چلنا چاہیے یہ زندگی اُسی نے دی اور اُسی کے راستہ پر صرف ہونی چاہیے ورنہ ہلاکت کے سوا کچھ نہ ملے گا غیر ضروری کام ترک کرنے میں بھلائی ہے آج نہیں تو کبھی نہیں کتنے لوگ جائیدادیں چھوڑ کر مر رہے ہیں اولادیں عیاشیاں کر رہی ہیں اور والدین قبروں میں حساب دے رہے ہیں اللہ معاف کرے اور ہر کسی کو بُری راہ سے بچائے دولت تھوڑی سہی برکت والی ہو جس سے انسان اپنے ماں باپ کے لیے کچھ دے سکے خیرات کر سکے تاکہ کچھ برکتیں تو انہیں نصیب ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس بندے کی روزی تنگ ہو جاتی ہے جس کے ہاتھ اپنے ماں باپ کے لیے دعا کے لیے نہیں اُٹھتے اللہ معاف فرمائے اللہ ہمارے ماں باپ پر رحم فرمائے اُن کے درجات بلند فرمائے اُن کی قبروں کو روشن فرمائے پھر شیخ رحمتہ اللہ علیہ بہت زیادہ غمزدہ ہو گئے کہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ فرماتے رہے وہ بچپن میں ہمارا کتنا خیال رکھتے تھے ہر وقت دعائیں توجہ پیار محبت کیا کچھ نہیں والدین دیتے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ غفلت سے بچائے اور اُن کے حق میں ہمیشہ دعائے خیر کی توفیق دے آمین! اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ بول نہ سکے روتے رہے کافی دیر گزر گئی نماز ظہر کی اذان ہونے لگی اشارہ فرمایا مسجد میں چلو اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ گھر تشریف لے گئے اگلے روز صبح تشریف لائے اور فرمایا دنیا میں اُلجھ کر نہ رہ جانا بس اپنا دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھو لوگ کچھ بھی کہیں کچھ بھی کریں تم اسی راہ کو دانائی کے ساتھ اختیار رکھو سب برکتیں سب

عنائتیں اُن کا نصیب ہوئی ہیں جو اس کے ساتھ لَو لگائے رکھتے ہیں اللہ تم پر فضل وکرم فرمائے راہیں آسان فرمائے اور دینِ اسلام کی محبت میں زندہ اور اسی پر خاتمہ فرمائے کندھوں کے درمیان دستِ شفقت پھیرا اور اجازت عنایت فرمائی۔

اللہ حافظ السلام علیکم

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

ذکر اللہ کی تلقین

فرمایا اللہ اللہ کیا کرو انسان کی بھلائی اللہ کے ذکر میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے بندے مجھے دو سانسوں کے درمیاں بھی مت بھول" ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ باروبہ جامویہ کا یہ طریقہ ہے کہ ہم مریدین کو سلوک طے کراتے ہیں سوال: کیا مرید مرشد کے سبق کے علاوہ اپنے آپ بھی کوئی وظیفہ کر سکتا ہے یا کسی دوسرے سلسلہ کا سلوک بھی اس کے ساتھ کر سکتا ہے؟ جواب میں فرمایا سلوک میں اپنے سلسلہ عالیہ کے قواعد وضوابط پر عمل ضروری ہے جو سبق مرشد دے وہی کرو بلا وجہ وظائف یا دیگر سلاسل کے سلوک طے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ مرشد بہتر جانتا ہے کہ مرید کو کس طرح سلوک طے کراتا ہے سوال: بعض لوگ خفی ذکر کرتے ہیں جیسے ہمارے سلسلہ کا طریقہ ہے اور بعض لوگ ذکر اعلانیہ کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یہ تضاد کیوں ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا ہمارے سلسلہ عالیہ میں حضرت محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ تک اونچی آواز میں ذکر کیا گیا لیکن حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر خفی شروع کیا اونچی آواز میں ذکر پر حضرت عزیز علی رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اونچی آواز میں ذکر کیوں کرتے ہیں؟ اس

کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ اخیر دم ذکر بلند کی تلقین کرنا جائز ہے اور حدیث پاک میں ارشاد ہے تم اپنے مردوں کو لا الہ الا للہ کی شہادت کی تلقین کرو پس درویشوں کا ہر دم دمِ اخیر ہے حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کے سب عقیدت مند اونچی آواز میں حلقہ کی صورت ذکر کرتے لیکن حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ان کے درمیان سے اٹھ جاتے لوگوں نے امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ذکر اعلانیہ سے جی چراتے ہیں اور ذکر خفی کرتے ہیں حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم بہاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق بدگمانی نہ کرو اس لیے کہ تم ان کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہچانتے اللہ تعالیٰ کی نظر خاص ہر وقت ان کے شامل حال ہے میں اس معاملہ میں انہیں کچھ کہوں یہ میری اختیار میں نہیں مجھے میرے شیخ حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ان کی تربیت اعلیٰ طریقہ سے کرنا سو وہ میں نے کردی خیال رہے حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ نے اخیر وقت میں فرمایا تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب طالبوں کو ذکر اعلانیہ اختیار کرنا پڑے گا چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت محمود انجیر رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر اعلانیہ شروع کر دیا ان کے دور کے بہت بڑے عالم حضرت شمس الائمہ حلوانی رحمتہ اللہ علیہ نے چند دیگر علماء کرام کے ہمراہ ان سے سوال کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ ذکر اعلانیہ کیوں کرتے ہیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ سویا ہوا بیدار اور غافل غفلت سے ہوشیار ہو کر راہِ حق اختیار کرے اور توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع کرے اور شریعت و طریقت میں قدم جمائے، اس پر حضرت شمس الائمہ حلوانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نیت درست ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ طریقہ جائز ہے لیکن پھر بھی ذکر اعلانیہ کی حد مقرر فرما دیجیے تا کہ بیگانہ آشنا اور حقیقت مجاز سے ممتاز ہو

جائے اس پر حضرت محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذکر اعلانیہ اس کے لیے جائز ہے جس کی زبان جھوٹ اور غیبت سے پاک ہو، اس کے دندانے حرام رزق نہ چبائیں، اس کا دل ریا کاری سے پاک اور باطن غیر کی محبت سے آزاد ہو ہم حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے طریقے کے مطابق ذکر خفی کرتے ہیں۔

نوٹ: پیر و مرشد جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ نے سلوک کی منازل طے کرنے کا طریقہ علم تصوف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی فضیلت کے متعلق تربیت کے ساتھ فیوضاتِ بارویہ میں تحریر فرمایا تھا میں نے تمام اسباق وسلوک کو وہاں سے نقل کر کے اس کتاب میں تحریر کر دیا ہے کیونکہ میرے تمام پیر بھائی مرشد کریم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بہت اداس اور غمگین رہنے لگے تھے مرشد کریم حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کی اس تحریر میں ہر پیر بھائی کو صورت دکھائی دے گی اور اسے محسوس ہوگا جیسے وہ ان کے روبرو بیٹھ کر انہیں سمجھا اور بتا رہے ہیں آپ تصور شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ اس تحریر کا مطالعہ کریں۔

علم تصوف کا بیان

تصوف وہ علم ہے جس میں نفس کے تزکیہ کے طریقے بتائے جاتے ہیں اور اخلاق کو پاک کرنے کے اصول ظاہر کیے جاتے ہیں ظاہر اور باطن کی تعمیر کے راستے مقرر کیے جاتے ہیں ہاشم صوفی رحمتہ اللہ علیہ دو سو ہجری سے پہلے مشہور بزرگ ہیں جن کو صوفی کہا گیا ہے جن کا ذکر نفحات جامی میں مذکور ہے ویسے تصوف کا سلسلہ روز اول سے شروع ہوتا ہے یوم میثاق کو الست بربکم کا سوال اور قالو بلیٰ کا جواب تصوف سے

مراد معرفت الٰہی ہے کل ارواح مقدسہ جن کو صفائی حاصل تھی انہوں نے روز میثاق سے ہی اپنے رب کو پہچانا پھر میثاق نبیین کے دن انبیاء کرام کو تاکیداً مدلحۂ فرمایا کہ تعین حبی کا مرکز اول میرے محبوب کریم سید المرسلین محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس ذات مقدس کے وسیلہ جلیلہ سے معرفت الٰہی حاصل کی جاسکتی ہے جو اسے دیکھ لے گا مجھے پالے گا، جو اس سے محبت کرے گا مجھے پالے گا من رانی فقدرای الحق یعنی جس نے محبت اور ایمان کے ساتھ سید المرسلین رحمت اللعالمین کو دیکھا اس نے مجھے دیکھا اور جو اس سے دور ہوا وہ مجھ سے دور ہوا اور پھر معراج شریف کی رات جو کمالات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئے وہ سارے کے سارے علوم تصوف کی بنیاد بنے، حتیٰ کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان علوم معراج سے جو تھوڑا بہت علم تصوف عطا کیا تو ان کو کہنا پڑا کہ وہ علوم یعنی جو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیے ہیں اگر ان میں سے ذرا بھر بھی ظاہر کروں تو میرا گلہ کاٹ دیا جائے گا صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس کے بعد سب سے بڑے صوفی تھے کیونکہ جو کچھ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں حاصل ہوا وہ علوم ظاہری و باطنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا صدق، اخلاص اور محبت جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اس کی وجہ سے وہ سب سے بڑے صوفی تھے اور ان کو باطن کی صفائی اتنی حاصل تھی کہ ان کا وزن تمام امت کے اعمال کی صفائی کے وزن سے زیادہ تھا ان کی زبان سیف الرحمان تھی، وہ اگر مردے کو کہہ دیتے کہ وہ زندہ آرہا ہے تو وہ مردہ زندہ ہو کر لشکر میں آرہا ہوتا کیونکہ تصوف سے مراد اعمال ظاہری اور باطنی کی صفائی ہے، صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین اس صفائی سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک کرنے والی صحبت کی

وجہ سے زیادہ فیض یاب تھے، جمعہ کے خطبہ کے وقت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی فوج کی رہنمائی کرنا ان کے تصوف میں کمال کی نشاندہی کرتا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو رابطہ تھا اس کی وجہ سے ان کو اتنا تزکیہ حاصل ہو گیا تھا کہ وہ خدا کے راستے میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کا دل باطنی تزکیہ کی وجہ سے غنی ہو چکا تھا اور ان کو حیاء میں وہ مقام حاصل تھا کہ فرشتے بھی ان سے حیا کرتے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اتنی قوت حاصل تھی کہ شیطان ان سے دور بھاگتا تھا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے اتنا رابطہ حاصل تھا کہ زبان مبارک سے جو بھی کلمات نکلتے اسی طرح خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی اس لیے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "الحق ینطق علی لسان عمر" حضرت سیدنا امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب شہنشاہِ ولایت اور امام الاولیاء تھے تصوف کے سارے سلسلے انہی سے چلتے ہیں ان کو باطنی تصفیہ کی وجہ سے یہ کمال حاصل تھا آپ رضی اللہ عنہ یحبھم و یحبونہ کے مصداق تھے کیونکہ خیبر کا قلعہ آپ رضی اللہ عنہ کی قوت باطنی کی وجہ سے فتح ہو گیا تھا غرضیکہ خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، صوفیاء کرام کے سرتاج تھے اس باطنی تصفیہ کی وجہ سے جو ان کو حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے حاصل ہوا تھا حافظ الحدیث، حافظ القرآن غرضیکہ علوم باطنی اور ظاہری کے علماء بے نظیر تھے اصحاب صفہ اللہ کی خاطر مسکینی کی حالت میں رہتے تھے تابعین تبع تابعین میں بھی صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے بعد اور ان سے ملنے والے کی صحبت کی وجہ سے ظاہری و باطنی کمالات رکھنے والے تھے تصوف کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے اور باقی سلسلے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہٗ سے شروع ہوتے ہیں اس لیے جہاں صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین نے علوم ظاہری

حاصل کیے تھے وہاں علوم باطنی بھی ان کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے حاصل تھے وجہ احسان ان کو حاصل تھا اور علم تصوف میں محسن کا مقام بہت اونچا ہے وہ صاحب حضور ہوتا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ جو شخص صوفی بنا اور متفقہ نہ ہوا وہ زندیق ہے اور جو فقیہ بنا صوفی نہ ہو وہ فاسق ہو گیا اس لیے ظاہری علم اور باطنی علم کا ہونا لازمی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جو بھی مسلمان ہونے کے لیے آتے تھے وہ پہلی ہی صحبت میں استعداد باطن یعنی باطنی لیاقت اور اہلیت کی وجہ سے نور ہدایت اور کمالات ولایت حاصل کر لیتے غرضیکہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سب کے سب کمالات ظاہر و باطن کے جامع تھے اور وہ ایسے مرتبہ پر تھے کہ امت میں کوئی بھی اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ پہلی دو صدیوں میں تو زیادہ تر توجہ علوم ظاہری پر دی گئی کیونکہ قرآن شریف و حدیث شریف کے جمع کرنے کا کام اور ان سے فقہ کے مسائل حاصل کرنے کا کام ضروری تھا اس لیے اس دور میں صوفی تو تھے مگر علم تصوف پر کوئی قابلِ غور تحریر یا وضاحت نہیں ملتی صوفیاء کرام میں حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ پہلے صوفی تھے جنہوں نے سب سے پہلے مصر میں احوال و مقامات اور اہل ولایت کو تربیت دی حضرت ابو سعید فراز رحمتہ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد تھے انہوں نے فنا و بقا میں گفتگو کی اور پھر اس کے بعد یہ سلسلہ چل پڑا اس کے نتیجہ میں علم تصوف اور طریقت کے قواعد، اصول، ضوابط بنائے گئے جس پر عمل کرنا تصوف کے حصول کے لیے لازمی قرار دے دیا گیا وہ اصول اور قواعد بھی شرع شریف اور حدیث سے ثابت ہیں مثلاً کم کھانا، کم بولنا، کم سونا، عوام سے کم میل جول رکھنا، ارباب ولایت و جمعیت کی صحبت میں رہنا، کثرت سے ذکر کرنا، خالق کی خاطر خلق سے دور رہنا، سنت پہ

چلنا، بدعت کو چھوڑ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم رہنا رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کرنا، ماسوا اللہ سے دوری اور اللہ کی حضوری حاصل کرنا تصوف کے قواعد اور اصول ہیں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف کی تکمیل کے لیے آٹھ اصولوں کو لازمی قرار دیا ہے یعنی نظر بقدم، ہوش دردم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، بازگشت یاد کرد، ازیاد داشت نگہداشت اس کے علاوہ وقوف عددی وقوف زمانی اور وقوف قلبی کو بھی ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔

علم باطن وعلمائے باطن

علم باطن کا شرف اور بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصے سے واضح ہے کہ علم باطن کی دولت اہل باطن سے حاصل ہو سکتی ہے عہد اسلام میں ہر دور اور ہر زمانہ میں علما ظاہر علما باطن کے پاس جا کر ہی مقام تمکین حاصل کرتے رہے ہیں حضرت احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جایا کرتے تھے لوگوں نے وجہ پوچھی تو حضرت امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کو احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ خدا کی معرفت حاصل ہے حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیبان راعی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ صحبت رکھتے تھے حضرت شیبان راعی رحمتہ اللہ علیہ امی تھے یعنی ظاہری طور پر کوئی علم پڑھے ہوئے نہیں تھے ایک دن حضرت امام احمد بن حنبل حضرت شیبان راعی رحمتہ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ تینوں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کو علوم ظاہری کے نہ پڑھنے کے نقصان سے آگاہ کروں امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے رہا نہ گیا

اورانہوں نے حضرت شیبان رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جو دن رات کی پانچ نمازوں سے ایک نماز بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کونسی نماز بھولا ہے اس پر کیا واجب ہے حضرت شیبان رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا اے احمد رحمتہ اللہ علیہ ایسے شخص کا دل خدا کی یاد سے غافل ہے یہ سن کر امام احمد رحمتہ اللہ علیہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ ان کو نہ چھیڑیے حضرت امام بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے کہا یہ تو ای صوفی کا حال ہے تو علماء صوفیاء کا کیا حال ہوگا اسی طرح منقول ہے کہ ابوعمران فقیہہ رحمتہ اللہ علیہ جامع منصور میں حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ کی وجہ سے ان کا حلقہ درس بیکار رہتا امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ طبقاتِ کبریٰ میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں جب صوفیاء کے کلام کا ذکر کیا جاتا تو آپ ابوحمزہ بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھتے آپ امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے بیٹے کو فرمایا کرتے تھے بیٹا صوفیاء کرام کی صحبت میں رہا کرو کیونکہ وہ اخلاص میں ایسے مقام پر ہیں جہاں تمہاری رسائی نہیں شیخ الاسلام ابو یحییٰ انصاری ذکریا رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس فقیر میں صوفیاء کرام کے اصول اور اصلاحات کا ذکر نہ ہو وہ روٹی بغیر سالن کی طرح ہے شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام تصوف کے طریقوں کے منکر تھے مگر شیخ ابوالحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک ہی صحبت نے ان کی حالت بدل دی اس تمام بحث سے ثابت کرنا مقصود ہے کہ علم ظاہر کے ساتھ ساتھ علم باطن کا ہونا بھی ضروری ہے۔

ضرورتِ شیخ

تصوف کے مقامات طے کرنے کے لیے اور اسلام حقیقی حاصل کرنے کے لیے پیر کامل سے بیعت ضروری ہے ویسے قرآن مجید میں بھی یہ حکم آیا ہے کہ میری بارگاہ اعلیٰ میں پہنچنے کے لیے وسیلہ پکڑو اور میرے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ سورۃ توبہ میں فرمایا کہ سچے لوگوں کے ساتھ رہو سچے وہ لوگ جو قرب الٰہی حاصل کر چکے ہیں ایسے لوگوں کی صحبت پارس ہے اور ان کے ساتھ عقیدت باطنی طہارت کے لیے لازمی ہے ان کے ساتھ صدق اور خلوص ترقی درجات اور وصول قرب الٰہیہ کا ذریعہ ہے ایسے لوگوں کے ساتھ مردہ بدست زندہ رہنا چاہیے اور ایک لمحہ بھی گزارنا سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص کا کوئی شیخ نہیں شیطان اس کا امام ہے حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کا کوئی پیر نہیں وہ درخت بغیر پھل کے مانند ہے بغیر مربی کے تربیت نہیں ہو سکتی انبیاء کرام کا بھیجنا اور اولیائے کرام کا وجود تربیت کے لیے ہے مگر پیر پکڑنے میں احتیاط لازمی ہے پیر کامل و اکمل کی شناخت آسان نہیں سب سے پہلی شناخت پیر کامل کی یہ ہے کہ وہ شریعت کی اتباع کرے قال میں بھی اعمال میں بھی اور دوسری پیر کامل کی نشانی یہ ہے کہ اگر کوئی صدق اور اخلاص کے ساتھ یا محبت کے ساتھ دو تین روز اس کی صحبت میں رہے تو اس کا دل دنیا سے ہٹ جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے نام کی لذت اسے حاصل ہونے لگے اور اسے دیکھ کر خدا یاد آئے اگر ایسا پیر مل جائے تو پھر موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے بیعت کر لینا چاہیے بیعت سنت صحابہ رضوان اللہ اجمعین ہے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات سے بیعت کی تھی۔ پیر

کامل کے ہاتھ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم کا ہاتھ ہوتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ میں جب ہاتھ دیا جائے تو پھر اس کو نہ چھوڑا جائے ہاں اگر ایسا کامل پیر سالک کو اگر اپنے کسی ناقص نائب کے سپرد کردے تو اس کو بھی اسی کامل اور اکمل کا ہاتھ تصور کرے اور اس کے ساتھ بھی وہی ارادت اور عقیدت رکھے کیونکہ وہ کامل اور اکمل کا سپرد کیا ہوا ہے اس کا انکار کامل اور اکمل کا انکار ہے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں جیسا کہ کہا گیا ہے حصول درجات کے لیے روئے شیخ یعنی حضوری شیخ یا صحبت شیخ ضروری ہے خوئے شیخ کو اختیار کیا جائے کامل شیخ کی صحبت میں بیٹھنے والے سالک کی خدمت میں بیٹھ کر بوئے شیخ حاصل کی جائے گفتگوئے شیخ یعنی مجلس میں بیٹھے اپنے پیر کی باتیں کرے نوافل ذکر واذکار، تلاوت قرآن پاک کے علاوہ تصوف کی کتابیں پڑھے بغیر آداب طریقت کے کوئی بھی کام کرنا بے حاصل ہے۔

فضیلت طریقہ عالیہ نقشبندیہ

طریقہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے مختلف زمانوں میں اس کے نام مختلف رہے چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ تک اسے طریقہ صدیقیہ کہتے ہیں بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ تک طیفوریہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ سے خواجہ بہاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ تک اسے سلسلہ خواجگان کہتے ہیں خواجہ بہاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ سے مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ تک نقشبندیہ پکارتے ہیں حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ سے نقشبندیہ مجددیہ کہلاتا ہے حضرت شاہ عبداللہ

رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ راہ ولایت کھلنے کا راستہ جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ اللہ تعالیٰ کا وجود باوجود ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس میں شریک ہیں اس کے بعد بارہ امام اور حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اس امانت کا بوجھ اٹھانے والے ہیں لیکن وہ فرماتے ہیں اس دوسرے ہزار میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ بھی اس معاملہ میں شریک ہیں شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہے کہ اس دوسرے ہزار میں جو شخص درجہ ولایت میں پہنچا ہے چاہے وہ کسی خاندان میں مرید ہو اس کے لیے اس راستہ کا کھلنا بغیر مجدد صاحب کے ناممکن ہے اور اس سلسلہ کی فضیلت یوں بھی ظاہر ہے کہ اس سلسلے کی نسبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ دفتر مکتوب اول ۲۸۱ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں اس طریقہ میں ایک قدم دوسرے طریقوں سے سات قدم بہتر ہے وہ راستہ جو اس سلسلہ عالیہ میں وراثت کے طور پر کمالات نبوت کی طرف کھلتا ہے وہ دوسرے طریقوں میں نہیں کھلتا یہ طریقہ آسان موصل اور مقبول واقرب ہے اس طریقہ میں جذبہ کو سلوک پر مقدم رکھتے ہیں اس طریقہ عالیہ کی ابتداء لطائف عالم امر سے ہوتی ہے اور انتہا حقائق الٰہیہ، حقائق انبیاء، حب صرفہ اور لاتعین پر ہے خلاصہ کلام یہ کہ عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق ہوں اعمال صالحہ کی بجا آوری میں کوشش کی جائے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اطاعت الٰہیہ میں ہر لحہ اپنے آپ کو مشغول رکھا جائے تمام افعال حرکات وسکنات میں للٰہیت پائی جائے اور اللہ کی رضا کو اپنا مطلوب سمجھے سالک کو چاہیے کہ وہ ذکر وفکر فرائض وواجبات نوافل کے بعد اولیا ءاللہ اور صالحین کی صحبت کو غنیمت سمجھے کیونکہ ان کی صحبت ذکر وعبادت سے بھی زیادہ مفید ہے سلسلہ

عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حسینیہ باروبہ جامویہ میں بیعت کر لینے کے بعد ترتیب سلوک یوں شروع ہوتی ہے ہمارے سلسلہ عالیہ کا درود شریف یہ ہے۔

اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی

آل سیدنا محمد و بارک وسلم وصلو علیہ

بیعت کر لینے کے بعد دن رات میں پانچ تسبیح درود شریف پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے چالیس دن کم وبیش جس کا انحصار مرشد کے کرم پر ہے درود شریف اس تصور کے ساتھ دو زانو ہو کر اور باوضو ہو کر پڑھے کہ حضور سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیّن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روبرو ہیں ہر نماز کے ساتھ یا آٹھ پہر میں کسی وقت بھی پڑھا جا سکتا ہے سالک کے لیے نماز تہجد بھی ضروری ہے جس کی تعداد چار رکعت سے کم نہیں اور بارہ رکعت سے زائد نہیں ہر رکعت میں تین بار قل هو الله سورۃ اخلاص پڑھنا ختم قرآن شریف کے ثواب کا درجہ رکھتا ہے بیعت کرتے وقت مرشد اپنے مرید کے قلب پر تین بار اسم ذات (اللہ) کی تلقین کرتا ہے بعض خوش قسمت حضرات کا قلب اسم ذات کی ضرب اول پر ہی مرشد کامل کا صدقہ جاری ہو جاتا ہے پھر مرشد کریم مرید سالک کو ہدایت فرماتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے باوضو یا بلا وضو ہر وقت اسم ذات (اللہ) کا ذکر کریں اس ذکر سے ذرا بھر بھی غفلت نہ کریں حتیٰ کہ رات کو نیند آنے تک بھی یہ خیال کرے کہ اس طرح ہمیشگی کے ساتھ ذکر کرنے کی وجہ سے تخت سے تخت قلب میں بھی ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے پھر شیخ کامل سالک صادق کو موٹی دانے دار تسبیح پر چوبیس ہزار بار تصور سے ذکر اسم ذات کی تلقین کرتا ہے سب سے پہلے لطیفہ قلب پر بارہ ہزار مرتبہ اسم ذات اللہ کی ابتداء ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دس لطائف سے نوازا ہے ان دس لطائف کو اللہ تعالیٰ نے انوار و فیوضات اور برکات سے بھرپور کیا ہے اور ان کو انسان کے جسم میں مختلف مقامات

پر امانت رکھا ہے لیکن انسان دنیاوی مصروفیات اور غفلت کی وجہ سے ان کے انوار و فیوضات اور برکات سے غافل ہو گیا اور اپنی عمر کے قیمتی لمحات کو مفت میں ضائع کر رہا ہے مگر جب غافل انسان کو مرشد کامل غفلت کی نیند سے جگاتا ہے اور اس کو غفلت کی بدبختی کا احساس دلاتا ہے تو وہ ناقص انسان مردِ مومن بن کر انوار الٰہی، فیوضات برکات الٰہی سے فیض یاب ہو جاتا ہے اور اپنی تمام تر توجہ کا قبلہ وہ اللہ تعالیٰ کو بنا لیتا ہے حتیٰ کہ اس کو اس قدر پختگی ہو جاتی ہے کہ وہ ایک سانس کے لیے بھی غافل نہیں ہوتا اور بہ عمر نوح بھی اس کو خدا تعالیٰ کی یاد سے ایک لحظہ بھی غافل نہیں کرتی وہ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله کا مصداق ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لیے پیر و مرشد کی نگاہِ کرم سے اپنی محبت و معرفت کی راہ کشادہ کر دیتا ہے اس کے دل میں سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور مرشدانِ کاملین کی محبت پیدا کر دیتا ہے یاد رہے جب تک دل کا کعبہ فتح نہ ہو اور روح سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف متوجہ نہ ہو اس وقت تک نہ نورِ الٰہی جلوہ گر ہوتا ہے اور نہ ہی حضوری حاصل ہوتی ہے جب باطن میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عطر ہوگا تو ذکرِ الٰہی کے وقت انوار کی بارش ہوگی اور ذکر رنگ لائے گا غرضیکہ یہ منزل عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بغیر طے نہیں ہو سکتی جیسا کہ کہا گیا ہے انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے پانچ لطیفے عالم امر کے ہیں اور پانچ لطیفے عالم خلق کے ہیں عالم امر کے لطیفے قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ ہیں اور عالم خلق کے لطیفے نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی ہیں یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ عالم خلق اور عالم امر کا کیا مطلب ہے؟

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویہ جامویہ رحمتہ اللہ علیہم

کرم کر تو اے الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
در گزر ہو پیارے آقا مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

دور ہوں رحمت سے تیری میری خستہ حالیاں
حضرت ابو بکر صدیقؓ پیکر صدق و صفا کے واسطے

قید عصیاں سے آزادی ہو نصیب اے خدا
اصحاب کل اور اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

آرزو ہے ہوں عطا وہ جلوہ ہائے مصطفیٰ ﷺ
حضرت سلمان فارسیؓ پارسا کے واسطے

مجبور اور لاچار ہوں رحمت کا تیری طلب گار ہوں
ہو دعا مقبول قاسم با وفا کے واسطے

اطاعت رسول ﷺ میں ہو بسر زندگی کا ہر لمحہ
حضرت جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے

از فریب نفس و شیطان ہر گھڑی مجھ کو بچا
حضرت با یزید بسطامی فخر اولیاء کے واسطے

علم و عرفاں کا سبو ہو اے خدا مجھ کو نصیب
حضرت ابو الحسن خرقانیؒ کامل رہنما کے واسطے

راہ عمل کے ساتھ دولت ادب کی ہو نصیب
حضرت ابو القاسم اہل گرگاں بادشاہ کے واسطے

چار سو ہو فیض اس سلسلے کا اے خدا
حضرت ابو علی فارمدی امام الاولیاء کے واسطے
اے خدا تو فاش کر مجھ پر طریقت کے رموز
حضرت ابو یوسف ہمدانی تاج اولیاء کے واسطے
طلب دنیا سے آزادی کا مجھے اعزاز دے
حضرت عبدالخالق غجدوانی سر اصفیاء کے واسطے
دین کی خدمت میں گزرے سر بسر میری حیات
حضرت عارف ریوگری درویش بے ریا کے واسطے
رابطہ شیخ ہو قسمت میں مری ہر لحہ
حضرت خواجہ محمودؒ اور شاہ عزیزؒ کے واسطے
قلب ہو صیقل مرا عرفان کے انوار سے
حضرت بابا محمد سماسیؒ طالب رضا کے واسطے
جس طرف دیکھوں نظر آئے تو ہی مجھے
حضرت امیر کلالؒ کی نظر کیمیا کے واسطے
نام تیرا لب ہوں میرے ہر لحہ جپتا رہوں
حضرت بہاؤ الدین نقشبندؒ سر سلسلہ کے واسطے
تیر ی رضا ہو زندگی میری کا حاصل صبح و شام
حضر ت علاؤ الدین عطارؒ با خدا کے واسطے
آباد کر اپنے فضل سے دل کی اجڑی بستیاں
حضرت یعقوب چرخی اہل عطا کے واسطے

جہاں میں گر قدر ہو فقط تیرے نام سے

حضرت عبید اللہ احرار پیشوا کے واسطے

حشر میں ہو آبرو رسوائی نہ دیکھوں میں قطعی

حضرت زاہد محمد امام اتقاء کے واسطے

اولیاء کا ساتھ ہو وجہ سکون دو جہاں

حضرت درویش محمد صاحب جودوسخا کے واسطے

سنور جائیں فضل سے تیرے میرے بگڑے تمام

حضرت خواجہ امکنگی نورِ ھدیٰ کے واسطے

کرتا رہوں میں زندگی بھر بندگی بے ریا

حضرت باقی باللہ سلطان الاولیاء کے واسطے

تیغ براں بن کے برسوں دشمنان دین پر

حضرت مجدد الف ثانی محبوب سلسلہ کے واسطے

سلوک کی ہو ابتدا منزل پہ پہنچوں برق رساں

حضرت خواجہ معصوم مخدوم الاولیاء کے واسطے

بن کے قاصد عمر بھر پہنچاؤں پیغام اولیاء

حضرت خواجہ سیف الدین ذوالعلا کے واسطے

فیض بخشے قبر میری روز حشر ہنستا اٹھوں

حضرت حافظ محمد محسن اہل دلنوا کے واسطے

اجداد ہوں سب سرخرو میری وجہ سے روز حشر

حضرت نور محمد نور اتقیا کے واسطے

شیخ سے نسبت میری تاابد ہو رب جلیل
حضرت مظہر جان جاناں شہید و مقتدا کے واسطے
پیدا کرنا حسن میری گفتگو میں اے جمیل
حضرت شاہ غلام علی صاحب ھدیٰ کے واسطے
کاش تیرا آستاں ہو سر مرا دل گھر ترا
حضرت شاہ ابو سعید اکمل اصفیاء کے واسطے
دریائے عشق رسول ﷺ سے جو کچھ ملے وافر ملے
خواجہ دوست محمد قندھاری مقبو ل خدا کے واسطے
دولت تسلیم و رضا سے ہو حصہ وافر عطا
حضرت خواجہ عثمان فیض حق نما کے واسطے
نور ہو ایسا عطا جس سے جہنم برف ہو
حضرت سراج الدین آئینہ ولا کے واسطے
منزل فنا فی الشیخ سے گزروں بس اک آن میں
حضرت خواجہ پیر سواگ ؒ شاہ بجاء کے واسطے
سہل ہوں مجھ پہ تصوف کے تمامی مرحلے
حضرت غلام محمد ثانی ؒ محبوب اولیاء کے واسطے
نعمتیں ایسی ملیں جن کا احاطہ ہی نہ ہو
حضرت بارو سائیں ؒ مہبط فضلِ خدا کے واسطے
اقرباء و اہل حلقہ سب کی بخشش ہو خدا
حضرت خواجہ فقیر محمد پیشوا کے واسطے

سفرِ طیبہ ہو مقدر میں ہمارے بار بار
پیرو مرشد جام ظفراللہؒ کامل رہنما کے واسطے
منزلیں آسان ہوں اہلِ طریقت پر مدام
سلسلہ عالیہ راہ ھدیٰ کے واسطے
دامن کشادہ در پہ تیرے حاضر ہے نازش حقیر
نظرِ کرم ہو اے خدا سب اولیاء کے واسطے

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

سلوک ومراقبات

عالم امر

عالم امر سے مراد وہ عالم ہے جس کو فقط کن کے اشارے سے یعنی "ہو جا" پیدا کیا گیا عالم امر عرش کے اوپر ہے یہ عالم بغیر مادے کے پیدا کیا گیا عالم امر کے پانچ لطیفوں یعنی قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ کی اصل جڑ عرش کے اوپر ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان عالم کے پانچوں لطیفوں کو چند جگہ انسان کے جسم میں رکھ دیا ہے تا کہ انسان ذکر الٰہی کے ذریعہ ان پانچ لطیفوں کے کمالات سے فیض یاب ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

عالم خلق

عالم خلق کے پانچ لطیفے ہیں یہ نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے مرکب ہیں عالم خلق مادے سے پیدا ہوا ہے اور اس کو آہستہ آہستہ پیدا کیا گیا ہے عالم خلق عرش کے نیچے سے لیکر تحت الثریٰ تک ہے ان عالم خلق کے پانچ لطیفوں کی جڑ اصل عالم امر کے پانچ لطیفے ہیں یعنی نفس کی جڑ قلب ہے ہوا کی جڑ روح ہے پانی کی جڑ سر ہے آگ کی جڑ خفی ہے اور خاک کی جڑ اخفیٰ ہے۔

لطائف کا رنگ

ہر لطیفے کا نور جدا ہے لطیفہ قلب کا نور زرد زعفرانی پیلا صنوبری ہے، روح کا رنگ سرخ ہے سر کا رنگ سفید، لطیفہ خفی کا رنگ سیاہ، لطیفہ اخفیٰ کا رنگ سبز ہے اور لطیفہ نفس بے رنگ ہے۔

مقاماتِ لطائف

لطیفہ قلب : لطیفہ قلب کا مقام بائیں پستان کے دو انگلی پہلو کے قریب ہے۔

لطیفہ روح : لطیفہ روح دائیں پستان کے نیچے دو انگلی پہلو کے قریب ہے۔

لطیفہ سر : لطیفہ سر بائیں پستان کے اوپر سینے کی طرف مائل ہے۔

لطیفہ خفی : لطیفہ خفی دائیں پستان کے اوپر سینے کی طرف مائل ہے۔

لطیفہ اخفیٰ : اس لطیفہ کی جگہ سینے کے بیچ ہے۔

لطیفہ نفس : لطیفہ نفس کی جگہ پیشانی پر سجدہ کی جگہ ہے۔

سلطان الاذکار : سلطان الاذکار جس کو لطیفہ قالب یا قالبیہ کہتے ہیں اس کا مقام مٹی، پانی، آگ اور ہوا جس سے بدن بنتا ہے اس مقام کا نام بدن ہے جو کہ مٹی، پانی، ہوا اور آگ سے بنا ہوا ہے یہ سلطان الاذکار تالو سے جاری ہو کر کے عالمِ خلق میں اثر کرتا ہے اس وقت موئے بدن سے ذکر جاری ہوتا ہے **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم** اسی طرح جب لطائف عالم امر کے یعنی قلب روح سر خفی اخفیٰ نفس جاری ہوتے ہیں تو اس وقت جس لطیفہ کا ذکر جاری ہوتا ہے اس کے انوار، فیوضات وبرکات اسی نبی کی ولایت سے اور نبوت سے جاری ہوتے ہیں جس کے زیر قدم وہ لطیفہ ہوتا ہے ہر لطیفہ کسی نہ کسی نبی کے زیرِ قدم ہوتا ہے اور تمام انبیاء کرام ان لطائف کے انوار کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے حاصل کرتے ہیں کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات جمیع انبیاء کرام ہیں یعنی جمیع انبیاء کرام حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں لطیفہ قلب زیر قدم سیدنا آدم علیہ السلام ہے لطیفہ روح زیرِ قدم حضرت نوح علیہ السلام اور ابراہیم

علیہ السلام ہے لطیفہ سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے لطیفہ خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے لطیفہ اخفیٰ زیر قدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اسم ذات (اللہ) کے تصور کرنے کا طریقہ

جب مرشد کامل مرید کو (اللہ) کے ذکر کرنے کی تلقین کرے تو طالب صادق کو چاہیے کہ اسم ذات (اللہ) کے ساتھ تسبیح کے دانوں کی آواز کو قلب کی طرف متوجہ کرے اور قلب کو ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے اور یوں خیال کرے کہ میرا دل اللہ اللہ کر رہا ہے اور ذکر جاری ہے اور فیض کا یہ تصور کرے کہ میرے قلب صنوبری پر بوسیلہ خواجگان سلسلہ وار حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیض آرہا ہے اور یوں سمجھے کہ جس طرح عینک سے دیدار جاتی ہے اسی طرح فیض بھی اللہ تعالیٰ سے حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا ہوا پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے وسیلہ سے میرے لطیفہ قلب پر بہ رنگ پیلا زرد صنوبری آرہا ہے جب ذکر کرنے میں لطف آئے اور قلب لذت محسوس کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہو اور ذوق وشوق اس طرف بڑھے طبیعت ذکر کی طرف مائل ہو تو یوں سمجھے یہ فیض ہے اور فیض اسی کو کہتے ہیں۔

ذکر کی تعداد

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حسنیہ بارویہ جامویہ رحمۃ اللہ علیہم میں لطیفہ قلب پر ایک لاکھ چوبیس ہزار ذکر (اللہ) بتاتے ہیں۔

لطیفہ قلب

ویسے اگر چوبیس ہزار بار ذکر کیا جائے تو اسی طرح ہر سانس کے ساتھ ذکر شمار ہو جاتا ہے کیونکہ انسان چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔نوٹ (لطیفہ قلب پر بارہ ہزار مرتبہ ذکر کرتے ہیں یعنی ایک سو بیس تسبیح)۔

لطیفہ روح

لطیفہ قلب پر چند دن، چند ہفتے، چند ماہ، چند سال ہمیشگی کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد شیخ کامل طالب صادق کو لطیفہ روح پر دو ہزار موٹی دانے دار تسبیح پر ذکر کرنے کی تلقین کرتا ہے اسی طرح جیسے مرشد کا کرم ہوتا ہے چند دن لطیفہ روح پر ذکر کرنے کے بعد اس سے اگلے لطیفہ کا سبق دیا جاتا ہے یاد رہے لطیفہ روح کا مقام دائیں پستان کے دو انگلی نیچے ہے اس کا رنگ سرخ اور اس کی ولایت حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔

لطیفہ سر

بائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس پر بھی دو ہزار ذکر (اللہ) بتایا جاتا ہے۔اس لطیفہ کا رنگ سفید برقانی ہوتا ہے اس کی ولایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔

لطیفہ خفی

اس لطیفہ خفی پر بھی دو ہزار بار ذکر (اللہ) کیا جاتا ہے اس کا مقام دائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس لطیفہ کا رنگ سیاہ ہے اس کی ولایت زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

لطیفہ اخفیٰ

لطیفہ اخفیٰ پر بھی کم از کم دو ہزار بار ذکر (اللہ) کیا جاتا ہے اس لطیفہ کا رنگ سبز ہے اس کی ولایت زیرِ قدم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

لطیفہ نفس

لطیفہ نفس پر بھی کم از کم دو ہزار بار اسم ذات (اللہ) ذکر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اس لطیفہ کا مقام سجدہ کرنے کی جگہ پیشانی پر ہے یہ لطیفہ بے رنگ ہے۔

سلطان الاذکار

سلطان الاذکار کا مقام سر کے اوپر تالو میں ہے مگر اس لطیفہ کے جاری ہونے پر تمام بدن میں ذکر جاری ہو جاتا ہے اور بدن عالم خلق جس کا مقام عرش سے نیچے تحت الثریٰ تک ہے آگ، ہوا، پانی اور مٹی سے بنا ہوا ہے اور اس میں نفس انسانی بھی شامل ہے جب سلطان الاذکار جاری ہوتا ہے تو ہر بال کی جڑ سے ذکر اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے سلطان الاذکار اور تمام لطائف جب ذاکر ہو جاتے ہیں تو اس وقت لطیفہ نفس پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں ذکر کی تاثیر کی وجہ سے نفس امارہ بری عادتوں کو چھوڑ کر اچھی عادت اختیار کر لیتا ہے یعنی ذکر کی برکت سے نفس امارہ، لوامہ کی منازل طے کرتا ہوا مطمئنہ بن جاتا ہے نفس مطمئنہ کی نشانی یہ ہے کہ عبادت میں لذت (حاصل) ہوتی ہے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اطاعت الٰہی آسان ہو جاتی ہے خلاف شریعت افعال پسند نہیں آتے بلکہ ان سے نفرت ہو جاتی ہے اور نفس ذکر (اللہ) میں لذت حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اضافہ ہوتا ہے حُبِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں زیادتی ہوتی ہے سلطان الاذکار کا رنگ مثل سورج کے ہے جس کی

شعائیں قوس قزح کی صورت میں تمام بدن میں اثر انداز ہوتی ہیں علامت سلامتی کی یہ ہے کہ حق کے سوا سب بھول جائے اور غیر حق بالکل یاد نہ آئے قلب کی سلامتی کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ نفس مطمعنہ ہو جائے۔

نفی اثبات کا ذکر

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویہ جامویہ میں سلوک پر جذبہ کو فوقیت دیتے ہیں اس لیے پہلے اسم ذات (اللہ) کا ذکر بتاتے ہیں اور پھر نفی اثبات لا الہ الا اللہ کیونکہ اسم ذات (اللہ) کا تعلق جذبہ سے ہے اور نفی اثبات لا الہ الا اللہ کو سلوک سے زیادہ موزونیت ہے نفی اثبات کرنے کے تین طریقے ہیں ایک طریقہ تصور کے ساتھ دوسرا طریقہ لسانی کے ساتھ اور تیسرا طریقہ حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کی تعداد زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار بتاتے ہیں اور کم سے کم دو ہزار بتاتے ہیں۔

1۔ تصور کے ساتھ نفی اثبات کرنے کا طریقہ آسان ہے وہ یوں کہ تصور میں لا الہ الا اللہ کا خیال کرکے جلدی سے تسبیح کے بعد محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں

2۔ تہلیل لسانی کا طریقہ یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد لا الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخیر پر کہتے ہیں اس میں بھی لا الہ الا اللہ کو زبان کے ساتھ ادا کرنے کے ساتھ تصور میں یہ لازمی خیال کرنا پڑتا ہے کہ یا اللہ میرا مقصود تُو ہے اپنی ذات کا ذوق وشوق اور محبت ومعرفت عطا فرما فارسی میں

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو
ذوق شوق محبت و معرفتِ ذات پاک خودبدہ

3۔ حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کرنے کا طریقہ سانس کو بند کرنے کے بعد نفی اثبات لا الہ الا اللہ کا ذکر اگر کیا جائے تو اس کو حبس دم کہتے ہیں اس کی ترکیب یوں ہے

باوضو قبلہ رخ دوزانو بیٹھے، دل کو برے خیالات شیطانی خطرات اور وساوس سے پاک کر کے سانس کو ناف کے نیچے بند کرے اور کلمہ لا کو بند سانس کے ساتھ ناف کے نیچے سے کھینچ کر پیشانی تک لے جائے اور الہ کو پیشانی سے مونڈھے تک لے جائے الف اور لام کے سرے کا رخ پیشانی کی طرف ہو اور پھر الا اللہ کی ضرب دل پر اس طرح لگائے کہ اس کا اثر تمام لطائف پر پہنچے اس کلمہ کے معنی یہ تصور کرے لانہیں الہ کوئی مقصود یا معبود الا اللہ مگر اللہ مرشدی مولائی آقائی خواجہ محمد عبداللہ بارور حمتہ اللہ علیہ نے جب تحریر کنندہ کو حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کا سبق دیا تھا تو معنی کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ نفی اثبات حبس دم کرتے وقت نیست مقصودمن مگر معبود بالحق کا تصور رکھنا کیونکہ ہر معبود مقصود ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ ہر مقصود معبود ہو اس ذکر کو بقدر قوت نفس کرے اور سانس عدد طاق پر چھوڑے یعنی تین پانچ سات نو گیارہ پر اس کو وقوف عددی کہتے ہیں یعنی طاق عدد کا خیال کرے نفی اثبات کے وقت بہت سے بزرگان دین نے اس قدر کثرت سے نفی اثبات کا ذکر کیا کہ دریا، نہر میں ڈبکی کے وقت ان کے ذکر کے جوش سے پانی ابل کر کھولنے لگ گیا پانی میں غوطہ خوری کے ذریعہ نفی اثبات کا طریقہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کو بتایا تھا جب نفی اثبات میں کمال حاصل ہو جاتا ہے تو اس وقت سالک کو سانس ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا کسی نے کیا خوب کہا ہے:

کشتگان خنجر تسلیم را، ہر زماں از غیب جاں دیگر است

خنجر تسلیم ورضا کے شہیدوں کو ہر گھڑی غیب سے

اک نئی زندگی عطا ہوتی ہے

یعنی لا الہ کے ذریعہ فنا حاصل ہوتی ہے اور الا اللہ پہ بقا ملتی ہے لا کے وقت وجود کی نفی

ہوتی ہے اور الا اللہ کے وقت اس کو اثبات حاصل ہوتا ہے لا کے وقت جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں الا اللہ کے وقت وہی ٹکڑے مل کر یجا حاصل کرتے ہیں اور جسم کی صورت اختیار کرتے ہیں ابتدا میں ذوق وشوق اور محبت کی وجہ سے پانچ سوا یک بار لا الہ الا اللہ کا تکرار کرنے کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سانس نکالتے ہیں سانس نکالتے وقت جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جائے تو اس وقت ماسوا کا خطرہ بھی نہ گزرے دو سانسوں کے درمیان بھی سالک خیال رکھے کہ خیال غیر نہ آئے اس کو وقوف زمانی کہتے ہیں خواجہ محمد بہاء الدین رحمتہ اللہ علیہ نقشبند نفی اثبات میں وقوفِ عددی اور وقوف زمانی کو ضروری خیال نہیں کرتے بہر حال یہ ہر دو وقوف فائدے سے خالی نہیں اگر سانس میں اکیس بار نفی اثبات کا تکرار کر سکے تو نسیاں ماسوا بھی حاصل ہو سکتا ہے اور انوار الٰہی میں استغراق ہو جاتا ہے اگر کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہو تو یوں سمجھے کہ آداب ذکر میں کوتاہی ہوئی ہے پھر دوبارہ ذکر کو از سر نو شروع کرے کیونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حسنیہ بارویہ جامویہ میں محرومی نہیں ہے حضرت خواجہ پیر محمد عبداللہ باروسائیں رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے دو منہ والی تلوار نکالی ہے اور فرمایا ہے کہ در طریقہ ما محرومی نیست یہ طریقہ موصل اور سہل ہے اور یہاں صحبت ورابطہ شیخ اشد ضروری ہے کیونکہ یہ صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین کا طریقہ ہے اور صحابہ کبار رضوان اللہ اجمعین نے جو کچھ بھی فیض حاصل کیا تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے حاصل کیا تھا اس طریقہ میں اتباع شریعت اور اجتناب بدعت ضروری ہے یہاں رخصت کو چھوڑ کر عزیمت کو اختیار کیا جاتا ہے یہاں فتویٰ سے زیادہ تقویٰ پر عمل کرنا ترقی درجات کا موجب ہے چونکہ یہ سلسلہ عالیہ خلیفہ اول افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے

اس لیے یہاں صدق واخلاص زیادہ ضروری ہے سالک کو چاہیے عقائد صحیح رکھے صدق و اِخلاص کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے رابطہ شیخ کو مضبوطی سے تھامے رکھے اتباع شریعت کو لازم سمجھے ذکر کی جو تعداد بتائی گئی ہے یہ کم سے کم ہے ورنہ جس قدر کثرت کرے گا اس قدر جلدی سلوک کے مقام طے کرے گا اللہ کے فضل کو ہر وقت شامل حال سمجھے اور متوکل باللہ ہو کر ذکر جاری رکھے۔

داد دیم تراز گنج مقصودِ نشاں

مراقبات ومشارب

اس کے بعد مشارب کے مراقبات کا سبق دیا جاتا ہے سالک کو عالم امر کے لطائف خمسہ یعنی قلب روح سر خفی اخفیٰ میں سے کسی ایک لطیفہ کے کمالات ولایت حاصل ہوتے ہیں جس لطیفہ کی ولایت اسے حاصل ہوتی ہے تو وہ لطیفہ کسی نہ کسی نبی کے زیر قدم ہوتا ہے اور جس نبی کے زیر قدم ہوتا ہے تو اس نبی کے فیوضات وبرکات سالک پر وارد ہوتے ہیں تو اس زیر قدم لطیفے کے نبی کا جو بھی مشرب ہوتا ہے وہی اس سالک کا مشرب ہوتا ہے یعنی وہ اس نبی کے کمالات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

مشربِ آدموی

لطیفہ قلب کی ولایت حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم ہے سالک جب اس ولایت کو حاصل کر لیتا ہے تو اس وقت ولایتِ آدموی حاصل کر لیتا ہے یہ ولایت کا پہلا درجہ ہے اُسے آدم علیہ السلام کی صفات حاصل ہو جاتی ہیں یعنی وہ مشرب آدموی کا فقیر کہلاتا ہے مشرب آدموی والا فقیر ہر وقت توبہ میں مشغول رہتا ہے اور ذات باری تعالی سے ہر وقت نہایت عجز وانکساری کے ساتھ معافی مانگتا رہتا ہے اور گناہوں سے توبہ کرتا رہتا

ہے اپنی صفاتِ رذیلہ کو اوصافِ حمیدہ میں تبدیل کرنے میں لگا رہتا ہے ذراسی لغزش پر بھی معافی مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے تمام افعال میں اسے حق کی تجلیات اور انوار نظر آتے ہیں اور جمیع افعال و اعمال میں ذات اللہ تعالیٰ کو فاعل حقیقی جانتا ہے یعنی تجلیات افعالیہ الٰہیہ اس کے ہر فعل اور عمل میں نظر آتی ہیں۔

نیت مشرب آدموی

طالب کو چاہیے کہ اپنے لطیفہ قلب کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں یوں عرض کرے یا اللہ تجلیات افعالیہ الٰہیہ کو جو فیض تو نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب میں سے حضرت آدم علیہ السلام کے قلب میں پہنچایا ہے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کا صدقہ یہ فیض میرے لطیفہ قلب میں پہنچا اس مشرب کے مراقبہ کے دوران تمام پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم کے قلوب میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جو فیض کا ذریعہ ہیں تصور میں رکھے جو طالب آدم علیہ السلام کی ولایت حاصل کر لیتا ہے اس کو اسم ذات اللہ سے شرف اور سرور حاصل ہوتا ہے اور پیر کامل کے لطیفہ سے اس کا لطیفہ قلب فیض سے سیراب ہوتا ہے اور وہ اس لطیفہ کے کمالات حاصل کرنے کے بعد صاحب لفظ ہو جاتا ہے یعنی وہ جو کچھ منہ سے نکالتا ہے اللہ تعالیٰ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم کا صدقہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اپنے فضل و کرم سے پورا کر دیتا ہے اور اسکے وساوس اور خطرات شیطانی دفع ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب سلیم ہو جاتا ہے طالب کو چاہیے کہ قلب کی حفاظت کرے غیر حق کو دل سے نکال دے اور رابطہ پیر کامل کو نہ چھوڑے ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے تاکہ یہ گوشت کا ٹکڑا جو کہ بائیں پستان کے دو انگلی نیچے ہے اور جو کہ لطیفہ قلب کی جائے امانت ہے پاک اور صاف ہو اور اس میں سے انانیت نکل جائے کیونکہ ظاہری و باطنی، روحانی، جسمانی اصلاح قلب کی اصلاح

سے ہوتی ہے کیونکہ جس کا قلب سلیم اور صالح ہو جائے اس کا سارے کا سارا وجود جو اسرار عالم خلق کا مرکب ہے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

مراقبہ مشربِ نوحی وابراہیمی

لطیفہ روح جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے دائیں پستان کے نیچے دو انگلی ہے اس کا نور سرخ ہے جو سالک نوحی وابراہیمی مشرب کا ہوتا ہے وہ لطیفہ روح کے تمام کمالات و درجات حاصل کر لیتا ہے کیونکہ لطیفہ روح کی ولایت حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہوتی ہے مشرب نوحی ابراہیمی کا فقیر اللہ پر توکل کرتا ہے، اپنی کشتی مقصود اللہ کے بھروسے پر چھوڑ دیتا ہے اور اسی طرح سے واقعات اور حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے نفس اور شیطان سے جہاد کرتے ہوئے اپنے مقصود کی کشتی ساحل سے مراد پر لگا دیتا ہے اور وہ اس مشرب کا فقیر ابراہیم علیہ السلام کی طرح عشق الٰہی کا جذبہ رکھتا ہے اور اپنے مخالفین، نفس اور شیطان کے فریبوں سے بچ کر انی وجھت وجھی للذی کا اعلان کرتے ہوئے غیر حق سے منہ موڑ کر متوجہ الی اللہ رہتا ہے، دشمنان اسلام کی جلائی ہوئی آگ اس کے لیے گلزار ابراہیمی بن جاتی ہے۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشا لبِ بام ابھی

قصہ مختصر اس مشرب والے فقیر میں توکل پایا جاتا ہے اور عشق الٰہی پایا جاتا ہے اس میں صفات ثبوتیہ الٰہیہ کا فیض آتا ہے۔

نیت

حسب سابق سالک اپنے لطیفہ روح کی طرف توجہ کرے جناب الٰہی میں یوں عرض کرے کہ یا اللہ اپنے صفات ثبوتیہ کا فیض جو تو نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لطیفہ روح مبارک سے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روح مبارک کو پہنچایا وہی فیض اپنی صفات ثبوتیہ کا اپنے فضل کے طفیل حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے وسیلہ سے میرے لطیفہ روح میں پہنچا میرے اللہ میرا مقصود اور مطلوب تو ہے، میں تیری ہی رضا چاہتا ہوں۔

فائدہ: جو طالب اس ولایت کے رستہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اس کا مشرب نوحی وابراہیمی ہوتا ہے اسے نوحی وابراہیمی مشرب کا فقیر کہتے ہیں وہ اپنی تمام صفات سننے دیکھنے بولنے سوچنے کی صفات حق سبحانہٗ تعالیٰ کی صفات دیکھتا ہے غرضیکہ نوحی ابراہیمی مشرب کے فقیر کو توکل حاصل ہوتا ہے اور اس میں عشق الٰہی پایا جاتا ہے اور انسان کی صفت کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے ثابت جانتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میری صفات کمالیہ کچھ بھی نہیں یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی صفات کی وجہ سے قائم ودائم ہیں غرضیکہ تمام مخلوق کی صفات میں صفات ثبوتیہ کی جلوہ گریاں دیکھتا ہے اور انہی سے ان کا وجود قائم ودائم سمجھتا ہے۔ یہ ولایت کا دوسرا درجہ ہے۔

مراقبہ مشرب موسوی

مشرب موسوی کے فقیر کو ولایت موسوی والا فقیر کہتے ہیں اس ولایت موسوی کا فیض لطیفہ سر میں پہنچتا ہے سر کا مقام بائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس میں تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ کا فیض جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ سر مبارک سے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر میں پہنچ کر پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم کے واسطے سے سالک کے لطیفہ سر میں پہنچتا ہے شیونات جمع ہے شان کی جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام ذاتی شانوں کی تجلیات کا فیض اس لطیفہ سر میں پہنچتا ہے اس کا نور سفید ہے اور یہ موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے لطیفہ سر ایک راز ہے اور اس لطیفہ میں بہت سے راز ظاہر ہوتے ہیں جن تک علم اور عقل نہیں پہنچ سکتے کیونکہ یہ راز رازِ مخفی ہے البتہ اس میں کمالات ولایت موسوی کا ظہور ہوتا ہے اور سالک ذات باری تعالیٰ سے ہر معاملے میں مخاطب ہو کر ہم کلامی کی سی کیفیت کا شرف حاصل کرتا ہے تمام عبادات ریاضات اذکار میں سالک یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ ذات اللہ تعالیٰ کے روبرو ہے اور اسے ہم کلامی کا شرف حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان ذاتی کی تجلیات گوناگوں جلوہ گر نظر آتی ہیں ہر چیز میں وہ جمیع شیونات الٰہیہ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس وقت اس میں جذب مطلق پایا جاتا ہے۔

درمیان عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبین راہم خبر نیست

کا معاملہ ہوتا ہے الانسان سری و انا سرہ (یعنی انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا) کی لذتیں محسوس کرتا ہے یہ راز شیخ کامل کے سینے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

نیت مراقبہ مشرب موسوی

حسب سابقہ لطیفہ سر کی طرف توجہ کرکے اللہ اللہ کا ذکر کرے اور یہ خیال کرے یا اللہ تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ کا فیض جو تو نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر مبارک میں پہنچایا اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ پیران کبار کے واسطے سے میرے لطیفہ سر میں پہنچا نیز یہ

بھی تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ فیض حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ پیران کبار کے واسطے سے میرے مرشد کے لطیفہ سر پر آتا ہے اور وہاں سے میرے لطیفہ سر میں پہنچتا ہے۔

فائدہ: اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک کو ولایت کا تیسرا درجہ حاصل ہوتا ہے اور وہ مشرب موسوی پر فائز ہو کر محبوب کا قرب مزید حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے اس میں سالک محب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ محبوب اسے صرف دیدار الٰہی کا شوق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا ذوق حقیقی حاصل ہوتا ہے وہ رب ارنی کی صدائیں بلند کرتا ہے اور انی انا اللہ کی آوازیں سننے کا خواہاں ہوتا ہے جلال الٰہی کا پرتو اس پر پڑتا ہے اور جذب مطلق حاصل ہوتا ہے غیر حق سے وحشت میں ہوتا ہے اور غیر اللہ سے دور بھاگتا ہے ماسوا اللہ سے دور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا جذبہ ہر وقت اس مشرب والے فقیر پر طاری رہتا ہے۔

مراقبہ مشرب عیسوی

مشرب عیسوی کا فیض لطیفہ خفی پر وارد ہوتا ہے لطیفہ خفی کا مقام جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے دائیں پستان کے اوپر دو انگلی سینہ کی طرف ہے اس کا نور سیاہ ہے اور یہ لطیفہ زیر قدم عیسیٰ علیہ السلام ہے عیسوی مشرب والا فقیر خود تکلیف اٹھا لیتا ہے اور دوسروں کو تکلیف نہیں دیتا عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اس مشرب والا فقیر ہر وقت عجز و نیاز اور انکساری میں رہتا ہے، خود کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کا فائدہ کرتا رہتا ہے یہاں پر جلال کی بجائے جمال کا زیادہ پرتو ہوتا ہے یہ فقیر رفیع الدراجات اور مجیب الدعوات ہوتا ہے اس کی عبادت مقبول درجات بلند اور دعا قبول ہوتی ہے وہ مصیبت زدوں کے کام آتا ہے اور دکھیوں کے دکھ دور کرتا ہے اس کے دم میں شفا ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں برکت ہوتی

ہے اس کی نگاہ سے مردے زندہ ہوا جاتے ہیں اور دل منور ہوتے ہیں عبادت اور ریاضت میں محنت زیادہ کرتا ہے اس مشرب والا فقیر مجاہدہ اور مشاہدہ کی نعمت سے بہرہ ور ہوتا ہے اس میں قوتِ سلبیہ بہت مضبوط ہوتی ہے جس روحانی جسمانی بیماری کو دور کرنا چاہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور کرسکتا ہے تاریکیوں اور ظلمات کو دور کرنے میں اس کو قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نیت مراقبہ عیسوی

اپنے لطیفہ خفی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو خیال کر کے یوں نیت کرے یا اللہ اپنے فیض تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ کو جو تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں پہنچایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک لطیفہ خفی سے پیرانِ کبار کے وسیلہ سے میرے لطیفہ خفی میں پہنچا۔

فائدہ: اس لطیفہ خفی کی جب تکمیل ہو جاتی ہے تو سالک اس لطیفہ خفی کے ذکر کی وجہ سے وہ قرب کا مقام حاصل کر لیتا ہے جس کی کراماً کاتبین کو خبر نہیں ہوتی اور روزِ حشر میں ذکر خفی کا کرنے والا بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا اس لطیفہ میں صاحب کمال فقیر ولایت کا چوتھا درجہ حاصل کر لیتا ہے عبادت ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی نہیں تھکتا اس درجہ پر پہنچنے والے فقیر کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات کی نسبت دوسروں کو فوقیت دیتا ہے خود رنج اٹھا کر دوسروں کی تکلیفیں دور کرتا ہے اپنے آپ کو عجز و نیاز انکساری میں رکھتا ہے۔

مراقبہ مشرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطیفہ اخفیٰ مشرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعمت عظمیٰ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو یہ نعمت عطا ہو جائے جس طرح سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات میں تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہے اسی طرح لطیفہ اخفیٰ کی ولایت کا فیض بھی ارفع و اعلیٰ ہے چونکہ لطیفہ اخفیٰ زیر قدم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس لیے اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد جو کمالات سالک کو ہوتے ہیں وہ بہت ہی بلند و بالا ہوتے ہیں محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرب والے فقیر کا مقام بہت بلند ہوتا ہے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اطاعت الٰہی کا مظہر باکمال ہوتا ہے خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صدق، اخلاص اور للّٰہیت اس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اس مشرب والے فقیر کا رابطہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ذاتی ہوتا ہے آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری کا مصداق ہوتا ہے شریعت کی پاسبانی اور پاسداری کرتا ہے تجلیات دائمی حاصل ہوتی ہے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجودی بھی اس کو حاصل ہوتی ہے غرضیکہ جمیع کمالات نبویہ و جمیع کمالات صفات محمدی احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہوتا ہے یہ فقیری میں بہت اونچا مقام ہے مشرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے جب طالب اس لطیفہ کی سیر کی تکمیل کو پہنچتا ہے تو وہ جو کچھ دیکھتا ہے عین بعین (ہو بہو) دیکھتا ہے وہ صاحب حضور ہوتا ہے اس مرتبہ عالیہ کا سالک ولایت کے کل مراتب کے حصول کی استدعا رکھتا ہے اس لطیفہ کا فیض حاصل کرنے والا سالک غلبہ عشق سے بے قرار ہو کر نہایت بے قراری سے عین حضوری اور بے صبری سے شور حل من مزید کا اٹھاتا ہے **یالیت رب محمد لم یخلق محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا مگر پلک جھپکنے کی دیر میں اس حال سے گزر جاتا ہے اور مقام **ید اللہ فوق ایدیھم**، کعبہ

قوسین او ادنیٰ پر کون پہنچ سکتا ہے اس میدان میں لا الہ تک لاکھوں اور ہزاروں پہنچتے ہیں الا اللہ تک سینکڑوں اور حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کوئی کروڑوں میں ایک پہنچتا ہے اس مقام پر کلمہ طیبہ کی حقیقت کی آگاہی ہوتی ہے اس لطیفہ میں سیر مع اللہ حاصل ہوتی ہے۔

نیت لطیفہ اخفیٰ

اپنے لطیفہ اخفیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ پاک کے سامنے رکھ کر زبان وخیال سے یہ عرض کرے یا اللہ شان جامع کے کمالات کا فیض جو تو نے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ اخفیٰ میں پہنچایا ہے بحرمت پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم میرے لطیفہ اخفیٰ میں ڈال۔

فائدہ: اس لطیفہ کا محل وسط سینہ ہے نور اس کا سر ہے یہ لطیفہ زیر قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یہ لطیفہ بہت لطیف ہے لطیفہ اخفیٰ یعنی منبع فیوضات ہے یہ چشمہ لطیفہ اخفیٰ کا اسماء صفات سے جاری ہے اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک ولایت کے پانچویں درجے پر فائز کیا جاتا ہے۔

نیت لطیفہ نفس

لطیفہ نفس کا مقام ماتھے کے درمیان ہے اس کا رنگ بے کیف ہے اس کی نیت یوں کرنی چاہیے یا اللہ جو لطیفہ نفس کا فیض تو نے میرے مرشد کریم کے لطیفہ نفس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ کی فائز کیہ نفس ہوتا ہے کیونکہ اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے سالک یا یھا النفس لمطمئنیہ ٥ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ کا مصداق ہوجاتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو لطیفہ نفس

کا محل وسط پیشانی قرار دیا تو اس کا تعلق عالم خلق اور عالم امر کے ساتھ رکھ دیا انسان دس لطیفوں سے مرکب کیا گیا ہے پانچ عالم امر اور پانچ عالم خلق کے لطائف ہیں عالم خلق کے لطائف عالم امر کے قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ اور لطیفہ نفس کا تعلق قلب سے ہے لطیفہ روح کا تعلق ہوا سے اور لطیفہ سر کا تعلق پانی سے، لطیفہ خفی کا تعلق آگ سے اور لطیفہ اخفیٰ کا تعلق مٹی سے ہے عالم خلق اور عالم امر کو عالم امکان کہتے ہیں یعنی عالم امکان عالم خلق اور ہر عالم امر پر مشتمل عالم خلق کی سیر زیریں نصف حصہ فرش سے تحت الثریٰ تک ہے عالم امر عرش کے اوپر آدھے حصے سے لے کر لا مکاں تک ہے اس لطیفہ نفس کی اہمیت ہے چونکہ اس کا تعلق قلب سے ہے اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور انسانی جسم جیسا کہ کہا گیا ہے عالم امر اور عالم خلق پر مشتمل ہے اور اس کو عالم امکان بھی کہتے ہیں نفس کے اندر کئی قسم کی مرضیں ہیں زکام، سرسام، جزام، نفس کا زکام یہ ہے کہ انسان غیر شرعی افعال کی وجہ سے بد پرہیزی کرتا ہے اور بے صبری کرتا ہے جس کی وجہ سے مرض غلبہ کرتا ہے دوسرا مرض سرسام ہے جس سے شہوت پرستی غصہ زیادہ ہوتا ہے اور عیش وعشرت کی طرف رغبت ہوتی ہے انسان خواہشات اور ہوا کو معبود حقیقی بنالیتا ہے اور تیسرا مرض جزام ہے جس سے ظلمت نفاق، حسد، بغض، کینہ، خود بینی جیسی بری خصلتیں زیادہ ہوتی ہیں اس میں تین قطرہ تیزاب ہیں ایک قطرہ تیزاب پتے میں ہے جس میں غصہ پیدا ہوتا ہے دوسرا قطرہ تیزاب آنکھ میں ہے جس سے حیا یا بے حیائی پیدا ہوتی ہے جب کہ تیسرا قطرہ تیزاب نفس امارہ میں ہوتا ہے جس سے شہوت زیادہ ہوتی ہے جب اللہ کے ذکر سے نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو انسانی جسم کی تمام بیماریاں دور ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ عالم امکان کے دسوں لطائف کا بھی تزکیہ ہو جاتا ہے مجاہدہ مشاہدہ

میں تبدیل ہو جاتا ہے اور سیر فی اللہ شروع ہو جاتی ہے۔

لطیفہ سلطان الاذکار یا لطیفہ قالب

اس کا مقام وسط دماغ ہے ویسے اس لطیفہ میں جب ذکر جاری ہو جاتا ہے تو ہر رگ اور بال بال سے ذکر جاری ہو جاتا ہے اس لطیفہ کی نیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے فیض حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے میرے مرشد کے لطیفہ سلطان الاذکار میں آ کر میرے تمام اعضائے بدن سے جاری ہے اس لطیفہ سلطان الاذکار کے جاری ہونے سے دوری حضوری میں تبدیل ہو جاتی ہے بری عادتیں نیک خصلتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور انسان سرمدی آوازوں سے لطف اندوز ہو جاتا ہے۔

مراقبہ احدیت

مراقبہ احدیت اس ذات پاک کے مراقبہ کا نام ہے جو ہر نقص عیب و زوال سے پاک ہے اور کمال کی مالک ہے۔

نیت: اس مراقبہ میں نیت یوں کرنا چاہیے کہ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو ہر نقص، عیب اور زوال سے پاک ہے اور ہر کمال کی مالک ہے فیض کے وارد ہونے کی جگہ لطیفہ قلب ہے اس مراقبہ احدیت میں (سایہ) ظلم اسماء اور صفات کا فیض عالم امر سے عالم خلق میں آتا ہے عالم خلق اور عالم امر کی تشریح پہلے ہو چکی ہے یہ اسماء اور صفات کی ظلی سیر کہلاتی ہے اس میں ہر وقت تصور اسم ذات (اللہ) رہتا ہے۔

مراقبہ معیت

نیت فیض آرہا ہے میرے لطیفہ قلب پر اس ذات سے جو ہر لحظہ میرے ساتھ ہے بلکہ ہر ذرہ اور جمیع خلائق کے ساتھ ہے یہ ولایت صغریٰ کا دوسرا دائرہ ہے اس سے مراد ولایت اولیاء ہے اس میں سب سے زیادہ مفید مراقبہ ذکر قلبی اسم ذات (اللہ) اور نفی اثبات ہے اس جگہ بے ساختہ جذبہ اور سکر کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور سالک بے خودی میں مختلف خلاف معمول باتیں نکالتا رہتا ہے جیسے نعرہ **انا الحق سبحانی ما اعظم شانی** اس میں کمال محبت کی وجہ سے غیرت اٹھ جاتی ہے اور توحید وجودی کا ظہور ہوتا ہے یہ مقام تکوین ہوتا ہے یہاں اسماء صفات کے ظلال کی جلوہ گری ہوتی ہے یہاں ان تکوینات سے نکلنے کے لیے چھ شرطیں بہت ضروری ہیں یعنی ذکر معنی کے ساتھ دوسرا تصور ھو معکم یعنی اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے سوم توجہ قلب چہارم توجہ قلب اللہ کی طرف پانچواں خطرات کا دفع کرنا بذریعہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" چھٹا پیرو مرشد کا رابطہ اس مقام سے آگے بہت کم نے ترقی کی ہے اکثر اولیاء اللہ ولایت صغریٰ میں رہ گئے ہیں اصل سلوک مراقبہ احدیت اور مراقبہ معیت میں ہے پس جو اس مقام سے نکل گیا اس کے لیے دوسرے مقامات آسان ہو جاتے ہیں اس کی مہلت تین سال ہے جس سالک نے ان مراقبوں کو اچھا اور درست کیا اس کا سلوک اتنا قوی ہوگا یہاں پر ولایت صغریٰ کی تکمیل ہوتی ہے ولایت کبریٰ کی جلوہ گری ہوتی ہے ولایت کبریٰ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ

نیت فیض آرہا ہے اس ذات سے جو میری شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور فیض اس ذات کا میرے لطیفہ نفس اور لطائف خمسہ عالم امر پر آرہا ہے اور فیض ولایت کا منشاء ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ ہے جو کہ ولایت انبیاء عظام ہے اور ولایت صغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے اس میں "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" کا تصور رکھنا پڑتا ہے اس میں ذکر نفی اثبات بہت فائدہ دیتا ہے اس میں سکر اور جذبہ اطمینان میں تبدیل ہو جاتا ہے یہاں چوں چرا ختم ہو جاتی ہے بلکہ مقام رضا کا ظہور ہوتا ہے یہاں پر مقام صبر اور شکر نصیب ہوتا ہے۔

ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ

اس کو مراقبہ محبت بھی کہتے ہیں اور اس میں نیت یوں کی جاتی ہے کہ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور اسے میں دوست رکھتا ہوں فیض آرہا ہے میرے لطیفہ نفس پر اور فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ ہے جو کہ انبیائے کرام کی ولایت ہے یہاں پر اسلام حقیقی کی جلوہ گری ہوتی ہے انشراح صدر ہوتا ہے توحید شہودی کی جلوہ گری ہوتی ہے یہاں پر سالک تمام عالم کو آئینہ کی طرح دیکھتا ہے اس میں محبوب حقیقی کا جمال نظر آتا ہے اس مقام میں خودی مٹ جاتی ہے انا اور انانیت ختم ہو جاتے ہیں۔

ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ مع نیت

یہ محبت ثانی کا دائرہ کہلاتا ہے اس کی نیت یوں کی جاتی ہے فیض آرہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور جسے میں دوست رکھتا ہوں فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو کہ انبیائے کرام کی ولایت ہے اور جو دوسرے دائرے کی اصل ہے اور اس

دائرے کا فیض بھی میرے لطیفہ نفس پر آرہا ہے یہاں آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور انسان کو اپنی ہستی پانی میں نمک کی مانند نظر آتی ہے بلکہ انسان لا کے وجود کا نام و نشان نہیں رہتا انا اور انانیت بالکل ختم ہو جاتی ہے صرف آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور ابر (بادل) بن کر موتی کی طرح لطیفہ نفس پر برستا ہے اس وقت سالک کو دنیا قید خانہ نظر آتی ہے محبت حقیقی کی جلوہ گری ہوتی ہے ظاہری و باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے

دائرہ قوس ولایت کبریٰ مع نیت

یحبھم ویحبونہ اس آیت شریف کے مفہوم کے ساتھ نیت کرے کہ میں قوس میں ہوں جو کہ ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرے کی اصل ہے فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ مجھے دوست رکھتی ہے میں اسے دوست رکھتا ہوں مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے یہاں فنائے حقیقی نصیب ہوتی ہے عالم امر کے پانچوں لطائف کی سیر ہوتی ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے چوں کو بے چوں سے عجیب قسم کا اتصال نصیب ہوتا ہے لطیفہ نفس جو کہ عالم خلق اور عناصر اربعہ کا خلاصہ ہے اور چاروں کے خصائل کا جمع کرنے والا ہے نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے۔

مراقبہ اسم الظاہر

نیت فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا نام ظاہر ہے فیض کا مورد میرا لطیفہ نفس اور پانچوں لطائف عالم امر کے ہیں جاننا چاہیے کہ اسم ظاہر کی سیر ذات باری تعالیٰ کے بغیر صفات الٰہیہ میں ہوتی ہے اسم ظاہر سے مراد اسمائے صفاتی باری تعالیٰ ہیں تمام اسمائے حسنہ اسم ذات (اللہ) کے تصور میں ظاہر ہوتے ہیں یہاں پیر و مرشد سالک کو اپنے سامنے بٹھا کر اسمائے حسنہ پڑھے اور جس اسم مبارک کے ساتھ اس کی ظاہری حالت

میں تبدیلی ہو وہی اسم اس کا مشرب ہوگا اگر کسی اسم سے بھی جذبہ پیدا نہ ہو تو یوں سمجھے کہ وہ انسان تصویری ہے معنوی نہیں غرضیکہ اسم ظاہر انسان کو کھوٹا کھرا کرنے کی کسوٹی ہے اور دوسری کسوٹی شریعت اور تیسری کسوٹی ارادت پیر اور اس کی بیعت ہے چنانچہ جس اسم کا اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہی اسم اس کا مشرب بن جاتا ہے اور اس کی تاثیر اس میں جذبہ پیدا کرتی ہے ولایت کبریٰ میں جو حضوری گم ہوگئی تھی وہ اب حضوری بے نقاب ہوتی ہے لیکن یہ حضوری اس حضوری سے مختلف ہوتی ہے یہاں ایمان شہودی کے بغیر ایمان بالغیب خصوصی نصیب ہوتا ہے۔

مراقبہ اسم الباطن

نیت فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا نام باطن ہے فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیاء ہے جو کہ ملاءِ اعلیٰ کے فرشتوں کی ولایت ہے فیض کا مورد میرے عناصر ثلاثہ ہیں سوائے عنصر خاک کے مراقبہ اسم باطن میں فیض اربعہ عناصر کی بجائے تین عناصر آگ، پانی اور ہوا پر آتا ہے جب کہ اسم ظاہر میں فیض لطیفہ نفس اور لطائف عالم امر پر آتا تھا اسم ظاہر میں سیر ذات کے بغیر صفات میں ہوتی تھی یہاں اسم باطن میں صفات الٰہیہ میں ذات کے ساتھ ہوتی ہے جب اسم ظاہر کی تکمیل ہوتی ہے تو اس وقت عناصر ثلاثہ پر اسم باطن کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تمام اولیاء اللہ کا مقام مشاہدہ اصل ایمان بالغیب نصیب ہوتا ہے اسم باطن میں اگرچہ اسماء اور صفات کی تجلیات ہیں مگر کبھی کبھی ذات تعالیٰ مشاہدہ میں آہی جاتی ہے یہاں توجہ حضور، عروج و نزول صرف عناصر ثلاثہ کو حاصل ہوتا ہے یہاں پر نماز نفل اور ذکر و تہلیل ترقی کا موجب ہوتا ہے یہاں سالک کو ملائکہ اعلیٰ سے نسبت حاصل ہوتی ہے اور بعض ملائکہ کرام کو ظاہری طور پر دیکھتا ہے باطن میں عجیب وسعت ہوتی ہے علم باطن ایک امانت ہے اور اس کا ظاہر کرنا خیانت ہے عاشق کی شان

کے لائق نہیں یہ علم نصیب اہل بیعت ہے یہاں سالک اپنے آپ کو چھپاتا ہے یہ ولایت علیاء مغز کی مانند ہے اور ولایت کبریٰ چھلکے کی مثال ہے یہاں فیض کی بارش عناصر ثلاثہ پر اس قدر برستی ہے کہ سالک حیرت میں آجاتا ہے یہاں پر تجلی اگرچہ برقی ہوتی ہے مگر تمام تجلی ذاتی کا دروازہ یہیں سے کھلتا ہے۔

مراقبہ کمالات نبوت

نیت فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کمالات نبوت کا منشاء ہے اور اس کا فیض صرف میرے لطیفہ عنصر خاک پر آرہا ہے کمالات نبوت میں تمام علوم اور معارف ختم ہو جاتے ہیں اس مقام میں ذات پاک کا وصول (قرب) کمالات نبوت میں بے حجاب ہوتا ہے سابقہ مقامات کا فیض سراب تھا اور یہاں پر آب ہوتا ہے وہاں ندامت اور حسرت تھی یہاں دیدار روالا معاملہ پیش آتا ہے یہ دیدار آخرت کا دیدار نہیں ہوتا بلکہ عالم مثال میں ہوتا ہے جس طرح مراقبہ احدیت میں اعتبار احدیت تھا، ولایت میں اعتبار معیت کا تھا ولایت کبریٰ میں اعتبار قربت اور محبت کا تھا ولایت علیاء میں اعتبار باطن کا تھا یہاں ان اعتبار میں سے کوئی اعتبار نہیں بلکہ یہاں ذات بالاعتبار ہے یہاں صرف عنصر خاک پر فیض آتا ہے یہاں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاک کو کیا فضیلت بخشی ہے کہ سوائے اس عنصر خاک کے تجلیہ ذاتی دائمی کسی اور عنصر کو نصیب نہیں ہوتی یہاں نظارہ ذات بغیر صفات کے پردوں کے ہوتا ہے یہاں مقام عین الیقین حاصل ہوتا ہے یہاں اتباع شریعت ترقی درجات کا موجب ہوتی ہے۔

مراقبہ کمالات رسالت

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ کمالات رسالت کا منشاء ہے اور فیض کے وارد ہونے کا مقام میری ہیئت وحدانی ہے کمالات رسالت کا مقام دراصل انبیاء کا ہے لیکن دوسروں کو وراثت کے طور پر اس میں سے حصہ ملتا ہے یہاں اعمال کو دخل نہیں یہاں فضل ہی فضل ہے۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم

نیت فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ کمالات اولوالعزم کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ مقام بھی انبیاء کرام سے مخصوص ہے لیکن وراثت کے طور پر جسے چاہیں نوازدیں یہاں ترقی کا معاملہ سابقہ دائروں کی طرح فضل پر منحصر ہے یہاں اتباع اسوہ حسنہ ہر لحاظ سے ترقی کا موجب ہوتا ہے تلاوت قرآن مجید بہت فائدہ بخش ہوتی ہے یہاں شیخ کامل واکمل کی عنایت سے فضل الٰہی ہوتا ہے اور محبوب چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے نبیین، صدیقین، شہداء وصالحین کی رفاقت فائدہ دیتی ہے یہاں پر سالک کو رابطہ شیخ، صحبت شیخ ترقی کا موجب ہوتی ہے یہاں تجلی ذاتی دائمی بے پردہ بغیر اسماء صفات کے حاصل ہوتی ہے یہ مقام صرف تابعین پیغمبر علیہ السلام کو حاصل ہوتا ہے جس طرح اتباع زیادہ ہوگی فائدہ زیادہ ہوگا۔

نوٹ: کمالات نبوت اور اولوالعزم کے بعد سلوک کے دو راستے ہیں ایک حقائق الٰہیہ کا راستہ اور دوسرا حقائق انبیاء کا راستہ مرشد جس طرح طالب کو بلائے یہ اس کی مہربانی پر منحصر ہے۔ حضرت پیر مرشد محمد عبداللہ صاحب بارو رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ پہلے حقائق الٰہیہ کا راستہ طے کراتے تھے اور بعد میں حقائق انبیاء کا۔

حقیقت کعبہ ربانی پہلا دائرہ

حقائق الٰہیہ میں تین بہت بڑے دائرے ہیں پہلا دائرہ حقیقت کعبہ ربانی ہے یہاں سالک مراقبہ طے کرتے وقت یہ نیت کرتا ہے کہ فیض آ رہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ حقیقت کعبہ ربانی کی منشاء ہے اور تمام ممکنات یعنی مخلوق کی مسجود الیہ ہے فیض میری ہیئت وحدانی پر آ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو اپنی ذات پاک کے سجدہ کے لیے مسجود الیہ بنا لیا ہے کیونکہ تمام مخلوق کی توجہ کعبہ شریف کی طرف اس لیے ہوتی ہے کہ وہ بیت اللہ ہے اور اس طرح جب سالک حقیقت کعبہ ربانی سے فیض یاب ہوتا ہے وہ بھی تمام ممکنات یعنی مخلوق کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے اور لوگوں کا رخ بیت اللہ کی طرح اس سالک کی طرف ہو جاتا ہے اور مخلوق خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اس کے حلقہ ارادت میں گروہ در گروہ شامل ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پہ ہو جائے جس طرح لوگ بیت اللہ شریف کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور دل کو سرور بخشتے ہیں اسی طرح اللہ کے ولی کے جمال با کمال کو دیکھ کر ذات پاک سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

دوسرا دائرہ حقیقت قرآن مجید

حقائق الٰہیہ میں سیت دوسرا دائرہ حقیقت قرآن شریف ہے۔

نیت: فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت قرآن مجید کی منشاء ہے اور جو کہ مبدءِ وسعت بے چوں ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے اس میں حقیقت قرآن مجید کا اظہار ہوتا ہے یہاں قرآن مجید کی باطنی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور قرآن مجید کا ہر حرف کعبہ مقصود تک پہنچانے والا دریا نظر آتا ہے تلاوت قرآن کے وقت پڑھنے والے

کی زبان درخت موسوی نظر آتی ہے یہاں پہ حروف مقطعات کا علم حاصل ہوجاتا ہے۔

تیسرا دائرہ حقیقت نماز

نیت فیض آرہا ہے حضرت ذات کی کمال وسعت بے چوں سے جو کہ حقیقت نماز کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے حقیقت نماز سے مراد اللہ تعالیٰ کی کمال وسعت بے چوں کی ذات پاک ہے یہ مقام جامع جمیع کمال ہے جب سالک اس مقام سے فیض یاب ہوتا ہے تو وہ نماز ادا کرتے وقت اس جہان سے دوسرے جہان میں جا پہنچتا ہے اس کو درجہ احسان حاصل ہوتا ہے یعنی وہ خدا کو دیکھ رہا ہوتا ہے اس کی نماز معراج المومنین ہوتی ہے اور حضوری قلب والی ہوتی ہے اس کو نماز میں ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے یہ عابدوں کی عبادت کا انتہائی مقام ہے یہاں پر قدم کوتاہ ہوجاتا ہے لیکن سیر نظری کی گنجائش ہوتی ہے کلمہ لا الہ الا اللہ کی حقیقت اسی مقام پر ظاہر ہوتی ہے۔

مراقبہ معبودیت صرفہ

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو معبودیت صرفہ کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے معبودیت صرفہ میں سیر قدمی ختم ہوجاتی ہے لیکن سیر نظری بفضلِ الٰہی ختم نہیں ہوتی سیر قدمی تو مقام عابدیت تک تھی یعنی وصول الا اللہ تک جب بے پردہ دیدار ہوگیا تو اب سالک کے لیے اس ذات خاص کی عبادت کا دروازہ کھلا رہتا ہے اور وہ عابد اپنے معبود حقیقی کا حقِ عبودیت ادا کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے لیکن معبودیت کا حق کون ادا کرسکتا ہے؟ کیونکہ سرکار نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرمایا کہ جو عبادت کا حق تھا میں ادا نہ کرسکا یہاں سیر نظری کی گنجائش ہے لیکن سیر قدمی کو دخل نہیں کیونکہ قف یا محمد فان اللہ یصلی یہ آواز ان کے قدموں کو بڑھنے سے روک دیتی ہے لیکن نظر

اور پھر جس نے ماطغی والبصر کا سرمہ پہنا ہوتا ہے وہ آگے جانے کی گنجائش رکھتی ہے یہاں پر موجود الا ھو۔ **لا مقصود الا ھو۔ لا معبود الا ھو** کی سیر جلوہ گر ہوتی ہے یہاں جس طرح پہلے کہا گیا ہے حقیقت کلمہ طیبہ لا الہ ظاہر ہوتی ہے معبودیت صرف لا الہ الا اللہ کا دروازہ ہے حقائق الٰہیہ کے بعد حقائق انبیائے کرام شروع ہوتے ہیں۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

سب سے پہلے حقیقت ابراہیمی ظاہر ہوتی ہے۔

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو حقیقت ابراہیمی کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے جس طرح حقائق الٰہیہ میں ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے یہاں بھی ترقی درجات محض اللہ کے فضل سے ہوتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل تھے اس لیے اس حقیقت ابراہیمی سے فیض یاب ہونے والے سالک کو وراثت کے طور پر خلعت ابراہیمی سے نوازا جاتا ہے یہاں پہ تمام معبودان باطلہ کی امداد پر بھروسہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر جبرائیل علیہ السلام کی امداد سے بھی بے نیاز ہونا پڑتا ہے یہ مقام خلعت ہے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے نواز دے اللہ قدیر کے خزانے اس کو ملتے ہیں جس کا نفسِ مطمئنہ ہو جاتا ہے سالک متوکل ہو جاتا ہے، سیر من اللہ اسکو حاصل ہوتی ہے اس کا نام مخلوق خدا، باطن میں نجم الدین رکھا جاتا ہے اور ولایت آسمان دوم منکشف کی جاتی ہے۔

مراقبہ حقیقت موسوی

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حقیقت موسوی کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہاں عجیب مقام عجیب ظاہر ہوتا ہے یہاں عالم محبت میں عجیب کلمات بھی زبان سے نکل سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح یہاں سالک رب ارنی کا نعرہ لگاتا ہے یہاں جو شخص اس مقام میں پہنچتا ہے اس کو چوتھے آسمان یعنی بیت المعمور کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور شیونات ذاتیہ سے فیض یاب ہوتا ہے اس لطیفہ کی کنجی لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ کا ورد ہے یہاں پر اللہ سمیع کا خزانہ ظاہر ہوتا ہے اس مراقبہ میں سیر باللہ شروع ہوتی ہے اور اس کا نام شمس الدین رکھا جاتا ہے نفس راضیہ ہو جاتا ہے اور ولایت چہارم میں داخل ہوتا ہے۔

مراقبہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء ہے اور فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ ایک عجیب مقام ہے یہاں پر سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص محبت پیدا ہوتی ہے یہ مقام محبوبیت ہے یہاں پر مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بھی محبت میں فرمایا تھا کہ

خدا را ازاں مے پرستم محمد است

یہاں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار بڑھ جاتا ہے یہ مقام محبوبیت ہے یہاں فکر کی تمام منازل طے ہو جاتی ہیں یہاں لولاک محبت کے راز کھلتے ہیں یہاں ھل من مزید کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ یہاں یالیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم تخلق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاش محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا نہ کرتے کیا حال ہوتا یہاں کعبہ قوسین اوادنیٰ کا

مقام حاصل ہوتا ہے یہاں ادن منی جیسی صدائے دلفریب سنائی دیتی ہے یہاں محبوب کی ذات میں خوب ایسا فنا ہو جاتا ہے جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا عروج حاصل ہوتا ہے یہاں پر سالک کی خودی خدا میں فنا ہو جاتی ہے یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے یہاں ہر وقت ہر زمانہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے اللہ علیم کے خزانے اس پر واضح ہوتے ہیں اس میں سیر مع اللہ حاصل ہوتی ہے یہاں سالک کا نام جمال الدین ہو جاتا ہے اور ولایت جمیع مراتب سے فیض یاب ہوتا ہے یہاں درود شریف بہت ہی فائدہ دیتا ہے یہاں مراقبہ اس ذات کا کیا جاتا ہے جو محب بھی ہے اور محبوب بھی ہے یہ مقام یہاں محبت اور محبوبیت سے ملا ہوا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک میں دو میم ہیں ایک میم سے مراد محبت اور دوسری میم سے مراد محبوبیت ہے گویا یہاں محبت بھی ہے اور محبوبیت بھی یعنی محبت دونوں طرف سے اور محبوبیت دونوں طرف سے۔

مراقبہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت: فیض آرہا ہے جو کہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے وہ ذات آپ ہی اپنی محبوب ہے یہ مقام حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ہے یہ مقام خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص ہے یہاں انا محمد فی الارض و انا احمد فی السماء کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اس جگہ میں وہی درود ترقی بخش ہے۔

مراقبہ حب صرفہ

فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو حب صرفہ کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے حب صرفہ یعنی حب ذات خاص تعین اول ہے اس کو تعین حبی کہتے ہیں یہ بھی ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اس میں دوسرے انبیاء کرام کے حقائق کا نشان تک نہیں ملتا اس کی کیفیت ظاہر نہیں کی جا سکتی پس فضل ہی سے ان مقامات سے خاص حصہ ملتا ہے۔

مراقبہ دائرہ لاتعین

فیض آ رہا ہے اس خاص سے جو کہ دائرہ لاتعین کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ مقام حقائق انبیاء سے اوپر ہے یہاں سیر قدمی کی گنجائش نہیں سیر نظری اگر ہو تو ہو یہاں ولم یکن له كفواً احد کی حقیقت کھلتی ہے مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ تین دائرے اور بھی بیان کیے جاتے ہیں جو کہ سلوک باروبیہ جامویہ میں شامل نہیں ہیں لیکن تبرکاً ظاہر کیے جاتے ہیں۔

دائرہ سیف قاطع

یہ ولایت کبریٰ کے پہلو میں بتایا جاتا ہے اس میں چونکہ نفس کو فنا حاصل ہوتی ہے اور اسماء صفات کی تلوار سے نفس کی بری خصلتیں ختم کر دی جاتی ہیں اس لیے اس کو اس نام سے لکھتے ہیں۔

دوسرا دائرہ حقیقت صوم

نیت: حقیقت روزہ صفات سلبیہ کا فیض ہوتا ہے یہ حقیقت قرآن کے پہلو میں ہے مثلاً یہاں پر یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ الصمد کھاتا نہیں پیتا نہیں نہ اس سے کوئی جنا ہے نہ کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔

دائرہ قیومیت

یہ دائرہ کمالات اولوالعزم سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی اللہ کی خاص نوازش سے مقام عطا ہوتا ہے اس مقام کی قبولیت ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتی اس مقام کی خلعت اور رخصت سے خاص خاص کو نوازا جاتا ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سلوک نقشبندیہ مجددیہ حسنیہ بارویہ جامویہ کے فیوضات و برکات سے فیض یاب کرے اور خاص طور پر متوسلین بارگاہ کو سلوک کے جمیع مقامات عطا کرے آمین ثم آمین سلوک اسباق کی تشریح مجھ ناچیز سے جتنی ہوسکی کی گئی ہے مجھے اپنی بے صنعتی اور کم فہمی کا پورا اعتراف ہے اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔

حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمۃ اللہ علیہ

حصہ تعویذات

تعویذات ودم برائے دفع امراض سر

۱۔ دم برائے دردسر:۔ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ اِسْمُہٗ بَرَکَۃٌ وَّشِفَاءٌ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَاءِ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

طریقہ دم:۔ بیمار کے سر پر ہاتھ رکھ کر تین یا سات بار پڑھ کر دم کریں۔

فائدہ:۔ انشاء اللہ آرام ہوگا۔

۲۔ دم برائے دفع دردِ سر طلوعی:۔

اُٹھ تجھ اُبھارا میں جیتا تو ہارا
یا تینڈے سَر تے پھلیندا کہارا
اکوں مِلیا نبی ﷺ سوھارا
پڑھ کلمہ ، تھیوں چھٹکارا

طریقہ دم:۔ طلوع شمس سے قبل نو بار پڑھ کر دم کریں۔

فائدہ:۔ شدت درد سے آرام ہوگا انشاءاللہ!

۳۔ عمل برائے دفع دردِ سر:۔ یَابَاسِطُ مریض کے ماتھے پر لکھیں۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ درد دفع ہوگا۔

۴۔ ﴿عمل برائے دفع دردِ سر المعروف نادعلی﴾

نادعلی یہ ہے:۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِنُبُوَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ٥ بِوَلَايَتِكَ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

طریقہ دم:۔

سات دھاگے سیاہ اون کے اس بھیڑ کے ہوں جس کی اُون پہلی بار اتاری گئی ہو (یعنی جب سے بھیڑ کے جسم پر اُون آئی اسے پہلی بار کترا ہو) دھاگے پر سات گرہیں اس طریقہ سے لگائیں کہ سب سے پہلے درمیان میں گانٹھ دیں پھر دائیں طرف تین گانٹھیں دیں اور پھر بائیں طرف تین گانٹھیں دیں اور ہر ایک گانٹھ پر ایک بار نادعلی پڑھ کر پھونکیں اس کے بعد ایک شیشی میں تیل ڈال کر اس میں اس دھاگے کو ڈال دیں۔ جتنے احباب جمع ہوسکیں سب چوبیس بار الحمد شریف، چوبیس بار الم نشرح اور چوبیس بار سورۃ اخلاص پڑھ کر تیل پر دم کریں۔

طریقہ استعمال:۔ بوقت درد دھاگے کو ماتھے پر باندھیں اور ہر نماز کے بعد شیشی میں سے تیل لے کر ماتھے والے دھاگہ پر ملیں۔

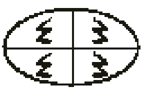
فوائد:۔ دفع دردِ سر و دردِ شقیقہ سر کے کچھ حصے میں درد کے لیے مفید ہے۔

﴿تعویذ برائے دفع دردِ سر﴾

تعویذ یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فخلھم عبیداللہ عروہ قاسم ابی بکر سعیلسلیمان خارجہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیء فی الارض ولافی السماء وھو السمیع العلیم بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر اللھم ادفع وجع الرأس ھذہ المرأۃ اوالرجل بحق یا شافع الامراض۔

طریقہ استعمال:۔ تعویذ لکھ کر موم جامہ کرکے ماتھے پر باندھیں۔

نوٹ:۔ آخر میں اللھم ادفع وجع الرأس سے آگے اگر مرد کو دیں تو الرجل لکھیں۔ اگر عورت کو دیں تو المرأۃ لکھیں۔



نقش برائے دفع دردِ سر:۔

۷۸۶
۹۲

یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح

طریقہ استعمال:۔ لکھ کر موم جامہ کرکے ماتھے پر باندھیں۔ انشاءاللہ سر درد رفع ہوگا۔

﴿تعویذات ودم برائے رفع بخار ہر قسم﴾

(۱) تعویذ برائے بخار لرزہ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم براء ۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحمہ وتشرب الدم و تھشم العظم امابعلیاام ملدم ان کنت مومنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یھودیۃ فبحق موسٰی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسٰی ابن مریم علیھما السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ کما ولاشربت لہ دما ولاھمشت لہ عظما وتحولی عندالی من اتخذمع اللہ الھا اخر لاالہ الاھو العزیز الحکیم۔ والا فانت بریئۃ من اللہ تعالٰی واللہ تعالی بریءٌ منک۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ واصحابہ وسلم۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔

فائدہ:۔ یہ تعویذ لرزہ بخار یعنی جاڑے والے بخار کے لیے مفید ہے۔

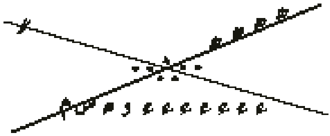
(۲) تعویذ برائے رفع بخار سہ روزہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنایانار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم۔

طریقہ استعمال:۔ اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ایک تعویذ پینے کے لیے دیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

(۳) ایضاً تعویذ برائے رفع بخار سہ روزہ:۔

تعویذ یہ ہے۔



طریقہ استعمال:۔ چار تعویذ لکھیں۔ایک تعویذ گلے میں ڈالیں اور جس دن تعویذ گلے میں ڈالیں اور تعویذ استعمال نہ کریں۔باری کے دن ایک تعویذ پانی سے دھو کر پئیں۔اگر پہلی دفعہ بخار ختم ہو جائے تب بھی پورے تعویذ استعمال کریں۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ العزیز بخار رفع ہوگا۔

(۴) ایضاً تعویذ برائے رفع بخار سہ روزہ:۔ باری کی نوبت سے پہلے اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سورۃ رعد (پارہ ۱۳ رکوع ۷ میں ہے) پڑھ کر دم کریں اسی طرح تین نوبتوں تک پڑھیں اگرچہ بخار پہلی باری کیوں نہ ختم ہو جائے تاکہ مزید اندیشہ نہ رہے۔

(۵) عمل برائے رفع بخار ہر قسم:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھیعص ذکر رحمت ربک عبدہٗ ذکریا اذنادی ربہ نداء خفیاقال رب انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک رب شقیا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ واصحابہ اجمعین۔

یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں اور تین کاغذوں پر یہ بالمحیط لکھ کر تین دن تک ایک ایک دھو کر مریض کو پلائیں۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ اس عمل سے ہر قسم کا بخار رفع ہوگا۔

عمل برائے رفع بخار:۔

یاتمشیخاویاشعوثاویاشعیشابرحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریقہ استعمال:۔ بخار ہونے سے دو گھنٹے قبل پیپل کے سات پتوں پر لکھیں اور مریض کو چٹائیں۔انشاءاللہ بخار رفع ہوگا۔

(۷) عمل باری والے بخار کے رفع کے لیے:۔ سفید دھاگے کے سات تاروں پر سورۃ الرحمٰن پڑھیں (جو ستائیس پارہ میں ہے) اور آیت فبای الاء ربکما تکذبان پر گانٹھ دیں اور دم کریں۔اور مریض کے گلے میں ڈالیں۔انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

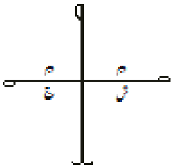
﴾عمل و تعویذ برائے رفع درد دندان﴿

(۱) عمل برائے رفع درد دندان:۔ پاک تختی پر ریت بچھا کر اس پر ا۔ب۔ج۔د۔ھ۔و۔ز۔ح۔ط۔ی لکھیں۔جس شخص کو درد ہوا سے کہیں کہ وہ مقام درد کو اپنے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے زور سے پکڑے۔دم کرنے والا میخ یا چھری یا چاقو یا لوہے کی نوکدار چیز سے پہلے الف پر زور دے اور ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض سے پوچھیں کہ آرام ہوا ہے یا نہیں اگر آرام ہو گیا تو بہتر ورنہ اس کو کہیں کہ مقام درد کو زور کے ساتھ پکڑے اور ب پر نوک سے زور دیکر دو بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر پوچھیں اگر آرام ہے تو فبہا ورنہ تیسرے حرف ج پر زور دیں اور سورۃ فاتحہ تین بار پڑھیں۔اسی طرح ایک ایک حرف پر زور دیں اور سورۃ فاتحہ حروف کی تعداد پر ایک ایک مرتبہ زیادہ پڑھتے جائیں۔انشاءاللہ آخری حرف پر نہ پہنچیں ہوں گے کہ آرام ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ یہ عمل مذکورہ بالا طریقہ سے درد سر کے لیے بھی مفید ہے۔

(۲) تعویذ برائے رفع درد دندان:۔ یہ تعویذ لکھ کر درد والا دانت پر رکھ کر دبائے۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ درد دندان رفع ہوگا۔ تعویذ یہ ہے۔



﴿تعویذ و دم برائے رفع اثر نظر﴾

(۱) تعویذ رفع نظر انسان وحیوان:۔ تعویذ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ وماانفقتم من نفقة اونذرتم من نذرفان الله يعلمه وماللظالمين من انصار۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ قل اعوذبرب الفلق من شرما خلق و من شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثت في العقد ومن شر حاسد اذا حسد۔ بسم الله الرحمن الرحيم قل اعوذبرب الناس۔ ملك الناس اله الناس۔ من شرالوسواس الخناس۔ الذى يوسوس فى صدورالناس۔ من الجنة والناس۔بسم الله الرحمن الرحيم۔ بسم الله الذى لايضرمع اسمه شئ فى الارض ولافى السماء وهوالسميع العليم۔

طریقہ استعمال:۔ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

فائدہ:۔ اثر نظر کے دور کرنے کے لیے مفید ہے۔

(۲) دم برائے رفع نظر بد:۔ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ۔

ہلدی کی چند گھٹیوں پر تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر پھونکیں۔

طریقہ استعمال:۔ ہلدی کی گٹھیوں کو آگ میں ڈال کر مریض کو دھواں دیں انشاءاللہ نظر بد کا اثر رفع ہوگا۔

﴿تعویذات ودم برائے رفع امراض جانوراں﴾

(۱) تعویذ رفع مرض گل گھوٹو جانوراں:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاء ھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔

طریقہ استعمال:۔ چار عدد تعویذ لکھیں۔ایک تعویذ گلے میں ٹلی سے باندھیں۔تین عدد تعویذ پانی میں بھگو کر جانور کے منہ پر چھینٹے ماریں۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ اس موذی مرض سے چھٹکارا ہوگا۔

عمل برائے گائے بھینس وغیرہ جو حاملہ نہ ہوتی ہو:۔

طریقہ استعمال:۔ اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ واقعہ تین بار (جو پارہ ستائیس میں ہے) پڑھ کر مسور پر دم کریں اور تین دن جانور کو کھلائیں انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

﴿تعویذ برائے رفع جمیع امراض جانوراں﴾

سطر اول ۱۶ ق

قققققققققققققققق

سطر دوم ۱۵ ق

ققققققققققققققق

سطر سوم ۱۵ ق

ققققققققققققققق

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے جانور کے گلے میں ڈالیں۔

فائدہ:۔ یہ تعویذ تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

﴿تعویذات برائے رفع مرگی﴾

(۱) تانبے کی تختی بنائیں بروز اتوار بعد نماز فجر باوضو مندجہ ذیل عبارت تختی کی دونوں طرف ترتیب سے کندہ کریں۔

پہلی طرف یہ عبارت تحریر کندہ کریں	دوسری طرف یہ کندہ کریں۔
یاقہار	یامذل
ذوالبطش الشدیدانت	کل جبار عنیدبقهر
الذی لایطاق انتقامه	عزیزسلطانه
یاقہار	یامذل

طریقہ استعمال:۔ یہ تختی مریض کے گلے میں لٹکائیں۔انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

(۲) عمل برائے رفع مرگی:۔ سورۃ الاعلیٰ سبح اسم ربک الاعلی الذی الخ یہ سورۃ تیس پارہ میں ہے۔پوری سورۃ لکھ کر تانبے کے تعویذ میں بند کر کے گلے میں ڈالیں۔انشاءاللہ مرگی سے آرام ہوگا۔

﴿غائب شدہ کے حاضر کرنے کے عملیات﴾

عمل ۱:۔ ایک قفل (تالہ) پر اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس شخص کے نام پر قفل کو بند کر کے اس کو کوری ہانڈی میں ڈال کر پانی سے بھر دیں اور چولہے پر رکھ کر گرم کریں۔ سارا دن آگ نیچے جلتی رہے۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ غائب شدہ حاضر ہوگا۔

عمل ۲:۔ لفظ والقفی ایک لاکھ بار پڑھیں اگر ایک لاکھ بار پڑھنے پر حاضر نہ ہو تو

دو لاکھ بار پڑھیں اور اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو تین لاکھ بار پڑھیں اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو اس کو مردہ سمجھیں۔ اللہ اعلم۔

نوٹ:۔ ہر لاکھ کے بعد چند دن وقفہ کریں اور تلاش جاری رکھیں۔

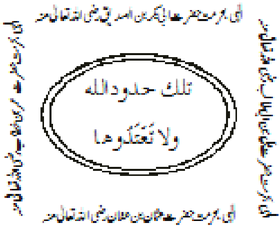
﴿تعویذات برائے ناف کا ٹل جانا و درد وغیرہ﴾

تعویذ:۱:۔

واللہ	غالب	علی	امرہ
غالب	علی	امرہ	ولکن
علی	امرہ	ولکن	اکثرالناس
امرہ	الکن	اکثرالناس	لایعلمون

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے ناف کے اوپر باندھیں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

تعویذ:۲:۔



طریقہ استعمال: یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے کمر پر باندھیں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

﴿طریقہ نماز قضائے حاجات و ہر مشکل﴾

چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ سو بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ تیسری رکعت میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ سو بار چوتھی رکعت میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ سو بار۔ سلام پھیرنے کے بعد رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ ہر مشکل حل ہوگی۔

﴿عمل ختم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

طریقہ ختم:۔ پہلے سو بار درود شریف پڑھیں پھر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ پانچ سو بار پھر درود شریف سو بار پڑھ کر اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ کو بخش کر اللہ تعالیٰ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے حاجت طلب کریں جب تک مقصد حاصل نہ ہو یا مشکل آسان نہ ہو پڑھتے رہیں۔

فائدہ:۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد سر انجام ہوگا اور یہ ختم تمام جائز مقاصد اور حل مشکلات کے لیے مجرب ہے۔

عمل حصول مطالب دینی و دنیاوی

طریقہ:۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ سوبار پڑھیں۔جب سوبار پورا ہوجائے تو ایک سوبار اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ○ دینی ودنیاوی حصول کے لیے مفید ہے۔جتنا ہوسکے کثرت سے پڑھیں اتنا ہی فائدہ زیادہ ہوگا۔

عمل قضائے حاجات:۔ یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِیَابَدِیْعُ بارہ سو مرتبہ پڑھیں۔اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

فائدہ:۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔

۵۔ فتح یابی مقدمات وہر مشکل حل ہونے کا عمل:۔ نماز عشاء کے فرض پڑھ کر وتروں سے پہلے آیت کریمہ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تین سو تیرہ بار پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں عاجزی اور انکساری کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

فائدہ:۔ مطالب دنیاوی ودینی اور مقدمات میں مشکلات حل کرنے کے لیے مجرب ہے۔

نوٹ:۔ وتر تہجد کے ساتھ پڑھنے والا وتر عشاء کے ساتھ پڑھے۔

۶۔ قصیدہ غوثیہ بعد نماز مغرب گیارہ بار پڑھیں۔حل مشکلات کے علاوہ ترقی دارین کے لیے بھی مفید ہے۔

۷۔ عمل فوائد عثمانیہ:۔ فوائد عثمانیہ میں ہے یہ شعر قصیدہ غوثیہ کا ہر مہم کے لیے اکسیر کا اثر رکھتا ہے۔ شعر یہ ہے۔

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُہِمَّاتِ الْاُمُوْرِ

اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

۸۔ عمل رباعی والا:۔ رباعی یہ ہے۔

اے زلف سیاہ تو بلائے دل من ۔۔۔ دے لعل بہت گرہ کشائی من

من دل بدھم بکس برائے دل تو ۔۔۔ تو دل بدھی بکس برائے دل من

پڑھنے کا طریقہ وفائدہ:۔ اس رباعی کو ہر نماز کے بعد ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ہر حاجت روا و مشکل حل ہوگی۔

۹۔ عمل یارَبِّ:۔ نمازِ تہجد کے بعد ہزار بار یَارَبِّ پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

فائدہ:۔ یہ عمل برائے حل ہر مشکل وحاجات قلبی وضروریات کے لیے مفید ہے۔

۱۰۔ عمل ہر مشکل کا حل:۔ حَسْبِیْ رَبِّیْ کُلِّیْ نُوْرٌ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلُ۔ میں ھکگلا منزل دور میں فریادی تیرا تو سن فریاد یا رسول اللہ ﷺ۔

پڑھنے کا طریقہ:۔ بعد نماز عشاء سو بار اکتالیس رات تک پڑھیں انشاء اللہ مشکل آسان ہوگی۔

﴿عملیات برائے ادائے قرض﴾

۱۔ وظیفہ برائے ادائے قرض:۔

حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ الباری سے منقول ہے یہ وظیفہ ادائے قرض وکشادگی رزق کے لیے مفید ہے۔ وظیفہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہِ بَلٰی وَاللّٰہِ اَنْتَ اللّٰہِ لَااِلٰہَ اَنْتَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ اقْضِ مِنَ الدَّیْنِ وَارْزُقْنِی بَعْدَالدَّیْنِ ○

پڑھنے کا طریقہ:۔ اول آخر درود شریف جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ پڑھیں

وظیفہ نمبر۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ○

پڑھنے کا طریقہ:۔ ہر روز بعد نماز سو بار پڑھیں اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں ادائیگی قرض کے لیے یہ عمل بے نظیر وزود اثر ہے۔

وظیفہ نمبر۳:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ○

پڑھنے کا طریقہ:۔ بعد نماز فجر سو بار پڑھے اول آخر درود شریف فائدہ مذکور بالا ہو گا

عمل نمبر۴:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ یَاقَاضِیَ الدُّیُوْنِ وَمَنْ کَانَ خَزَائِنُہٗ مِنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ اِقْضِ دَیْنِیْ وَکُلَّ مَدْیُوْنِ ○

پڑھنے کا طریقہ:۔ فجر کی سنت پڑھ کر فرضوں سے پہلے ستر بار پڑھیں اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں انشاءاللہ قرض ختم ہو گا۔

عمل نمبر۵:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَالْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۰

پڑھنے کا طریقہ:۔ اول آخر درود شریف پڑھ کر کثرت کے ساتھ پڑھیں۔ انشاءاللہ ادائیگی قرض سے نجات ہوگی۔

﴿عملیات وتعویذات برائے رفع مرض طحال (تلی)﴾

۱۔ تعویذ رافع مرض طحال:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اللہ یمسك السموٰت والارض ان تزولا۔ ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا۔ یاطحال ارجع الی مکانك بحق ابی بکرن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ۔

طریقہ استعمال وفائدہ:۔ یہ تعویذ لکھ کر طحال یعنی تلی کے مقام پر لٹکائیں۔ بطفیل خلیفہ اول حضرت سیدنا عبداللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تلی اپنی جگہ واپس چلی جائے گی۔

۲۔ عمل رافع مرض طحال:۔ نیلے کپڑے کی سات تہیں پانی سے تر (گیلا) کر کے تلی کے مقام پر رکھیں اس کپڑے پر کوری ٹھیکری رکھیں اس پر یہ تعویذ رکھ کر اوپر انگارہ رکھ دیں۔ طحال کے مقام پر داغ پڑ جائے گا جس سے مواد خارج ہوگا۔

تعویذ یہ ہے۔



عمل نمبر۳:۔ بروز اتوار مٹی کی ایک ٹکیہ طحال کے برابر بنا کر طحال پر رکھیں دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۃ الم نشرح پڑھ کر چاقو سے اس مٹی کی ٹکیہ کو کاٹیں یہ عمل سات بار کریں اور تین اتوار کرتے رہیں اول آخر تین بار

درود شریف پڑھیں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

عملیات وتعویذات

برائے رفع سخت امراض وامراض لاعلاج:۔

عمل نمبر۱:۔ آیاتِ شفاء:۔ آیات شفاء چھ ، مندرجہ ذیل ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم (۱) ويشف صدور قوم مؤمنين (۲) وشفاء لما فى الصدور (۳) يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس (٤) وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين (٥) واذا مرضت فهو يشفين (٦) قل هو للذين امنوا هدى وشفاء۔

طریقہ استعمال:۔ آیات شفاء چینی یا شیشہ کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔تین روز یا سات روز کے عمل سے انشاءاللہ شفا ہوگی۔

فائدہ:۔ آیات شفاء کا عمل ہر مرض کے لیے مفید ہے۔

عمل نمبر۲: رافع امراض لاعلاج:۔ بسم الله الرحمن الرحيم ٥ يا حى حين لاحى فى ديمومة ملكه وبقائه يا حى ٥

نوٹ:۔ اس پر سورۃ فاتحہ کا اضافہ کرلیں تو بہتر ہے۔

طریقہ استعمال:۔ سفید چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔

فائدہ:۔ جس بیماری سے ڈاکٹر وحکیم عاجز ہوں۔اس عمل سے انشاءاللہ شفا ہوگی۔

عمل نمبر۳: رافع سخت وباء:۔ بسم الله الرحمن الرحيم ٥ الٰہی بحرمت قطب العالم حضرت خواجہ محمد صادق مجددسرہندی رحمۃاللہ علیہ وبا دفع شود۔

طریقہ استعمال:۔ یہ لکھ کر دروازے پر چسپاں کریں انشاءاللہ سخت وباء رفع ہوگی۔

﴿طریقہ استخارہ﴾

بعد نمازِ عشاء دو رکعت نفل استخارہ پڑھیں سوتے وقت تین بار سورۃ یٰسین پڑھیں اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضرت خواجہ غلام حسن سواگ اور حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمہما اللہ کو بخشیں، بصورت اسم محمد صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں کان کے نیچے رکھ کر سو جائیں ان شاء اللہ خواب میں مقصد کی طرف اشارہ ہوگا یا صحیح مقصد کی طرف دل مائل ہوگا۔

﴿عمل برائے رفع زہر مار گزیدہ یعنی سانپ کے کاٹے کا عمل﴾

نمبر ا۔ رفع زہر مار گزیدہ:۔ اول آخر درود شریف سورۃ فاتحہ سات بار آیت الکرسی تین بار، سورۃ کافرون دو بار، سورۃ اخلاص بارہ بار، سورۃ الفلق دو بار اور سورۃ الناس دو بار۔

طریقہ عمل:۔ یہ آیات نمک پر دم کر کے مار گزیدہ کو کھلائیں اور زخم پر لگائیں۔

پرہیز:۔ روغن زرد اور پیاز سے پرہیز کریں۔

نوٹ:۔ یہی مذکورہ دم اگر دیوانہ کتے کے کاٹے پر کریں تو بغیر آیت الکرسی کے دم کریں پرہیز مذکورہ ساتھ کریں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

دم برائے رفع درد بچھو:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ۔

طریقہ استعمال:۔ اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مذکورہ آیتیں تین بار پڑھ کر دم کریں (ان شاء اللہ بچھو کے ڈنک کا درد ختم ہوگا)۔

عمل برائے رفع مرض خنازیر

عمل نمبر۱: طریقہ عمل:۔ پختہ چمڑے کا تسمہ مریض کے قد کے برابر لے کر تین، تین، تین انگل کے فاصلہ پر گرہیں دیتے جائیں اور سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کرتے جائیں یہاں تک کہ تسمہ ختم ہو جائے۔

طریقہ استعمال و پرہیز:۔ دم شدہ تسمہ کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تسمہ پانی سے نہ بھیگے۔ بوقت غسل اتار دیں۔ انشاءاللہ یہ موذی مرض رفع ہوگا۔

عمل نمبر۲: ایضاً:۔ مریض کے قد کے برابر تسمہ لے کر اس میں اکتالیس گرہیں لگائیں ہر گرہ پر یہ عزیمت پڑھیں۔ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم○ اَعُوْذُبِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظْمَةِاللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّمَاَاجِدُ○

طریقہ استعمال:۔ دم شدہ تسمہ کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نوٹ:۔ اگر مریض بچہ ہو اور گرہیں پوری نہ آئیں تو یہ عزیمت اکتالیس بار پڑھ کر ایک گرہ لگا کر گلے میں ڈالیں انشاءاللہ یہ موذی مرض رفع ہوگا۔

عملیات گمشدہ چیز تلاش کرنا

عمل نمبر۱: طریقہ عمل:۔

اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو ایک سو تین بار رہا لاکم وبیش یَاحَفِیْظُ اور ای قدر یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْفِی السَّمٰوٰتِ اَوْفِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَااللّٰهُ○ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔

فائدہ:۔ انشاءاللہ العزیز گمشدہ چیز مل جائے گی۔

عمل نمبر۲: برائے گمشدہ جانوراں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیمo وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ o

(بکثرت) پڑھتا رہے انشاءاللہ مال مل جائے گا۔

عمل نمبر۳: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیمO يَامَيِّتِيَ اَحْمَلَيْنَ عَلْوَان رَدّ عَلَىَّ ضَالَّتِيَ وَالْأَنْزَلَكَ مِنْ دِيْوَانِ الْاَوْلِيَاءِO

طریقہ استعمال:۔ یمن کی سمت بلند مقام پر کھڑے ہو کر تین بار کہے اور یہ نقش لکھ کر بھی دے اس کو دو کوری ٹھیکریوں کے درمیان رکھ کر بوجھ تلے رکھیں انشاءاللہ گمشدہ چیز مل جائے گی نقش یہ ہے۔

خواجہ عبدالکریم مغربی بحق راہ مغرب مدد

خواجہ عبدالمجید جنوبی بحرمت راہ جنوب مدد (دائیں جانب)

۳۷۸ ۱	۳۹۲ ۱۳	۳۸۸ ۱۱	۳۸۵ ۸
۳۸۹ ۱۲	۳۸۴ ۷	۳۷۹ ۲	۳۹۱ ۱۳
۳۸۳ ۶	۳۸۶ ۹	۳۹۳ ۱۴	۳۸۰ ۳
۳۹۳ ۱۵	۳۸۱ ۴	۳۸۲ ۵	۳۸۷ ۱۰

خواجہ عبدالرشید شمالی بحرمت راہ شمال مدد (بائیں جانب)

خواجہ عبدالرحیم مشرقی بحق راہ مشرق مدد

﴿عمل اسمائے اصحاب کہف﴾

اسمائے اصحاب کہف:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیمO الٰھی بحرمت یملیخا۔مکسلمینا۔کشفوطط۔تبیونس۔اذرفطیونس۔کشافطیونس۔یوانس بوس۔و کلبھم قطمیر و علی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر۔

طریقہ استعمال:۔ لکھ کر ان اسماء کو اپنے پاس رکھے یا گھر میں لگائے یا اسباب میں رکھے

فوائد:۔ امان ازآفات دنیاوی ودینی، غرق ہونے، آگ لگنے، چوری ہونے اوروڈاکہ اوردیگرامراض کے لیے مفید ہیں۔

﴿عمل برائے رفع دیوانہ کتے کا کاٹا﴾

عمل نمبرا:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا o فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا o

طریقہ استعمال:۔ روٹی کے چالیس ٹکڑے لیکر ہر روز ایک ایک ٹکڑا پر یہ آیت کریمہ پڑھ کردم کرکے کھلائیں انشاءاللہ العزیز فائدہ ہوگا۔

ایضاً عمل نمبر۲:۔ سورۃ فاتحہ سات بار اورقل ھواللہ آخر تک بارہ بار، سورۃ فلق وناس اورقل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ۔

طریقہ دم:۔ تین تین بار پڑھ کرنمک پر دم کریں اکتالیس دم کرکے کھلائیں اورزخم پر بھی ملیں۔

پرہیز:۔ نمک کھلانے کے بعد کسی دم یا تعویذات ودواء کی ممانعت ہے اوراکتالیس دن زخم پر پانی نہ ڈالیں پیاز اورگھی کے استعمال سے پرہیز کریں بلکہ سالن میں بھی گھی اورپیاز استعمال نہ کریں۔

﴿عمل برائے رفع خوف حاکم وبادشاہ وغیرہ﴾

طریقہ عمل:۔ جب حاکم وبادشاہ کے سامنے جائے تو کھیعص پڑھ کردائیں ہاتھ کی انگلیاں اس طریقہ پر بند کرے کاف پڑھ کردائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کرے اورھا پڑھ کر شہادت کی انگلی کو بند کرے اسی ترتیب سے باقی حروف کے مقابلہ میں باقی انگلیاں بند کرے اورحمعسق پر پہلے طریقے کے مطابق بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کریں جب

حاکم کے سامنے پہنچے تو کفیٹ پڑھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھولے اور حاکم کی طرف دم کرے اور حٰمۤعۤسۤقۤ پڑھ کر بائیں ہاتھ کو کھول کر حاکم کی طرف پھونکے۔

نوٹ:۔ اس عمل کا حاکم کو پتہ نہ چلے۔

دوسرا عمل برائے دفع خوف حاکم

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ: نیز دفع زنا کے لیے بھی یہی عمل مجرب ہے زانی کثرت سے یہ کلمات پڑھتا رہے انشاءاللہ زنا سے محفوظ رہے گا اور اگر یہی کلمات عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وہ اس کے ساتھ بھی پڑھے کتے دامنہ سکا تو انشاءاللہ کتے کچھ ایذا نہ دیں گے۔

تیسرا عمل برائے محافظت ایذا رسانی حیوانات وانسانات

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ: جب خوف لاحق ہو تو ان کلمات کو کثرت سے پڑھے انشاءاللہ العزیز فائدہ ہوگا۔

﴿عملیات وتعویذات برائے زیادتی مکھن و دودھ﴾

تعویذ نمبر ا:۔ تعویذ یہ ہے۔

یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یامحمد	یامحمد	یامحمد	یامحمد	یامحمد
یاعلی	یاعلی	یاعلی	یاعلی	یاعلی
یاابوبکر	یاعمر	یاعثمان	یاحسن	یاحسین
اللھم بارك	فی ھذا	اللبن	بحق	یاباسط

طریقہ استعمال:۔ میں سوراخ کر کے بند کریں یا باندھیں انشاءاللہ دودھ و مکھن میں زیادتی ہوگی۔

ایضاً عمل وتعویذ نمبر۲:۔ اول آخر چودہ بار درود شریف پڑھیں سورۃ القدر (انا انزلنا) چودہ بار پڑھ کر مٹھائی پر دم کریں اور مدھانی پر یہ تعویذ باندھیں۔

تعویذ یہ ہے۔

انا اعطینا	ك الكوثر	ان شانئك	هو الابتر
فصل	لربك	وانحر	بحق
برین	حافظ بكو	وایلامین	نالمین

فائدہ:۔ اس عمل اور تعویذ سے مکھن اور دودھ زیادہ ہوگا انشاءاللہ۔

ایضاً عمل وتعویذ نمبر۳:۔ پہلے سوا روپیہ کی شیرینی لے کر تقسیم کریں اور تعویذ لکھیں اور تعویذ مدھانی کے ساتھ باندھیں۔ تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللهم بارك وزدمسكة وزيب هذه المترة
بحضرت سليمان بن داؤد عليهما السلام
ياوهاب يا حافظ ياوهاب

[illegible]

یہ تینوں عمل زیادہ مکھن اور دودھ کے لیے مفید ہیں۔

عمل برائے رفع چیچک

عمل نمبر۱:۔ سات عدد چاول لے کر ہر چاول پر سات بار سورۃ کوثر پڑھیں اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں یہ چاول چیچک والے کو کھلائیں۔

ایضاً عمل نمبر۲:۔ نیلگوں دھاگے کی اکتیس تاریں لیں اور سورۃ رحمن پڑھنا شروع کریں جب فبای الاء ربکما تکذبان پر پہنچیں دھاگے پر دم کریں اور گانٹھ دیں اکتیس گانٹھیں آئیں گی۔

طریقہ استعمال: یہ دھاگہ مریض کے گلے میں ڈالیں اور دھاگہ کو بھیگنے سے محفوظ رکھیں

عمل برائے رفع ہمسایہ بد

عمل یہ ہے: سات پرانی قبروں کی مٹی لے کر ہر ایک پر علیحدہ سات سات بار سورۃ کوثر پڑھیں کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ایسے مقام پر ڈالیں جہاں جھاڑو نہ دیں یا نہ دی جاتی ہو

نوٹ:۔ یہ عمل منگل کو کریں۔

عمل ناراض آدمی کو راضی کرنا

طریقہ عمل:۔ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں ایک ہزار مرتبہ یَاوَدُوْدُ پڑھ کر تین چھٹانک چینی پر دم کریں (اور کھلائیں) یہ عمل ایک ہفتہ کریں ان شاء اللہ ناراض آدمی راضی ہوگا۔

عمل رفع ایذائے کتا

طریقہ عمل:۔ عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ کتے دامنہ سکا پڑھ کر کتوں کی طرف پھونکیں۔

فائدہ:۔ کتے ایذا نہ دیں گے۔

نوٹ:۔ یہ عمل جابر حاکم و ظالم کے شر کے دفع کیلئے مفید ہے۔

﴿عمل برائے رفع درد ہر قسم﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم o لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرئیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون o یاشافی یاشافی

طریقہ استعمال:۔ یہ آیت کریمہ تین دن متواتر کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں اور وہ پانی مریض کو پلائیں اور درد کے مقام پر مالش کریں انشاء اللہ العزیز درد رفع ہوگا

عمل نمبر۲:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o اللھم انت الباعث وانا المبعوث ومن یدع المبعوث الا الباعث یارب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین o

طریقہ استعمال:۔ یہ لکھ کر مقام درد پر باندھیں۔

فوائد:۔ درد باد اور جوڑوں کے درد کے رفع کے لیے اکسیر ہے۔

﴿تعویذ برائے نفع تجارت وکاروبار وغیرہ﴾

تعویذ یہ ہے:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین o

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر دکان دار صندوقچی (گلہ) میں رکھے اگر تاجر ہو تو دائیں بازو میں باندھے انشاء اللہ برکت ہوگی۔

﴿عمل برائے تیزی ذہن﴾

طریقہ عمل:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیمo اَللّٰھُمَّ نَوِّرْقَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِo

اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور سینے پر ہاتھوں کو پھیریں۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو لکھ کر دے گلے یا بازو پر باندھے انشاءاللہ تیزی ذہن کے لیے مفید ہے۔

ایضاً تعویذ نمبر۲:۔ تعویذ یہ ہے۔

ن	والقلم	وما	یسطرون
والقلم	وما	یسطرون	ن
وما	یسطرون	ن	والقلم
یسطرون	ن	والقلم	وما
ن	والقلم	وما	یسطرون

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے چاندی کے تعویذ میں ڈال کر گلے میں لٹکائیں۔ زیادتی ذہن کے لیے مفید ہے۔

﴿عمل برائے رفع یرقان﴾

طریقہ عمل:۔ بروز اتوار سبز گھاس کے لمبے پتے لے کر ان کو مریض کے دائیں ہاتھ میں دیں اور دوسری طرف بائیں ہاتھ سے پکڑ کر بسم اللہ پڑھ کر سورۃ القریش پڑھ کر گھاس کو چاقو سے کاٹیں۔ اسی طرح سات بار کریں اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں۔

نوٹ:۔ یہ عمل تین اتوار کریں۔انشاءاللہ یرقان ختم ہوگا۔

عمل برائے کیڑے مکوڑے رفع ہوں

سات ظالم تھانیداروں کے نام لکھ کر بل (سوراخ) میں ڈال دیں مکوڑے جگہ چھوڑ دیں گے

عمل برائے رفع نامردی

طریقہ عمل:۔ مرغی کے چار انڈے ابال لیں۔دو کو چھیل کر ان پر لکھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o والسماء بنینھا باید وانالموسعون o یہ مرد کے لیے ہے۔

دو انڈے عورت کے لیے ہیں ان پر یہ لکھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

والارض فرشنھافنعم الماھدون۔

طریقہ استعمال: مرد اور عورت ایک ایک انڈا پہلی رات کھائیں اور ہم بستری کریں اسی طرح دوسرا انڈا دوسری رات کھائیں یہ عمل بندش قوت باہ اور نامردی کے لیے مفید ہے۔

تعویذات برائے محبت

عسى	الله	ان	يجعل	بينكم	وبين	الذين	عاديتم
الله	ان	يجعل	بينكم	وبين	الذين	عاديتم	منهم
ان	يجعل	وبينكم	وبين	الذين	عاديتم	منهم	مودة
يجعل	بينكم	وبين	الذين	عاديتم	منهم	مودة	والله
بينكم	وبين	الذين	عاديتم	منهم	مودة	والله	قدير
وبين	الذين	عاديتم	منهم	مودة	والله	قدير	والله
الذين	عاديتم	منهم	مودة	والله	قدير	والله	غفور
عاديتم	منهم	مودة	والله	قدير	والله	غفور	الرحيم

الحب فلاں بن فلاں علی حب فلانۃ بنت فلانۃ

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کریں اور خوشبو لگا کر چاندی کے تعویذ میں بند کر کے دائیں بازو پر باندھیں عورت کے لیے گلے میں ڈالیں۔

تعویذ نمبر ۲: ایضاً:۔

یحبونهم کحب الله یاغفار ۱	والذین امنوا اشد حبالله یا کریم ۱۳	والقیت علیک محبته منی یا کریم ۱۱	انه لحب الخیر لشدید یا ودود ۸
انه لحب الخیر لشدید یا ودود ۱۲	والقیت علیک محبته منی یا کریم ۷	والذین امنوا اشد حبالله یا کریم ۲	یحبونهم کحب الله یالطیف ۱۳
والذین امنوا اشد حبالله یالطیف ۶	یحبونهم کحب الله یارحمٰن ۹	انه لحب الخیر لشدید یا رحیم ۱۶	والقیت علیک محبته منی یارحمٰن ۳
والقیت علیک محبته منی یارحمٰن ۱۵	انه لحب الخیر لشدید ۴	یحبونهم کحب الله یاکریم ۵	والذین امنوا اشد حبالله یارحیم ۱۰

الحب فلاں بن فلاں علی حب فلانة بنت فلانة

طریقہ استعمال:۔ گزشتہ تعویذ کے طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔

﴿عمل برائے رفع اثر جادو﴾

عمل یہ ہے:۔ بسم الله الرحمن الرحیمo اعوذ بکلمات الله التامات کلها من شر ما خلق اعوذ بکلمات الله التامات الهامات من غضبه وعقابه ومن شر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون o بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیٔ فی الارض ولا فی اسماء وهو السمیع العلیمo ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم یا شافی یا شافی یا شافی وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعینo

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر بازو یا گلے میں باندھیں اگر آدمی کے تمام بدن پر جادو

کیا گیا ہو تو یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں یہ پانی اکثر پی لیں اور تھوڑا سا پانی کڑوے تیل میں ڈال کر مقام درد پر ملیں بفضلہ تعالیٰ اس سخت مرض سے فائدہ ہوگا۔

عمل برائے حفاظت کھیتی باڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیمo یارزاق العباد یا خلاق الخلائق یا فاطر السموت ویامنبت من ھذا الزرع فی الارض والنبات و یامجیب الدعوات ادفع من ھذا الزرع شرالھوام والوحوش وشر الفاوۃ والخنازیر المفسدۃ وارزقنا رزقا حسناo وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر کوری ڈولی ڈھکن والی یا دو کوری ٹھیکروں میں بند کر کے کھیت میں دفن کر دیں کھیت آفات سماوی وارضی سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ۔

عمل برائے شادی و دوسرا نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیمo اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ اخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَاo اول آخر درود شریف پڑھے۔

طریقہ: اس دعا کو بکثرت پڑھیں۔

فوائد: جس کی بیوی مر جائے اور دوسری جگہ مشکل درپیش ہو تو درج بالا عمل کرے انشاء اللہ پریشانی دور ہوگی۔

﴿عمل برائے اصلاح زوجین﴾

طریقہ عمل:۔ تین چھٹانک سفید چینی پر یَا وَدُوْدُ ایک ہزار بار پڑھ کر دم کریں اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھیں طالب ومطلوب کو اس طرح سے کھلائیں کہ ان کو معلوم نہ ہو۔

﴿عمل برائے شر آندھی﴾

طریقہ:۔ شہادت کی انگلی سے ہوا میں ابتداء سے انتہا تک بسم اللہ الرحمن الرحیم o لکھنے سے آندھی رک جاتی ہے (یا ایسے ہی بسم اللہ پڑھتے رہیں اور آندھی کی طرف دم کرتے رہیں)۔

﴿تعویذ برائے دوری ہر قسم﴾

تعویذ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o سنسمہ علی الخرطوم فاصبحت کا لصریم o یہ تعویذ لکھ کر بازو پر باندھیں انشاءاللہ ہر قسم کی دوری ختم ہو جائے گی۔

﴿عمل برائے ازیاد محبت اللہ تعالیٰ﴾

الٰہی مقصود من توئی ورضائے تو

محبت ذوق شوق ذات خودوہ بحرمت پیران کبار

پڑھنے کا طریقہ:۔ نفی واثبات کے ذکر سے پہلے یہ دعاء بکثرت پڑھیں اور پھر ذکر میں مشغول ہوں محبت زیادہ ہوگی۔

﴿عملیات وتعویذات برائے رفع امراض انساء﴾

عمل نمبر ا حفظ جنین در شکم مادر:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o واصبر وماصبرك الا باللہ ولاتحزن علیھم ولاتك فی ضیق ممایمکرون o ان اللہ مع الذین

اتقوا والذین ھم محسنون o پونڈ سے دھاگے کی اکتالیس تاریں لیکر عورت کے قد کے برابر یعنی عورت کی مانگ یہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں سے لیکر ناخن انگوٹھے تک ناپے) اس پر یہ آیت کریمہ پڑھنے کے بعد سات بار سورۃ کافرون پڑھ کر دم کر کے دیں اور گانٹھ دیں ہر گانٹھ کے درمیان تین انگلی کا فاصلہ ہو۔

طریقہ استعمال:۔ عورت اس دھاگے کو کمر میں باندھے۔

﴿عمل نمبر ۲:۔ برائے عورت عقیمہ یعنی جسے بچہ نہ ہوتا ہو﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم o ولوان قرآنا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض اوکلم بہ الموتی o بل اللہ الامر جمیعا افلم یائیس الذین امنو ان لو یشاء اللہ لھدی الناس جمیعاo

طریقہ استعمال:۔ یہ آیت ہرنی کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے ملا کر لکھیں عورت اس کو اپنی کمر میں باندھے ان شاء اللہ حاملہ ہوگی۔

عمل نمبر ۳ ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o یامبدی: کے نو تعویذ بنائیں یعنی سفید کاغذ کے نو پرچوں پر لکھے اور جب عورت ماہواری (حیض) سے فارغ ہو تو تین دن متواتر ایک ایک تعویذ پانی میں حل کر کے پئے اور اس دوران خاوند سے ہمبستر بھی ہو۔ یہ عمل تین ماہ جاری رکھے یعنی ہر ماہ تین تعویذ پئے جائیں اور یہ آیات لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں آیات یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o اللہ یعلم ماتحمل کل انثی وماتغیض الارحام وماتزدادو کل شئی عندہ بمقدار o عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال یازکریاان نبشرك بغلام ن اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیاo وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین o

نوٹ:۔ ان آیات کا تعویذ گلے میں اس طرح سے لٹکائیں کہ تعویذ ناف سے دو انگل نیچے رہے۔

فوائد:۔ انشاءاللہ عورت حاملہ ہوگی اور اولادِ نرینہ جنے گی۔

عمل نمبر ۴ ایضاً:۔ طریقہ عمل:۔ چالیس عدد لونگ لے کر ہر لونگ پر یہ آیت کریمہ سات بار پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o او کظلمات فی بحر لجی یغشه موج من فوقه موج من فوقه سحاب o ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یده o لم یکد یرها o ولم یجعل الله له نورا فماله من نور o

طریقہ استعمال:۔ ماہواری (حیض) کے ختم ہونے پر غسل کر کے اسی دن سے عمل شروع کرے رات کے وقت ایک ایک لونگ کھائے اور اوپر سے پانی نہ پئیے اور خاوند سے ہمبستر بھی ہو انشاءاللہ اولاد ہوگی۔

تعویذ برائے اولادِ نرینہ:۔ تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o الله یعلم ماتحمل کل انثی وماتغیض الارحام وماتزداد و کل شئی عنده بمقدار o عالم الغیب والشهاده الکبیر المتعال o یزکریا انانبشرك بغلام ن اسمه یحیی لم نجعل له من قبل سمیا۔ بحق مریم وعیسی هب لنا ابنا صالحا طویل العمر بحق سیدنا محمد اله واصحابه وصلی الله علیه وعلی اله واصحابه اجمعین۔

حمل کے تین ماہ گزرنے کے بعد یہ تعویذ ہرن کے چمڑے پر زعفران وگلاب سے لکھیں اور عورت اس تعویذ کو کمر میں باندھے۔

فوائد:۔ اگر کسی کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں لڑکا نہ ہوتا ہو اس تعویذ کے استعمال سے انشاءاللہ نیک لڑکا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

عمل جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو

اجوائن دس تولہ، مرچ سیاہ دس تولہ لے کر سوموار کے دن ظہر کے وقت سورۃ الشمس اکتالیس بار ہر مرتبہ سورۃ کے اول آخر درود شریف پڑھے۔

طریقہ عمل:۔ ابتدائے حمل سے روزانہ ایک دانہ یا تین مرچ، پانچ یا سات دانے اجوائن کھائے نیز ابتدائے حمل سے لے کر بچے کے دودھ پینے کے دنوں تک یہ عمل جاری رکھیں انشاءاللہ بچہ زندہ رہے گا۔

نمبر ۷ تعویذ برائے رفع خشک شدہ حمل:۔ تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o سبحان الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمون o

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ سفید چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر چالیس روز بلاناغہ عورت کو پلائیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خشک شدہ بچہ تازہ ہو کر اپنے وقت پر پیدا ہوگا۔

نوٹ:۔ جس وقت بچہ ماں کے پیٹ میں خشک ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ عورت کو خون آتا ہوگا پہلے اس کا خون بند کریں بعد میں چند دن تک یہ آیات کاغذ پر لکھ پلائیں اس کے بعد جب خون بند ہو جائے یہی تعویذ کاغذ پر لکھ کر پندرہ روز تک پلائیں پھر یہ عمل مذکورہ چینی کے برتن میں لکھنے والا پورا کریں۔

تعویذ ۸ برائے رفع دردِ زہ:۔ تعویذ یہ ہے۔

والقت مافیھاوتخلت واذنت لربھاو حقت اھیااشراھیا۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر پاک کپڑے میں سی کر یا باندھ کر عورت کی بائیں ران سے باندھیں انشاءاللہ بچہ بآسانی پیدا ہوگا۔

نوٹ:۔ جب بچہ کچھ ظاہر ہو تو تعویذ فوراً کھول دیں۔

تعویذ بقائے حمل: ۷۸۶

یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض

بسم اللہ الرحمن الرحیم o یایحییٰ خذالکتب بقوہ واتینہ الحکم صبیا o

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ واصحابہ اجمعین o

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں ۔انشاءاللہ حمل باقی رہے گا۔

﴿تعویذات وعملیات برائے رفع امراض اطفال﴾

نمبر ا: بچے کا ہر بلا و بیماری سے محفوظ رکھنے کا تعویذ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل عین لامۃ ومن شر کل شیطان وھامۃ تحصنت بحصن الف الف لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم o وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمدو الہ واصحابہ اجمعین o

طریقہ استعمال:۔ اس تعویذ کو لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں انشاءاللہ بچہ تمام آفات اور بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

نمبر۲: تعویذ برائے رفع ڈر بچہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o شہد اللہ انہ لاالہ الاھو والملائکۃ واولوالعلم قائمابالقسط o لاالہ الاھو العزیز الحکیم o ان الدین عنداللہ الاسلام بحق وننزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الاخسارا o بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی اسماء وھو السمیع العلیم o

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں انشاءاللہ بچہ ڈرنے اور ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔

نوٹ:۔ یہ تعویذ چھوٹے بچے اور بڑے آدمی کے ڈر کے لیے مفید ہے۔

نمبر۳: تعویذ برائے رفع بدخوئی بچہ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o ولبثوفی کھفھم ثلاث مائۃ سنین وازدادواتسعاء یومئذ یتبعون الداعی لاعوج لہ وخشعت الاصوات للرحمن فلاتسمع الاھمسا o

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔انشاءاللہ بچہ بدخوئی سے محفوظ رہے گا۔

نمبر۴: تعویذ برائے رفع گریہ طفلاں:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o

ط ط ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ ھ ھ ھ ھ ھ قلوس قلوس قلوس قلوس قلوس قلوس قلوس وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین o

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔

نمبر۵: عمل بچے کی عادت مٹی کھانا ختم ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیمo ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونامن الظالمین بحق لیس کھیعص وبحق بالف لا حول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیمo

طریقہ استعمال:۔ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر بچے کو کھلائیں انشاءاللہ آہستہ آہستہ یہ عادت ختم ہوجائے گی یہ عمل حسب ضرورت کرتے رہیں۔

نمبر۶: عمل برائے رفع اثرام الصبیان برائے بچہ:۔ اعوذباللہ من الشیطن الرجیمo بسم اللہ الرحمن الرحیمo یاغوث انہ من سلیمان بن داؤد علیہ السلام اھیا اشراھیا یاغفور اجعل فی اسعر حالہ خالدلو مخلدیا حافظ ادرک بعون اللہ یا اللہ یا اللہ یااللہ برحمتک یا ارحم الراحمینo

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر کپاس اور کپڑے میں بند کر کے لڑکے کے لیے چمڑے یا لکی میں بند کریں اور لڑکی کے لیے چاندی میں بند کروائیں اور بوقت دورہ گلے میں ڈالیں۔اور یہ تعویذ دھونی کے لیے دیں۔

تعویذ یہ ہے۔ عجلحجج

طریقہ دھونی:۔ دھونی کے لیے یہ تعویذ استعمال کریں اور دھونی خوشبودار تیل میں دیں اگر خوشبودار تیل نہ ہو تو شلغم کے تیل میں اس کو بھگو کر رکھیں اور جب بچے کو دورہ پڑے اس بھگوئے ہوئے تعویذ کو برتن میں رکھ کر بچے کو دھونی دیں۔انشاءاللہ بچہ دورہ سے محفوظ رہے گا۔

عمل برائے فراخی رزق

عمل یہ ہے:۔ ہر روز بعد نماز عشاء ایک بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرنا باعث فراخی رزق ہے۔(اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں)

تعویذ برائے رفع دردکان یا کان بند ہو:۔ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲	۲۲	۲۳
۲۵	۲۰	۷	۳
۱	۹	۳۳	۳۲
۳۱	۳۴	۲	۴

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کرکے کان پر لٹکائیں ان شاء اللہ شفا ہو گی۔

عملیات و تعویذات مشترکہ

یعنی اب ان عملیات و تعویذات کو نقل کیا جاتا ہے جو ایک عمل اور تعویذ کئی امراض و مشکلات کے لیے کافی ہو گا ہر ایک عمل اور تعویذ کے فوائد اس کے ساتھ نقل کیے جائیں گے۔

تعویذ نمبر ۱: برائے رفع بندش بول و براز و پتھری:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o وبست الجبال بسا فکانت هباء منبثا وحملت الارض والجبال فدکتا دکة واحدةo

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کرکے مریض کو پلائیں۔

فوائد:۔ یہ تعویذ بندش بول و براز اور پتھری انسان و حیوان کے لیے مفید ہے۔نیز یہ

تعویذ ایام ماہواری کو بندش کے لیے فائدہ مند ہے۔

تعویذ نمبر۲: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o انا اعطینك الکوثر فصل لربك وانحر ان شانئك ھوالابتر o

یہ تعویذ بھی لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں مذکورہ بالا امراض کے لیے مفید ہوگا۔

تعویذ نمبر۳: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o واذاستسقی موسٰی لقومه فقلنااضرب بعصاك الحجر o فانفجرت منه اثنتا عشرۃ عینا o

طریقہ استعمال: یہ تعویذ بھی لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ مذکورہ بالا امراض کے لیے مفید ہوگا۔

نمبر۴: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o قل کونوا حجارۃ اوحدیدا او خلقا مما یکبر فی صدورکم فیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم اول مرۃ فسینغضون الیك رؤسھم ویقولون متٰی ھو قل عسٰی ان یکون قریبا o

مذکورہ بالا طریقہ سے مذکورہ امراض کے لیے مفید ہے۔

تعویذ نمبر۵: ایضاً:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علٰی امر قد قدر o

مذکورہ بالا طریقہ سے مذکورہ امراض کے لیے مفید ہے۔

تعویذ برائے رفع سلسل بول وغیرہ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o وقیل یارض ابلعی ماءك ویسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر۔ قل أرئیتم ان اصبح ماء کم غورا فمن یاتیکم بماء معین o

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔

فوائد:۔ برائے رفع سلسلہ بول انسان وحیوان رفع جریان خون۔ کثرت حیض ونکسیر کے لیے مفید ہے۔

ڈت وغیرہ:۔ نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اول آخر درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاءاللہ یہ عمل تمام قضائے حاجات، شفاء مریض وغائب کے حاضر کرنے کے لیے مفید ہے۔

نوٹ:۔ اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو اسے پانی پر دم کر کے پلائیں۔

دودھ بڑھانے کا تعویذ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم o

طریقہ استعمال:۔ چند تعویذ حسب ضرورت کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ یہ تعویذ عورتوں اور جانوروں (گائے، بھینس، بکری) سب کے دودھ بڑھانے کے لیے ہے۔

تعویذ برائے صبر:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o واصبر علی ما اصابک ان ذلک من عزم الامور انا للہ وانا الیہ راجعون o

یہ تعویذ برائے صبر جمیع انسان وحیوان خصوصاً جس عورت کا بچہ مر جائے اس کے لیے مفید ومجرب ہے۔

دم برائے رفع تمام امراض وغیرہ

طریقہ دم:۔ سورۃ فاتحہ، سورۃ کافرون، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق و سورۃ ناس یہ سب سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر یہ پڑھیں۔

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ o وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ o وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ o اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ o اِلٰهِیْ بِحُرْمَتْ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس سرہ العزیز o اَللّٰهُمَّ اشْفِ لِصَاحِبِ هٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

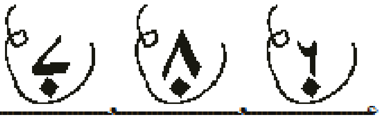
طریقہ: یہ سب پڑھ کر مع اول آخر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔

نوٹ: ۔ تمام امراض و آلام (درد) دفعیہ کے لیے جن۔ آسیب کے اثر کو زائل کرنے کے لیے اور نظر بد کے لیے مفید ہے۔

﴿تعویذ برائے ہر مطلب وغیرہ﴾

۷۸۶

۹۲



تعویذ یہ ہے۔ حم حم حم حم حم حم حم حم جاء الله النصرفعلينالاينصرون

الله

وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد الله و آله واصحابه اجمعين

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

فوائد:۔ یہ تعویذ ہر نیک مطلوب خصوصاً ام الصبیان و جمیع آفات کے رفع کے لیے مفید ہے اور بچوں کی حفاظت کے لیے مجرب ہے۔

﴿تعویذ المعروف عطیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم﴾

عربی میں پُر کرنے کا طریقہ و فوائد:۔

خمس هاءات وخط فوق خط

وصليب حوله سبع نقط

ثم همزات اذا اعدلتها

فهي سبع لا يرى فيها الغلط

ثم واو ثم هاء يعده

ثم صاد ثم ميم في الوسط

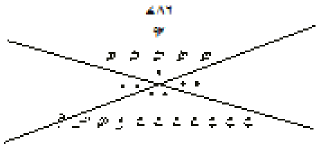
وبها يلقع عن حاملها

كل سحر وبلاء سخط

يشفي الاقسام والداء الذي

عجزت عنه الاطباء النبط

تعویذ یہ ہے۔



طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں ۔حسبِ ضرورت لکھ کر مریض کو پانی میں حل کر کے پلائیں۔

فوائد:۔ اس تعویذ کا حامل ہر جادو وبلا ومصیبت سے محفوظ رہے گا اور جس بیماری سے ڈاکٹر اور حکیم عاجز ہو گئے ہوں اس تعویذ کے استعمال سے ان شاءاللہ شفا ہو گی۔

عمل برائے شفائے امراض وغیرہ:۔

آستانہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ اور ایسے ہی آستانہ عالیہ حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر باروسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر شریف کی خاکستر شفائے امراض و آفات اور رفع کٹری کے لیے مفید ہے۔

دم برائے رفع شب کوری وغیرہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی بسم اللہ المعافی بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُo

اول آخر درود شریف پڑھیں یہ دم مختلف بیماریوں کے لیے مفید ہے ہر بیماری کا دم علیحدہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔

شب کوری کے لیے سات مرتبہ پڑھ کر سرمہ پر دم کریں ان شاءاللہ سرمہ کے استعمال کرنے سے بینائی صحیح ہو جائے گی اور وجع المفاصل کے درد کو دور کرنے کے لیے

سرسوں کے تیل پر سات بار پڑھ کر دم کریں اور درد والا مالش کرے یا کرائے انشاءاللہ آرام ہوگا اور ایسے ہی ریح کے درد کے لیے کریں اور مقام درد پر مالش کریں اور چنبل باد کے لیے تلوں کے تیل پر مذکورہ بالا طریقہ سے دم کریں اور تیل حسب ضرورت استعمال کریں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

عمل دافع ہر درد:۔

۷۸۶
۹۲

درد سر   دندان   درد

یاسمعلونی والمطانی

تپ   دردکان   حلق

شعر برائے فوائد و تفصیل:۔

۱۔ درد ۔ دریا ۔ بزن دندان بہ س   میم را حلق بزن اے ہم نشین۔

طریقہ:۔ درد کے لیے حرف یاء میں میخ گاڑ دے اور دانتوں کے درد کے لیے صرف سین میں ۔حلق کے لیے میم میں میخ گاڑ دے اے ساتھی۔

۲۔ نیم سر درع زن درد واؤ گوش   بہر تپ در طا زن فارغ نشین

ترجمہ:۔ آدھے سر درد رفع کے لیے حرف عین میں میخ گاڑ دے کان کے درد رفع کے لیے واؤ میں بخار رفع کے لیے ط میں گاڑ کر تو فارغ بیٹھ اور ابتداء میں تین بار درود شریف پڑھ کر آہنی میخ پر دم کر کے درخت میں مطلوبہ حرف میں گاڑ دے اور گاڑتے وقت مدت پوچھیں کہ کتنے سال درد نہ ہو ۱/۴ حصہ ٹھونک کر پھر پوچھیں پھر ۱/۲ اور پھر پوچھیں اور تمام گاڑ دیں۔

وظیفہ برائے ازیاد محبت اللہ تعالیٰ وغیرہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o اللھم صل علی سیدنا محمد افضل صلواتك بعدد معلوماتك وبارك وسلم علیه o

یہ درود شریف ایک ہزار (1000) مرتبہ روزانہ پڑھیں اس کے فوائد حسب ذیل ہیں زیادتی محبت اللہ تعالیٰ ومحبت مشائخ عظام گناہوں کی مغفرت خیر وبرکت درامور، رات ودن ترقی وسعت رزق ومعاش وادائے قرض وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

عمل دافع جمیع آفات وغیرہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o یاحی حین لا حی فی دیمومة ملکه وبقائه یاحی o

تعویذ دافع مرگی وغیرہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ر ہ ی ، ص ح م ، س ق

قل	ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد
ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفوا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفوا	احد

تعویذ لکھنے کا طریقہ:۔ نوچندی جمعہ کی رات کو غسل کر کے شیرینی پر فاتحہ موکلاں اخلاص کا دے اور خوشبو جلائے چودہ بار درود شریف اور سورۃ اخلاص چارسو بار پڑھ کر (دعا مانگے) پھر تعویذ لکھے۔ یہ تعویذ دافع مرگی وام الصبیان ہے۔

۷۸۶
۹۲

نصر	من	اللہ	فتح قریب
جبرائیل	میکائیل	اسرافیل	عزرائیل
توراۃ	انجیل	زبور	فرقان
بحق ایاک	نعبد	وایاک	نستعین



لا مرجاء الله انصرفعلیناالاینصرون الھی بحرمت محمدصلی الله تعالی علی خیر خلقه و اله ودوست محمدصاحب قندھاری و حضرت مولوی محمدعثمان دامانی وحضرت مولوی سراج الدین دامانی۔

ازآفات وبلیات وامراض سحروجادوو چشم بد درخود بدار و صحت کاملہ وشفاء عاجلہ نصیب گرداں۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تمام لکھ کر استعمال کرے یہ تمام آفات وبلیات وسحروجادوونظر بد سب کے لیے مفید ہے۔

عمل برائے سلامتی واپسی سفر

طریقہ عمل:۔ اگر کوئی شخص سفر پر جائے تو روانگی سے پہلے تین بار آیت الکرسی پڑھے اور سفر پر جاتے وقت مسجد میں ہلکی آواز میں سات بار اذانیں کہے اور سفر پر روانہ ہوجائے اور دورانِ سفر نمازوں کے اوقات میں سات سات بار ہلکی آواز میں اذانیں

کہتا رہے انشاءاللہ سفر سے سلامت اور کامیاب ہو کر واپس آئے گا۔

عمل دشمنوں پر فتح پانا

طریقہ عمل:۔ سورۃ القریش ایک سو ایک بار نمازِ فجر کی سنتیں پڑھ کر فرضوں سے پہلے پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے انشاءاللہ دشمنوں پر کامیابی حاصل ہوگی۔

عمل برائے دفع خطرہ و نقصان بارش

طریقہ عمل:۔ جب بارش زیادہ ہو جائے اور نقصان کا خطرہ ہو تو مسجد کے چاروں کونوں میں درمیانی آواز سے بکثرت اذانیں دلوائیں انشاءاللہ خطرہ رفع ہوگا۔

دفع بواسیر

یارحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یارحیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ لکھ کر کمر میں باندھیں اور اگر صبح و شام سورۃ فاتحہ با تسمیہ سات بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے اپنے آگے پیچھے زانو تک پھیر لیں ناف سے رانوں تک اگر صرف تسمیہ سات بار پڑھ کر دم کر لیں تو بواسیر رفع ہوگی۔

دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ o

اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے رب ذوالجلال اے میرے خالق و مالک اے میرے رازق اے غفورالرحیم اے رب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہم سب پر اپنا فضل وکرم فرما ہم پر اپنی خصوصی نظر رحمت فرما ہمارے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما ہمیں سیدھا راستہ ہمیشہ نصیب فرمائے رکھنا ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرمائے رکھنا اور کبھی بھی ہمیں راہِ حق سے بھٹکنے نہ دینا اور نہ ہی جہالت و بے راہ روی میں مبتلا فرمانا شیطانی نفسانی قوتوں کے زیر اثر ہمارے اعمال کو درستگی نصیب فرمانا قدم نیکی کی طرف بڑھائیں تو منزلِ مقصود تک پہنچنے کی توفیق نصیب فرمانا حلال وحرام نیکی بدی دین ودنیا کے معاملات میں تمیز نصیب فرمانا اپنی ذمہ داریوں کا احساس اور مذہبی غیرت کا شعور ہمارے دلوں میں زندہ فرمانا اور اپنے مسلمان بھائیوں کی عزت وحرمت اور قدر وقیمت کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمانا والدین، بزرگ، اساتذہ اور دوستوں کے حقوق پامال کرنے سے محفوظ فرمانا ہماری زبان تیرے ذکر سے، آنکھیں تیرے دیدار سے، کان تیرا ذکر سننے سے اور قدم نیکی کی طرف بڑھنے سے کبھی محروم نہ ہوں ہماری ہر نیکی میں ریا اور ہر عمل میں جو خطا ظاہر ہے اے اللہ ایسی حالت میں اگر تو نے ہم پر فضل نہ فرمایا تو ہم ذلیل ورسوا ہو جائیں گے ہم تیرے عذاب

سے ڈرتے ہیں تنگیٔ قبر گرمیٔ محشر اور تیری قہاریت اور جباریت سے خوفزدہ ہیں لیکن اس کے باوجود بداعمالیوں سے دامن آلودہ ہے تیرے احکام کے مطابق زندگی بسر نہیں ہورہی اے اللہ تو ہمیں توبہ کی توفیق بخش ایسی توبہ کی توفیق کہ پھر کبھی تیری نافرمانی نہ ہو سکے اے اللہ! ہمارا دامن تیرے آگے پھیلا ہوا ہے ہماری خستہ حالی تجھ پر عیاں ہے ہمارے گناہوں کی کوئی حد نہیں نافرمانیوں کا تسلسل ایک نہ ختم ہونے والا ہے ان ساری معصیتوں نے قلب میں اضطراب بدن میں بے چینی آنکھوں میں اشک اور روح کو تڑپا کے رکھ دیا ہے ایسی حالت میں ہمارا سر تیری بارگاہ میں جھکا ہوا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی برائیوں سے آلودہ ہے خواہشات نفسانی کی گرد دلوں پر جمی ہے آنکھوں کے باوجود اندھے کانوں کے باوجود بہرے زبان کے باوجود گونگے ہاتھ پاؤں ہونے کے باوجود اپاہج ہو چکے ہیں اس لیے کہ وہ آنکھیں ہی کیا جو تیرے دیدار کو نہ ترسیں وہ کان ہی کیا جو تیرا ذکر سننے کو بے چین نہ ہوں وہ زبان ہی کیا جس پر ہر دم تیرا ورد جاری نہ رہے وہ ہاتھ اور پاؤں ہی کیا جو ہر لحہ نیکی کرنے کے لیے بے چین نہ رہیں ہماری عقلوں پر حیوانیت کا اثر دل پر شیطانیت کا اور خواہشات پر نفسانیت کا اثر غالب ہے اس بے چینی بے قراری اور غریبی کی حالت میں تیرے سوا کون ہے جو ہمارے درد کی دوا کرے تیرے سوا کون ہے جو دکھوں کا مداوا کرے اے اللہ انسان تو انسان کے ایک برے عمل کو دیکھ لے تو اسے نشر کرتا ہے لیکن تیری ذات بڑی بے نیاز ہے کہ اپنے بندوں کے نہ جانے کتنے عیبوں پر پردہ ڈالے ہوئے ہے اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں اپنی نافرمانی اور برائیوں کا اقرار کرتے ہیں بے شک غیر شرعی ماحول غیر شرعی تعلق اور غیر شرعی لوگوں کی دوستی ہر عمل میں کوتاہی اور کردار کی تباہی کا باعث بنی ہے پھر ایسی حالت میں دوست دشمن اپنے پرائے ہو جاتے ہیں تیرے سوا کون سہارا دے کون

ہماری لاج رکھ میرے مولا ہم پر بخشش و مغفرت کے دروازے کھول دے تجھے تیرے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال اور اپنی امت کے غم خوار ہیں ان کا واسطہ تو ہمیں معاف فرما دے ان کے صدقے ہمارا سویا قلب بے دار فرما دے ان کی ان دعاؤں کا صدقہ جو انہوں نے چودہ سو برس پہلے تیری بارگاہ میں ہمارے گناہوں کو دیکھ کر ہماری بخشش کے لیے کیں تو روزِ حشر ہمیں ہمارے پیارے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی امت سے اٹھانا اور جس دم اٹھیں تو فرشتے ہمیں دوزخ میں لے جانے کے لیے ہماری طرف بڑھیں تو اچانک ہم ان کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں وہ اس بات کا تیری بارگاہ میں اظہار کریں تو تُو ان سے فرمائے اے فرشتو! تمہیں نہیں ملیں گے اس لیے کہ میرے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے انہیں کالی کملی میں چھپا لیا ہے اے اللہ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن و حسین رضوان اللہ اجمعین اور اہلِ بیت عظام رضوان اللہ اجمعین کا صدقہ ہماری دعا قبول فرما اے اللہ چودہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی سارا جہاں تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدن کی خوشبو سے معطر ہے اس خوشبو کی مہک نے دل میں ان کے دیدار کے شوق کے غنچے کھلا دیئے ہیں اور قدم دیوانگی کے عالم میں طیبہ کی رحمت نگری کا سفر کرنے کو بے چین ہو گئے ہیں اے اللہ سفرِ طیبہ کی توفیق بخش دے تا کہ ہم تیرے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے روضۂ اقدس کی سنہری جالیوں کو سینے سے لگا کر تیرے حکم کے مطابق خود اپنی جانوں پر کیے گئے ظلم کی داستان سنا سکیں اور تیری رحمت سے اپنا دامن بھر کر واپس آئیں اے اللہ سب کچھ تیرے ہی فضل سے ممکن ہے یہ فریاد بھی تیری عطا کردہ توفیق کی بدولت ہے تو نے ہی اپنا ایک سچا دوست پیر و مرشد حضرت شیخ جام محمد ظفر اللہ باروی رحمتہ اللہ علیہ کے روپ میں عطا فرمایا ان کی صحبت میں رہنے کا موقع بخشا اور اس صحبت کے اثر نے تیری

اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا شوق پیدا کیا تُو ان کے درجات بلند فرما ہمارے والدین پر رحم فرما استاد پیر دلدار حسین قادری کی عمر دراز فرما پیر و مرشد کے داماد اور نواسوں کو اور زیادہ عزت دے اور دین کی خدمت کی اور زیادہ توفیق دے اور راہ کی رکاوٹیں اپنے فضل سے دور فرما اور پیر و مرشد کی زوجہ محترمہ جو ہماری ماں ہیں تُو ان کی عمر دراز فرما اور ان کی دعاؤں کے اثر سے ہماری زندگیاں بے مثال بنا دے پیر و مرشد کے ہر تعلق دار پر اپنا خصوصی فضل فرما ہمارے ہر دوست پر نظر کرم اور مخالف کو ہدایت دے بے شک تیرے فضل کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں اے اللہ تُو ہمیں حاسدوں کے حسد سے بچا دشمن کی دشمنی سے بچا شر پسندوں کے شر سے بچا اور جادو ٹونے کرنے والوں سے محفوظ فرما اور اپنے احکامات کی پیروی کرنے کی توفیق نصیب فرما اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے ہمارا دامن بھر دے اور ہر لمحہ ان پر درود و سلام کی توفیق دے اور ان کے پیارے صحابہ رضوان اللہ اجمعین ان پیاری آلِ اطہار رضوان اللہ اجمعین ان کی ازواجِ مطہرات اور ان کے اقرباء کی ہمیشہ تعظیم اور غلامی میں رکھنا اور ان کی بے ادبی سے ہمیشہ بچانا اور امتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کی توفیق عطا فرما اور غیر مسلموں کو دین اسلام کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرما اے اللہ سب کچھ تیرے فضل سے ہی ممکن ہے اور تیری توفیق سے نصیب اس لیے تُو ہم پر اپنی راہیں آسان فرما اور رکاوٹیں دور کر دے اور رسوائی کے کاموں سے محفوظ رکھ اور اچھائی کے کاموں میں دلچسپی لینے والا بنا نافرمان لوگوں کو فرمانبرداری، بے ہدایتوں کو ہدایت، بے اولادوں کو نیک اولاد، مقروضوں کو قرض سے نجات، بے نمازیوں کو نمازی بنا دے اور سب پر رحم فرما دے ہمارے والدین پر رحم فرما جن کے والدین وفات پا گئے ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما ان کی قبروں کو روشن فرما اور جن کے ماں باپ زندہ ہیں

ان کو صحت تندرستی دے اور غافل اولادوں کو ان کی خدمت کی توفیق دے جن کی شادیاں نہیں ہوئیں ان کے نیک جوڑے بنا نیک اولاد دے اچھا روزگار دے سب کو محتاجگی سے بچا بے شک تُو رحم فرمانے والا اور جھولیاں بھرنے والا ہے اور بے چاروں کو چارہ ساز اے غریبوں کے داتا اے یتیموں کے والی اے ساری خدائی کے مالک ہم سب تیری نظرِ عنایت اور بخشش و مغفرت کے امیدوار ہیں ہم پر رحم فرما اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ہماری دعا قبول فرما ہم تیری عطاؤں پر تیرے شکر گزار رہیں اور ہمیشہ ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں رکھنا۔ آمین!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ o

ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

درود تاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ o دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ o اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ o سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ o جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ o شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ o جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ o صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ o وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ o وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ o وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ o وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ o وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ o وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ o سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ o اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ o رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ o مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ o شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ o سِرَاجِ السَّالِكِیْنَ o مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ o مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِیْنِ o سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ o اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ o وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ o صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ یٰۤاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o